بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتباہی نوٹس

عوام النّاس کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جماعت المسلمین ایک خالص دینی جماعت ہے اس کا کسی فرقے، مسلک، مذہبی مکاتب فکر یا سیاسی گروہ سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ انہی نظریات کے پرچار کے لئے امیر جماعت المسلمین سید مسعود احمدؒ (متوفی) نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر مبنی تفسیر قرآن عزیز، منہاج المسلمین، تاریخ الاسلام والمسلمین و دیگر کتب تحریر کیں اور جماعت المسلمین کے مرکز سے شعبۂ نشر و اشاعت جماعت المسلمین کی زیر ادارت نفع و نقصان سے مبرّا، خالص دینی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے شائع کرتے رہے اُن کے انتقال کے بعد موجودہ امیر جماعت المسلمین محمد اشتیاق صاحب کی زیر نگرانی مطبوعات جماعت المسلمین شائع ہو رہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ چند کاروباری ذہنیت کے افراد و مفاد پرست ادارے مطبوعات جماعت المسلمین کو یا ان کے اقتباسات کو بغیر ہماری اجازت طبع یا فروخت کر رہے ہیں۔

اشتہار ہذا کے ذریعہ ان تمام افراد و اداروں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ مطبوعات جماعت المسلمین (مصنف سید مسعود احمدؒ) کی طباعت و اشاعت کرنا یا بغیر اجازت جماعت المسلمین کے نام یا اس کے ذیلی ادارے، ادارۂ مطبوعات اسلامیہ کے نام کو استعمال کر کے کوئی بھی کتاب چھاپ کر فروخت کرنا یا جماعت المسلمین کے لوگو (logo) کو بغیر اجازت استعمال کرنا سوسائٹی آرڈیننس XXI 1860، کاپی رائٹ آرڈیننس XXXI 1962، اور ٹریڈ مارک آرڈیننس 2001 کے تحت سنگین جرم ہے۔

لہٰذا ایسے تمام افراد و ادارے جو ایسے غیر قانونی و غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہیں انتظامیہ جماعت المسلمین ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی اور بھاری ہرجانہ وصول کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا اِمام صرف ایک یعنی : محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم .. فِرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فِرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فِرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبّت صرف ایک یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلّق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وَجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمانُ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفسیر قرآنِ عزیز

۸

سورۂ سبا، سورۂ فاطر، سورۂ یٰسٓ، سورۂ صّٰٓفّٰت، سورۂ صٓ،
سورۂ زمر، سورۂ حٰمٓ المؤمن، سورۂ حٰمٓ السجدہ، سورۂ شوریٰ،
سورۂ زخرف، سورۂ دخان، سورۂ جاثیہ، سورۂ احقاف۔

مرتّبہ

مسعود احمد

بی، ایس سی۔

امیرِ جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نام کتاب ——— تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ۵)

کتابت ——— محمد نذیر

اشاعت ——— اوّل

تعداد ——— ایک ہزار

سالِ طباعت ——— ۱۴۱۶ھ (۱۹۹۵ء)

قیمت ———

جملہ حقوق طبع بحق جماعت المسلمین

رجسٹرڈ (رجسٹریشن نمبر ۳۶۶/۱۹۸۵) محفوظ ہیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ بلاک جی نارتھ ناظم آباد، کراچی ۳۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

سورۂ سبا

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	توحید	۷
۲	قیامت	۱۰
۳	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۲۳
۴	حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۲۵
۵	سبا	۳۰
۶	توحید	۳۹
۷	رسالت	۵۰

سورۂ فاطر

۱	توحید	۸۶
۲	ہر شخص اپنے عمل کا بوجھ خود اٹھائے گا	۱۲۳
۳	رسالت	۱۲۷
۴	بندوں کی تین قسمیں	۱۳۷
۵	دھمکی	۱۴۹

سورۂ یٰسٓ

۱	رسالت	۱۶۴
۲	تین رسول	۱۷۴
۳	توحید	۱۸۲
۴	قیامت	۱۹۷
۵	توحید	۲۲۰

سورۂ الصّٰفّٰت

۱	توحید	۲۳۳
۲	قیامت	۲۴۲
۳	نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۲۷۱
۴	ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۲۷۴
۵	موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۲۹۳
۶	الیاس علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۰۰
۷	لوط علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۰۳
۸	یونس علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۰۶

سورۂ صٓ

۱	رسالت	۳۲۶
۲	داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۳۸
۳	سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۵۹
۴	ایوب علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۶۷
۵	اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۷۴
۶	یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۷۵
۷	ذوالکفل علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۷۸
۸	الیسع علیہ الصلوٰۃ والسّلام	۳۷۸
۹	قیامت	۳۷۹
۱۰	ابلیس کی سرکشی	۳۹۳

سورۂ زمر

۱	اللہ کا دین خالص ہے	۴۰۲
۲	توحید	۴۰۳
۳	اللہ کا دین خالص ہے	۴۲۴
۴	قرآن مجید کا اثر جلود و قلوب پر	۴۴۲
۵	توحید	۴۷۰
۶	رحمت الٰہی	۴۸۴

۷	توحید	۴۹۶
۸	قیامت	۵۰۴

سورۂ حٰمٓ المؤمن

۱	توحید	۵۲۳
۲	قیامت	۵۴۹
۳	موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذکر جمیل	۵۵۰
۴	قیامت	۵۹۹
۵	توحید	۶۰۶
۶	قیامت کی ہولناکیاں	۶۱۴
۷	توحید	۶۲۸

سورۂ حٰمٓ السجدہ

۱	قرآن مجید	۶۳۷
۲	تخلیق کائنات	۶۴۳
۳	محشر	۶۵۷
۴	تبلیغ کے شرائط	۶۷۷
۵	اخلاق حسنہ	۶۸۴
۶	توحید	۶۸۸

سورۂ شوریٰ

۱	توحید	۷۲۵
۲	شریعت ساز اللہ تعالیٰ ہے	۷۳۸
۳	توحید	۷۷۲
۴	شوریٰ	۷۸۰
۵	اولاد دینے والا اللہ تعالےٰ ہے	۷۹۹
۶	وحی کی قسمیں	۸۰۴

سورۂ زخرف

۱	قرآن مجید کی عظمت	۸۱۲

٢	توحید	٨١٨
٣	سواری کے آداب	٨٢٥
٤	شرک فی الذات کی تردید	٨٢٩
٥	معیشت کی تقسیم اور اس کی حکمت	٨٣٩
٦	فرعون کا انجام	٨٥٧
٧	شرک کا ابطال	٨٩٤

سورۂ دخان

١	توحید	٩٠٢
٢	موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام	٩١١
٣	محشر	٩٢٣

سورۂ جاثیہ

١	توحید	٩٣٢
٢	محشر	٩٥٦

سورۂ احقاف

١	توحید	٩٧١
٢	رسالت	٩٨١
٣	ایک مسلم کی دعائیں اور تمنائیں	٩٩٢
٤	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذکر جمیل	١٠٠٣
٥	جنّات کا قرآن مجید سننا اور ایمان لانا	١٠١٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ سبا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَ
لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ، وَهُوَ
الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا
يَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ②

ترجمہ (دنیا میں بھی) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا مالک ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا اور باخبر ہے ① وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو آسمان میں چڑھ جاتا ہے اور وہ بہت رحم کرنے والا اور بہت معاف کرنے والا ہے ②

معانی و مصادر (خَبِيرٌ) خَبَرَ، يَخْبُرُ، خُبْرٌ وخِبْرٌ وخُبْرَةٌ وخِبْرَةٌ ومَخْبَرَةٌ مَخْبَرَةٌ (ك وف) حقیقت کو جان لینا۔

(يَلِجُ) وَلَجَ، يَلِجُ، وُلُوجٌ ولِجَةٌ (ض) داخل ہونا۔

(يَعْرُجُ) عَرَجَ، يَعْرُجُ، عُرُوجٌ ومَعْرَجٌ (ن وض) چڑھنا۔

تفسیر (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) (دنیا میں بھی) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو مالک ہے ان (تمام چیزوں) کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ) اور آخرت میں بھی سب تعریف اسی کے لئے ہے (وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ) اور وہ حکمت والا اور باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُولٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

(القصص - ۷۰)

وہ اللہ ہی ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے، حکم اسی کا (چلتا) ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور جو رب

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○
(الجاثیۃ ۔ ۳۶ و ۳۷)

العالمین ہے۔ آسمانوں میں اور زمین میں اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
(التغابن ۔ ۱)

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح پڑھتی ہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

آگے فرمایا (يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ) وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو کچھ آسمان میں چڑھتا ہے اور وہ بہت رحم کرنے والا اور بہت معاف کرنے والا ہے۔

زمین میں داخل ہونے والی چیزیں بہت سی ہو سکتی ہیں مثلاً پانی، بیج، مُردے وغیرہ، زمین سے نکلنے والی چیزیں بھی بہت سی ہو سکتی ہیں مثلاً نباتات، معدنیات، دفینے وغیرہ۔ آسمان سے نازل ہونے والی چیزیں بھی بہت سی ہو سکتی ہیں مثلاً فرشتے، پانی، بجلی وغیرہ، آسمان میں چڑھنے والی چیزیں بھی بہت سی ہو سکتی ہیں مثلاً فرشتے، دعائیں، اعمال صالحہ وغیرہ۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے علم میں ہر چیز ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اسے لوگوں کی نیکیوں کا بھی علم ہے اور لوگوں کی برائیوں کا بھی علم ہے۔ انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اسے ہمارے گناہوں کا علم نہیں۔ اسے علم ہوتا ہے لیکن وہ فوری سزا نہیں دیتا بلکہ ڈھیل دیتا ہے اور بہت سے گناہوں کو تو ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔ یہ اس کا رحم و کرم ہے کیونکہ وہ رحیم بھی ہے اور غفور بھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ○
(الشوریٰ ۔ ۳۰)

اور (اے لوگو) جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور بہت سے گناہ تو وہ (ویسے ہی) معاف کر دیتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا
السَّاعَةُ، قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ
عٰلِمِ الْغَيْبِ، لَا يَعْزُبُ عَنْهُ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ
ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ۝۳ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ، اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا
مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝٥ وَيَرَى الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ
وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ
الْحَمِيْدِ ۝٦ وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى
رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ

كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ
جَدِيدٍ ۝٧ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ
كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝٨
أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ ۚ إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ
بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ

كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ، اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ⑨

ترجمہ اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت قائم نہیں ہوگی، آپ کہہ دیجئے: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم جو غیب کا جاننے والا ہے وہ ضرور تم پر واقع ہوگی۔ آسمانوں میں اور زمین میں ذرّہ برابر بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور ذرے سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو روشن کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی نہ ہو ③ (الغرض قیامت ضرور آکر رہے گی) تاکہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے (ان کے نیک اعمال) کا بدلہ دے، یہی (وہ) لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کا رزق ہے ④ اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں کوشش کرتے ہیں (اور چاہتے ہیں) کہ ہمیں عاجز کر دیں ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے ⑤ اور (اے رسول) جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ (یہ قرآن) جو آپ پر نازل کیا گیا ہے (بالکل) حق ہے اور یہ کہ وہ غالب اور تعریف والے (اللہ) کا راستہ بتاتا ہے ⑥ اور (اے رسول) کافر (آپ کا مذاق اڑانے کے لئے) ایک دوسرے سے کہتے ہیں کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مر کر) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر از سر نو پیدا کئے جاؤ گے ⑦ یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ افتراء پردازی کی ہے یا اسے جنون ہے۔ (اے رسول، ان کی دلخراش باتوں کی پرواہ نہ کیجئے۔ بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے (وہی ایسی باتیں بناتے ہیں، ایسے لوگ آخرت میں) عذاب اور پرلے درجہ کی گمراہی میں (مبتلا) ہونگے ⑧ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کو اپنے آگے اور پیچھے نہیں دیکھا، اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھسا دیں یا آسمان کے ٹکڑے ان پر گرا دیں، اس میں ہر اس بندے کے لئے جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے (عبرت کی ایک) نشانی ہے ⑨

معانی و مصادر (یَعْزُبُ) عَزَبَ، یَعْزُبُ، عُزُوْبٌ (ن وض) غائب ہونا۔
(مِثْقَالٌ) ثَقُلَ، یَثْقُلُ، ثِقْلٌ وثِقَالَةٌ (ك) بھاری ہونا (مِثْقَالٌ = وزن، وزن کرنے کا آلہ)۔
(اَصْغَرُ) صَغُرَ، یَصْغُرُ، صِغَرٌ وصَغَارَةٌ وصُغْرَانٌ (ك) چھوٹا ہونا۔

(اَکْبَرُ) کَبُرَ، یَکْبُرُ، کِبَرٌ وکُبْرَۃٌ وکُبَارَۃٌ (ک) بڑا ہونا، قدر و منزلت میں بڑا ہونا۔
(مُعٰجِزِیْنَ) عَاجَزَ، یُعَاجِزُ، مُعَاجَزَۃٌ (باب مفاعلہ) عاجز ہونا، آگے بڑھ جانا۔
(رِجْزٌ) رِجْزٌ = عذاب۔
(مُزِّقْتُمْ) مَزَّقَ، یُمَزِّقُ، تَمْزِیْقٌ (باب تفعیل) پھاڑنا، متفرق کر دینا۔
(جِنَّۃٌ) جَنَّ، یَجُنُّ، جَنٌّ وجُنُوْنٌ (ن) ڈھانکنا۔ پاگل ہونا۔ (جِنَّۃٌ = جنون، پاگل پن)۔
(نَخْسِفْ) خَسَفَ، یَخْسِفُ، خَسْفٌ (ض) دھسا دینا۔
(کِسَفٌ) کَسَفَ، یَکْسِفُ، کَسْفٌ (ض) کاٹنا، گھن لگانا۔ (کِسَفٌ = کِسْفَۃٌ کی جمع = ٹکڑے)۔

تفسیر کفار مکہ قیامت کے منکر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَۃُ) اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت قائم نہیں ہوگی (قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّکُمْ عٰلِمِ الْغَیْبِ لَا یَعْزُبُ عَنْہُ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْبَرُ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ) آپ کہہ دیجئے: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم جو غیب کا جاننے والا ہے قیامت ضرور آئے گی، آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور نہ ذرّے سے چھوٹی اور نہ ذرّے سے بڑی کوئی چیز ہے جو روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اسے ہر بات کی خبر ہے۔ اسے علم ہے کہ قیامت قائم ہوگی۔ اس نے خبر دی ہے کہ قیامت قائم ہوگی لہٰذا ضرور قائم ہوگی اس لئے کہ نہ اس کا علم غلط ہو سکتا ہے اور نہ اس کی خبر غلط ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَآ اِلَّا ھُوَ، وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا، وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○ وَھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّہَارِ ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْہِ لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی، ثُمَّ اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ

غیب کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں، انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کا اسے علم ہے، کوئی پتّا نہیں جھڑتا مگر وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں ایک دانہ بھی ایسا نہیں اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ایسی ہے جو روشن کتاب میں (لکھی ہوئی) نہ ہو۔ وہی ہے جو رات کے وقت (نیند میں) تمہیں وفات

ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(الانعام۔ ۵۹ و ۶۰)

دیتا ہے اور جو کچھ تم دن کے وقت کرتے ہو اللہ اسے (اچھی طرح) جانتا ہے، پھر (رات ختم ہونے کے بعد) دن کے وقت وہ تم کو (اٹھا کر) کھڑا کر دیتا ہے تاکہ (اس طرح زندگی کی) مقررہ میعاد پوری ہو جائے۔ پھر تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ. وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ○

(الحجر۔ ۸۵)

اور (اے رسول) ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے (بے مقصد پیدا نہیں کیا) بے شک قیامت (ایک دن) ضرور آنے والی ہے (ہم ضرور اس دن ان کافروں سے بدلہ لیں گے) لہٰذا (اس دنیا کی زندگی میں) آپ ان کو خوبصورتی کے ساتھ معاف کرتے رہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ○

(الحج۔ ۶ و ۷)

یہ (تمام چیزیں اس بات کی دلیل ہیں) کہ اللہ ہی برحق (الٰہ) ہے۔ وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ (قیامت کے دن) اللہ ان تمام لوگوں کو جو قبروں میں ہیں (زندہ کر کے) اٹھائے گا۔

قیامت کا آنا اس لئے ضروری ہے (لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ) کہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے (ان کے نیک اعمال کا) بدلہ دے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کا رزق ہے (وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ) اور (قیامت

کا آنا اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ) جو لوگ ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں اس لئے تگ ودو کرتے رہے کہ (ہمیں) عاجز کر دیں (ان کو ان کے اعمال بد کی سزا دے۔ یقیناً) ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے۔

کافروں کی مخالفانہ کوششیں مختلف نوعیت کی تھیں مثلاً

(۱) وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں کجروی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا، اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

(حٰمٓ السجدۃ ۔ ۴۰)

(اور اے رسول) جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں، تو کیا وہ شخص بہتر ہے جو قیامت کے دن دوزخ میں ڈالا جائے یا وہ شخص بہتر ہے جو (اس دن) امن کے ساتھ آئے، (اے لوگو) جو عمل تم کرنا چاہو کرو بے شک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی آیات میں کٹ حجتی، جھگڑا اور مبادلہ کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ○

(الشوریٰ ۔ ۳۵)

جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ (جہاز کی بربادی وغرقابی کی صورت میں جب ہمارا عذاب آجائے تو) ان کے لئے کوئی جائے فرار نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

(الجاثیۃ ۔ ۲۵)

اور (اے رسول) جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کی حجت سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتی کہ وہ یہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباء اجداد کو (زندہ کر کے) لے آؤ۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

یہ (یعنی جہنم ان کی سزا (کی جگہ) ہے اس لئے

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ○

(الکھف۔ ۱۰۶)

کہ انہوں نے کفر کیا تھا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

④ اللہ تعالیٰ کی آیات سُنکر منہ بنا لیا کرتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آیات پڑھنے والے پر ٹوٹ پڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ، يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا، قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ، اَلنَّارُ، وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

(الحج۔ ۷۲)

اور (اے رسول) جب ان کافروں کے سامنے ہماری صاف اور واضح آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو آپ ان کے چہروں میں ناخوشی (کے آثار) پہچان سکتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عنقریب ان لوگوں پر جو انہیں (اللہ کی آیات) پڑھ کر سُناتے ہیں جھپٹ پڑیں گے۔ (اے رسول، آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس (غیظ و غضب) سے بھی بدتر چیز بتاؤں؟ وہ (دوزخ کی) آگ ہے جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

⑤ اللہ تعالیٰ کی آیات میں تحریف کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ، وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا، سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ، يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا، وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ

اے رسول، ان لوگوں میں سے جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل مؤمن نہیں ہیں اور ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں وہ لوگ جو کفر میں (ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں) جلدی کرتے ہیں ان کی وجہ سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ یہ لوگ جھوٹ (پھیلانے) کے لئے جاسوسی کرتے ہیں (اور) ایسے لوگوں کے لئے جاسوسی کرتے ہیں جو آپ کے پاس نہیں آتے۔ (مزید برآں) یہ لوگ (آپ کی) باتوں کو ان کے موقع محل سے بدل دیتے ہیں (لوگوں سے

يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ، لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○
(المآئدۃ - ۴۱)

کہتے ہیں) اگر تمہیں یہ حکم ملے تو اسے قبول کر لینا اور اگر یہ حکم نہ ملے تو اس سے بچنا اور جس شخص کو اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہے تو (اے رسول) آپ اس کو اللہ سے بچانے کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے قلوب کو اللہ پاک کرنا نہیں چاہتا۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذابِ عظیم ہے۔

⑥ ایمان لاکر پھر جانے کا منصوبہ بناتے ہیں تاکہ مسلمین پر اس کا برا اثر پڑے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○
(اٰل عمران - ۷۲)

اور (اے ایمان والو) اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا تھا کہ صبح کے وقت اس کتاب پر ایمان لے آؤ جو ایمان والوں پر اتاری گئی ہے اور شام کو اس کا انکار کر دو، شاید اس طرح ایمان والے بھی (کفر کی طرف) لوٹ آئیں۔

⑦ حق کو چھپاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○
(اٰل عمران - ۷۱)

اے اہل کتاب حق اور باطل کو کیوں خلط ملط کرتے ہو اور (اے اہل کتاب) حق کو کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو (کہ وہ حق ہے)

⑧ جھوٹا بہانہ بناتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی کتاب نازل ہی نہیں فرمائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ، قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا، وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ،

ان (یہودیوں) نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا جبکہ انہوں نے یہ کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر (کبھی بھی) کوئی کتاب نازل نہیں فرمائی۔ (اے رسول، آپ ان سے) پوچھیے وہ کتاب کس نے نازل کی تھی جس کو موسیٰ لے کر آئے تھے، جو لوگوں کے

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ○
(الانعام - ۹۲)

لئے نور اور ہدایت تھی، جس کے تم نے علیحدہ علیحدہ ورق کر رکھے ہیں، ان میں سے چند کو تو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت سوں کو چھپا رکھا ہے، (اسی کے ذریعہ) تم کو وہ وہ باتیں بھی سکھائی گئی تھیں جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے آباء و اجداد۔ (اے رسول) کہہ دیجئے (کہ اس کتاب کو) اللہ ہی نے (ایک انسان پر نازل کیا تھا تو کیا وہ اب ایسا نہیں کر سکتا، ضرور کر سکتا ہے، اے رسول، یہ کہنے کے بعد پھر آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ اپنی نکتہ چینی میں کھیلتے رہیں۔

⑨ جب قرآن مجید پڑھا جاتا تھا تو شور مچاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ○
(حٰمٓ السجدۃ - ۲۶)

اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب وہ پڑھا جائے تو) اس (کی قرأت) کے دوران شور مچا دیا کرو تاکہ تم غالب رہو۔

⑩ قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی غرض کا آئینہ دار کہتے اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھڑا ہوا بتاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ، اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ○ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ○
(صٓ - ۶ و ۷)

ان میں جو سردار تھے وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے) نکل کر چل دئے (اور آپس میں کہنے لگے) چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو، اس دعوئ نبوت سے اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔ ہم نے پچھلے مذہب میں یہ بات کبھی نہیں سنی، یہ محض افتراء ہے۔

⑪ قرآن مجید کو جادو بتاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ (الزخرف۔ ۳۰)

اور جب ان کے پاس حق آیا تو کہنے لگے یہ (تو محض) جادو ہے، ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔

(۱۲) کبھی کہتے کہ یہ قرآن مجید کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اترا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ○ (الزخرف۔ ۳۱)

اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا۔

(۱۳) کبھی کہتے کہ قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عجمی شخص نے سکھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ، لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ○ (النحل۔ ۱۰۳)

(اور اے رسول) ہمیں (بخوبی) علم ہے کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ رسول کو کوئی شخص سکھا جاتا ہے حالانکہ جس شخص کی طرف یہ لوگ کجروی سے نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح و بلیغ عربی زبان (میں) ہے (عجمی شخص ایسی فصیح و بلیغ عربی زبان کیا جانے)۔

آگے فرمایا (وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ) اور (اے رسول) جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ (یہ قرآن) جو آپ پر نازل کیا گیا ہے (بالکل) حق ہے اور یہ کہ وہ غالب اور تعریف والے (اللہ) کا راستہ بتاتا ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اہل کتاب کے علماء دل میں اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید بالکل سچا ہے لیکن وہ زبان سے اقرار نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ۔ ۱۴۶)

(اور اے رسول، آپ ان کی مخالفت اور اعتراضات سے آزردہ نہ ہوں) یہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے تحویل قبلہ کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں لیکن ان میں سے ایک جماعت یقینا جان بوجھ کر حق کو چھپا رہی ہے۔

آگے فرمایا (وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ

مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ) اور اے رسول، یہ لوگ کہتے ہیں کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مر کر) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر از سر نو پیدا کئے جاؤ گے (اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ، بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ) یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ افترا پردازی کی ہے یا اسے جنون ہے (اس لئے ایسی بہکی بہکی دیوانے پن کی باتیں کرتا ہے) بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے (وہی ایسی باتیں بناتے ہیں، ایسے لوگ آخرت میں) عذاب اور پرلے درجہ کی گمراہی میں (مبتلا) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ، اَلَآ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ ○

(الشوریٰ ۔ ۱۸)

جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ وہ (بالکل) حق ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ، لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ، ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ○

(ابراھیم ۔ ۱۸)

جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ جس کو آندھی کے دن تیز ہوا اڑا کر لے جائے (اور باقی کچھ نہ چھوڑے، اسی طرح کفر کی تیز و تند آندھیاں ان کے اعمال کو نیست و نابود کر دیں گی) جو اعمال انہوں نے (دنیا میں) کئے تھے (آخرت میں وہ سب ضائع ہو جائیں گے) انہیں ان پر ذرا سی بھی قدرت حاصل نہیں ہوگی (کہ ان سے کچھ نفع حاصل کر سکیں)، یہ بہت بڑی ناکامی ہوگی (جس کا انہیں وہاں سامنا کرنا ہوگا)۔

آخرت میں بعید گمراہی کا مطلب یہ ہے کہ اب وہ راہ راست پر کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتے۔ دنیا میں تو اس بات کا امکان تھا کہ راہ راست پر آجاتے لیکن آخرت میں راہ نجات پر آنے کا امکان ہی ختم ہو گیا۔ اب وہ راہ نجات سے بہت دور جا پڑے (اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ كِسَفًا

مِّنَ السَّمَآءِ) کیا انہوں نے اپنے آگے اور پیچھے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں (جب ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے تو پھر ہمارے لئے قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے) (اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ) اس میں ہر اس بندے کے لئے جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے (اللہ کی قدرت کی بڑی) نشانی ہے۔

ہر شخص غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ جو اللہ اتنے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر سکتا ہے وہ انسان کو انسان کی موت کے بعد دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اس میں حیرت و استعجاب کی کوئی بات نہیں ہے۔

عمل

اے لوگو، ایمان لا کر اچھے عمل کیجئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کے لئے مغفرت بھی ہے اور جنت میں عزت کی روزی بھی ہے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی آیات کے مقابلہ میں مخالفانہ سازشیں نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات میں آپ کے لئے راہِ نجات ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝۱۰ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے داؤد کو اپنے فضل سے نوازا تھا، ہم نے پہاڑوں اور پرندوں سے کہا تھا: اے پہاڑو اور اے پرندو داؤد کے ساتھ تم بھی (ہماری طرف) رجوع کیا کرو (یعنی ہماری تسبیح و تقدیس میں مشغول رہا کرو) اور ہم نے (داؤد پر یہ بھی فضل کیا کہ) ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا ۝۱۰ (پھر ہم نے ان سے کہا) کہ زرہیں بناؤ اور لوہے کی کڑیاں جوڑتے وقت اندازے سے کام لو اور (اے آلِ داؤد) نیک عمل کرتے رہو، جو کچھ تم کر رہے ہو میں اسے دیکھ رہا ہوں ۝۱۱

معانی و مصادر (اَوِّبِیْ) اَوَّبَ، یُؤَوِّبُ، تَاْوِیْبٌ (باب تفعیل) لوٹنا، رجوع کرنا۔

(اَلَنَّا) اَلَانَ، یُلِیْنُ، اِلَانَةٌ (باب افعال) نرم کر دینا۔

(سٰبِغٰتٌ) سَبَغَ، یَسْبُغُ، سُبُوْغٌ (ن) وسیع ہونا، کشادہ ہونا (سٰبِغٰتٌ = سَابِغَةٌ کی جمع زرہیں)۔
(قَدِّرْ) قَدَّرَ، یُقَدِّرُ، تَقْدِیْرٌ (باب تفعیل) اندازہ کرنا۔
(سَرْدٌ) سَرَدَ، یَسْرُدُ، سَرْدٌ (ن) لوہے کی کڑیوں کو مسلسل جوڑنا، سینا۔
(صَالِحًا) صَلَحَ، یَصْلُحُ، صَلَاحٌ وصُلُوْحٌ وصَلَاحِیَةٌ (ک، ن، ف) ٹھیک ہونا، صالح ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ) اور (اے رسول) ہم نے داؤد کو اپنے فضل سے نوازا تھا (ہم نے پہاڑوں اور پرندوں سے کہا تھا) اے پہاڑو اور اے پرندو، داؤد کے ساتھ تم بھی (ہماری طرف) رجوع کیا کرو (یعنی ہماری تسبیح و تقدیس میں مشغول رہا کرو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ، وَكُنَّا فٰعِلِیْنَ ○ (الانبیآء۔ ۷۹)

اور ہم نے پہاڑوں کو اور پرندوں کو داؤد کا تابع بنا دیا تھا، وہ بھی (داؤد کے ساتھ) تسبیح (و تقدیس) کیا کرتے تھے اور یہ سب کچھ کرنے والے ہم ہی تھے۔

آگے فرمایا (وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ) اور (ہم نے داؤد پر یہ بھی فضل کیا کہ) ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا (اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ) (پھر ہم نے ان سے کہا) کہ زرہیں بناؤ اور لوہے کی کڑیاں جوڑنے میں اندازے سے کام لو اور (اے آل داؤد) نیک عمل کرتے رہو، جو کچھ تم کر رہے ہو میں اسے دیکھ رہا ہوں۔

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام زرہیں بنایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ، فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ○ (الانبیآء۔ ۸۰)

اور (اے لوگو) ہم نے داؤد کو (ایسا) لباس بنانا بھی سکھایا تھا (جو) تم کو لڑائی میں (دشمن کی زد سے) بچا سکے، تو (بتاؤ) کیا تم (اللہ کا) شکر ادا کرو گے (یا نہیں)۔

عمل

اے ایمان والو، نیک عمل کرتے رہیے اور جہاد کے لئے دفاعی ہتھیار بناتے رہیے۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا
شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا
لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۚ وَمِنَ الْجِنِّ
مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ
عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ
السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ
مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ
وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ

رُسِيْتٍ، اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ
شُكْرًا، وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ
الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ
اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ
مِنْسَاَتَهٗ، فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ
الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

ترجمہ اور (اے رسول، ہم نے) سلیمان کے لئے ہوا کو (تابع کر دیا تھا)، صبح کو اس کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت کے برابر) ہوتا تھا اور شام کو اس کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے سلیمان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا تھا اور جنات (کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا) جو اپنے رب کے حکم سے سلیمان کے سامنے (مختلف، کام انجام دیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں خبردار کر دیا تھا کہ) ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم (کی تعمیل) سے انحراف کرے گا اس کو ہم دہکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزا چکھائیں گے (۱۲) وہ جنات جو کچھ سلیمان (بنوانا) چاہتے سلیمان کے لئے بناتے (مثلاً) محرابیں، نقشے، (اتنے بڑے بڑے) لگن جیسے حوض اور (اتنی بڑی بڑی) دیگیں جو اپنی جگہ سے نہ ہلیں، (پھر ہم نے آل داؤد سے کہا کہ) اے آل داؤد (ان نعمتوں کا) شکر ادا کیا کرو اور (اے رسول) میرے بندوں میں شکر گزار (بندے) تھوڑے ہی ہوتے ہیں (۱۳) پھر جب ہم نے سلیمان کو موت دینے کا فیصلہ کیا (اور ان کی وفات ہو گئی تو) جنات کو ان کی موت کی خبر کسی چیز نے نہیں دی مگر زمین کے (ایک) کیڑے نے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا تھا پھر جب (وہ عصا کو کھوکھلا ہو گیا اور) سلیمان گر پڑے تو جنات کو معلوم ہوا کہ (وہ غیب نہیں جانتے) اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت آمیز عذاب میں (مبتلا) نہ رہتے (۱۴)

معانی و مصادر (رِیحٌ) رَاحَ، یَرَاحُ، رِیحٌ (ن) ہوادار ہونا۔
(غُدُوٌّ) غَدَا، یَغْدُوْ، غُدُوٌّ (ن) صبح کو جانا (غُدُوٌّ = غُدْوَۃٌ کی جمع، صبح)۔
(رَوَاحٌ) رَاحَ، یَرُوْحُ، رَوَاحٌ (ن) شام کو جانا۔
(اَسَلْنَا) اَسَالَ، یُسِیْلُ، اِسَالَۃٌ (باب افعال) بہانا۔
(عَیْنٌ) عَانَ، یَعِیْنُ، عَیْنٌ وعَیَانٌ وعَیْنَانٌ (ض) بہنا، زیادہ ہونا (عَیْنٌ = چشمہ، آنکھ، شریف)۔
(قِطْرٌ) قَطَرَ، یَقْطُرُ، قَطْرٌ وقُطُوْرٌ وقَطَرَانٌ (ن) قطرہ قطرہ بہنا (قِطْرٌ = پگھلا ہوا تانبا)۔
(یَزِیْغُ) زَاغَ، یَزِیْغُ، زَیْغٌ وزَیَغَانٌ (ض) ٹیڑھا ہونا، مائل ہونا۔
(سَعِیْرٌ) سَعَرَ، یَسْعُرُ، سَعْرٌ (ن) بھڑکانا (سَعِیْرٌ = دوزخ، شعلہ)
(نُذِقْہُ) اَذَاقَ، یُذِیْقُ، اِذَاقَۃٌ (باب افعال) چکھانا۔
(مَحَارِیْبُ) حَرَبَ، یَحْرُبُ، حَرْبٌ (ن) لوٹ لینا (مَحَارِیْبُ = محراب کی جمع، بہادر، صدر مقام، لوٹنے کا آلہ، ہتھیار)۔
(تَمَاثِیْلُ) مَثَلَ، یَمْثُلُ، مُثُوْلٌ (ن) مثل ہونا (تَمَاثِیْلُ = تِمْثَالٌ کی جمع، مورتیں، مجسمے، نقشے)۔

(جِفَانٌ) جَفَنَ، یَجْفِنُ، جَفْنٌ (ن) روکنا، اونٹنی کو نحر کرکے لگن میں اس کا گوشت کھانا۔
(جِفَانٌ = جَفْنَةٌ کی جمع۔ لگن)۔
(جَوَابٌ) جَوَابٌ = جَابِیَةٌ کی جمع۔ حوض۔
(قُدُوْرٌ) قُدُوْرٌ = قِدْرٌ کی جمع، دیگیں۔
(رَاسِیَاتٌ) رَسَا، یَرْسُوْ، رَسْوٌ وَرُسُوٌّ (ن) ثابت ہونا، لنگر انداز ہونا (رَاسِیَاتٌ، رَاسِیَةٌ کی جمع۔ رَاسِیَةٌ = اسم فاعل رَاسٍ کا مؤنث، ثابت رہنے والی، نہ ہلنے والی، ایک جگہ رہنے والی)۔
(دَلَّ) دَلَّ، یَدُلُّ، دَلَالَةٌ وَدُلُوْلَةٌ (ن) رہنمائی کرنا۔
(مِنْسَاةٌ) نَسَأَ، یَنْسَأُ، نَسْأٌ (ف) ہانکنا (مِنْسَأَةٌ = لمبی لاٹھی)۔
(خَرَّ) خَرَّ، یَخِرُّ، خَرٌّ وَخُرُوْرٌ (ن وض) گرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ) اور (اے رسول) ہم نے ہوا کو سلیمان کا تابع کر دیا تھا، صبح کو اس کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت کے برابر ہوتا تھا اور شام کو اس کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت کے برابر) ہوتا تھا (وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ) اور ہم نے سلیمان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا تھا (وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ) اور جنات (کو بھی ان کا تابع کر دیا تھا) جو اپنے رب کے حکم سے سلیمان کے سامنے (مختلف) کام انجام دیا کرتے تھے (وَمَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ) اور (ہم نے جنات کو خبردار کر دیا تھا کہ) ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم (کی تعمیل) سے انحراف کرے گا ہم اس کو دہکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزا چکھائیں گے (یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ) وہ (جنات) سلیمان کے لئے (وہ تمام چیزیں) بناتے تھے جو سلیمان بنوانا چاہتے تھے (مثلاً) محرابیں (یعنی لوٹنے کے آلات و ہتھیار)، نقشے (یعنی میدان جنگ، قلعوں اور دوسری عمارتوں کے نقشے) لگن (جو اتنے بڑے ہوتے تھے) جیسے حوض اور دیگیں جو اپنی جگہ سے نہ ہلیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی جنگی ضروریات کا نقشہ کھینچا ہے، یہ تمام ضروریات جنات کے ذریعہ پوری کی جاتی تھیں۔ جنات ہتھیار بناتے تھے، قلعوں کے اور میدان جنگ کے نقشے بناتے تھے، فوج کی ضروریات کی چیزیں مثلاً میدان جنگ میں پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے بڑے بڑے لگن اور فوج کے لئے کھانا پکانے کے لئے بڑی بڑی دیگیں بناتے تھے۔

آگے فرمایا (اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا) (یہ تمام نعمتیں سلیمان کو عطاء کرنے کے بعد ہم نے ان سے فرمایا) اے آل داؤد (ان نعمتوں کا) شکر ادا کیا کرو (وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ)

اور (اے رسول، آل داؤد تو شکر ادا کرتے تھے لیکن) میرے بندوں میں شکر گزار (بندے) کم ہی ہوتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھے لوگ اقلیت میں ہوتے ہیں اور بُرے لوگ اکثریت میں ہوتے ہیں۔

آگے فرمایا (فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ) پھر جب ہم نے سلیمان کو وفات دینے کا فیصلہ کیا (اور وہ فوت ہو گئے تو) جنّات کو ان کی موت کی خبر کسی چیز نے نہیں دی مگر زمین کے ایک کیڑے نے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا تھا (فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ) (اور وہ اس طرح سے کہ جب وہ لاٹھی کھوکھلی ہو گئی اور سلیمان جو اس لاٹھی کے سہارے کھڑے ہوئے تھے) گر پڑے تو جنات کو معلوم ہوا کہ (وہ غیب نہیں جانتے) اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت آمیز سزا میں (مبتلا) نہ رہتے (سلیمان کی موت کی خبر معلوم ہوتے ہی آزاد ہو جاتے اور کام کرنا چھوڑ دیتے)۔

جنّات کے کاموں کا کچھ ذکر تو آیات زیرِ تفسیر میں بیان ہوا ہے مزید کام جو جنّات انجام دیتے تھے مندرجہ ذیل آیات میں بیان ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ○ (صٓ ۔ ۳۷)

اور (ایسے تمام) شیاطین کو (ہم نے ان کے لئے مسخّر کر دیا تھا) جو بڑے (عمدہ) معمار اور بہت اچھے غوطہ خور تھے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ جنّات عمارتوں کے نقشے بناتے تھے، پھر ان عمارتوں کی تعمیر کرتے تھے، برتن وغیرہ بناتے تھے، سمندر میں غوطہ لگاتے تھے۔ مزید برآں جو جنات سرکشی کرتے تھے وہ زنجیروں میں جکڑ دئے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ○ (صٓ ۔ ۳۸)

اور (ان کے علاوہ) دوسرے (شیاطین کو بھی ان کے لئے مسخّر کر دیا تھا) جو (ان کے سامنے) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے۔

یہی وہ ذلّت آمیز عذاب تھا جس کی طرف عذابِ مہین کے الفاظ میں اشارہ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ
اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ
شِمَالٍ ۚ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ
وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ
وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ
ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ
وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۚ
وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى
ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۖ
سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا
اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ
بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ

كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲

ترجمہ (اور اے رسول) اہل سبا کے لئے ان کی بستی میں (ہماری قدرت کی ایک بڑی) نشانی تھی۔ (اس بستی کے) دائیں اور بائیں دو باغ تھے (ہم نے اہل بستی سے کہہ دیا تھا) اپنے رب کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرتے رہو۔ (رہنے کے لئے کتنا) پاکیزہ شہر (تمہیں میسر ہے) اور مالک (بھی تمہیں ایسا ملا ہے جو بڑا ہی) بخشنے والا (اور درگذر کرنے والا) ہے ⑮ مگر انہوں نے (ہمارے حکم سے) اعراض کیا تو ہم نے ان پر بند (توڑ کر پانی) کا ایک زبردست سیلاب بھیج دیا اور انہیں ان کے دو باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دئے جن کے پھل کڑوے تھے اور جن میں کچھ تو جھاؤ کے درخت تھے اور چند بیری کے درخت تھے ⑯ جو ناشکری انہوں نے کی تھی ہم نے ان کو اس کا یہ بدلہ دیا اور ہم ناشکروں کو (ایسا ہی) بدلہ دیا کرتے ہیں ⑰ (منجملہ اور نعمتوں کے ہم نے انہیں یہ نعمت بھی دی تھی کہ) ان کے اور ان کی بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی (بہت سے) گاؤں آباد کر دئے تھے جو (ایک دوسرے کے) سامنے نظر آتے تھے اور ہم نے ان میں (سفر کے لئے) منزلیں مقرر کر دی تھیں، (پھر ہم نے ان سے کہا تھا) ان بستیوں میں رات اور دن اطمینان سے سفر کرتے رہو ⑱ لیکن (انہوں نے ان نعمتوں کی قدر نہیں کی) کہنے لگے: اے ہمارے رب، ہماری منزلوں کے درمیان دوری کر دے، (اس طرح) انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں کہانیاں بنا دیا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، اس میں ہر صابر اور شاکر کے لئے (عبرت کی) نشانیاں ہیں ⑲

معانی و مصادر (سَیْلٌ) سَالَ، یَسِیْلُ، سَیْلٌ و سَیَلَانٌ و مَسِیْلٌ و مَسَالٌ، (ض) بہنا۔

(عَرِمٌ) عَرَمَ، یَعْرِمُ، عُرَامٌ (ن وض) بگڑنا، شدّت اختیار کرنا، حد سے نکل جانا (عَرِمٌ = عَرِمَةٌ کی جمع = بند، زوردار بارش)۔

(خَمْطٌ) خَمَطَ، یَخْمُطُ، خَمْطٌ و خُمُوْطٌ (ن وس) بو بدل جانا (خَمْطٌ = کڑوا، بدبودار)۔

(اَثْلٌ) اَثَلَ، یَاْثِلُ، اُثُوْلٌ (ض) و اَثَلَ، یَاْثُلُ، اَثَالَةٌ (ک) زمین میں جڑ پکڑنا (اَثْلٌ = جھاؤ)۔

(نُجَازِیْ) جَازٰی، یُجَازِیْ، مُجَازَاۃٌ (باب مفاعلہ) بدلہ دینا۔
(بَاعِدْ) بَاعَدَ، یُبَاعِدُ، مُبَاعَدَۃٌ (باب مفاعلہ) دور کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ) (اے رسول) اہل سبا کے لئے ان کی بستی ہی میں (ہماری قدرت کی ایک بڑی) نشانی تھی (جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ) (اس بستی کے) دائیں اور بائیں دو باغ تھے (كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ) (ہم نے اہل بستی سے کہا تھا) اپنے رب کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرتے رہو (بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ) (تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تمہارا) شہر پاکیزہ ہے اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا ہے (گویا دنیا میں بھی تم عیش و راحت میں ہو اور آخرت بھی تمہاری اچھی ہوگی) فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ (لیکن انہوں نے (ہمارے حکم سے) روگردانی کی تو ہم نے ان پر ایک بند (توڑ کر پانی) کا ایک زبردست سیلاب بھیج دیا (وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ) پھر ہم نے ان کو ان کے دو باغوں کے بدلہ دو ایسے باغ دئے جن کے پھل کڑوے تھے اور جن میں کچھ درخت جھاؤ کے تھے اور چند درخت بیری کے تھے۔

سیلاب کے بعد ان کے درخت تباہ و برباد ہو گئے۔ میٹھے اور لذیذ پھلوں کے درختوں کے بجائے ایسے درخت ان میں پیدا ہو گئے جن کے پھل کڑوے تھے (ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا، وَهَلْ نُجٰزِیْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ) ان کی ناشکری کا ہم نے ان کو یہ بدلہ دیا اور ہم ناشکروں کو (ایسا ہی) بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احکام پر نہ چلنا اور ان سے اعراض کرنا ہی ان کی ناشکری تھی گویا احکام الٰہی کی خلاف ورزی کی سزا میں ان کو عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ اس قصہ میں نہ صرف کفار کے لئے عبرت کی نشانی ہے بلکہ ایمان والوں کے لئے بھی عبرت کی نشانی ہے۔ ایمان والے جب احکامِ الٰہی سے غفلت برتتے ہیں تو ان پر بھی عذاب نازل ہوتا ہے اور ان کو ان تمام نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے جو کبھی ان کو یا ان کے آباء و اجداد کو ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے عطاء کی گئی تھیں

آگے فرمایا (وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْقُرَی الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًی ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ، سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ) اور (اے رسول، منجملہ اور نعمتوں کے ہم نے انہیں یہ نعمت بھی دی تھی کہ) ان کے اور ان کی بستیوں کے درمیان جن بستیوں میں ہم نے برکت رکھی تھی (بہت سے) ایسے گاؤں آباد کر دئے تھے جو (راستہ چلتے) نظر آتے تھے اور ہم نے ان میں (سفر کے لئے) منزلیں مقرر کر دی تھیں (جہاں دورانِ سفر وہ پڑاؤ کرتے تھے۔ ہم نے ان سے کہا تھا) ان بستیوں میں امن و امان کے ساتھ رات اور دن سفر کرتے رہو۔

الغرض راستہ کے دونوں طرف باغات اور بڑے بڑے شہروں کے درمیان ایسے دیہات تھے جو راستہ چلتے نظر آتے تھے۔ ان دیہات کی وجہ سے راستہ بھر مسلسل چہل پہل رہتی تھی اور رہزنوں کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ امن وامان سے یہ لوگ سفر کیا کرتے تھے اور بڑی آسانی سے ان دیہات میں پڑاؤ کر لیا کرتے تھے۔ راحت و آرام کی یہ تمام چیزیں گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت تھیں لیکن اہل سبا نے ان کی قدر نہیں کی (فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ) کہنے لگے: اے ہمارے رب، ہمارے سفر (کی منزلوں) کو دور دور کر دے (اس طرح) انہوں نے اپنی جانوں پر (خود) ظلم کیا تو ہم نے انہیں کہانیاں بنا دیا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

باغوں کو سیلاب نے تباہ کر دیا۔ راستے کے قریب جو گاؤں آباد تھے ان کی اپنی دعاء اور ناشکری کی بدولت ویران ہو گئے، راستے سنسان ہو گئے، جان و مال غیر محفوظ ہو گئے، قتل و غارتگری عام ہو گئی۔ جان و مال بھی برباد اور معیشت بھی تباہ، پوری قوم کے ٹکڑے اڑ گئے۔ نہ وہ رہے، نہ ان کی آبادیاں رہیں اور نہ ان کے باغات رہے۔ وہ قوم ایسی مٹی کہ بس ایک افسانہ بن کے رہ گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا (اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ) اس (واقعہ) میں ہر صابر و شاکر کے لئے (عبرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام پر جمے رہتے اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہتے تو کیوں عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتے۔ اس قصہ میں کفار مکہ کو ایک قسم کی تنبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کن کن نعمتوں سے نوازا پھر ایک بہت بڑی نعمت ان کے حصے میں یہ آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ہاں مبعوث فرمایا۔ انہوں نے ان نعمتوں کی قدر نہیں کی تو اب انہیں ڈرنا چاہیئے کہ کہیں وہ بھی قوم سبا کی طرح تباہ و برباد نہ ہو جائیں۔

اہل سبا کو جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تھیں انہیں ان کی قدر کرنی چاہیئے تھی۔ انہوں نے ان نعمتوں کے بدلہ میں اپنے لئے گھٹیا چیز پسند کی، نتیجہ یہ نکلا کہ اس ناشکری کی وجہ سے وہ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ ان کی مثال بالکل بنی اسرائیل کی سی ہے۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی قابل قدر نعمتوں کے بدلہ میں گھٹیا چیزیں پسند کیں اور اپنی جانوں پر خود ظلم کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا، قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

اور (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو جب تم نے کہا، اے موسیٰ ہم ہرگز ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے، لہٰذا آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دعاء کریں کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا

الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ، اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ، وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ، ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ، ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ○

(البقرۃ ۔ ۶۱)

کرے جو زمین سے اگتی ہیں (مثلاً) سبزیاں و ترکاریاں، ککڑیاں و کھیرے، گیہوں، مسور اور پیاز (وغیرہ) موسیٰ نے کہا، کیا تم بہتر چیزوں کے بدلہ میں ادنیٰ چیزیں طلب کرتے ہو (یہ تو بڑی بے وقوفی ہے اور اگر تمہارا اسی پر اصرار ہے تو) کسی شہر میں اترو، وہاں بے شک تمہیں وہ چیزیں مل جائیں گی جن کا تم نے سوال کیا ہے (مثال کے طور پر ارض مقدس پر حملہ کرو اور اس کے رہنے والوں کو شکست دے کر اس پر قبضہ کر لو، پھر وہاں اپنی پسندیدہ چیزیں خوب کھاؤ اور پیو، لیکن انہوں نے جنگ سے گریز کیا تو) ان پر ذلت اور محتاجی مسلّط کر دی گئی، وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے، یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے اور یہ اس لئے بھی ہوا کہ وہ بار بار نافرمانی اور ظلم و زیادتی کرتے تھے (اور حدود شرعیہ سے آگے بڑھ جایا کرتے تھے)

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کیا کیجئے، ان نعمتوں کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کیجئے اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہئیے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ
ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ
الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهُ
عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ
مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ
هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾

ترجمہ اور ابلیس نے ان کے متعلق جو گمان کیا تھا (کہ ان میں سے اکثر اس کی پیروی کریں گے) تو اس نے اپنے گمان کو سچ کر دکھایا، مؤمنین کی ایک جماعت کے علاوہ سب نے اس کی پیروی کی ﴿٢٠﴾ (اگرچہ) ابلیس کا ان پر کچھ زور نہیں تھا (تاہم اکثر لوگ اس کے بہکائے میں آ گئے اور ابلیس کو انسانوں کے پیچھے لگا دینے میں ہمارا کوئی اور مقصد نہیں تھا) مگر یہ کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں سے جو آخرت کے معاملہ میں شک کرتے ہیں ممتاز کر دیں اور (اے رسول) آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ﴿٢١﴾

معانیٔ و مصادر (شَكٌّ) شَكَّ، يَشُكُّ، شَكٌّ (ن) شک کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ) اور (اے رسول) ابلیس نے ان (انسانوں) کے متعلق (جو گمان کیا تھا کہ ان میں سے اکثر اس کی پیروی کریں گے تو اس نے) اپنے گمان کو سچا کر دکھایا۔ مؤمنین کی ایک جماعت کے علاوہ سب نے اس کی پیروی کی۔

ابلیس کے جس گمان کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ نقل فرمایا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○

(الحجر۔ ۳۹ و ۴۰)

(ابلیس نے) کہا اے میرے رب، تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی اسی طرح زمین میں لوگوں (کو گمراہ کرنے) کے لئے (دنیا اور گناہ کو) مزین کروں گا اور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ○ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ○

(الاعراف۔ ۱۶ و ۱۷)

(ابلیس نے) کہا جیسا کہ تم نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان لوگوں (کو گمراہ کرنے) کے لئے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا۔ پھر میں ان کے پاس ان کے سامنے سے بھی، ان کے پیچھے سے بھی، ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی آؤں گا (اور انہیں سیدھے راستے سے بھٹکا دونگا) پھر تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

ابلیس کے اس گمان کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ، وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۶۵)

(اے ابلیس) میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کوئی قابو نہیں چلے گا، (ان کی) کارسازی کے لئے تیرا رب (اکیلا) کافی ہے۔

الغرض ابلیس نے جو کچھ کہا تھا وہ کر دکھایا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے بھی کر دکھایا۔ آیت زیر تفسیر میں جن مؤمنین کو مستثنیٰ کیا گیا ہے سورۂ بنی اسرائیل کی مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو "عبادی" کہا ہے۔ الغرض ابلیس کے بندوں نے ابلیس کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں نے اللہ تعالیٰ کی شریعت کی پیروی کی۔

آگے فرمایا (وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ) (اگرچہ) ابلیس کا ان لوگوں پر کچھ زور نہیں تھا (تاہم اکثر لوگ اس کے بہکانے میں آگئے اور ابلیس کو انسانوں کے پیچھے لگا دینے سے ہمارا کوئی اور مقصد نہیں تھا) مگر یہ کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں سے جو آخرت کے معاملہ میں شک میں پڑے ہوئے ہیں ممتاز کر دیں (وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ) اور (اے رسول) آپ کا رب ہر چیز پہ نگران ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے بہکانے کی غرض و غایت بتائی ہے۔ اگر ابلیس نہ بہکاتا تو آخرت پر ایمان رکھنے والے اور آخرت کا انکار کرنے والے ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ یہ دونوں فریق ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائیں اور لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کون سے ہیں اور ابلیس کے بندے کون سے ہیں، جنتی کون ہیں اور دوزخی کون ہیں۔

عمل

اے لوگو، ابلیس کی پیروی نہ کیجئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کی پیروی کیجئے۔ آخرت پر پختہ ایمان رکھیئے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، لَا يَمْلِكُوْنَ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
لَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا
مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ
ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ،
حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ
قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ، قَالُوا

الْحَقَّ ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾
قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ، قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ
اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ
عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا
رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ،
وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ

أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ، كَلَّا، بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

ترجمہ (اے رسول، آپ مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ اللہ کے علاوہ جن (کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکارو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے) وہ نہ تو آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں، اور نہ ان (کی پیدائش اور انتظام) میں اللہ کے ساتھ ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے ﴿۲۲﴾ اللہ کے ہاں (کسی کی) سفارش کسی کو نفع نہیں پہنچائے گی مگر ہاں (اس کو نفع پہنچائے گی) جس کے لئے اللہ (سفارش کی اجازت دے) اور اے رسول، یہ لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں حالانکہ فرشتوں کا تو یہ حال ہے کہ جب اللہ کے ہاں سے کوئی فرمان جاری ہوتا ہے تو گھبرا جاتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو (آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ پھر خود ہی جواب دیتے ہیں کہ (تمہارے رب نے) سچ (فرمایا) اور وہ بلند و بالا اور بزرگی والا ہے ﴿۲۳﴾ (اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے (بتاؤ) آسمانوں سے اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے (پھر آپ خود ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ اور (اگر یہ پھر بھی حق کو تسلیم نہ کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ) ہم یا تم یا تو سیدھے راستہ پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں (لہٰذا تم سوچو کہ کون سیدھے راستہ پر ہے اور کون غلط راستہ پر)۔ ﴿۲۴﴾ (اے رسول،) آپ کہہ دیجئے جو گناہ ہم کر رہے ہیں ان کے متعلق تم سے باز پرس نہیں ہوگی اور جو اعمال تم کر رہے ہو ان کے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہوگی ﴿۲۵﴾ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ (قیامت کے دن) ہمارا رب ہم سب کو جمع کریگا پھر حق کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ خود فیصلہ کرنے والا اور جاننے والا ہے ﴿۲۶﴾ (اے رسول، آپ ان سے) کہئے کہ جن لوگوں کو تم نے (اللہ کا) شریک بنا کر اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے ذرا مجھے بھی تو ان لوگوں کو دکھاؤ، (لیکن اے رسول، یہ لوگ ایسا) ہرگز نہیں (کر سکتے)، بس اللہ اکیلا ہی غالب اور حکمت والا ہے ﴿۲۷﴾

معانی ومصادر

(مِثْقَالٌ) ثَقُلَ، یَثْقُلُ، ثِقْلٌ وثِقَالَۃٌ (ک) بھاری ہونا (مِثْقَالٌ = وزن، جس چیز سے تولا جائے)۔
(ظَہِیْرٌ) ظَہَرَ، یَظْہَرُ، ظَہْرٌ وظُہُوْرٌ (ف) چڑھنا، غالب ہونا، مدد کرنا، مطلع ہونا۔
(فُزِّعَ) فَزَّعَ، یُفَزِّعُ، تَفْزِیْعٌ (باب تفعیل) ڈرانا۔
نوٹ:۔ اگر اس مصدر کے بعد "عن" استعمال ہو تو معنی ہوں گے: "ڈر دور کرنا"۔
(اَرُوْنِیْ) اَرٰی، یُرِیْ، اِرَاءَۃٌ (باب افعال) دکھانا۔ (اِرِہ۔ دکھا۔ اَرُوْا = دکھاؤ)۔

تفسیر

توحید کا اثبات اور شرک کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ) (اے رسول، آپ مشرکین سے) کہیئے کہ اللہ کے علاوہ جن (کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکارو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے اس لئے کہ) وہ نہ تو آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں (وَمَا لَہُمْ فِیْہِمَا مِنْ شِرْکٍ وَّمَا لَہٗ مِنْہُمْ مِّنْ ظَہِیْرٍ) اور نہ آسمانوں اور زمین (کی تخلیق اور انتظام) میں (اللہ کے ساتھ) ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّہَارِ وَیُوْلِجُ النَّہَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی، ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ، وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ○
(فاطر۔ ۱۳)

وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اسی نے سورج اور چاند کو مسخّر کر دیا، ہر ایک وقت مقررہ تک چل رہا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے اور (اے لوگو) جن جن کو تم اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔

آیت زیرِ تفسیر اور مندرجہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کو پکارا جاتا ہے وہ ذرہ برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ، یُغْشِی الَّیْلَ النَّہَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا، وہی دن کو رات سے ڈھانک دیتا ہے (گویا) رات، دن کی طلب میں تیزی کے

مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○
(الاعراف ۔ ۵۴)

سمائ (دوڑتی) چلی آتی ہے، اسی نے سورج، چاند اور تاروں کو اپنے حکم سے مسخر کر دیا۔ خبردار ہو جاؤ مخلوق اسی کی ہے (لہٰذا اس کی مخلوق میں) حکم بھی اسی کا (چلتا ہے) (اور) اللہ رب العٰلمین بہت بابرکت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ، قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○
(یونس ۔ ۳۴)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھیے (بتاؤ) تمہارے شریکوں میں سے کون (ایسا کر سکتا) ہے کہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرے پھر (اس کو فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے، (پھر اے رسول، آپ خود ہی ان کو) بتا دیجئے کہ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی اس کو (فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے گا۔ (دوسرا کوئی نہیں جو ایسا کر سکے تو اے مشرکین بتاؤ) پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو (کیوں اللہ کی توحید کو تسلیم نہیں کرتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ، قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○
(الرعد ۔ ۱۶)

کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے اللہ کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق بنائی ہے جس کی وجہ سے ان کو مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا (کہ کس کی بنائی ہوئی ہے)۔ آپ کہہ دیجئے (کسی نے کچھ نہیں بنایا) تمام چیزوں کا خالق اللہ ہے، وہ ایک ہے اور (سب پر) غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ، وَاَنْزَلْنَا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(لقمٰن۔ ۱۰ و ۱۱)

اور اسی نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئے اور (اے رسول) ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا پھر (ہم ہی نے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں اگائیں تو (اے کافرو) یہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں، اب تم مجھے بتاؤ کہ اس کے علاوہ جو (تمہارے شریک) ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ، بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ○

(فاطر۔ ۴۰)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھیئے بتاؤ تمہارے شریک جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے رہتے ہو (کچھ پیدا کر سکتے ہیں، اگر ایسا ہے تو) مجھے بتاؤ انہوں نے زمین کی کون سی چیز پیدا کی یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی کوئی شرکت ہے، (اور اے رسول) کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ (اپنے شرک کے سلسلہ میں) یہ اس سے سند لیتے ہیں (اے رسول، ان میں سے کوئی بات نہیں ہے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ظالم ایک دوسرے سے جو وعدے کرتے رہتے ہیں وہ محض فریب ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ

(اے رسول، آپ ان سے) کہیئے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی اشیاء میں) سے انہوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں انکی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو تو (اپنے دعوے کے) ثبوت میں اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کرو یا علوم (انبیاء میں) سے کوئی اثر (پیش کرو)

غٰفِلُوْنَ ○

(الاحقاف ۔ ۴ و ۵)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ، فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ، فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○

(یونس ۔ ۳۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى، يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ○

(الرعد ۔ ۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً، فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ، مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا، ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ، بَلْ هُمْ قَوْمٌ

(اور اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں۔

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھیئے کہ تم کو آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ (تمہارے) کانوں اور (تمہاری) آنکھوں کا مالک کون ہے؟ کون بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور کون جاندار سے بے جان کو پیدا کرتا ہے اور کون ہے وہ جو (کائنات کے تمام) کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔ یہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ تو (پھر اے رسول آپ ان سے) کہیئے کہ پھر تم (اللہ سے) کیوں نہیں ڈرتے؟۔

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کر دیا جیسا کہ تم اسے دیکھتے ہو، پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا۔ (ان میں سے) ہر ایک اپنے وقت مقررہ تک کے لئے گردش کر رہا ہے۔ (خبردار) اللہ تعالیٰ ہی (کائنات کے) ہر کام کی تدبیر کرتا ہے، وہی (اپنی) آیات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہا ہے تاکہ تمہیں اپنے رب کی ملاقات کا یقین آجائے۔

(اے رسول، ان سے پوچھیئے) بتاؤ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور کس نے تمہارے لئے بادل سے پانی برسایا؟ (اے کافرو، یہ کام کسی نے نہیں کئے، ہم نے کئے ہیں) پھر ہم

يَعْدِلُوْنَ ○ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ
جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ، ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ ، بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(النمل - ۶۰ و ۶۱)

ہی نے اس پانی سے خوشنما باغ اگائے۔ یہ تمہارے بس کی بات نہیں تھی کہ باغوں کے درخت اگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے، ہرگز نہیں) لیکن (اے رسول) حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ (حق سے) انحراف کر رہے ہیں (اے رسول، ان سے پوچھیے) بتاؤ وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے درمیان میں دریا جاری کئے اور (وہ کون ہے جس نے) زمین میں پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے بیچ میں پردہ حائل کر دیا؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے؟ ہرگز نہیں) لیکن (اے رسول) بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ علم (و دانش) سے بے بہرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ○ اَلَّذِيْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ○

(الفرقان - ۱ و ۲)

بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ (بندہ) تمام اقوام عالم کو ڈرائے۔ (وہ اللہ) جس کی بادشاہت ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اس نے نہ تو (اپنا) کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے؛ اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ مقرر کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ
سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ
اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ، اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ
النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھیے: بتاؤ اگر اللہ ہمیشہ قیامت کے دن تک تم پر رات کر دے تو اللہ کے علاوہ وہ کونسا الٰہ ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، تو کیا تم سنتے نہیں (کہ تم سے کیا کہا جا رہا ہے) (اور اے رسول، آپ ان سے) پوچھیے: بتاؤ اگر اللہ ہمیشہ قیامت

فِيهِ، أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○ وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

(القصص۔ ۷۱ تا ۷۳)

کے دن تک تم پر دن کر دے تو اللہ کے علاوہ کونسا الٰہ ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم آرام کر سکو تو کیا تم دیکھتے نہیں (کہ تم کہاں بھٹک رہے ہو)؟ اور (اے لوگو) اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم (رات کو) آرام کر سکو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کر سکو اور تاکہ تم (اس نعمت پر) اللہ کا شکر ادا کرو۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ کائنات کا نظام صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کام میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۱۱۱)

اور (اے رسول، اس طرح کہا کیجئے) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نہ تو کوئی بیٹا بنایا ہے، نہ (اس کی) بادشاہت میں کوئی (اس کا) شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور (اے رسول) اس کی بڑائی خوب بیان کیا کیجئے۔

یہ آیت گویا "وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيرٍ" کی تفسیر ہے۔

آگے فرمایا (وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ) اللہ کے ہاں (کسی کی) سفارش (کسی کو) نفع نہیں پہنچائے گی مگر ہاں (اس کو نفع پہنچائے گی) جس کے لئے اللہ (سفارش کی) اجازت دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ○

(طٰہٰ۔ ۱۰۹)

اس دن (کسی کی) سفارش نفع نہیں دے گی سوائے اس شخص (کی سفارش) کے جس کو رحمٰن نے اجازت دے دی ہو اور جس کی بات کو وہ پسند کرے۔

(نوٹ:۔ شفاعت کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورہ بقرہ کی آیت ۴۸ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ) (یہ لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھتے ہیں حالانکہ فرشتوں کا تو یہ حال ہے کہ جب اللہ کے پاس سے کوئی فرمان جاری ہوتا ہے تو گھبرا جاتے ہیں، زبان سے بات نہیں نکلتی) یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پھر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں (تمہارے رب نے جو کچھ فرمایا) سچ (فرمایا)۔ وہ بلند و بالا اور بزرگی والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِى السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ولا تنفع الشفاعۃ الا لمن اذن لہ حتی اذا فزع جزء ۹ صـ ۱۷۲)

جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم دیتا ہے تو اس کا حکم سنکر فرشتے عاجزی سے اپنے بازو مارنے لگتے ہیں جس سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے ایک (لوہے کی) زنجیر چکنے پتھر پر ماری جائے۔ یہ آواز فرشتوں تک پہنچتی ہے (تو وہ گھبرا جاتے ہیں) جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا۔ وہ کہتے ہیں جو کچھ فرمایا صحیح فرمایا۔ وہ بلند و بالا اور بزرگی والا ہے۔

آیت زیر تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ گھبراہٹ دور کرنا بھی ان کے اپنے اختیار میں نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ گھبراہٹ دور کر دیتا ہے تو گھبراہٹ دور ہوتی ہے۔

آگے فرمایا (قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، قُلِ اللّٰهُ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ) (اے رسول، ان سے) پوچھیے (بتاؤ) آسمانوں سے اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے (پھر آپ خود ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ۔ (اگر یہ پھر بھی حق کو تسلیم نہ کریں تو ان سے کہہ دیجئے کہ) ہم یا تم یا تو ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں (دونوں ہدایت پر یا دونوں گمراہی میں نہیں ہو سکتے کوئی ایک ہدایت پر ہے اور دوسرا گمراہی میں تو اب تم خود ہی سوچو کہ کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہی میں ہے۔ اگر تم ہٹ دھرمی اور تعصب کو بالائے طاق رکھ کر سوچو گے تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ ہم حق پر ہیں اور تم ناحق پر)۔

آگے فرمایا (قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ) (اے رسول، اگر یہ پھر بھی ہٹ دھرمی کریں تو ان سے) کہہ دیجئے کہ جو گناہ ہم کریں گے اُن کے متعلق تم سے سوال نہیں ہوگا اور جو اعمال تم کر رہے ہو ان کے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہوگی (ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا جواب

وہ ہوگا) (قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ، وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ) (اے رسول، ان سے) کہہ دیجئے کہ (قیامت کے دن) ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر حق (وانصاف) کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کریگا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے (وہ ہر چیز کو جانتا ہے لہٰذا اس کا فیصلہ بالکل صحیح ہوگا)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گویا کافروں کو ایک قسم کی تنبیہ کی۔ اگر وہ دنیا میں فیصلہ نہیں چاہتے تو پھر آخرت ہی میں فیصلہ ہوگا اور آخرت کا فیصلہ کافروں کے لئے یقیناً نقصان دہ ہوگا۔ کافروں کو چاہئے کہ ایمان لے آئیں اور ہٹ دھرمی چھوڑ دیں۔

آگے فرمایا (قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ، كَلَّا، بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (اے رسول، ان سے) کہئے کہ جن لوگوں کو تم نے (اللہ کا) شریک بنا کر اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے ذرا مجھے بھی تو ان لوگوں کو دکھاؤ (میں بھی تو دیکھوں وہ کون ہیں، انہوں نے کیا کیا پیدا کیا اور وہ کیا کیا کر سکتے ہیں لیکن اے رسول، وہ ہرگز نہیں (دکھا سکیں گے، کوئی ہو تو دکھائیں، کوئی ایسا ہے ہی نہیں تو دکھائیں کہاں سے، نہ کوئی غالب ہے اور نہ کوئی حکمت والا ہے) بس اللہ (اکیلا ہی) غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں کافروں سے ایسا سوال کیا گیا ہے کہ وہ اس کا جواب ہرگز نہیں دے سکتے۔ ایسی صورت میں انہیں اپنے شرک سے توبہ کر لینی چاہیئے تھی لیکن ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○
(البقرۃ۔ ۶)

(اے رسول، بے شک جو لوگ (حق کو) چھپاتے ہیں انہیں آپ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، دونوں برابر ہیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

عمل

اے لوگو، شرک نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو مدد کے لئے نہ پکاریئے۔ وہ کسی بھی چیز کے مالک نہیں تو دیں گے کہاں سے اور مدد کریں گے کیسے؟

اے لوگو، رزق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی داتا ہے، وہی معطی ہے، وہی غالب ہے اور وہی حکمت والا ہے۔ لہٰذا صرف اسی سے لو لگائیے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً
لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾
قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ
لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر (بنا کر) بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۲۸﴾ اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم (قیامت کے معاملہ میں) سچے ہو تو بتاؤ قیامت کا یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا ﴿۲۹﴾ آپ کہہ دیجئے جس دن کا تم

سے وعدہ ہے اس سے نہ تم ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ (ایک گھڑی آگے) بڑھ سکتے ہو (۳۰)

معانی ومصادر (كَآفَّةٌ) كَفَّ، يَكُفُّ، كَفٌّ (ن) جمع کرنا، حاشیہ سینا، خوب بھر دینا، روکنا (كَآفَّةٌ = جماعت، کُل)۔
(مِيْعَادٌ) وَعَدَ، يَعِدُ، وَعْدٌ وعِدَةٌ ومَوْعِدٌ ومَوْعِدَةٌ ومَوْعُوْدٌ ومَوْعُوْدَةٌ (ض) وعدہ کرنا (مِيْعَادٌ = وعدہ کی جگہ یا وقت)۔
(تَسْتَاْخِرُوْنَ) اِسْتَاْخَرَ، يَسْتَاْخِرُ، اِسْتِيْخَارٌ (باب استفعال) پیچھے رہنا۔
(تَسْتَقْدِمُوْنَ) اِسْتَقْدَمَ، يَسْتَقْدِمُ، اِسْتِقْدَامٌ (باب استفعال) آگے بڑھنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ) اور (اے رسول) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ آپ کتنے بلند مقام پر فائز ہیں)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اب ہر زمانے کے لوگوں پر آپ کی پیروی فرض ہے اور تمام لوگوں کے لئے آپ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرنا لازمی ہے۔ اب نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نئی شریعت آئے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا نِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۱۵۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو، میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں جس اللہ کی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، تو (اے لوگو) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اللہ کی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

حضرت انس فرماتے ہیں:۔

بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ

اس حالت میں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اونٹ کو

عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْئَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَآئِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَآئِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَآئِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ (صحیح بخاری کتاب العلم باب ماجاء فی العلم جزء اول ص۲۴)

مسجد (کے صحن) میں بٹھا کر باندھ دیا۔ پھر پوچھنے لگا محمد کون ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا یہ سفید رنگ کے آدمی جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ آپ سے کہنے لگا اے عبدالمطلب کے بیٹے۔ آپ نے اس سے فرمایا میں سن رہا ہوں۔ وہ کہنے لگا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن میں سختی سے پوچھوں گا تو آپ اپنے دل میں بُرا نہ مانیئے گا۔ آپ نے فرمایا جو تمہارا جی چاہے پوچھو۔ اس نے کہا میں آپ کو آپ کے ربّ اور اگلے لوگوں کے ربّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہاں۔ اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم پانچ نمازیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہاں۔ پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم پورے سال میں اس مہینہ کے روزے رکھیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہاں۔ پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم میں سے جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ لے کر ہمارے محتاجوں میں تقسیم کر دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا جو شریعت آپ لائے ہیں میں اس پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا بھیجا ہوا ہوں جو یہاں نہیں آئے

میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں بنو سعد بن بکر کے خاندان سے ہوں۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور یہ حدیث گویا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا کی تفسیر ہے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَآصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا جزء اول ص۱۱۹ وصحیح مسلم کتاب المساجد جزء اول ص۲۱۲)

مجھے پانچ باتیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ پہلی یہ کہ ایک مہینہ کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی ہے دوسری یہ کہ ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے میری امت کے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے تیسری یہ کہ لوٹ کے مال میرے لئے حلال کر دئے گئے چوتھی یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا مگر میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں پانچویں یہ کہ مجھے شفاعت (ملی) ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ (صحیح مسلم کتاب المساجد جزء اول ص۲۱۳)

مجھے چھ باتوں کی وجہ سے اور نبیوں پر فضیلت دی گئی۔ پہلی یہ کہ مجھے وہ کلام دیا گیا جس میں الفاظ کم اور معنی بہت ہیں دوسری یہ کہ مجھے رعب سے مدد دی گئی تیسری یہ کہ غنیمت کے مال مجھ پر حلال کئے گئے چوتھی یہ کہ میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنائی گئی پانچویں یہ کہ مجھے تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا چھٹی یہ کہ مجھ پر نبی ختم کر دئے گئے۔

مندرجہ بالا احادیث میں خط کشیدہ الفاظ کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا کی تفسیر ہے۔

آگے فرمایا (وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ) اور (اے رسول، کافر) کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا (قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ) آپ کہہ دیجئے جس دن کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے اس (دن) سے نہ تم ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو اور (نہ ایک گھڑی) آگے بڑھ سکتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ○

(النحل - ۶۱)

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے (فوراً) پکڑتا تو ایک بھی متنفس کو زمین پہ نہ چھوڑتا، لیکن اللہ ان کو ایک وقت مقررہ تک کے لئے مہلت دیتا ہے (تاکہ اس عرصہ میں وہ سنبھل جائیں اور اپنی اصلاح کر لیں) لیکن جب (وہ نہیں سنبھلتے اور) ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو وہ (اس وقت سے) نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

عمل

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا لہذا آپ پر ایمان لائیے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ
نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا
بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَوْ تَرٰٓى
اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ، يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ، يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ

اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ
عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ
بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ
وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ
وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتاب پر ایمان لائیں گے (ٹھیک ہے، اگر یہی بات ہے تو یہ اس کی سزا بھگتیں گے) اور (اے رسول) کاش آپ (قیامت کے دن) دیکھیں جب (یہ) ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے اور (اپنی ناشائستہ) حرکتوں (کی ذمہ داری) کو ایک دوسرے پر ڈال رہے ہوں گے، جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے ﴿۳۱﴾ اس کے جواب میں وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے جاتے تھے کہیں گے جب ہدایت تمہارے پاس آئی تھی تو کیا ہم نے تم کو اس (کے قبول کرنے) سے (زبردستی) روک دیا تھا، (نہیں، بات یہ نہیں ہے) بلکہ تم خود ہی مجرم تھے ﴿۳۲﴾ پھر وہ لوگ جو کمزور سمجھے جاتے تھے ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے (نہیں ہم خود گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیریں (ہماری گمراہی کا باعث ہوئیں) جب تم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے شریک بنائیں۔ (وہ یہ گفتگو کر ہی رہے ہوں گے کہ عذاب ان کے سامنے آجائے گا) جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو (اپنی بداعمالیوں پر بہت نادم ہوں گے اور) اپنی ندامت کو چھپائیں گے، تو (اے رسول، پھر اس وقت) ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے، جو عمل وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے بس ان ہی کا بدلہ انہیں ملے گا (اور کسی پر ظلم نہیں ہوگا) ﴿۳۳﴾

معانی و مصادر

(نَدَامَةٌ) نَدِمَ، يَنْدَمُ، نَدَمٌ وَنَدَامَةٌ (س) نادم ہونا۔

(اَغْلَالٌ) غَلَّ، يَغِلُّ، غِلٌّ (ض) ہاتھ یا گردن میں طوق پہنانا۔

(اَسَرَّ) اَسَرَّ، يُسِرُّ، اِسْرَارٌ (باب افعال) چھپانا، ظاہر کرنا۔ (یہ لغت اضداد سے ہے)۔

(اَعْنَاقٌ) عَنِقَ، يَعْنَقُ، عَنَقٌ (س) لمبی گردن ہونا (اَعْنَاقٌ = عُنُقٌ کی جمع، گردنیں)۔

تفسیر اللہ عزوجل فرماتا ہے (وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ) اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس کتاب پر ایمان لائیں گے جو اس سے پہلے (نازل ہوئی تھی) (وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ) اور (اے رسول) کاش آپ، دیکھتے جب (یہ) ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے (اور اپنی ناجائز) باتوں (کی ذمہ داری) کو ایک دوسرے پر ڈال رہے ہوں گے (يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ) جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے (قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ) (یہ سنکر) وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے جاتے تھے کہیں گے جب ہدایت تمہارے پاس آئی تھی تو کیا ہم نے تم کو اس (کے قبول کرنے) سے (زبردستی) روک دیا تھا (نہیں، بات یہ نہیں ہے) بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔ (وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا) پھر وہ لوگ جو کمزور سمجھے جاتے تھے ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے (ہم خود گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیریں (ہماری گمراہی کا باعث بنیں) جب تم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے شریک بنائیں (وہ یہ باتیں کر ہی رہے ہوں گے کہ عذاب ان کے سامنے آجائے گا (وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے اس وقت ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ ان کو سزا نہیں ملے گی مگر (ان ہی بداعمالیوں کی) جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ، وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○

(یونس ۔ ۵۴)

اور (اے رسول، اس دن تو یہ کیفیت ہوگی کہ) اگر کسی ظالم شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں تو وہ اپنے کو (دوزخ سے) بچانے کے لئے ان سب کو دے ڈالے اور جب وہ (لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا) عذاب کو دیکھیں گے تو (نادم ہوں گے اور اپنی) ندامت کو چھپائیں گے، پھر ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔

کافر پہلے تو یہی کوشش کریں گے کہ اپنی ندامت کو چھپائیں لیکن بعد میں اپنی ندامت کے اظہار کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ○ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ○ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ○ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ○ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(الشعرآء ۹۶ تا ۱۰۲)

وہاں وہ آپس میں جھگڑیں گے اور (اپنے معبودوں سے) کہیں گے۔ اللہ کی قسم ہم کھلی گمراہی میں تھے جبکہ ہم تمہیں رب العالمین کے برابر کر دیتے تھے اور ہم کو کسی نے گمراہ نہیں کیا مگر انہوں نے جو خود گناہگار تھے۔ تو (اب) نہ تو ہمارا کوئی سفارش کرنے والا ہے اور نہ کوئی گرم جوش دوست ہے۔ اگر ہمارا ایک مرتبہ اور (دنیا میں) جانا ہو جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

(الزمر۔ ۵۵ تا ۵۹)

اور (اے میرے بندو) اس بہترین (کتاب) کی جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو قبل اس کے کہ اچانک تم پر عذاب نازل ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (پھر کہیں ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص یہ کہے اللہ کی جناب میں جو میں نے قصور کیا اس پر (صد ہزار) افسوس! (افسوس کہ) میں (اللہ کے احکام کا) مذاق ہی اڑاتا رہا، یا یہ کہے اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا، یا عذاب دیکھ کر یہ کہے کہ اگر ایک مرتبہ اور میرا دنیا میں جانا ہو جائے تو میں نیک بن جاؤں گا۔ (اللہ فرمائے گا) کیوں نہیں (اب تو تو یہی کہے گا لیکن جب) تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں تو تو نے ان کو جھٹلایا تھا، تو نے

تکبر کیا تھا اور تو کافروں میں (شامل) ہو گیا تھا
(اب تیرے پچھتانے سے کچھ نہیں ہوتا)۔

عمل

اے لوگو، تکبر نہ کیجئے، حق کو نہ جھٹلائیے اور دوسروں کو نہ بہکائیے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾
وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ
اَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾
قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾
وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ

بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى
اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ
اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ
فِىْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ
فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾
قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ

يَقْدِرُ لَهٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جس بستی میں بھی ہم نے (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا: جو چیز دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ اور (اے رسول، کافر) کہتے ہیں: ہم مال اور اولاد تم سے زیادہ رکھتے ہیں، (یہ ہمارے حق پر ہونے کی نشانی ہے) لہٰذا (آخرت میں) ہم کو عذاب نہیں ہوگا ﴿۳۵﴾ (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے: (یہ حق پر ہونے کی نشانی نہیں بلکہ) میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے ﴿۳۶﴾ اور (اے لوگو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد (میں ایسی کوئی خوبی) نہیں جس کے ذریعہ وہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں مگر ہاں جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتا رہے (تو ایمان اور اعمال صالحہ اس کو ہمارا مقرب بنا دیں گے) ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمال کے باعث کئی گنا بدلہ ہے اور وہ (جنت کے بالاخانوں میں امن (وچین) سے ہوں گے ﴿۳۷﴾ اور (اے رسول) جو لوگ ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں کوشش کرتے ہیں (اور چاہتے ہیں کہ ہمیں عاجز کر دیں وہ (سب) عذاب میں مبتلا ہوں گے ﴿۳۸﴾ (اے رسول، آپ ان سے پھر) کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے (یہ حق پر ہونے کی دلیل نہیں) اور جو چیز تم (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرو گے تو اللہ تم کو اس کا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ﴿۳۹﴾

معانی ومصادر (مُتْرَفُوْنَ) اَتْرَفَ، يُتْرِفُ، اِتْرَافٌ (باب افعال) مال کا کسی کو مغرور کرنا یا بگاڑنا۔

(زُلْفٰى) زَلَفَ، يَزْلُفُ، زَلْفٌ (ن) آگے کرنا، قریب کرنا۔ (زُلْفٰى = قربت، درجہ)۔

(ضِعْفٌ) ضَعَفَ، یَضْعَفُ، ضَعْفٌ (ف) زیادہ کرنا، (ضِعْفٌ = مثل، گنا)۔
(غُرُفٰتٌ) غَرَفَ، یَغْرِفُ، غَرْفٌ (ض) کاٹنا، چلّو لینا (غُرُفٰتٌ = غُرْفَةٌ کی جمع، بالاخانے)
(یُخْلِفُ) اَخْلَفَ، یُخْلِفُ، اِخْلَافٌ (باب افعال) وعدہ پورا نہ کرنا، عوض دینا، لوٹانا۔
(اٰمِنُوْنَ) اَمِنَ، یَاْمَنُ، اَمْنٌ، اَمَنٌ وَاَمَانٌ وَاَمَنَةٌ (س) امن میں ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ) اور (اے رسول) جس بستی میں بھی ہم نے (عذاب سے) ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے بس یہی کہا: "جو چیز دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں" (وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ) اور (اے رسول، ان لوگوں نے یہ بھی) کہا: "ہم مال اور اولاد کے لحاظ سے تم پر فوقیت رکھتے ہیں (یہ ہمارے حق پر ہونے کی نشانی ہے) لہذا ہم پر عذاب نہیں ہوگا"۔

کفار ہمیشہ سے یہی کہتے آئے ہیں کہ ہم دنیا میں خوشحال ہیں، یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہے اور کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہے لہذا آخرت میں بھی وہ ہم سے خوش ہوگا، ہمیں جنت عطاء فرمائے گا، ہم کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ آپ آزردہ نہ ہوں۔ کافر ہمیشہ سے یہی کہتے آئے ہیں، یہ کوئی نئی بات نہیں جو کفار آپ سے کہہ رہے ہیں (قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ، وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ) (آپ ان سے) کہہ دیجئے (خوشحال ہونا حق پر ہونے کی علامت نہیں ہے) میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اللہ کی حکمت اور مصلحت کو) نہیں جانتے (رزق کی فراخی اور تنگی اللہ کی رضاء کی دلیل نہیں۔ فراخی اور تنگی کا انحصار تو اللہ کی مشیّت پر ہے۔ جو شخص بھی محنت اور جدوجہد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی محنت اور جدوجہد کا پھل دے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَهُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(ھود- ۱۵ و ۱۶)

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوتے ہیں تو ہم ان کو ان کے اعمال کا صلہ دنیا میں پورا پورا دے دیتے ہیں، ان کے صلہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی (لیکن) ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں، جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب رائیگاں گئے اور جو کچھ وہ (دنیا میں)

کرتے رہے تھے (آخرت کے لحاظ سے وہ) سب
باطل (و بے سود) تھا۔

پھر کافر کو دنیا اس لئے بھی دی جاتی ہے کہ آخرت میں اس کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ اس کے نیک اعمال کا صلہ اسے دنیا ہی میں مِل جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَ اَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَّا عَمِلَ بِھَا لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِھَا۔
(صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ باب جزاء المؤمن بحسناتہ فی الدنیا والاخرۃ جز ۲ صـ ۵۲۴)

اللہ (تعالیٰ) کسی مؤمن پر ایک نیکی کے معاملہ میں بھی ظلم نہیں کرے گا، اس کا بدلہ دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی تمام نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دے دیا جاتا ہے پھر جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی جس کا بدلہ اسے دیا جائے۔

کافروں کے غلط نظریہ کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا (وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ) اور (اے لوگو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد (ایسی چیز) نہیں جو تم کو ہمارا مقرب بنا دیں مگر ہاں جو شخص ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتا رہے (تو ایمان اور عمل صالحہ اس کو ہمارا مقرب بنا دیں گے) ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمال کے باعث (کئی) گنا بدلہ ہے اور یہ لوگ (جنت کے) بالاخانوں میں امن (وچین) سے ہوں گے۔

بالاخانوں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءَیُوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا یَتَرَاءَیُوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَآءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق

جنتی لوگ بالاخانوں (میں رہنے) والوں کو اپنے اوپر اس طرح دیکھیں گے جس طرح وہ اس ستارے کو جو آسمان کے کنارے پر مشرق یا مغرب میں باقی رہ جاتا ہے دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں بعض بعض سے افضل ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، یہ تو نبیوں کے مقامات ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی ایسے مقامات میں نہیں پہنچ سکے گا۔ آپ نے فرمایا انبیاء بھی

باب ماجاء فی صفة الجنة جزء ۴ ص۱۴۵
وصحیح مسلم کتاب الجنة باب ترائی اهل الجنة اهل الغرف جزء ۲ ص۵۳۱)

ہوں گے اور قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے آیت زیر تفسیر میں اس بات کی صاف وضاحت کردی کہ کوئی شخص اپنی خوشحالی کو دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور مقرب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور مقرب ہونے کے لئے ایمان اور عمل صالح ضروری ہے۔ ایمان اور عمل صالح کی جزاء بتانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ) اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں کوشش کرتے ہیں (اور چاہتے ہیں) کہ (ہمیں) عاجز کردیں وہ (سب) عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

کفار اپنی خوشحالی دیکھ کر غلط قسم کا نظریہ قائم کئے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر اس نظریہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا (قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ) (اے رسول، آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کردیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے (رزق کی کشادگی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر، اسی طرح رزق کی تنگی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی خفگی پر۔ کافروں کا یہ خیال غلط ہے کہ کیونکہ وہ خوشحال ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے) اور (اے لوگو، یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے سے تم تنگ دست ہوجاؤ گے۔ نہیں) جو کچھ تم (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

رازق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

(العنکبوت۔ ۶۰)

اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنے رزق کو اٹھائے اٹھائے نہیں پھرتے (وہ اللہ پر توکل کرتے ہیں) اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور (اگر تم اللہ پر توکل کرو تو اللہ) تم کو بھی (رزق دے گا)، وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ
مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ، قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(النمل - ٦٤)

بتاؤ وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ بھی پیدا کرے گا اور وہ کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق فراہم کرتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے)؟ ہرگز نہیں، تو اے (رسول) آپ (ان سے) کہئے اگر تم سچے ہو کہ (کوئی اور الٰہ ہے جو یہ کام کرتا ہے) تو (اپنے ثبوت میں) کوئی دلیل پیش کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ
رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا،
كُلٌّ فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

(هود - ٦)

زمین میں کوئی جانور بھی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو، وہ (اس کی زندگی میں ہر وقت) اس کے رہنے کی جگہ سے واقف ہوتا ہے اور (اس کے مرنے کے بعد) اس جگہ سے بھی واقف ہوتا ہے جہاں وہ سپرد کیا جاتا ہے، (اور) یہ تمام باتیں روشن کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں بھی لکھی ہوئی ہیں۔

کافروں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بہت سے رازق اور داتا بنا رکھے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے عقیدہ کے مطابق بہت سے رازق ہیں، اللہ ان سب سے بہتر ہے تو پھر جو سب سے بہتر ہے اسی سے رزق طلب کیوں نہیں کرتے۔ کیوں در در ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو۔ ان کے پاس رکھا ہی کیا ہے جو وہ دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِى
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا
مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ ظَهِيْرٍ ○

(سبا - ٢٢)

(اے رسول، آپ مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ اللہ کے علاوہ جن (لوگوں کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکارو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے) وہ نہ تو آسمانوں میں ذرّہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی پیدائش اور انتظام) میں اللہ کے ساتھ ان کی شرکت

ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(سبا - ۲۴)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے (بتاؤ) آسمانوں سے اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے (پھر آپ خود ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ اور (اگر یہ پھر بھی حق کو تسلیم نہ کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ) ہم یا تم یا تو سیدھے راستہ پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں (لہٰذا تم سوچو کہ کون سیدھے راستہ پر ہے اور کون غلط راستہ پر)۔

کافروں نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے شریک بنا رکھے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ○

(حٰمٓ السجدۃ - ۴۷)

اور جس دن اللہ ان (مشرکین) کو پکار کر فرمائے گا : (بتاؤ جن کو تم) میرے شریک (سمجھتے تھے اب وہ) کہاں ہیں۔ وہ جواب دیں گے (اے اللہ) ہم تجھے بتاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی (اس بات کی) گواہی نہیں دیتا (کہ تیرا بھی کوئی شریک ہو سکتا ہے)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے عقیدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا کہ "میرے شریک کہاں ہیں" اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنا شریک سمجھتا ہے۔ اسی طرح آیت زیر تفسیر میں "رازقین" کا لفظ کافروں کے عقیدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ رازق ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ رازق نہیں ہیں۔ رازق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

عمل

اے لوگو، مال و دولت کو اس بات کی علامت نہ سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہے۔ مال و دولت کا انحصار تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے، رضاء پر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ مال و دولت تو اس کو دیتا ہے جو اس کے لئے خاطر خواہ محنت کرے یا اس کو دیتا ہے جس کو اس کی نیکیوں کا بدلہ صرف دنیا میں ملنا ہے، آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔

اے لوگو، ایمان لائیے رسولوں کی تصدیق کیجئے اور نیک عمل کرتے رہیئے تاکہ آپ کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ دی جائے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی آیات کی مخالفت نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کی مخالفت سخت عذاب کا باعث ہوگی۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ
يَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰٓؤُلَآءِ
إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾ قَالُوا
سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ
دُونِهِمْ، بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ
الْجِنَّ، أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾
فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا، وَ
نَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا

عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۴۲﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ
عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا
هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن
يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
آبَاؤُكُمْ، وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا
إِفْكٌ مُّفْتَرًى، وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ
هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۴۳﴾ وَمَا

اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا
وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ
نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ
اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ، فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ
بِوَاحِدَةٍ، اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا،
مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ، اِنْ

هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ
عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ
مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ، اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
يَقْذِفُ بِالْحَقِّ، عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ
الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ
ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰى

نَفْسِیْ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ
اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ۝۵۰

ترجمہ اور (اے رسول، وہ دن یاد کیجئے) جس دن اللہ ان سب کو جمع کرے گا اور پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے (۴۰) (فرشتے) کہیں گے: تو پاک ہے، (تو ان کا کارساز ہے اور) ان کے علاوہ ہمارا بھی کارساز تو ہی ہے (یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے) بلکہ یہ جنات کی عبادت کرتے تھے اور ان میں سے اکثر انہی کے معتقد تھے (۴۱) (اللہ فرمائے گا) تو آج تم میں سے کسی کو کسی کے نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں، پھر ہم ظالموں سے کہیں گے (اب) تم اس دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو جس دوزخ کو تم جھٹلایا کرتے تھے (۴۲) اور (اے رسول) جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ (رسول) نہیں ہے بلکہ ایک (ایسا) شخص ہے جو یہ چاہتا ہے کہ جن چیزوں کی عبادت تمہارے باپ دادا کرتے تھے ان سے تم کو روک دے اور (اے رسول یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) جھوٹ ہے اور (ان کا اپنا) بنایا ہوا ہے اور جب کافروں کے پاس حق آگیا تو (کبھی) اس کے متعلق یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے (۴۳) اور (اے رسول) ہم نے نہ تو ان کو کتابیں دیں جن کو یہ پڑھتے ہوں اور نہ (ماضی قریب میں) آپ سے پہلے ان کے پاس کسی ڈرانے والے کو بھیجا (پھر بھی یہ لوگ آپ کی اور قرآن کی قدر نہیں کرتے) (۴۴) اور (اے رسول) ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (اپنے رسولوں کی) تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا یہ تو اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے، انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا (جب وہ باوجود دس گنا طاقت کے اپنے کو عذاب سے نہیں بچا سکے تو یہ اپنے کو کیا بچائیں گے) (۴۵) (اے رسول، ان سے) کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے دو دو، ایک ایک اٹھ کھڑے ہو پھر (میرے متعلق خوب) غور کرو، (غور کرتے کرتے تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ) تمہارے رفیق کو جنون نہیں ہے بلکہ وہ تو تم کو عذاب شدید کے آنے سے پہلے (صاف صاف) ڈرانے والا ہے (۴۶) (اے رسول، آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ (اگر) میں نے تم سے کوئی اجر طلب کیا ہو تو وہ تم ہی رکھو، میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (۴۷) (اے رسول) کہہ دیجئے کہ میرا رب حق کو

(باطل پر) پھینک رہا ہے (تاکہ باطل کو نیست و نابود کر دے) (اور) وہ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے ﴿۴۸﴾ (اے رسول) کہہ دیجئے حق آگیا (معبودان باطل مٹ گئے) اور (معبودان) باطل تو (اتنے بے بس ہیں کہ) نہ پہلی بار (کسی چیز کو) پیدا کر سکتے ہیں اور نہ دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں ﴿۴۹﴾ (اے رسول) کہہ دیجئے اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی برکت سے جو میرا رب میری طرف بھیج رہا ہے، بے شک وہ (ہر ایک کی) سننے والا ہے اور (ہر ایک کے) قریب ہے ﴿۵۰﴾

معانی و مصادر

(اِفْكٌ) اَفَكَ، يَاْفِكُ، اَفْكٌ واُفُوْكٌ (ض و س) جھوٹ بولنا۔
(يَدْرُسُوْنَ) دَرَسَ، يَدْرُسُ، دَرْسٌ و دِرَاسٌ (ن) پڑھنا، یاد کرنا۔
(مِعْشَارٌ) عَشَرَ، يَعْشُرُ، عَشْرٌ و عُشُوْرٌ (ن) دسواں حصہ لینا۔ (مِعْشَار = دسواں حصہ)۔
(نَكِيْرٌ) نَكِرَ، يَنْكَرُ، نَكَرٌ و نُكُوْرٌ و نَكِيْرٌ (س) نہ جاننا، نہ پہچاننا، بُرا سمجھنا۔
(يَقْذِفُ) قَذَفَ، يَقْذِفُ، قَذْفٌ (ض) پھینکنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ) اور (اے لوگو، اس دن کو یاد کرو جس) دن اللہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے؟ (قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ، بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ، اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ) (فرشتے) عرض کریں گے: تو پاک ہے تو (ان کا بھی کارساز ہے اور) ان کے علاوہ ہمارا بھی کارساز ہے (یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے) بلکہ یہ تو جنات کی عبادت کرتے تھے (اور) ان میں سے اکثر انہی کے معتقد تھے (فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا، وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ) (اللہ فرمائے گا) تو آج تم میں سے کسی کو کسی کے نفع و نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں (پھر) ہم ظالموں سے کہیں گے (اب) تم اس دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو جس دوزخ کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔
(وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ) اور (اے رسول) جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (آپ کے متعلق) کہتے ہیں یہ (کچھ) نہیں مگر ایک شخص ہے جو یہ چاہتا ہے کہ جن چیزوں کی عبادت تمہارے آباء و اجداد کرتے تھے ان سے تمہیں روک دے (وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى، وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ) اور (اے رسول، یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) جھوٹ ہے اور (ان کا اپنا) بنایا ہوا ہے (اللہ کی طرف سے نازل نہیں ہوا) اور یہ کافر حق کے متعلق جب کہ حق ان کے پاس آچکا ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔
غرض یہ کہ کسی نہ کسی بہانے سے قرآن مجید کا انکار کرتے ہیں حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ

قرآن مجید کی قدر کرتے (وَمَا اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ) اس لئے کہ ہم نے نہ تو (اس سے پہلے) انہیں (آسمانی) صحیفے دئے جن کو یہ پڑھتے ہوں اور نہ (اے رسول) آپ سے پہلے (ماضی قریب میں) ان کے پاس کوئی ڈرانے والا بھیجا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○
(یٰسٓ ۵ و ۶)

(اور یہ قرآن) غالب اور بہت رحم کرنے والے (اللہ) کا نازل کردہ ہے۔ (یہ اس لئے نازل ہوا ہے) تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے آباء و اجداد کو ڈرایا نہیں گیا تھا اور اس وجہ سے وہ (اللہ کے احکام سے) غافل ہیں۔

آگے فرمایا (وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ، فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ) اور (اے رسول) ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کو جو کچھ ہم نے دیا تھا یہ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے۔ انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا، وہ باوجود کئی گنا قوت اور دولت کے اپنے کو عذاب سے نہیں بچا سکے۔

اس آیت میں کفار مکہ کو دھمکی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کئی گنا طاقت اور دولت رکھنے والوں کو تکذیب رسل کی سزا میں نیست و نابود کر دیا تو ان کی کیا ہستی ہے۔ اگر انہوں نے تکذیب رسل جاری رکھی تو ایک دن یہ بھی گذشتہ قوموں کی طرح نیست و نادار کر دئے جائیں گے

(قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا، مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ) (اے رسول، اگر یہ پھر بھی ایمان نہ لائیں تو ان سے) کہئے کہ میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے دو دو، ایک ایک اٹھ کھڑے ہو اور (میرے متعلق خوب) غور کرو (غور کرنے کے بعد تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ) تمہارے رفیق کو جنون نہیں ہے (اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ) بلکہ وہ تو تم کو عذاب شدید کے آنے سے پہلے (صاف صاف) ڈرانے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو دعوت دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے متعلق غور کریں۔ کیا ایسی شخصیت رکھنے والا دیوانہ ہو سکتا ہے؟ کیا ایسا کلام پیش کرنے والا مجنون ہو سکتا ہے۔ اگر کفار سنجیدگی اور انصاف سے غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب الٰہی سے ڈرانے والے رسول ہیں (مجنون نہیں ہیں) (قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ، اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ) (اور

اے رسول، آپ ان سے یہ بھی) کہیئے کہ (اگر) میں نے تم سے (تمہاری خیر خواہی پر) کوئی اجرت طلب کی ہو تو وہ تم ہی کو مبارک ہو (میں تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا) میری اجرت تو اللہ کے ذمّہ ہے وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (وہ میرے عمل کے مطابق مجھے اجر دے گا)۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

(ص - ۸۶)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس (کتاب کی تبلیغ) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں (کہ تکلفاً یہ بات کہہ رہا ہوں)۔ یہ (کتاب) تو بس (تمام) اقوام عالم کے لئے (ایک) نصیحت ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ○

(الطور - ۴۰) (ن - ۴۶)

(اے رسول) کیا آپ ان سے کوئی اجرت مانگتے ہیں کہ اس (کے ادا کرنے) کی ذمہ داری سے یہ بوجھل ہو رہے ہیں۔

آگے فرمایا (قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ، عَلَّامُ الْغُيُوْبِ) (اور اے رسول، آپ کفار سے یہ بھی) کہیئے کہ میرا رب حق کو (باطل پر) پھینک رہا ہے (تاکہ باطل کو نیست و نابود کر دے اور باطل بالآخر نیست و نابود ہو کر رہے گا۔ یہ اس کی دی ہوئی خبر ہے جو) غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے (لہٰذا یہ خبر غلط نہیں ہو سکتی) (قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ) (اور اے رسول، آپ ان سے کہیئے کہ) حق آگیا باطل مٹنے والا ہے) اور باطل نہ کسی چیز کی ابتداء کر سکتا ہے اور نہ کسی چیز کا اعادہ کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے باطل پر حق کی شدید ضربیں لگ رہی ہیں۔ ایسی صورت میں باطل کیسے ٹھہر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ، وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ○

(الانبیآء - ۱۸)

ہم حق کو باطل (کے سر) پر مارتے ہیں تو وہ باطل کا سر توڑ ڈالتا ہے اور باطل یکلیا مٹ ہو جاتا ہے۔ (اے لوگو) جو باتیں تم بنا رہے ہو اس کی وجہ سے تمہاری بڑی خرابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، اِنَّ

اور (اے رسول، آپ یہ بھی) کہہ دیجئے کہ حق

الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○

(بنی اسرآءیل ۔ ۸۱)

آگیا اور باطل مٹ گیا اور باطل تو (حق کے مقابلہ) میں مٹ ہی جایا کرتا ہے۔

پہلی مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے، پھر اس کو فنا کر کے از سر نو دوبارہ بھی وہی پیدا کر سکتا ہے۔ معبودان باطل نہ پہلی بار پیدا کر سکتے ہیں اور نہ دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○

(یونس ۔ ۳۴)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھیئے (بتاؤ) تمہارے شریکوں میں سے کون (ایسا کر سکتا) ہے کہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرے پھر (اس کو فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے، (پھر اے رسول، آپ خود ہی ان کو) بتا دیجئے کہ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی اس کو (فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے گا (دوسرا کوئی نہیں جو ایسا کر سکے تو اے مشرکین بتاؤ پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو (کیوں اللہ کی توحید کو تسلیم نہیں کرتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

(الروم ۔ ۴۰)

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔ جو شرک یہ کر رہے ہیں اللہ اس سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ، قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(النمل ۔ ۶۴)

بتاؤ وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ بھی پیدا کریگا اور وہ کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق فراہم کرتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے! ہرگز نہیں،

تو اے رسول) آپ (ان سے) کہیئے اگر تم سچے
ہو کہ (کوئی اور الٰہ ہے جو یہ کام کرتا ہے) تو
(اپنے قول کے ثبوت میں) کوئی دلیل پیش کرو۔

آگے فرمایا (قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِىْ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِىْٓ اِلَىَّ رَبِّىْ، اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ) (اور اے رسول، آپ ان سے یہ بھی) کہیئے کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا وبال مجھ پر ہے (اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی برکت سے جو میرا رب میری طرف بھیج رہا ہے۔ بے شک وہ سمیع اور قریب ہے (وہ ہر بات سن لیتا ہے اور ہر چیز کے قریب ہے۔ ہم میں سے جو فریق بھی گمراہی پر ہوگا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہوگا اور وہ اپنے اس علم کے مطابق قیامت کے روز فیصلہ فرمائے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○
(حٰمٓ السجدۃ۔ ۴۶)

(اور اے رسول) جو نیک عمل کرے گا تو اپنے (فائدے) کے لئے اور جو برا عمل کرے گا تو (اس کا وبال) اسی پر ہوگا اور (یہ ایک حقیقت ہے کہ) آپ کا رب (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ، وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○
(الجاثیۃ۔ ۱۵)

جو نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لئے اور جو برا عمل کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا پھر (اے لوگو) تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

یہ آیتیں فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِهٖ کی تفسیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے قریب ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○
(قٓ۔ ۱۶)

اور (اے رسول) ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسے اس کے دل میں آتے ہیں اور ہم اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں:۔

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا

ہم (ایک سفر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم کسی وادی پر چڑھتے

وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا اِنَّهٗ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى جَدُّهٗ۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب ما یکرہ من رفع الصوت فی التکبیر جزء ۶ ص ۶۹ وصحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر جزء ۲ ص ۳۴۵ واللفظ للبخاری) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ)

تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ ہماری آوازیں بہت بلند ہو جاتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اپنی جانوں پر رحم کرو (آواز کو اتنا بلند نہ کرو) تم اس کو نہیں پکار رہے ہو جو بہرہ ہو یا غائب ہو وہ تو تمہارے ساتھ ہے وہ (بلند اور پوشیدہ ہر قسم کی آواز کا) سننے والا ہے اور وہ تمہارے قریب بھی ہے۔ بابرکت ہے اس کا نام اور بلند و بالا ہے اس کی شان! جس کو تم پکار رہے ہو وہ تو تمہاری سواری کی گردن سے زیادہ تمہارے قریب ہے۔

(نوٹ: خط کشیدہ الفاظ صرف صحیح مسلم میں ہیں)

مندرجہ بالا آیت اور حدیث سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ کی تفسیر ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ اکیلا کارساز ہے لہذا اسی کو کارساز سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو ہستیاں ہیں وہ کسی کے کام نہیں آسکتیں لہذا انہیں بے بس اور لاچار سمجھئے اور ان سے فریاد نہ کیجئے۔

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر غور کیجئے کیا کوئی مجنون ایسا کلام پیش کر سکتا ہے اور مجنون تو کیا کوئی عاقل، ادیب اور فاضل بھی ایسا کلام پیش نہیں کر سکتا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ
وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾
وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ، وَاَنّٰى لَهُمُ
التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾
وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ،
وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ
مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ
بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ، اِنَّهُمْ

كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿۵۴﴾

ترجمہ اور (اے رسول) کاش آپ (قیامت کے دن انہیں) دیکھیں جب یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور (میدانِ محشر سے) کہیں غائب بھی نہ ہو سکیں گے (اور نہ یہ بھاگ سکیں کہ ان کو پکڑنے کے لئے کہیں دور جانا پڑے بلکہ) یہ ایسی جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے جو قریب ہی ہوگی ﴿۵۱﴾ (اس وقت یہ) کہیں گے ہم اس (قیامت) پر ایمان لائے لیکن اتنے دور دراز مقام سے اب وہ (ایمان کو) کس طرح حاصل کر سکتے ہیں (ایمان حاصل کرنے کی جگہ تو دنیا تھی، وہ اب بہت دور ہوگئی) ﴿۵۲﴾ (یہ لوگ اب ایمان کا اقرار کر رہے ہیں) حالانکہ پہلے یہ انکار کرتے رہے اور دور دراز مقام سے بغیر دیکھے (پتھر) پھینکتے رہے (کیا ایسی حالت میں پتھر نشانہ پر پہنچ سکتے تھے) ﴿۵۳﴾ (اس وقت) ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان اسی طرح (پردہ) حائل کر دیا جائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کے لئے کیا گیا تھا جو ان ہی کا گروہ (اور انہی کے ہم خیال) تھے وہ بھی (قیامت کے معاملہ میں انہی کی طرح) شک و شبہ میں مبتلا تھے ﴿۵۴﴾

معانی و مصادر (فَزِعُوْا) فَزِعَ، يَفْزَعُ، فَزَعٌ (س) گھبرا جانا اور خوف زدہ ہو جانا (الیٰ کے ساتھ) فریاد کرنا۔

(فَوْتٌ) فَاتَ، يَفُوْتُ، فَوْتٌ وفَوَاتٌ (ن) گذر جانا، فوت ہو جانا۔

(تَنَاوُشٌ) تَنَاوَشَ، يَتَنَاوَشُ، تَنَاوُشٌ (باب تفاعل) لینا، حاصل کرنا۔

(حِيْلَ) حَالَ، يَحُوْلُ، حَوْلٌ وحُوُوْلٌ وحَيْلُوْلَةٌ (ن) حائل ہونا۔

(اَشْيَاعٌ) شَاعَ، يَشِيْعُ، شِيَاعٌ (ض) رفیق ہونا (اَشْيَاعٌ = شِيْعَةٌ کی جمع، انصار و اتباع، فرقے)۔

(مُرِيْبٌ) اَرَابَ، يُرِيْبُ، اِرَابَةٌ (باب افعال) شک میں ڈالنا (مُرِيْبٌ = شک میں ڈالنے والا)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ) اور (اے رسول) کاش (قیامت کے دن) آپ (انہیں) دیکھیں جب یہ (کافر) گھبرائے ہوئے اور خوف زدہ ہوں گے، اور (میدان محشر سے) کہیں غائب بھی نہ ہو سکیں گے اور نہ یہ بھاگ سکیں گے کہ انہیں پکڑنے کے لئے کہیں دور جانا پڑے بلکہ) ایسی جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے جو قریب ہی ہوگی (وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ، وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ) اس وقت یہ

لوگ کہیں گے ہم ایمان لائے لیکن اتنے دور دراز مقام سے اب وہ کس طرح ایمان کو حاصل کر سکتے ہیں (وَقَدْ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ) پہلے (دنیا میں) یہ کفر کرتے رہے اور دور دراز مقام سے بغیر دیکھے (پتھر) پھینکتے رہے۔

دور دراز مقام سے اگر پتھر یا تیر پھینکا جائے تو نشانہ پر نہیں پہنچ سکتا پھر نشانہ بھی ایسا کہ اسکو انہوں نے دیکھا بھی نہیں۔ یہ لوگ نشانے کو بغیر دیکھے دور دراز مقام سے پتھر یا تیر پھینکتے رہے، تو پتھر یا تیر کیسے نشانہ پر پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے قیامت کو دیکھا نہیں تھا، محض اٹکل اور اندازے سے فیصلہ کئے بیٹھے تھے تو ایسا فیصلہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ بغیر مشاہدے اور بغیر تحقیق کے کوئی فیصلہ کرنا ایسا ہے جیسے بغیر دیکھے نشانہ پر پتھر پھینکنا۔ ایسے فیصلہ کو ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے بغیر دیکھے پتھر پھینکنے کے مشابہ قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ، وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ۔ (الکہف - ۲۲)

(اے رسول، اصحاب کہف کے حالات سننے کے بعد بعض) لوگ محض ظن و گمان سے کہیں گے کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور (بعض) کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں، چھٹا ان کا کتا ہے (یہ لوگ نشانے کو) دیکھے بغیر پتھر مار رہے ہیں۔

آگے فرمایا (وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ) (اس وقت) ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان (کوئی چیز) حائل کر دی جائے گی (وہ اپنی خواہشات کو پورا نہیں کر سکیں گے۔ ان کے سامنے ایک ایسی رکاوٹ ہوگی کہ وہ اس رکاوٹ کو عبور کر کے خواہشات کی تکمیل تک نہیں پہنچ سکیں یہ رکاوٹ بالکل ویسی ہی ہوگی) جیسی رکاوٹ گذشتہ ہم عقیدہ لوگوں اور ان کی خواہشات کے درمیان حائل کی گئی تھی (جیسا ان کا حشر ہوا تھا ویسا ہی حشر ان کا بھی ہوگا) وہ بھی (دنیا میں انہی کی طرح قیامت کے متعلق) شک و شبہ میں مبتلا تھے نہ ان کی خواہشات پوری ہوئیں اور نہ ان کی خواہشات پوری ہوں گی)

منجملہ اور خواہشات کے کافروں کی ایک خواہش یہ ہوگی کہ انہیں دنیا میں پھر بھیج دیا جائے لیکن ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرٰى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ، رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ○

اور (اے رسول) کاش آپ مجرموں کو (اس وقت) دیکھیں جس وقت وہ اپنے رب کے پاس سر جھکائے (کھڑے) ہوں گے (اور اس

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(السجدہ تنزیل۔ ۱۲ تا ۱۴)

طرح کہہ رہے ہوں گے) اے ہمارے رب ہم نے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیا اور (براہ راست سب کچھ) سن لیا، (اب) ہمیں یقین آگیا ہے۔ ہمیں واپس (دنیا میں) بھیج دے، (اب) ہم اچھے عمل کریں گے اور (اے رسول) اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے (میرا وہ) وعدہ پورا ہو کر رہے گا (جو میں پہلے کر چکا ہوں کہ) میں ضرور (نافرمان) جنّات اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا (اگر سب کو ہدایت دے دیتا تو یہ وعدہ کیسے پورا ہوتا۔ قیامت کے دن ان نافرمانوں سے کہا جائے گا) تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اب (اس کی سزا کا) مزا چکھو۔ (آج) ہم تمہیں بھلا دیں گے اور (اے رسول پھر ہم ان سے کہیں گے) جو اعمال تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (آج) اُن کی دائمی سزا کا مزا چکھو۔

کافروں کی یہ بھی خواہش ہو گی کہ کوئی ان کی سفارش کرے اور وہ عذاب سے چھٹکارا حاصل کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ، قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۵۳)

کیا (آج ہمارے) کوئی سفارشی ہیں جو ہمارے لئے سفارش کریں، یا (ایسا ہو سکتا ہے کہ) ہمیں (دنیا) میں پھر لوٹا دیا جائے تو جو (برے) عمل ہم پہلے کرتے تھے ان کے بجائے (نیک) عمل کریں۔ ان لوگوں نے خود اپنا نقصان کیا اور جو کچھ یہ افتراء کرتے تھے سب ان سے غائب ہو گیا۔

کافروں کی یہ بھی خواہش ہو گی کہ انہیں مٹی بنا کر نیست و نابود کر دیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ○ (عمّ یتسآءلون۔ ۴۰)

اور (جس دن) کافر کہے گا اے کاش میں مٹی ہوتا۔

مجرم چاہے گا کہ اس کے عزیز واقارب اس کے بدلہ میں دوزخ میں چلے جائیں اور وہ بچ جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ○ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُئْوِيْهِ ○ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ○ (سَأَلَ سَآئِل۔ ۱۱ تا ۱۴)

اس دن مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو دیدے، اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو دیدے اور اپنے خاندان کو دیدے جو اسے (دنیا میں) پناہ دیا کرتا تھا۔ بلکہ روئے زمین پر جتنے آدمی ہیں سب کو دے دے اور اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے۔

غرض یہ کہ کافروں کی کوئی خواہش پوری نہیں کی جائے گی۔ انہیں دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر اپنی دنیوی زندگی میں ایمان لائیے۔ مرنے کے بعد ایمان لانا مفید نہیں ہوگا۔

اے لوگو، محض اٹکل اور اندازے سے قیامت کو نہ جھٹلائیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں نے جو خبر دی ہے وہ یقینی ہے اس پر ایمان لائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ فاطِر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ
رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى
وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ، يَزِيْدُ فِى
الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ، اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ①

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ
رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا، وَمَا
يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ
بَعْدِهٖ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ
غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ، فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنْ

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ، وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ④

ترجمہ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے، (وہ فرشتے ایسے ہیں کہ) جن میں سے کسی کے دو دو، کسی کے تین تین اور کسی کے چار چار بازو ہیں (اور) اللہ (اپنی مخلوق کی) بناوٹ میں جس چیز کا چاہتا ہے اضافہ بھی کر دیتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ① رحمت (کا) جو (دروازہ) اللہ کھول دے تو (اس دروازے سے آنے والی) رحمت کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو رحمت وہ روک دے تو اس کے بعد اُسے کوئی جاری کرنے والا نہیں، وہ غالب اور حکمت والا ہے ② اے لوگو، اللہ نے جو نعمتیں تم کو دی ہیں انہیں یاد کرو، کیا اللہ کے علاوہ کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین (کی نعمتوں میں) سے (کوئی نعمت) تم کو عطاء کر سکے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں (تو نعمتیں دینے والا بھی کوئی نہیں) تو پھر تم لوگ کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہو ③ اور (اے رسول) اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ آپ گھبرا جائیں) (اور اے رسول) تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں (لہٰذا ان لوگوں کی تمام مخالفانہ تدبیروں کا انجام تو ہمارے ہاتھ میں ہے) ④

معانی و مصادر (فَاطِرٌ) فَطَرَ، يَفْطِرُ، فَطْرٌ (ن وض) تازہ روٹی پکانا، پیدا کرنا۔
(اَجْنِحَةٌ) جَنَحَ، يَجْنَحُ، جُنُوْحٌ (ف، ن، ض) جھکنا۔
جَنَحَ، يَجْنِحُ، جَنْحٌ (ض) بازو پر چوٹ لگنا (اَجْنِحَةٌ = جَنَاحٌ کی جمع، پرند کے بازو)

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا) ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے جو آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو پیامبر بنانے والا ہے۔

فرشتے انبیاء علیہم السلام کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں۔ اسی معنیٰ میں ان کو رسول (یعنی پیامبر) کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ، اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○ (الشوریٰ۔ ۵۱)

اور (اے رسول) کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے پھر وہ جو اللہ چاہے اس آدمی کو وحی کر دے، بے شک اللہ بلند و بالا حکمت والا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ۔ (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۲ وصحیح مسلم کتاب الفضائل باب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البرد جزء ۲ ص۲۳ واللفظ للبخاری)

حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو اس طرح آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت گذرتی ہے پھر یہ موقوف ہو جاتی ہے اور جو کچھ فرشتے نے کہا ہوتا ہے میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

آگے فرمایا (اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ، يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ) (وہ فرشتے ایسے ہیں کہ ان میں سے بعض کے) دو دو (بعض کے) تین تین اور (بعض کے) چار چار بازو ہیں (اور) اللہ (اپنی مخلوق کی) تخلیق میں جس چیز کا چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے (اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت زیر تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کے دو دو، تین تین اور چار چار بازو ہوتے ہیں

اور (یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ) سے معلوم ہوتا ہے کہ بازو چار سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

اِنَّهٗ رَاٰی جِبْرِیْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ ۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین جزء ۴ ص۱۲)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) حضرت جبریل کو ان کی (اصلی صورت میں) دیکھا تھا ان کے چھ سو بازو تھے۔

آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش، فرشتوں کی تخلیق اور اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر قادر ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ ان صفات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے دلائل میں پیش کیا ہے توحید کے مزید دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا، وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ، وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ) اگر اللہ لوگوں کے لئے رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو (اس دروازے سے آنے والی) رحمت کو کوئی روکنے والا نہیں اور اگر (اللہ رحمت کو) روک دے تو اس کے بعد اسے جاری کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ غالب اور زبردست ہے۔ اس کے مقابلہ میں نہ کوئی اس کی رحمت کو روک سکتا ہے اور نہ کوئی اس کی روکی ہوئی رحمت کو جاری کر سکتا ہے۔ وہ اپنی رحمت کو نازل بھی فرماتا ہے تو حکمت کے ساتھ اور روکتا بھی ہے تو حکمت کے ساتھ۔ اس کے ہر کام حکمت کے ساتھ ہوتے ہیں۔

حضرت ابوسعیدؓ خدری فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مایقول اذا رفع راسہ من الرکوع جزء اول ص۱۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد آخر تک یعنی اے اللہ، اے ہمارے رب، ہر قسم کی تعریف کا مستحق تو ہی ہے، یہ تعریف تیرے لئے ہے آسمانوں اور زمین کو بھر کر اور اس کے بعد اس چیز کو بھر کر جس کو تو بھرنا چاہے اے ثناء و بزرگی والے جو کچھ اس بندے نے کہا تو ہی اس کا حق دار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ

شخص کی بڑائی و بزرگی اس کو تیرے ہاں کوئی
فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

مندرجہ بالا حدیث میں خط کشیدہ الفاظ گویا آیتِ زیرِ تفسیر کی تفسیر ہیں۔

آگے فرمایا (یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ) اے لوگو، اللہ نے جو نعمتیں تم کو دی ہیں انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ کے علاوہ کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین (کی نعمتوں میں) سے (کوئی نعمت) تم کو عطاء کر سکے۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں (تو نعمتیں دینے والا بھی کوئی نہیں) تو پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا، اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (النحل۔ ۱۸)

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

"هَلْ مِنْ خَالِقٍ" گویا استفہام انکاری ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خالق نہیں۔ اگر کوئی خالق ہوتا تو وہ انسانوں کو نعمت بھی دے سکتا تھا۔ کیونکہ خالق کوئی نہیں لہذا نعمت دینے والا بھی کوئی نہیں اور جو خالق بھی نہ ہو، منعم بھی نہ ہو وہ الٰہ کیسے ہو سکتا ہے۔ الٰہ صرف اللہ تعالےٰ ہے جو خالق بھی ہے اور منعم بھی۔

کافروں کو یہ بات تسلیم تھی کہ خالق اور رازق کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ، لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ،
(الزمر۔ ۳۸)

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ نے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ، فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ، فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○
(یونس۔ ۳۱)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے کہ تم کو آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ (تمہارے) کانوں اور (تمہاری) آنکھوں کا مالک کون ہے؟ کون بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور کون جاندار سے بے جان کو پیدا کرتا ہے اور کون ہے جو (کائنات کے تمام) کاموں

کی تدبیر کرتا ہے یہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ، تو (پھر اے رسول آپ ان سے) کہئے کہ پھر تم (اللہ سے) کیوں نہیں ڈرتے؟۔

کافروں کے اس اعتراف کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتا ہے (فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ) پھر تم کہاں بہکے چلے جارہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تم نے دوسرے الٰہ بنا رکھے ہیں، ان کو اللہ تعالےٰ کا شریک سمجھتے ہو۔ تم خود تسلیم کرتے ہو کہ وہ خالق بھی نہیں، رازق بھی نہیں تو پھر تم کیوں ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہو۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور حقوق میں کیوں شریک کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

(النحل - ۱۱۴)

(اے ایمان والو) اللہ نے جو حلال اور پاکیزہ رزق تم کو دیا ہے اس میں سے کھاتے رہو اور اگر تم اللہ کی عبادت (کا دعویٰ) کرتے ہو تو اس کی نعمتوں کا شکر بھی ادا کرتے رہو۔

آگے فرمایا (وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ) اور (اے رسول، ان دلائل کے باوجود) اگر یہ آپ کو جھٹلائیں (آپ کی بات کو تسلیم نہ کریں) تو (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا وہ ثابت قدم رہے اور صبر کرتے رہے آپ بھی ثابت قدم رہیئے اور صبر کرتے رہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔ (الاحقاف - ۳۵)

اور (اے رسول) جس طرح اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے آپ بھی صبر کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا۔ (الطور - ۴۸)

اور (اے رسول) آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر کرتے رہیئے۔

مزید تسلی دیتے ہوئے فرمایا (وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ) اور (اے رسول) تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

کافروں کی تکذیب اور مخالفت سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمام کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ ان کی سازشوں کا انجام بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ ان کی سازشوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا۔

۴

اے لوگو، اس بات پر ایمان لائیے کہ بھلائی، برائی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اللہ تعالیٰ ہی نفع و نقصان کا مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے لہٰذا صرف وہی الٰہ ہے۔ اس کے سوا نہ کسی کی عبادت کیجئے اور نہ کسی کو مشکل کشا سمجھئے اور نہ کسی کی نذر و نیاز کیجئے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا، وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ۝٥ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ
عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا، اِنَّمَا
يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ
اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝٦ اَلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ،
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ
فَرَاٰهُ حَسَنًا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
حَسَرٰتٍ، اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا
يَصْنَعُوْنَ ۝۸

ترجمہ اے لوگو، اللہ کا وعدہ سچا ہے (قیامت آکر رہے گی) لہٰذا (کہیں ایسا نہ ہو کہ) دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈال دے اور نہ (ایسا ہو کہ) دغاباز (شیطان) اللہ کے بارے میں تمہیں فریب میں مبتلا کر دے ۵ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے لہٰذا اسے دشمن سمجھو وہ اپنے گروہ (کے لوگوں) کو (غلط راستہ کی) دعوت دیتا ہے تاکہ وہ دوزخی بن جائیں ۶ (اور اے لوگو) جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے شدید عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے مغفرت اور (بہت) بڑا اجر ہے ۷ تو (اے رسول) کیا جس

شخص کے لئے اس کے برے اعمال مزیّن کر دئے گئے ہوں اور وہ ان اعمال کو اچھا سمجھ رہا ہو (وہ گمراہی سے بچ سکتا ہے)، بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، تو (اے رسول) ان پر افسوس کرتے کرتے کہیں آپ کی جان پر نہ بن جائے، جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس سے (خوب) واقف ہے ⑧

معانی و مصادر

(تَغُرَّنَّ) غَرَّ، یَغُرُّ، غَرٌّ و غِرَّۃٌ و غُرُوْرٌ (ن) دھوکا دینا (غَرُوْرٌ = بڑا دھوکے باز)

(حِزْبٌ) حَزَبَ، یَحْزُبُ، حَزْبٌ (ن) وظیفہ بنانا، غم کا زیادہ اور سخت ہو جانا (حِزْبٌ: لشکر، فرقہ)۔

(سَعِیْرٌ) سَعَرَ، یَسْعَرُ، سَعْرٌ (ف) بھڑکانا۔

(شَدِیْدٌ) شَدَّ، یَشِدُّ، شِدَّۃٌ (ض) قوی ہونا۔

(حَسَرٰتٌ) حَسِرَ، یَحْسَرُ، حَسَرٌ و حَسْرَۃٌ (س) غمگین ہونا یا حسرت زدہ ہونا۔

تفسیر

دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے عذاب سے ہوشیار کرتا ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ) اے لوگو، اللہ کا وعدہ سچا ہے (قیامت آکر رہے گی) لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں فریب میں مبتلا نہ کرے (تم یہ نہ سمجھ لینا کہ بس یہی زندگی ہے، اس کے بعد کوئی زندگی نہیں اور کوئی زندگی ہے بھی تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں عیش و راحت دی ہے اسی طرح اس زندگی میں عیش و راحت دے گا) اور (اے لوگو، شیطان سے ہوشیار رہنا کہیں) وہ دھوکے باز تم کو اللہ تعالیٰ کے بارے دھوکے میں مبتلا نہ کر دے (پھر تم اللہ کے ساتھ کفر اور شرک کرتے لگ جاؤ) (اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا، اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ) شیطان بے شک تمہارا دشمن ہے لہٰذا اسے (اپنا) دشمن سمجھو (اور اس کے دھوکے میں نہ آؤ) وہ تو اپنے گروہ (کے لوگوں) کو (غلط راستہ کی) دعوت دیتا ہے تاکہ وہ دوزخی بن جائیں (اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ) (اور اے لوگو، خبردار ہو جاؤ) جو لوگ کفر کریں گے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کریں گے ان کے لئے مغفرت اور (بہت) بڑا اجر ہے۔

دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ، وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○ (العنکبوت - ۶۴)

اور (اے رسول) یہ دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے، آخرت (کی زندگی) ہی (اصل) زندگی ہے، کاش انہیں علم ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ، كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا . وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ، وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

(الحدید - ۲۰)

(اے لوگو) جان لو کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل و تماشا، (زیب و) زینت، آپس میں فخر (و مباہات) اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بڑھ جانے کی خواہش ہے، (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے اُگنے والی کھیتی کسانوں کو کتنی اچھی لگتی ہے پھر وہ لہلانے لگتی ہے (تو اور زیادہ خوشی کا باعث ہوتی ہے لیکن) پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو جاتی ہے اور آخرت میں تو عذاب شدید بھی ہے اور اللہ کی مغفرت اور رضوان بھی ہے، (تو اب تم خود فیصلہ کرو کہ تمہیں کونسی چیز چاہیئے) اور (اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ) دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا چند روزہ سامان ہے (اس کی خاطر آخرت کو نہ بگاڑو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ، وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ، وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○

(الرعد - ۲۶)

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، کافر اس دنیا کی زندگی (میں جو فراخی انہیں میسر ہے اس) سے بہت خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی (کا فائدہ) آخرت (کے مقابلہ) میں بہت تھوڑا اور ناپائدار ہے۔

شیطان کے گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائے اور اللہ کو بھول بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (الاعراف - ۲۷)

ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا دوست بنایا ہے جو بے ایمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ

شیطان نے ان (منافقین) پر قابو پا لیا ہے

اللّٰهِ، اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○
(المجادلہ - ۱۹)

اور انہیں اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا ہے، یہ شیطان کا لشکر ہیں (اور) خبردار ہو جاؤ کہ شیطان کا لشکر نقصان اٹھانے والا ہے۔

آگے فرمایا (اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا) تو (اے رسول) کیا اس شخص کو جس کے لئے اس کے برے اعمال کو مزیّن کر دیا گیا ہو اور وہ ان (برے) اعمال کو اچھا سمجھ رہا ہو (آپ گمراہی سے بچا سکتے ہیں؟ نہیں، آپ ایسا نہیں کر سکتے) (فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ) بے شک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دے کر منزل مقصود پر پہنچا دیتا ہے (ہدایت کا قبول کرنا اور اس پر مسلسل گامزن رہنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی کے حاصل کرنے کے لئے جو ضابطے بنا دئے ہیں بس ان پر چل کر ہی آدمی ہدایت یا گمراہی حاصل کرتا ہے اور وہ ضابطے یہ ہیں کہ جو شخص خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ کی تلاش میں بھرپور کوشش کرتا ہے وہ ہدایت پا جاتا ہے اور جو شخص حق پوشی اور ہٹ دھرمی اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کا راستہ معلوم ہوتے ہوئے محض ضد اور ہٹ دھرمی سے غلط راستہ اختیار کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور گمراہ ہی رہتا ہے۔

ضد، ہٹ، دھرمی اور حق پوشی آدمی کی تباہی کا سبب ہے۔ شیطان ایسے آدمی کا دوست بن جاتا ہے اور اس کو اس کے برے اعمال مزیّن کر کے دکھاتا ہے۔ جب یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے تو آدمی اپنے برے عمل نہیں چھوڑ سکتا، گمراہی ہی میں مبتلا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ، وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○
(الانعام - ۱۳۸)

اسی طرح بہت سے مشرکین کو ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل کرنا اچھا کر کے دکھایا ہے تاکہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں، اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ (اے رسول) آپ ان سے اور ان کی افتراء پردازیوں سے کنارہ کش رہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○
(النحل - ۶۳)

(اور اے رسول) اللہ کی قسم، ہم نے آپ سے پہلے بھی (مختلف) امتوں کی طرف جو رسول بھیجے تو ہر (مرتبہ ایسا ہی ہوا کہ) شیطان نے ان (امتوں) کے عملوں کو (ان کی آنکھوں میں (مزیّن)

کرکے دکھایا، آج بھی ان (لوگوں) کا وہی دوست ہے (اور وہ حسب سابق ان کے اعمالِ بد کو مزیّن کرکے ان کو دکھا رہا ہے، خبردار ہوجاؤ شیطان کے) ان (دوستوں) کے لئے دردناک عذاب ہے۔

آگے فرمایا (فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ) تو (اے رسول) ان پر افسوس کرتے کرتے کہیں آپ کی جان پر نہ بن جائے (جن لوگوں کو اپنے بُرے اعمال ہی اچھے معلوم ہو رہے ہیں ان کو ہدایت دینا ممکن نہیں لہذا آپ فکر نہ کریں (اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ) جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس سے (بخوبی) واقف ہے (وقت آنے پر اللہ تعالےٰ ان کو ان کی بد اعمالی کی سزا دیگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی خیر خواہی اور ان کو دوزخ سے بچانے کے سلسلہ میں کافی متفکر رہتے تھے گویا آپ کافروں کی فکر میں گھلے جا رہے تھے۔ آپ کی ہر وقت یہ کوشش تھی کہ کافر ایمان قبول کرلیں اور عذاب سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خیر خواہی کا ذکر کرکے بار بار آپ کو تسلی دی اور فکر کرنے سے روکا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ○
(الکھف - ۶)

(اے رسول) اگر یہ لوگ اس کلام پر ایمان نہیں لاتے تو شاید آپ ان کے لئے رنج کرتے کرتے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیں گے (اے رسول آپ کو رنج کرنے کی ضرورت نہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○
(الشعرآء - ۳)

(اے رسول) اس رنج و غم میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے کو ہلاکت میں ڈال دیں۔

عمل

اے ایمان والو، دنیا کی پُر فریب زندگی اور شیطان مردود آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے شیطان کو اپنا دشمن سمجھ کر اس سے بچتے رہیئے۔

وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ
فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی
بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا، كَذٰلِكَ
النُّشُوْرُ ۝۹

ترجمہ

اور (وہ) اللہ (ہی) ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے پھر وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس کو مُردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں، (قیامت کے دن مُردوں کا) زندہ ہونا اسی طرح (واقع) ہوگا ۹

معانی ومصادر

(تُثِیْرُ) اَثَارَ، یُثِیْرُ، اِثَارَۃٌ (باب افعال) اٹھانا، ہیجان پیدا کرنا۔
(سَحَابٌ) سَحَبَ، یَسْحَبُ، سَحْبٌ (ف) زمین پر کھینچنا (سَحَابٌ = بادل)۔
(سُقْنَا) سَاقَ، یَسُوْقُ، سَوْقٌ (ن) ہانکنا۔
(نُشُوْرٌ) نَشَرَ، یَنْشُرُ، نَشْرٌ و نُشُوْرٌ (ن) زندہ کرنا، زندہ ہونا۔

تفسیر

قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا یقینی ہے۔ کفار کو یقین نہیں آتا تھا، وہ بار بار اعتراض کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بار بار ان کے اشکال کا جواب دیتا تھا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پھر قیامت کے دن زندہ ہونے کی دلیل دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا) اور وہ اللہ (ہی)

ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے پھر وہ بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر ہم بادل کو مُردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس کے ذریعہ (یعنی بارش کے ذریعہ) ہم زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں (کَذٰلِكَ النُّشُوْرُ) (قیامت کے دن مردوں کا) زندہ ہونا اسی طرح (واقع) ہوگا۔

جس طرح مُردہ زمین بارش سے زندہ یعنی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ جو اللہ مُردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہ مُردہ انسان کو بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔ اس میں آخر تعجب کی کونسی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بار بار بارش سے مُردہ زمین کے زندہ ہونے کا ذکر فرما کر بار بار انسان کے دوبارہ پیدا ہونے پر استدلال کیا۔

مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا، اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(الروم - ۵۰)

تو (اے رسول) اللہ کی رحمت کے آثار کو دیکھئے کس طرح اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، بے شک اللہ (اسی طرح) مُردوں کو بھی زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ○

(الحج - ۵ تا ۷)

اور (اے رسول) آپ دیکھتے ہیں کہ زمین بے آب و گیاہ پڑی ہوتی ہے، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے، پھلتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔ یہ (تمام چیزیں اس بات کی دلیل ہیں) کہ اللہ ہی برحق (الٰہ) ہے، وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ (قیامت کے دن) اللہ ان تمام لوگوں کو جو قبروں میں ہیں (زندہ کر کے) اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ○ وَالنَّخْلَ

اور ہم ہی بادل سے برکت والا پانی برساتے ہیں، پھر اس سے باغ اور کھیتی کا غلہ اگاتے ہیں

بَسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا، كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝

(قٓ - ۹ تا ۱۱)

اور لمبی لمبی کھجوریں بھی (اگاتے ہیں) جن کا شگوفہ تہ بہ تہ ہوتا ہے (یہ سب کچھ ہم) بندوں کو رزق فراہم کرنے کے لئے (کرتے ہیں) اور ہم ہی اس پانی کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں (جس طرح درخت اور پودے پانی برستے ہی زمین سے نکل پڑتے ہیں) اسی طرح (قیامت کے روز مُردے نکل پڑیں گے۔

عمل

اے لوگو، قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔ اس پر ایمان لائیے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ
الْعِزَّةُ جَمِيْعًا، اِلَيْهِ يَصْعَدُ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ
الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ، وَالَّذِيْنَ
يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ
عَذَابٌ شَدِيْدٌ، وَمَكْرُ
اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿١٠﴾

ترجمہ جو شخص عزت کا طلبگار ہے تو عزت تو سب اللہ کی ہے۔ پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل کو بلندی بھی وہی عطاء کرتا ہے اور (اے رسول) جو لوگ (آپ کے خلاف) بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (تیار) ہے۔ (یہ آپ کو کیا نقصان پہنچائیں گے) خود ان کی تدبیریں (بالآخر) نیست و نابود ہو جائے گی ﴿١٠﴾

معانی و مصادر (یَصْعَدُ) صَعِدَ، یَصْعَدُ، صُعُوْدٌ و صَعَدٌ، صُعُدٌ (س) چڑھنا۔

(کَلِمُ) کَلَّمَ، یُکَلِّمُ، تَکْلِیْمٌ (باب تفعیل) بات کرنا (کَلِمٌ = کَلِمَۃٌ کی جمع، باتیں، کلمات)
(طَیِّبٌ) طَابَ، یَطِیْبُ، طِیْبٌ وطَابٌ وطِیْبَۃٌ وتَطْیَابٌ (ص) اچھا ہونا (طَیِّبٌ = پاکیزہ)۔
(صَالِحٌ) صَلَحَ، یَصْلُحُ، صَلَاحٌ وصُلُوْحٌ وصَلَاحِیَۃٌ (ف، ن وک) ٹھیک ہونا۔ درست ہونا۔ صالح ہونا (صَالِحٌ = نیک)
(سَیِّئَاتٌ) سَاءَ، یَسُوْءُ، سَوَآءٌ (ن) بُرا ہونا (سَیِّئَاتٌ = سَیِّئَۃٌ کی جمع، بُری چیزیں، برائیاں)۔
(یَبُوْرُ) بَارَ، یَبُوْرُ، بَوْرٌ وبَوَارٌ (ن) ہلاک ہونا۔

تفسیر فطرۃً ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے عزت ملے۔ بعض لوگ صرف اچھے کام کرکے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن بعض لوگ ہر حال میں عزت کے خواہاں ہوتے ہیں خواہ عزت کفر کے ذریعہ ملے یا کافروں کو خوش کرکے ملے۔ ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ (مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا) جو شخص عزت کا طلب گار ہے تو عزت تو سب اللہ کی ہے، وہ عزیز ہے، عزت اس کے لئے ہے۔ اس کی عزت بے حد وحساب ہے۔ عزت کا مالک وہی ہے۔ عزت وہی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، بِیَدِكَ الْخَیْرُ، اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(اٰل عمران۔ ۲۶)

اے رسول، آپ (اللہ کی حمد وثناء اس طرح) بیان کیا کیجئے: "اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک۔ تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے۔ تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کرتے تھے اور آپ کو ذلیل کرنے کے لئے طرح طرح کی سازشیں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُھُمْ، اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا، ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

اور (اے رسول) ان لوگوں کی (توہین آمیز) باتوں سے آپ رنجیدہ نہ ہوں، عزت تو سب

اللہ ہی کی ہے (اس نے آپ کو عزت دی تو ان کی بے عزتی کرنے سے کیا ہوتا ہے) وہ سننے والا، جاننے والا ہے (اسے ان کی گستاخیوں کا علم ہے، وہ انہیں وقت مقررہ پر ضرور سزا دے گا۔

عزت اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ عزت وہی دیتا ہے اس کی دی ہوئی عزت ہی درحقیقت عزت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عزت دی ہے اور ایمان والوں کو عزت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

عزت تو اللہ کی ہے، اس کے رسول کی ہے اور مؤمنین کی ہے لیکن منافقین جانتے نہیں۔

(المنٰفقون - ۸)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حقیقی عزت ایمان سے ملتی ہے۔ حقیقی عزت سے کافر محروم رہتے ہیں۔ کافر اور منافق دنیا کی عارضی اور غیر حقیقی عزت کو عزت سمجھتے ہیں خاص طور پر منافقین کہ اسلام کا دعویٰ کر کے محض عزت کی خاطر کافروں سے ملے رہتے ہیں۔ کافروں کے پاس عزت کہاں سے ملے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ○

(النسآء - ۱۳۸ و ۱۳۹)

(اور اے رسول) منافقین کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے لئے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔ جو مؤمنین کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں (ایسا کر کے) کیا وہ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں (ان کے پاس عزت کہاں ملے گی، عزت تو اللہ کی طرف سے عطاء ہوتی ہے) بے شک اللہ ہی تمام عزتوں کا مالک ہے۔

آگے فرمایا (اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ) پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل کو بلندی وہی عطاء فرماتا ہے یعنی پاکیزہ کلمات اور نیک عمل کو رفعت و بلندی وہی عطاء فرماتا ہے اور پاکیزہ کلمات اور نیک عمل ہی انسان کو باعزت بناتے ہیں لہٰذا اگر کسی کو عزت کی خواہش ہے تو اسے چاہئے کہ پاکیزہ کلمات سے زبان کو تر رکھے اور نیک عمل کرتا

رہے (وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ) اور (اے رسول) جو لوگ (آپ کے خلاف) بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (التوبۃ - ۶۱)

اور جو لوگ اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ (الاحزاب - ۵۷)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں (دونوں جگہ) لعنت کر دی ہے اور ان کے لئے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آگے فرمایا (وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ) (اور اے رسول، یہ آپ کو کیا نقصان پہنچائیں گے) خود ان کی تدبیر ہی (بالآخر) نیست و نابود ہو جائے گی۔

اس آیت میں غلبۂ اسلام کی طرف اشارہ ہے۔ کفار بالآخر مغلوب ہوں گے اور انکی ساری تدبیریں جو یہ اسلام کے خلاف کرتے رہتے ہیں ناکام ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ، سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ (الانعام - ۱۲۴، ۱۲۵)

اور (اے رسول، جس طرح ہم نے مکہ میں بڑے لوگوں کو مجرم پیدا کیا ہے) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس بستی کے بڑے لوگوں کو مجرم پیدا کیا تھا تاکہ وہ اس بستی میں (اپنے نبی کے خلاف) تدبیریں کرتے رہیں اور (اے رسول) جو تدبیریں یہ (آپ کی بستی کے رہنے والے آپ کے خلاف) کر رہے ہیں وہ انہی کے لئے (نقصان دہ ہیں) لیکن انہیں شعور نہیں اور جب ان کے پاس کوئی آیت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہمیں بھی وہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے (اور)

یہ بات تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطاء فرمائے ۔ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو عنقریب اللہ کے ہاں ذلت نصیب ہوگی اور (اسلام کے خلاف) جو تدبیریں وہ کر رہے ہیں اس کی وجہ سے ان کو (بہت) سخت عذاب دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ، يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ، وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ○

اور (اے رسول) ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی (رسولوں کے خلاف بہت سی) خفیہ تدبیریں کی تھیں لیکن (ان کی تدبیریں کارگر نہیں ہوئیں اس لئے کہ) تدبیریں تو تمام اللہ کے قبضہ میں ہیں ، وہ جانتا ہے کہ کون کیا کر رہا ہے (لہٰذا وہ رسولوں کے خلاف کسی کی تدبیر کو چلنے نہیں دیتا) اور (اگر) کافروں کو (اپنی ناکامیوں کے باوجود حق کو تسلیم کرنے سے انکار ہے تو انہیں) عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ اس دار (فانی کے اعمال) کا (اچھا) صلہ کس کو ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ، فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ○

(الطور۔ ۴۲)

کیا یہ کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں تو (یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ) کافر (ہمیشہ اللہ کی) تدبیر میں گرفتار ہوتے رہے ہیں۔

عمل

اے لوگو، اگر آپ عزت کے طلبگار ہیں تو عزت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔ اسی سے پاکیزہ کلمات اور نیک اعمال کے ذریعہ عزت طلب کیجئے۔

اے لوگو، اسلام کے خلاف تدبیریں نہ کیجئے ۔ اس کا انجام آپ کے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
اَزْوَاجًا، وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى
وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ، وَمَا يُعَمَّرُ
مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ
عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ، اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي
الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ

اُجَاجٌ ، وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ
لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ، وَتَرَى الْفُلْكَ
فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ
الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ ، كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ
مُّسَمًّى ، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

لَهُ الْمُلْكُ، وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ
قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا
يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ، وَلَوْ سَمِعُوْا
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ، وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ،
وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾

ترجمہ اور (اے لوگو) اللہ نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے (پیدا کیا) پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور عورت جو بچہ (پیٹ میں) اٹھائے اٹھائے پھرتی ہے اور جو بچہ جنتی ہے سب اللہ کے علم میں ہوتا ہے اور نہ کسی عمر والے کی عمر میں اضافہ کیا جاتا ہے اور نہ اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر یہ سب کچھ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھا ہوتا) ہے، یہ (سب) اللہ کے لئے آسان ہے ﴿۱۱﴾ اور وہ دو سمندر (جن میں سے) ایک خوش ذائقہ اور میٹھا ہے، اس کا پانی آسانی سے حلق میں اتر جاتا ہے اور ایک کھاری اور کڑوا ہے برابر نہیں ہو سکتے (تاہم) تم (ان میں سے) ہر

ایک سے (مچھلیاں پکڑ کے ان کا) تر و تازہ گوشت کھاتے ہو (دونوں سمندروں کی مچھلیوں کا مزا اچھا ہوتا ہے، کسی میں کوئی خرابی نہیں ہوتی) اور (ان دونوں سمندروں سے) تم جواہرات بھی نکالتے ہو جن کو تم پہنتے ہو اور (اے رسول) آپ کشتیوں کو دیکھتے ہیں کہ سمندر میں (پانی کو) پھاڑتی ہوئی چلتی رہتی ہیں تاکہ (تجارت کے ذریعہ) تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور (اس کا) شکر ادا کرو (کہ یہ سب اس کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں اور یہ سب کچھ اس کا انعام ہے) (۱۲) وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اسی نے سورج اور چاند کو مسخّر کر دیا، ہر ایک اپنے مقررہ وقت تک چلتا رہے گا، یہی اللہ تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے اور (اے لوگو) جن جن کو تم اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں (۱۳) اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سن سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری دعاء کو قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور (اے رسول، اللہ) باخبر کے مثل آپ کو کوئی خبر نہیں دے سکتا (۱۴)

معانی و مصادر

(نُطْفَةٌ) نَطَفَ، يَنْطِفُ، نَطْفٌ و تَنْطَافٌ و نُطْفَانٌ و نِطَافَةٌ (من دن) بہنا، ٹپکنا، تھوڑا تھوڑا ڈالنا (نُطْفَةٌ = قطرہ)

(يُعَمَّرُ) (مُعَمَّرٌ) عَمَّرَ، يُعَمِّرُ، تَعْمِيرٌ (باب تفعیل) آباد کرنا، عمر طویل کرنا، عمر طویل ہونا۔

(يَسِيرٌ) يَسُرَ، يَيْسُرُ، يُسْرٌ (ك) يَسِرَ، يَيْسَرُ، يَسَرٌ (س) آسان ہونا۔

(عَذْبٌ) عَذُبَ، يَعْذُبُ، عَذُوبَةٌ (ن) میٹھا ہونا (عَذْبٌ = میٹھا، خوشگوار)

(فُرَاتٌ) فَرُتَ، يَفْرُتُ، فُرُوتَةٌ (ك) میٹھا ہونا۔

(سَائِغٌ) سَاغَ، يَسُوغُ، سَوْغٌ و سَوَاغٌ و سَوَغَانٌ (ن) جائز ہونا، حلق سے بآسانی اترنا۔

(مِلْحٌ) مَلَحَ، يَمْلَحُ، مَلُوحَةٌ و مَلَاحَةٌ و مَلْحُوحَةٌ (ف) نمکین ہونا (مِلْحٌ = نمک، نمکین)۔

(أُجَاجٌ) اَجَّ، يَئِجُّ، أُجُوجٌ (ن) سخت کھاری ہونا (أُجَاجٌ = کھاری)۔

(طَرِيٌّ) طَرُوَ، يَطْرُوُ، وطَرِيَ، يَطْرَى، طَرَاءَةٌ وطَرَاوَةٌ وطَرَاءٌ (ك وس) تر و تازہ ہونا (طَرِيٌّ = تر و تازہ)۔

(حِلْيَةٌ) حَلِيَ، يَحْلَى، حِلْيٌ (س) زیور پہننا (حِلْيَةٌ = زیور)۔

(مَوَاخِرُ) مَخَرَ، يَمْخُرُ، مَخْرٌ و مُخُورٌ (ن و ف) پانی کو چیرنا (مَوَاخِرُ = مَاخِرَةٌ کی جمع پانی کو پھاڑتی ہوئی جانے والی کشتیاں)۔

(قِطْمِيرٌ) = وہ جھلی جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتی ہے۔

(خَبِيرٌ) خَبُرَ، يَخْبُرُ، خُبْرٌ و خِبْرَةٌ و مَخْبَرَةٌ (ك) کسی چیز کی حقیقت سے واقف ہونا۔

تفسیر توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا) اور (اے لوگو اللہ نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے (پیدا کیا) پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا۔

آدمی کی ابتداء مٹی سے ہوئی۔ اس سے مراد آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

(اٰل عمران۔ ۵۹)

عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسی آدم کی: اللہ نے آدم (کے پتلے) کو مٹی سے بنایا۔ پھر اس (مٹی کے پتلے) سے کہا (زندہ) ہو جا، وہ (زندہ) ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ○

(الٓمّٓ تنزیل ۷)

اللہ نے انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ○

(الرحمٰن۔ ۱۴)

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ○

(الروم۔ ۲۰)

اور یہ اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تم انسان بن کر (روئے زمین پر) پھیلے ہوئے

مٹی سے ابتداء کرنے کے بعد پھر انسان کی پیدائش کو اللہ تعالیٰ نے نطفہ سے جاری کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ (الٓمّٓ تنزیل ۸)

پھر ایک حقیر پانی کے خلاصہ سے اس کی نسل کو پیدا کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کے جوڑے بنائے یعنی مرد و عورت پیدا کئے جن سے نسل انسانی چل رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا، وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً، وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○

(النسآء۔ ۱)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (پیدا کر کے زمین پر) پھیلا دیا، (اے لوگو) اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے بھی ڈرا کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی سزا میں تم پکڑے جاؤ) بے شک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ) اور (اے لوگو) عورت جو (بچہ پیٹ میں) اٹھائے پھرتی ہے اور جو (بچہ) جنتی ہے سب اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ، وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ○

(الرعد۔ ۸)

اللہ اس بچہ سے (بخوبی) واقف ہوتا ہے جو ہر مادہ (اپنے پیٹ میں) لئے پھرتی ہے (حتیٰ کہ) وہ رحموں کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہوتا ہے اس کے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ، اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

(لقمٰن۔ ۳۴)

قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے، پانی وہی برساتا ہے (اور پانی برسنے کے وقت کو وہی جانتا ہے) وہی جانتا ہے کہ (مادہ کے) رحموں میں کیا ہے (نر یا مادہ) کسی شخص کو نہیں معلوم کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی، بے شک اللہ ہی (ان باتوں کا) جاننے والا اور (ہر بات سے) باخبر ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ) اور (اے لوگو) نہ کسی عمر والے کی عمر میں اضافہ کیا جاتا ہے اور نہ اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر یہ سب کچھ کتاب

(یعنی لوح محفوظ) میں (لکھا) ہوتا ہے۔

لوح محفوظ میں لکھا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز اور ہر کام کا علم پہلے سے ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز اور ہر کام کو اس کے وجود میں آنے سے پہلے بھی جانتا ہے اور وجود میں آنے کے بعد بھی جانتا ہے۔ کوئی کام اور کوئی چیز کسی حال میں اور کسی وقت بھی اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى، ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(الانعام۔ ۵۹، ۶۰)

غیب کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں، انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، خشکی اور تری کی تمام چیزوں کا اسے علم ہے، کوئی پتّا نہیں جھڑتا مگر وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے، زمین کی تاریکیوں میں ایک دانہ بھی ایسا نہیں اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ایسی ہے جو روشن کتاب میں (لکھی ہوئی) نہ ہو۔ وہی ہے جو رات کے وقت (نیند میں) تمہیں وفات دے دیتا ہے اور جو کچھ تم نے دن کے وقت کیا تھا اللہ اسے بھی (اچھی طرح) جانتا ہے، پھر (رات ختم ہونے کے بعد) دن کے وقت وہ تم کو (اٹھا کر) کھڑا کر دیتا ہے تاکہ (اس طرح زندگی کی) مقررہ میعاد پوری ہو جائے، پھر تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے۔

آگے فرمایا (اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ) یہ (سب) اللہ کے لئے آسان ہے۔

ہر چیز اور ہر کام کا علم ہر حال اور ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کو ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے لئے مشکل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ، اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ (الحج۔ ۷۰)

(اے رسول) کیا آپ کو نہیں معلوم کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (اور) یہ سب کچھ لوح محفوظ میں بھی لکھا

ہوا ہے، بے شک اللہ کے لئے یہ (سب کچھ) آسان ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ) اور وہ دو سمندر (جن میں سے) ایک کا پانی خوشذائقہ، میٹھا اور خوشگوار ہے اور ایک (کا پانی) نمکین اور کھاری ہے برابر نہیں ہو سکتے (یہ سب اس کی قدرت کی کاریگریاں ہیں) (وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا) (تاہم) تم (ان میں سے) ہر ایک سے (مچھلیاں پکڑ کے ان کا) تر و تازہ گوشت کھاتے ہو (وَتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا) اور (ان دونوں سمندروں سے) تم جواہرات بھی نکالتے ہو جن کو تم پہنتے ہو (پانی کی طبیعت مختلف ہونے کے باوجود مچھلی کے گوشت کے مزے میں کوئی خرابی نہیں آتی اور نہ جواہرات میں کوئی نقص واقع ہوتا ہے) (وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ) اور (اے رسول) آپ کشتیوں کو دیکھتے ہیں سمندر میں (پانی کو) پھاڑتی ہوئی چلتی رہتی ہیں تاکہ تم (تجارت کرو اور تجارت کے ذریعہ) اللہ کا فضل تلاش کرو اور (اس کا) شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے سمندر کو انسان کے لئے مسخر کر دیا۔ کشتیاں سمندر میں چلتی ہیں اور ڈوبتی نہیں، یہ سب اس کا فضل اور اس کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ ان کشتیوں کے ذریعہ سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے، تجارت ہوتی ہے اور انسان اپنی روزی کماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۶۴)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آتے جاتے میں، اُن کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدہ کی اشیاء کو لے کر سمندر میں چلتی رہتی ہیں، اس بارش میں جو اللہ نے آسمان سے اتاری پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا اور اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلایا اور ہواؤں کے چلانے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر کر دئے گئے ہیں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں (اللہ کے الٰہ واحد ہونے کی بہت سی) نشانیاں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ، اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۶۶)

(اے لوگو) تمہارا رب تو وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو، وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(الجاثیۃ۔ ۱۲)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس میں اس کے حکم سے جہاز چلتے رہیں، تاکہ تم اس کا فضل تلاش کر سکو اور (پھر اس کا) شکر ادا کرو۔

آگے فرمایا (یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ، لَهُ الْمُلْكُ، وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ) وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے (وہ اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں) ہر ایک (اپنے) مقررہ وقت تک چلتا رہے گا۔

سورج کے طلوع و غروب سے دن بنتے ہیں، چاند کی گردش سے مہینے اور سال بنتے ہیں، الغرض سورج اور چاند انسان کی خدمت پر مامور ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو رہا ہے (ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ) یہی اللہ تو تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے (وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ) اور (اے لوگو) جن اشخاص کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کی جھلی کے بھی مالک نہیں۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو، تمہارا رب تو وہ ہے جو خالق ہے، جس کے حکم سے کائنات کی ہر چیز اپنے اپنے فرائض انجام دے رہی ہے۔ جو خالقِ کائنات ہے وہ ناظمِ کائنات بھی ہے۔

بادشاہت اسی کی ہے، وہ اپنی بادشاہت میں ہر چیز کا مالک ہے لیکن جن لوگوں کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ مدد کے لئے پکارتے ہیں وہ تو کسی بھی چیز کے مالک نہیں، وہ تمہیں کیا دیں گے اور کیا تمہاری مدد کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِ

(اے رسول، آپ مشرکین سے) کہہ دیجئے

اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○

(سبا۔ ۲۲)

کہ اللہ کے علاوہ جن (کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکارو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے) وہ نہ تو آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان (کی پیدائش اور انتظام) میں اللہ کے ساتھ ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

آگے فرمایا: اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ (اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری دعاء کو قبول نہیں کر سکتے (یعنی تمہاری حاجت کو پورا نہیں کر سکتے۔ وہ بالکل بے بس اور لاچار ہیں۔ نہ ان کے پاس کچھ ہے کہ وہ تمہیں دے سکیں اور نہ وہ تمہاری التجا کو سن سکتے ہیں کہ تمہاری فریاد رسی کر سکیں بلکہ اگر بالفرض محال وہ سن بھی لیں تب بھی تمہاری مراد کو پورا نہیں کر سکتے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(الاعراف ۔ ۱۹۷)

(اور اے مشرکین) جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تمہاری ہی مثل (اللہ کے) بندے ہیں، (وہ تمہاری کیا مدد کریں گے)، بلا کر (دیکھ لو) اگر تم سچے ہو تو انہیں تمہاری مدد کو آنا چاہئے (لیکن وہ نہیں آ سکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ، وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○

(الرعد۔ ۱۴)

حق تو یہ ہے کہ (مصیبت میں صرف) اُسی کو پکارا جائے، اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو یہ کافر پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں سنتے، (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے تاکہ (محض ایسا کرنے سے) پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن پانی اس کے منہ تک (ہرگز) نہیں پہنچ سکتا، (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلانا بیکار ہے۔ اسی طرح) کافروں کا (اللہ کے علاوہ دوسروں

کو) پکارنا بیکار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ (الاحقاف ۔ ۵)

اور (اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں۔

آیات زیر تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے اور وہی کائنات کا نظام چلا رہا ہے لہذا وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کو پکارا جائے۔ رجن لوگوں کو مشرکین نے الٰہ بنا رکھا ہے وہ نہ خالق ہیں اور نہ نظامِ کائنات میں ان کی کوئی شرکت ہے لہذا وہ کسی صورت میں بھی پکارے جانے کے قابل نہیں۔ وہ نہ فریاد رسی کر سکتے ہیں اور نہ کسی قسم کی کارسازی کر سکتے ہیں۔ فریاد رسی اور کارسازی صرف وہ کر سکتا ہے جو خالق ہو۔ جو خالق نہیں وہ نہ مشکل کشائی کر سکتا ہے اور نہ بگڑی بنا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ، وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○

(النحل ۔ ۲۰، ۲۱)

اور (اے رسول) جن لوگوں کو یہ (کافر) اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ مردہ ہیں، زندہ نہیں ہیں، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے (تو پھر وہ کیا کسی کی فریاد کو پہنچ سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ○ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا، وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھیے بتاؤ تمہارے شریک جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے رہتے ہو (کچھ پیدا کر سکتے ہیں، اگر ایسا ہے تو) مجھے بتاؤ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی کوئی شرکت ہے (اور اے رسول) کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ (اپنے شرک کے سلسلہ میں)

اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۔ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○
(فاطر ۔ ۴۰، ۴۱)

یہ اس سے سند لیتے ہیں (اے رسول، ان میں سے کوئی بات نہیں ہے) بلکہ (اس بات پر ہے کہ) یہ ظالم ایک دوسرے سے جو وعدے کرتے رہتے ہیں وہ محض فریب ہوتا ہے۔ بے شک اللہ آسمانوں کو اور زمین کو تھامے ہوئے ہے (تاکہ وہ اپنی جگہ قائم رہیں) اور اگر وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بے شک اللہ (بڑا) بردبار اور بخشنے والا ہے (کہ ان کے شرک کی ان کو فوری سزا نہیں دیتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ، اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
(الاحقاف ۔ ۴)

(اے رسول، آپ ان سے) کہیے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی اشیاء میں) سے انہوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے، اگر تم سچے ہو تو (اپنے دعوے کے ثبوت میں) اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کرو یا علوم (انبیاء میں) سے کوئی اثر (پیش کرو)۔

آگے فرمایا (وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ) (اے مشرکین، جن لوگوں کو تم پکارتے ہو) قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ○ كَلَّا ، سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ○
(مریم ۔ ۸۱، ۸۲)

اور (اے رسول) ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسرے) معبود (محض اس خیال سے) بنا لئے ہیں کہ وہ (قیامت کے دن) ان کے لئے باعث قوت ہوں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا، وہ تو ان کی پرستش کا انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○

(الاحقاف۔ ۶)

اور جب (قیامت کے دن) تمام لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا، اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا، تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ○

(القصص۔ ۶۲ و ۶۳)

اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا اور فرمائے گا (بتاؤ) میرے (وہ) شریک کہاں ہیں جن کے متعلق تمہارا دعویٰ تھا (کہ وہ میرے شریک ہیں) (اس وقت) وہ شریک جن پر (عذاب کا) وعدہ سچا (ثابت ہوگا) (اپنے شریک کرنے والوں کی طرف اشارہ کرکے) کہیں گے اے ہمارے رب یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ جس طرح ہم گمراہ ہوئے اسی طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا، اب ہم تیرے سامنے (ان سے) بیزاری کا اظہار کرتے ہیں، یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے (بلکہ حقیقت میں اپنی خواہش کو پوجتے تھے)

آگے فرمایا (وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ) اور (اے رسول، اللہ) باخبر کے مثل آپ کو کوئی خبر نہیں دے سکتا (یعنی اللہ سے زیادہ سچی اور قابل اعتماد خبر کس کی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ سب خبریں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں لہٰذا سب سچی اور قابل اعتماد ہیں اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے)۔

عمل

اے لوگو، صرف خالق کو پکارئیے، وہی ہر قسم کا اختیار رکھتا ہے۔ مخلوق کو نہ پکارئیے، وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ
اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ
الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

ترجمہ اے لوگو، تم (سب) اللہ کے محتاج ہو اور اللہ غنی اور تعریف والا ہے ﴿۱۵﴾ اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لے آئے ﴿۱۶﴾ اور یہ اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں ﴿۱۷﴾

معانی ومصادر (فُقَرَآءُ) فَقُرَ، يَفْقُرُ، فَقَارَةٌ (ك) محتاج ہونا۔
(غَنِيٌّ) غَنِيَ، يَغْنٰى، غِنًى وغَنَاءٌ وغُنْيَانٌ (س) مالدار ہونا۔
(عَزِيْزٌ) عَزَّ، يَعِزُّ، عِزٌّ وعِزَّةٌ وعَزَازَةٌ (ض) باعزت ہونا، قوی ہونا، کمیاب ہونا، مشکل ہونا بہنا (عَزِيْزٌ = شریف، قوی، نادر، باعزت، غالب، زبردست، بے مثل، مشکل، بادشاہ، مغلوب نہ ہونے والا، عاجز نہ ہونے والا)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ) اے لوگو، تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ غنی ہے، تعریف والا ہے۔
اس آیت سے ثابت ہوا کہ انسانوں میں کوئی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کا محتاج نہ ہو۔ جن لوگوں کو مشرکین پکارتے ہیں وہ بھی انسان ہیں لہذا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور جو خود محتاج ہو وہ کیا کسی کی حاجت پوری کر سکتا ہے لہذا

اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارنا لغو ہے (اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ) (اللہ کی تو وہ ہستی ہے کہ) اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لے آئے (وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ) اور یہ (کام) اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَا اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ○ (ھل اتیٰ - ۲۸)

ہم ہی نے ان کو پیدا کیا، ہم ہی نے ان کے جوڑ مضبوط بنائے اور ہم جب چاہیں ان کے بدلہ ان ہی جیسے آدمی اور لے آئیں۔

مشرکین کے معبودانِ باطل نہ مخلوق کو فنا کر سکتے ہیں اور نہ نئی مخلوق پیدا کر سکتے ہیں لہذا وہ اس قابل نہیں کہ ان کو پکارا جائے یا ان کی نذر و نیاز کی جائے یا ان کی پوجا کی جائے یا ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جائے۔

عمل

اے لوگو، آپ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے محتاج نہیں ہیں لہذا آپ اپنی حاجت روائی کے لئے کسی کو نہ پکاریئے، کسی سے فریاد نہ کیجئے اور کسی کو مشکل کشا نہ سمجھیئے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ، وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ، اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ، وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ، وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

ترجمہ اور (اے رسول، قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر بوجھ میں دبا ہوا کوئی شخص (کسی کو) اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائے تو کوئی اس کے بوجھ میں سے کچھ نہیں اٹھائے گا خواہ جس کو بلایا گیا ہے وہ اس کا رشتہ دار

ہی کیوں نہ ہو اور (اے رسول) آپ تو انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص پاکیزگی حاصل کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لئے پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور (سب کو) اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے (۱۸)

معانی و مصادر (تَزِرُ) (وَازِرَةٌ (وِزْرٌ) وَزَرَ، یَزِرُ، وَزْرٌ وِزْرٌ (ض) اٹھانا۔ (تَدْعُ) دَعَا، یَدْعُوْ، دُعَاءٌ ودَعْوٰی (ن) پکارنا، بلانا۔ (مُثْقَلَةٌ) اَثْقَلَ، یُثْقِلُ، اِثْقَالٌ (باب افعال) بوجھ لادنا، بوجھ اٹھوانا (مُثْقَلَةٌ = بوجھ میں دبی ہوئی)۔ (حِمْلٌ) (یُحْمَلُ) حَمَلَ، یَحْمِلُ، حَمْلٌ، حَمَلٌ وحُمْلَانٌ (ض) پیٹھ پر اٹھانا (حِمْلٌ بوجھ جمع حُمُوْلَةٌ واَحْمَالٌ)۔

تفسیر قیامت سے ڈراتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی) اور (اے لوگو، قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
(الانعام۔ ۱۶۵)

اور جو شخص (کوئی برا کام) کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا، کوئی شخص کسی دوسرے شخص (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○
(الانعام۔ ۳۱)

(اس دن) وہ اپنی پیٹھوں پر اپنے (قبیح افعال کے) بوجھ اٹھائے ہوں گے (اور) خبردار ہو جاؤ جو بوجھ وہ اٹھائے ہوں گے وہ بہت برے (بوجھ) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
مَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا يَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ، وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا، وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی، وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ○
(بنی اسرآءیل۔ ۱۵)

جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے (فائدہ) ہی (کے) لئے اختیار کرتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال بھی اسی پر پڑتا ہے، کوئی شخص کسی دوسرے (کے اعمال) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہم (کسی بستی پر) عذاب نہیں بھیجتے جب تک (اس بستی میں) کسی رسول کو نہ بھیجیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ، وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ○

(طٰہٰ، ۱۰۰ و ۱۰۱)

جو شخص اس نصیحت سے روگردانی کرے گا تو وہ قیامت کے دن (اپنے گناہوں کا) بوجھ اٹھائے ہوگا۔ (گناہگار لوگ) ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے (بہت) برا ہوگا وہ بوجھ جو یہ لوگ قیامت کے دن اٹھائے ہوں گے۔

آگے فرمایا (وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى) اور اگر بوجھ میں دبا ہوا کوئی شخص (کسی کو) اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائے تو کوئی اس کے بوجھ میں سے کچھ نہیں اٹھائے گا خواہ (جس کو بلایا گیا ہے) وہ اس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ○ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ○

(عبس ۔ ۳۳ تا ۳۷)

تو جس دن شور (قیامت برپا) ہوگا اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھاگے گا) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (بھاگے گا)۔ ہر شخص کی اس دن ایسی حالت ہوگی کہ اسے (سب سے) بے نیاز کر دے گی۔

آگے فرمایا (اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ، وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ) اور (اے رسول، اگر کافر آپ کے ڈرانے کے باوجود عذاب الٰہی سے نہیں ڈرتے تو آپ فکر نہ کریں) آپ تو ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص (کفر و شرک کی گندگی سے بچ کر) پاکی حاصل کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لئے پاکی حاصل کرتا ہے (اس میں اس کا اپنا ہی بھلا ہے) اور جو شخص کفر و شرک کی گندگی سے نہیں بچتا اور پاکیزگی حاصل نہیں کرتا تو وہ بھاگ کر کہاں جائے گا اس کو بالآخر) اللہ کے پاس لوٹ کر آنا ہے (اللہ اس کو اس کے کفر و شرک کی سزا دے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○ (یٰسٓ ۔ ۱۰ و ۱۱)

اور (اے رسول) ان کے لئے یکساں ہے خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ (اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے) ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ تو اسے ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے

اور بغیر دیکھے رحمٰن سے ڈرے۔ (اے رسول) ایسے شخص کو آپ مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری سُنا دیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ، ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○ (الجاثیۃ - ۱۵)

جو نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لئے اور جو بُرا عمل کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا پھر (اے لوگو) تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

عمل

اے لوگو، گناہوں سے بچئے۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھانا ہوگا۔ دوسرا کوئی شخص خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اس کے بوجھ میں سے ذرا سا بھی اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور نماز پڑھتے رہئے اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾
وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾
وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَآءُ وَ
لَا الْأَمْوَاتُ ، إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ
مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ أَنْتَ بِمُسْمِعٍ
مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنْتَ
إِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ، وَإِنْ

مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾
وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ، جَاءَتْهُمْ
رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ
وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾

ترجمہ اور (اے رسول) نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے (۱۹) اور نہ تاریکیاں اور روشنی (۲۰) اور نہ سایہ اور دھوپ (۲۱) اور نہ زندہ اور مُردہ (اشخاص) برابر ہو سکتے ہیں: اللہ جس کو چاہے سُنا سکتا ہے لیکن (اے رسول) آپ ان لوگوں کو جو قبر میں مدفون ہیں (کچھ) نہیں سُنا سکتے (۲۲) آپ تو بس ڈرانے والے ہیں (۲۳) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی نذیر نہ گذرا ہو (۲۴) اور (اے رسول) اگر یہ آپ کی تکذیب کریں تو ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی (اپنے رسولوں کی) تکذیب کی تھی۔ ان کے پاس ان کے

رسول کھلے دلائل، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے (۲۵) پھر میں نے کافروں کو (انکی تکذیب کی سزا میں) پکڑ لیا پھر (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا (۲۶)

معانی ومصادر

(اَعْمٰی) عَمِیَ، یَعْمٰی، عَمًی (س) اندھا ہونا۔
(بَصِیْرٌ) بَصُرَ، یَبْصُرُ، بَصْرٌ وبَصَارَۃٌ (ک۔س) دیکھنا، جاننا،
(ظِلٌّ) ظَلَّ، یَظَلُّ، ظَلَالَۃٌ (ف) سایہ دار ہونا (ظِلٌّ = سایہ)۔
(حَرُوْرٌ) حَرَّ، یَحُرُّ، حَرٌّ وحَرَّۃٌ وحُرُوْرٌ وحَرَارَۃٌ (ن، ف، ض) گرم کرنا، گرم ہونا۔
(حَرُوْرٌ = دھوپ کی گرمی، آگ)۔
(زُبُرٌ) زَبَرَ، یَزْبُرُ، زَبْرٌ (ن) منع کرنا، لکھنا (زُبُرٌ = زَبُوْرٌ کی جمع کتابیں)۔
(نَکِیْرٌ) نَکِرَ، یَنْکَرُ، نَکَرٌ و نُکُرٌ و نُکُوْرٌ و نَکِیْرٌ (س) نہ جاننا (نَکِیْرٌ = سخت تکلیف، عذاب)۔

تفسیر

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مؤمن کا موازنہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ، وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ، وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ، وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ) اور (اے رسول) نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے، تاریکیاں اور روشنی، سایہ اور دھوپ، زندہ آدمی اور مُردے برابر نہیں ہو سکتے (بالکل اسی طرح کافر اور مؤمن برابر نہیں ہو سکتے)۔

کافر اندھے کی مثل ہے، اسے اللہ تعالیٰ کا راستہ نظر ہی نہیں آتا۔ مؤمن بینائی رکھنے والے کی مثل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ کو دیکھتا ہے اور اس پر چلتا ہے۔ کافر تاریکیوں میں حیران و پریشان پھرتا ہے، مؤمن ہدایت کے نور سے مستفیض ہوتا ہے۔ کافر حسد کی آگ میں جلتا بھنتا رہتا ہے، مؤمن اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مگن رہتا ہے۔ کافر مردے کی مثل ہے، وہ کچھ نہیں سن سکتا، مؤمن زندہ کی مثل ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی باتیں سنتا ہے اور ان پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ الغرض کافر اور مؤمن کسی صورت میں برابر نہیں ہو سکتے۔ کافر روحانی طور پر اندھا ہوتا ہے اسے راستہ بتانا بیکار ہوتا ہے، مؤمن روحانی طور پر بینا ہوتا ہے، اسے راستہ بتایا جاتا ہے تو وہ راستہ دیکھ لیتا ہے۔ کافر روحانی طور پر مُردہ ہوتا ہے۔ جس طرح مُردے کو نصیحت کرنا اور ڈرانا بیکار ہوتا ہے بالکل اسی طرح ہٹ دھرم کافروں کو نصیحت کرنا اور ڈرانا بیکار ہوتا ہے۔ نہ مُردے سن سکتے ہیں اور نہ ہٹ دھرم حق پوش کافر سن سکتے ہیں ہاں (اِنَّ اللّٰہَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ) اللہ جس کو چاہے سُنا سکتا ہے اور جس کو چاہے سننے اور سمجھنے کی توفیق دے سکتا ہے لیکن (اے رسول) جو لوگ قبروں میں (پہنچ چکے) ہیں آپ ان کو نہیں سُنا سکتے (اسی طرح آپ ہٹ دھرم کافروں کو نہیں سنا سکتے)۔

حق پوش اور ہٹ دھرم کافر مُردوں کی مثل ہیں۔ نہ مردے سنتے ہیں اور نہ حق پوش اور ہٹ دھرم کافر سنتے ہیں۔ نہ مُردوں کو کوئی سُنا سکتا ہے اور نہ حق پوش اور ہٹ دھرم کافروں کو کوئی سُنا سکتا ہے۔ حق پوش اور ہٹ دھرم کافروں کو سُنانا اور نہ سُنانا برابر ہے۔ ان کے دل روحانی طور پر مُردہ ہو چکے ہیں لہٰذا ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی اور جب سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی باقی نہ رہی ہو تو ایمان کیسے لا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ (البقرۃ ۔ ۶)

(اے رسول) بے شک جو لوگ (حق کو) چھپاتے ہیں انہیں آپ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، دونوں برابر ہیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

آگے فرمایا (إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ) (اے رسول) آپ تو بس ڈرانے والے ہیں (إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا) (اور) اس میں کچھ شک نہیں کہ ہم نے آپ کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ) اور (اے رسول) کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں ڈرانے والا نہ گذرا ہو (ہر امت میں ڈرانے والا آیا، اس امت میں آپ ڈرانے والے ہیں لیکن ڈرانے والے کے فرائض میں یہ چیز شامل نہیں کہ وہ ہٹ دھرم لوگوں کو راہ راست پر لے آئے۔ ڈرانے والے کا کام تو بس اتنا ہے کہ وہ لوگوں کو بداعمالی کے انجام سے ڈرائے آپ نے ڈرا دیا، آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا، اب جو لوگ ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہیں سنتے اور نہیں مانتے تو اس کا وبال انہی پر ہو گا، آپ بالکل بری الذمہ ہیں (وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ) اور (اے رسول) اگر یہ آپ کی تکذیب کرتے ہیں (تو آپ آزردہ نہ ہوں) ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی (اپنے رسولوں کی) تکذیب کی تھی (حالانکہ) ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے (ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ) پھر میں نے کافروں کو (ان کی تکذیب کی سزا میں) پکڑ لیا تو پھر (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا (اے رسول، اگر یہ لوگ مسلسل آپ کی تکذیب کرتے رہیں گے تو ایک دن ان کا بھی یہی انجام ہو گا)۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے۔ انہوں نے اپنی رسالت کی دلیل میں ایک روشن کتاب پیش کر دی ہے جس کتاب کا مقابلہ باوجود چیلنج کے آج تک کوئی نہیں کر سکا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً، فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ ثَمَرَٰتٍ
مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهَا، وَمِنَ الْجِبَالِ
جُدَدٌۢ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ
أَلْوَٰنُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَ
الْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ
كَذَٰلِكَ، إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا، إِنَّ اللَّهَ

عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً
لَّن تَبُورَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ
وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ
غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۰﴾

ترجمہ (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادل سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ مختلف رنگوں کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں مختلف رنگوں کے سفید، سرخ اور سیاہ فام قطعات ہیں ﴿۲۷﴾ اسی طرح انسانوں کے، رینگنے والے جانوروں کے اور چوپایوں کے بھی مختلف رنگ ہیں، (قدرت کی ان نشانیوں کا علم ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ) اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہوتے ہیں، بے شک اللہ غالب ہے اور مغفرت کرنے والا ﴿۲۸﴾ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز کو قائم

کرتے ہیں اور جو مال ان کو اللہ نے دیا ہے اس میں سے (اللہ کے راستے میں) چھپا کر بھی خرچ کرتے ہیں اور علانیہ بھی وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی نقصان نہیں ہوگا (۲۹) اس لئے کہ اللہ ان کو ان کا بدلہ پورا پورا دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے (۳۰)

معانی و مصادر

(جُدَادٌ) جَدَّ، یَجُدُّ، جَدٌّ (ن) کاٹنا (جُدَادٌ = جُدَّۃٌ کی جمع، علامتیں، طریقے، ٹکڑے، قطعات)۔

(بِیْضٌ) بَاضَ، یَبِیْضُ، بَیْضٌ (ض) سفیدی غالب کرنا (بِیْضٌ = اسم صفت اَبْیَضُ کی جمع، سفید)۔

(حُمْرٌ) حُمْرٌ = اسم صفت اَحْمَرُ کی جمع، سرخ۔

(غَرَابِیْبُ) غَرَابِیْبُ = غِرْبِیْبٌ کی جمع، بہت سیاہ۔

(سُوْدٌ) سَوِدَ، یَسْوَدُ، سَوَدٌ (س) سیاہ ہونا (سُوْدٌ = اسم صفت اَسْوَدُ کی جمع کالے۔

(دَوَابِّ) دَبَّ، یَدِبُّ، دَبٌّ و دَبِیْبٌ (ض) رینگنا (دَوَابُّ = دَآبَّۃٌ کی جمع، رینگنے والے جانور)۔

(سِرٌّ) سِرٌّ = بھید، وہ بات جو انسان اپنے دل میں چھپاتا ہے۔

(عَلَانِیَۃٌ) عَلَنَ، یَعْلِنُ، عَلَنٌ و عَلَانِیَۃٌ و عُلُوْنٌ (ض، ن، ک، س) ظاہر ہونا۔

(تَبُوْرُ) بَارَ، یَبُوْرُ، بَوْرٌ و بَوَارٌ (ن) ہلاک ہونا، (بازار کا) مندا ہونا، باطل ہونا، آزمانا اور تجربہ کرنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ توحید کے دلائل دیتے ہوئے فرماتا ہے (اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا) (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادل سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ مختلف رنگوں کے پھل پیدا کئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ○ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ، اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○

(النحل۔ ۱۰ تا ۱۱)

وہی ہے جس نے بادل سے تمہارے لئے پانی برسایا، اس میں کچھ تو تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور کچھ سے درخت سیراب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو۔ اسی پانی سے اللہ تمہارے لئے کھیتی، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے، غور کرنے والوں کے لئے اس میں (اللہ کی توحید کی بڑی زبردست) نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ (النحل - ۱۳)

جو چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کیں ان کے مختلف رنگ ہیں، اس میں بھی نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے (بڑی) نشانی ہے

آگے فرمایا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ) اور پہاڑوں میں (بعض) سفید، (بعض) مختلف رنگوں کے سرخ اور (بعض) سیاہ فام قطعات (پیدا کئے) وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ) اور اسی طرح مختلف رنگوں کے آدمی، رینگنے والے جانور اور چوپائے (پیدا کئے) (اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا) (توحید کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ان نشانیوں کا علم ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ) اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہوتے ہیں (جتنا جس کا زیادہ علم ہوگا اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کی عظمت، اس کی ہیبت اور اس کے جلال سے واقف ہوگا اور جتنا وہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے واقف ہوگا اتنا ہی وہ اللہ تعالےٰ سے ڈرے گا۔ جاہل آدمی کو کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی کیا شان ہے۔ یہ تو عالم ہی جانتا ہے یہی وجہ ہے کہ جاہل اللہ تعالیٰ سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا عالم ڈرتا ہے)۔

آگے فرمایا (اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ) بے شک اللہ زبردست ہے (وہ سزا دینے پر بھی قادر ہے) اور بہت معاف کرنے والا ہے (وہ توبہ کرنے والے کو معاف بھی کر سکتا ہے)۔

الغرض جو شخص شرک میں مبتلا رہتا ہے تو وہ اچھی طرح سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے کر رہے گا اور اگر وہ شرک سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف بھی کر سکتا ہے (اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ) اور جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو مال اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کے راستہ میں) چھپا کر بھی خرچ کرتے ہیں اور علانیہ بھی خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز نقصان نہیں ہوگا (لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ، اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ) اس لئے کہ اللہ ان کو ان کا بدلہ پورا پورا دے گا اور اپنے فضل سے (بہت کچھ) زیادہ بھی دیگا، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا ہے (خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور) بڑا قدردان ہے (حقیر سے حقیر نیکی کی بھی قدر کرتا ہے اور اجر عطا فرماتا ہے)۔

آیت زیر تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے ایک قسم کی تجارت کی ہے۔ اس تجارت کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ، يُقَاتِلُوْنَ

بے شک اللہ نے مؤمنین سے جنت کے عوض ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں (اسی

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ، وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ، وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ، وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

(التوبۃ - ۱۱۱، ۱۱۲)

لئے) وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل بھی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ توریت، انجیل اور قرآن (سب) میں لکھا ہوا ہے اور اس کا پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہے اور (اے ایمان والو) اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے لہٰذا تم نے جو سودا اللہ سے کیا ہے اس پر خوشی مناؤ، یہ بہت بڑی کامیابی ہے (جو تم کو میسر ہوئی ہے) (یہ سودا کرنے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کام کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہوں (ایسے لوگ تو بس مؤمنین ہو سکتے ہیں لہٰذا اے رسول) آپ مؤمنین کو خوشخبری سنا دیجئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے تجارت کرنے والے بندوں کی خصوصیات کا ذکر فرمایا۔ ان بندوں کی مزید خصوصیات اور تجارت کے بدلہ میں جو کچھ ان بندوں کو ملنے والا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ، ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

(الصف - ۱۰، ۱۲)

اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے (وہ یہ کہ) تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور (ایسے) پاکیزہ مکانات (میں داخل کرے گا) جو ہمیشہ رہنے

والی جنتوں میں (بتائے گئے ہیں، یہ بہت بڑی
کامیابی ہے۔

یہ آیت گویا (لِيُوَفِّيَهُمْ) کی تفسیر ہے۔
اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ان کے اعمال کی پوری پوری جزا دے گا۔ جزا میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی بلکہ جزاء سے کچھ زیادہ ہی عطا فرمائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ أَنَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ أَبَدًا (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفة والنار جزء ۸ ص۱۴۲ وصحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها باب احلال الرضوان علی اهل الجنة جزء ۲ ص۵۳۱)

اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکارے گا، فرمائیگا اے جنت والو، وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں اور سعادت حاصل کرتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں۔ تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہم کو عطاء فرمائیں جو اپنی ساری مخلوق میں کسی کو نہیں دیں۔ ارشاد ہوگا، اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت سے تم کو سرفراز کرتا ہوں۔ (وہ عرض کریں گے اے اللہ اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی۔ ارشاد ہوگا میں اپنی رضا مندی تم پر نازل کرتا ہوں اب میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ (وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ) میں جن زائد نعمتوں کی طرف اشارہ ہے ان میں سے سب سے اہم نعمت اللہ تعالیٰ کی رضاء ہے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ سے ڈرتے رہیئے، اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے رہیئے، نماز کو قائم کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے رہیئے۔

وَالَّذِيٓ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ مِنَ
الۡكِتَٰبِ هُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقٗا
لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِعِبَادِهِۦ
لَخَبِيرُۢ بَصِيرٞ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوۡرَثۡنَا
الۡكِتَٰبَ الَّذِينَ ٱصۡطَفَيۡنَا
مِنۡ عِبَادِنَاۖ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٞ
لِّنَفۡسِهِۦ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٞ وَ
مِنۡهُمۡ سَابِقُۢ بِٱلۡخَيۡرَٰتِ بِإِذۡنِ
ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ
فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
لُؤْلُؤًا ، وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ
عَنَّا الْحَزَنَ ، اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ
شَكُوْرٌ ﴿۳۴﴾ اَلَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهٖ ، لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ
وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ، لَا يُقْضٰى

عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا۟ وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم
مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى
كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ
فِيهَا رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا
غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ
نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن
تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ ۖ
فَذُوقُوا۟ فَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن
نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہ (بالکل) حق ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے (نازل ہوئی) تھیں، بے شک اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور (ان کو) دیکھ رہا ہے (۳۱) پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تو ان میں سے کچھ (تو ایسے ہیں جو) اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں کچھ (ایسے ہیں) جو میانہ رو ہیں اور کچھ (ایسے ہیں جو) اللہ کے حکم سے نیکیوں کی طرف سبقت کرتے ہیں اور یہ (نیکیوں کی طرف سبقت کرنا تو اللہ کا) بڑا فضل ہے (جو خوش قسمت لوگوں کو ہی ملا کرتا ہے (۳۲) (ان کے لئے) ہمیشہ قائم رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان باغات میں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان باغات میں ان کا لباس ریشمی ہوگا (۳۳) (ان باغات میں داخل ہونے کے بعد) وہ کہیں گے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے رنج و غم کو دور کر دیا، بے شک ہمارا رب (بہت) بخشنے والا اور (بڑا) قدر دان ہے (۳۴) جس نے ہمیں اپنے فضل سے قیام (کرنے) کے (لئے ایسے) گھر میں اتارا جہاں نہ تو ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں تکان ہوگی (۳۵) اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے، نہ ان کے متعلق (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر ہی جائیں اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہی کی جائے گی (الغرض) ہر ناشکرے کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (۳۶) وہ (اس عذاب میں) چیخیں گے چلائیں گے اور اس طرح کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو (اس دوزخ سے) نکال لے، (اب) ہم اچھے عمل کریں گے، وہ عمل نہیں (کریں گے) جو (پہلے) کرتے تھے، (اللہ فرمائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو اس عمر میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا نصیحت حاصل کر لیتا اور تمہارے پاس (ہماری طرف سے) ڈرانے والا بھی آیا تھا (لیکن تم پھر بھی بداعمالی سے باز نہ آئے) تو اب (عذاب کا) مزا چکھو اب یہاں ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (۳۷)

معانی و مصادر (فَضْلٌ) فَضَلَ، یَفْضُلُ، فَضْلٌ (ن دس) فاضل ہونا، افضل ہونا، فَضُلَ، یَفْضُلُ، فَضْلٌ (ک) با فضیلت ہونا۔
(عَدْنٌ) عَدَنَ، یَعْدِنُ، عَدْنٌ و عُدُوْنٌ (ن دض) رہنا۔
(اَحَلَّ) اَحَلَّ، یُحِلُّ، اِحْلَالٌ (باب افعال) کسی مکان میں اتارنا، احرام اتارنا۔
(نَصَبٌ) نَصِبَ، یَنْصَبُ، نَصَبٌ (س) تکلیف اٹھانا۔
(لُغُوْبٌ) لَغَبَ، یَلْغَبُ، لَغْبٌ و لُغُوْبٌ (ف، ن، ک) تھک جانا۔
لَغِبَ، یَلْغَبُ، لَغَبٌ (س) تھک جانا۔
(یَصْطَرِخُوْنَ) اِصْطَرَخَ، یَصْطَرِخُ، اِصْطِرَاخٌ (باب افتعال) فریاد کرنا، مدد چاہنا، چیخنا چلانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ، اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ) اور (اے رسول) جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہ (بالکل) حق ہے اور وہ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں (اگر یہ کافر اس پر ایمان نہیں لاتے تو آزردہ ہونے کی کوئی بات نہیں) بے شک اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور (ان کو) دیکھ رہا ہے (وہ ضرور ایک دن ان سے باز پرس کرے گا)۔

پہلے جو کتابیں انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی رہیں ان کے وارث وہ لوگ ہوتے تھے جو ان انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے تھے (ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا) پھر (ان کے بعد ہم نے اس (آخری) کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ امت اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ لوگوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور ان کو قرآن مجید کی وراثت کا اہل سمجھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔

(آل عمران۔ ۱۱۰)

(اور اے ایمان والو) جتنی امتیں لوگوں کے لئے پیدا کی گئیں ان میں تم سب سے بہتر ہو، تم نیک کام کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر (صحیح معنوں میں) ایمان لاتے ہو۔

ان منتخب لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تین جماعتوں میں تقسیم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ) تو ان میں سے کچھ (تو ایسے ہیں جو) (اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ) اور کچھ (ایسے ہیں جو) میانہ روی کرنے والے ہیں (وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ) اور کچھ (ایسے ہیں جو) اللہ کے حکم (و توفیق) سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں (ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ) اور یہ (یعنی نیکیوں کی طرف سبقت کرنا تو اللہ کا) بڑا فضل ہے۔

جانوں پر ظلم کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو بہت زیادہ گناہ کر کے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال رہے ہیں، میانہ روی کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اچھے عمل تو کرتے ہیں لیکن نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لیتے اور سبقت کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں (جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ، وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ) (ان تینوں قسم کے لوگوں کے لئے) ہمیشہ قائم رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے۔ ان باغات میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان باغات میں ان کا لباس

رہے گا (وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ) اور (اے رسول، ان باغات میں داخل ہونے کے بعد وہ) کہیں گے: ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے رنج (وغم) کو دور کر دیا، بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا ہے کہ اس نے ہماری خطاؤں کو معاف کر دیا) اور بہت قدردان ہے (کہ ہمارے حقیر اعمال کو شرف قبولیت بخشا) (اَلَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ) (وہی ہے) جس نے ہمیں اپنے فضل سے قیام (کرنے) کے (لئے ایسے) گھر میں اتارا جہاں نہ تو ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں تکان ہوگی۔

اوپر اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ اور اس کے انجام کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمین جنت میں عیش وآرام سے ہوں گے پھر فرمایا (وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا. كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ) لیکن (وہ لوگ) جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہوگی (جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے) نہ ان کے متعلق (موت کا) فیصلہ کیا جائیگا کہ وہ مر ہی جائیں اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہی کی جائے گی (الغرض) ہر ناشکرے کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ○ مِنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ○ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ، وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ○

(ابراھیم۔ ۱۵ تا ۱۷)

بالآخر (جب کافروں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا اور ان کی سرکشی حد سے زیادہ ہو گئی تو) رسولوں نے (اللہ سے) فتح کی دعاء مانگی (اللہ نے ان کی دعاء قبول کر لی اور کافروں پر عذاب بھیج دیا تو) پھر ہر سرکش اور حق کی مخالفت کرنے والا نامراد ونا کام ہو گیا۔ (یہ تو دنیا کی سزا تھی) اس کے بعد (آخرت میں اس کے لئے) دوزخ (کا عذاب) ہے، (جہاں) اسے پیپ پلائی جائے گی۔ وہ اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا پھر بھی آسانی سے اسے حلق کے نیچے نہ اتار سکے گا، ہر طرف سے موت آتی ہوئی دکھائی دے گی لیکن وہ مرے گا نہیں اور اس کے بعد اس کو (اور بھی) سخت عذاب دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ○ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشَىٰ ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ○ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ○ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ○

(سبح اسم ربك الاعلیٰ۔ ۹ تا ۱۳)

تو (اے رسول) اگر نصیحت نفع دے تو نصیحت کرتے رہیے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت مان لے گا اور (جو) بدبخت (ہے وہ) اس سے گریز کرے گا اور (قیامت کے دن) بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ پھر وہ وہاں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ○

(البقرۃ۔ ۱۶۱ و ۱۶۲)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی بھی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی بھی لعنت ہے، وہ اس لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

آگے فرمایا (وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ) وہ دوزخ میں (چیخیں گے) چلائیں گے اور (اس طرح) کہیں گے: اے ہمارے رب اب ہم کو (اس دوزخ سے) نکال کر (واپس دنیا میں بھیج دے۔ اب) ہم اچھے عمل کریں گے، وہ عمل نہیں کریں گے جو (پہلے) کرتے رہے تھے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ، وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○

(الانعام۔ ۲۷ و ۲۸)

(اے رسول) اگر آپ (انہیں اس وقت) دیکھیں جس وقت انہیں دوزخ کے کنارے کھڑا کیا جائے گا تو (آپ دیکھیں گے کہ اس وقت) یہ لوگ اس طرح کہہ رہے ہوں گے اے کاش ہمیں پھر (دنیا میں) لوٹا دیا جائے تو (اب) ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے بلکہ (ان پر) ایمان لے آئیں گے (اپنی بے ایمانی کا یہ اقرار کسی اور وجہ سے نہیں) بلکہ (صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ کفر و نفاق)

جس کو یہ پہلے چھپایا کرتے تھے اب ان کے سامنے عیاں ہو چکا ہے (اور اب سب اس سے واقف ہو گئے ہیں) اور (اللہ کو تو یہ بھی علم ہے کہ) اگر ان کو (دنیا میں) لوٹا دیا جائے تو یہ پھر وہی کام کریں گے جن کی انہیں ممانعت کی گئی تھی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

ان کی اس دعاء کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو اس عمر میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا وہ نصیحت حاصل کر لیتا اور (ہماری طرف سے) تمہارے پاس ایک ڈرانے والا بھی آیا تھا (جس نے تم کو بداعمالی اور اس کے نتائج سے خبردار کر دیا تھا لیکن تم اپنی بداعمالی سے باز نہ آئے) تو (اب عذاب کا) مزا چکھو (یہاں ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں (کہ ان کی فریاد رسی کر سکے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب من بلغ ستین سنة فقد اعذر اللہ الیه فی العمر جزء ۸ ص۱۱۱)

اللہ نے اس آدمی کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس تک (دنیا میں) مہلت دی۔

یہ حدیث گویا (اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ) کی تفسیر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ساٹھ سال کی عمر سوچنے سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اتنی عمر پانے کے بعد بھی صحیح راستہ پر نہیں آتا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کم عمری کا عذر پیش نہیں کر سکتا۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے اپنی کتاب کے لئے آپ کو منتخب فرمایا اور آپ سے جنت کا وعدہ کیا۔

إِنَّ اللَّهَ عَٰلِمُ غَيْبِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ، إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ فِى الْأَرْضِ، فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُۥ، وَلَا يَزِيدُ الْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا، وَلَا يَزِيدُ الْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾

ترجمہ بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے اور (یہی کیا) وہ تو دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے (۳۸) وہی ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا، تو جو شخص کفر کرے تو اس کے کفر (کا وبال) اسی پر ہوگا اور کافروں کے کفر سے

ان کے رب کے ہاں کسی چیز میں زیادتی نہیں ہوتی سوائے (اللہ کی) ناراضگی کے اور کافروں کے کفر سے کسی چیز میں اضافہ نہیں ہوتا سوائے نقصان کے (۳۹)

معانی ومصادر (خَلِیْفٌ) خَلَفَ، یَخْلُفُ، خِلَافَۃٌ (ن) خلیفہ ہونا، جانشین ہونا (خَلِیْفٌ = خَلِیْفَۃٌ کی جمع)۔
(مَقْتٌ) مَقَتَ، یَمْقُتُ، مَقْتٌ (ن) شدید بغض رکھنا۔
(خَسَارٌ) خَسِرَ، یَخْسَرُ، خُسْرٌ وخَسَرٌ وخُسْرٌ وخَسَارٌ وخَسَارَۃٌ وخُسْرَانٌ (س) نقصان اٹھانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ اللّٰہَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ) بے شک اللہ ہی آسمانوں کی اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے اور (وہی کیا) وہ تو دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ، وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُھَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○
(الانعام- ۵۹)

غیب کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں، انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کا اسے علم ہے، کوئی پتا نہیں جھڑتا مگر وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے، زمین کی تاریکیوں میں ایک دانہ بھی ایسا نہیں اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ایسی ہے جو روشن کتاب میں (لکھی ہوئی) نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ، وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ○
(النمل- ۶۵)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو لوگ ہیں ان میں سے کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور (جن کو یہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں) انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ (زندہ کر کے) کب اٹھائے جائیں گے۔

غیب کا جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ مشرکین نے جو الٰہ بنا رکھے ہیں وہ قطعاً غیب نہیں جانتے لہٰذا وہ الٰہ نہیں ہو سکتے۔

آگے فرمایا (ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ، فَمَنْ کَفَرَ فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ) (اے

لوگو) وہی ہے جس نے تم کو زمین میں (اگلے لوگوں کا) جانشین بنایا تو جو کفر کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا (وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا) اور جو لوگ کافر ہیں ان کے رب کے ہاں ان کا کفر کسی چیز میں زیادتی کا سبب نہیں بنتا سوائے (اللہ کی) ناراضگی کے (وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا) اور کافروں کے کفر سے کسی چیز میں زیادتی نہیں ہوتی سوائے نقصان کے۔

عمل

اے لوگو، کفر سے توبہ کیجئے۔ کفر سے سوائے نقصان کے اور کیا ملے گا۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ
الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ
اللَّهِ، أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ
الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى
السَّمَٰوَٰتِ، أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ
عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ، بَلْ إِن يَعِدُ
الظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا
غُرُورًا ﴿۴۰﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَٰوَٰتِ
وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا، وَلَئِن

زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ
مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا
غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ
لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى
الْاُمَمِ، فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ
مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۲﴾ اِسْتِكْبَارًا
فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ،
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا

بِاَهْلِهٖ، فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ
الْاَوَّلِيْنَ، فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ
اللّٰهِ تَبْدِيْلًا، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ
اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً، وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ
فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ،

إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ
يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا
مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ
وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
مُّسَمًّى، فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ
اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿۴۵﴾

ترجمہ (اے رسول، آپ ان سے پوچھیے) بتاؤ تمہارے شریک جن کو تم اللہ تعالے کے علاوہ پکارتے رہتے ہو (کچھ پیدا کر سکتے ہیں، اگر ایسا ہے تو) مجھے بتاؤ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی کوئی شرکت ہے، (اور اے رسول) کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ (اپنے شرک کے سلسلہ میں) یہ اس سے سند لیتے ہیں (اے رسول، ان میں سے کوئی بات نہیں ہے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ظالم ایک دوسرے سے جو وعدے کرتے رہتے ہیں وہ محض فریب ہوتا ہے ﴿۴۰﴾ بے شک اللہ آسمانوں کو اور زمین کو تھامے ہوئے ہے (تاکہ وہ اپنی جگہ پر قائم رہیں) اور اگر وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جو ان کو تھام سکے، بے شک اللہ (بڑا) بردبار اور بخشنے والا ہے (کہ ان کے شرک کی ان کو فوری سزا نہیں دیتا) ﴿۴۱﴾ اور (اے رسول) یہ (کافر پہلے) اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اگر ان کے

پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو یہ ضرور ہر امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے لیکن جب ان کے پاس ڈرانے والا آگیا تو (بجائے اس کے کہ ہدایت حاصل کرتے) اس سے بس ان کی نفرت میں اضافہ ہوا ﴿۴۲﴾ (یعنی) زمین میں ان کی سرکشی اور بری تدبیریں اور بڑھ گئیں اور بری تدبیریں کرنے کا وبال بری تدبیریں کرنے والے ہی پر پڑتا ہے تو کیا یہ اگلوں کے (ساتھ جو ہمارا) دستور (رہا ہے اس) کے منتظر ہیں تو (اے رسول) آپ اللہ کے دستور میں نہ کوئی تبدیلی پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی تحویل پائیں گے (جس طرح اور قوموں پر عذاب آیا ان پر بھی آئے گا) ﴿۴۳﴾ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں کی یا زمین کی کوئی چیز اسے عاجز کر سکے، وہ علم والا اور قدرت والا ہے ﴿۴۴﴾ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی سزا میں (فوری طور پر) پکڑتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار کو نہ چھوڑتا، لیکن اللہ ان کو ایک وقت مقررہ تک کے لئے مہلت دیتا ہے (تاکہ اس مہلت کے زمانے میں وہ سنبھل جائیں تو عذاب ٹل جائے) لیکن جب ان (کے عذاب) کا وقت مقررہ آجاتا ہے (تو پھر مہلت نہیں ملتی)، بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا رہتا ہے (غافل نہیں ہے کہ عذاب کا وقت آئے اور ٹل جائے) ﴿۴۵﴾

معانی ومصادر

(تَنْزُلُ) (زَالَتَا) زَالَ، يَزُوْلُ، زَوْلٌ و زَوَالٌ و زَوْلَانٌ و زَوُوْلٌ و زَوِيْلٌ (ن) قائم نہ رہنا، ہٹ جانا، زوال ہونا، ہلاک ہونا۔

(حَلِيْمًا) حَلُمَ، يَحْلُمُ، حِلْمٌ (ك) حلیم ہونا، بردبار ہونا۔

(جَهْدٌ) جَهَدَ، يَجْهَدُ، جَهْدٌ (ف) کوشش کرنا اور تکلیف اٹھانا۔

(نُفُوْرٌ) نَفَرَ، يَنْفِرُ، نُفُوْرٌ (ن وض) دور ہونا، بدکنا۔

(سَيِّئٌ) سَاءَ، يَسُوْءُ، سَوَاءٌ (ن) برا ہونا (سَيِّئٌ = برا)

(يَحِيْقُ) حَاقَ، يَحِيْقُ، حَيْقٌ وحُيُوْقٌ وحَيَقَانٌ (ض) نازل ہونا، گھیرنا، لازم کر دینا۔

(اَجَلٌ) اَجِلَ، يَاْجَلُ، اَجَلٌ (س) موخر ہونا (اَجَلٌ = مقررہ وقت)۔

تفسیر

شرک کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ) (اے رسول، آپ ان سے) کہئے بتاؤ تمہارے شریک جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو (کچھ پیدا کر سکتے ہیں، اگر پیدا کر سکتے ہیں تو) مجھے بتاؤ انہوں نے زمین (کی چیزوں) میں (سے) کون سی چیز پیدا کی یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی شرکت ہے (اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا) (اور اے رسول، ان سے پوچھئے) کیا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ (شرک کے سلسلہ میں) یہ اس سے سند لیتے ہیں

(اے رسول، ان میں سے کوئی بات نہیں، نہ انہوں نے زمین کی کوئی چیز پیدا کی نہ آسمانوں کی پیدائش میں ان کی شرکت ہے اور نہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کوئی کتاب ہے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ظالم ایک دوسرے سے جو وعدے کرتے ہیں وہ (محض) فریب ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(الاحقاف - ۴)

(اے رسول، آپ ان سے) کہئے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی اشیاء میں) سے انہوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو تو (اپنے دعوے کے) ثبوت میں اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کر دو یا علوم (انبیاء میں) سے کوئی اثر (پیش کرو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ، وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ، بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(لقمٰن - ۱۰، ۱۱)

اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ تم انہیں دیکھتے ہو بے ستونوں کے پیدا کیا، اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ زمین تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اسی نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئے اور (اے رسول) ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا پھر (ہم ہی نے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں اگائیں تو (اے کافرو) یہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں، اب تم مجھے بتاؤ کہ اس کے علاوہ جو (تمہارے شریک) ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ، يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ،

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا، وہی دن کو رات سے

يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(الاعراف - ۵۴)

ڈھانک دیتا ہے (گویا) رات دن کی طلب میں تیزی کے ساتھ (دوڑتی) چلی آتی ہے، اسی نے سورج، چاند اور تاروں کو اپنے حکم سے مسخّر کر دیا، خبردار ہو جاؤ مخلوق اسی کی ہے (لہٰذا اس کی مخلوق میں) حکم بھی اسی کا (چلتا ہے اور) اللہ رب العالمین بہت بابرکت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ، قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ، فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○

(یونس - ۳۴)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے (بتاؤ) تمہارے شریکوں میں سے کون (ایسا کر سکتا) ہے کہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرے پھر (اس کو فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے۔ (پھر اے رسول، آپ خود ہی ان کو) بتا دیجئے کہ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی اس کو (فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے گا (دوسرا کوئی نہیں جو ایسا کر سکے تو اے مشرکین بتاؤ) پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو (کیوں اللہ کی توحید کو تسلیم نہیں کرتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ، قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

(الرعد - ۱۶)

کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے اللہ کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق بنائی ہے جس کی وجہ سے ان کو مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا (کہ کس کی بنائی ہوئی ہے) آپ کہہ دیجئے (کسی نے کچھ نہیں بنایا) تمام چیزوں کا خالق اللہ ہے، وہ ایک ہے اور (سب پر) غالب ہے۔

کافروں کے پاس ان سوالات کا کوئی جواب نہیں تھا بلکہ انہیں خود تسلیم تھا کہ یہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ، فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○

(العنکبوت۔ ۶۱)

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخّر کیا تو یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے (اس بات کو تسلیم کرنے کے بعد) پھر یہ کہاں الٹے چلے جا رہے ہیں۔

آیت زیرِ تفسیر اور مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اکیلا خالق ہے لہٰذا وہ اکیلا الٰہ ہے یعنی وہی معبود ہے، وہی حاجت روا ہے، وہی مشکل کشا ہے، وہی دستگیر اور کارساز ہے، وہی حاکم ہے، وہی قانون ساز ہے، وہی بادشاہ ہے، وہی مالک ہے، وہی عالم الغیب ہے، وہی ہر چیز اور ہر کام سے باخبر ہے۔ کافروں کا عقیدہ غلط ہے کہ دوسرے بھی الٰہ ہیں یعنی وہ بھی مشکل کشائی کرتے ہیں، مرادیں پوری کرتے ہیں۔ اگر وہ الٰہ ہوتے تو کوئی چیز تو انہوں نے پیدا کی ہوتی۔ کیونکہ انہوں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی لہٰذا وہ الٰہ نہیں ہیں یعنی نہ وہ معبود ہیں، نہ حاجت روا ہیں اور نہ مشکل کشا وغیرہ ہیں۔

کافر اللہ تعالےٰ کے علاوہ خالق تو کسی کو نہیں مانتے تھے تاہم وہ اپنے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات اور حقوق میں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شریک کر لیا کرتے تھے۔ بات یہ تھی کہ بعض نے بعض کو گمراہ کر رکھا تھا۔ ان کے علماء اور بزرگوں نے ان کی خوش فہمیوں اور خام خیالیوں میں مبتلا کر دیا تھا۔ انہوں نے جاہلوں کو غلط قسم کی امیدیں دلا کر فریب میں مبتلا کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ جاہلوں نے اپنے شرک کو اولیاء اللہ کے ساتھ عقیدت اور اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجھ رکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا، وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○

(الانعام۔ ۱۱۳، ۱۱۲)

اور (اے رسول، جس طرح یہ کفار مکہ آپ سے دشمنی کر رہے ہیں) اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطان (قسم کے) لوگوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا تھا، یہ شیاطین دھوکا دینے کے لئے آپس میں ایک دوسرے کے دلوں میں (بری باتوں کو) خوشنما (بنا کر) القا کیا کرتے تھے۔ اور (اے رسول) اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے (لیکن اللہ کے تمام کام فطری قوانین کے مطابق ہوتے ہیں

کسی پر زبردستی نہیں ہوتی) لہذا (اے رسول) آپ ان (کفار) کو اور جو کچھ افتراء پردازیاں یہ کر رہے ہیں ان کو چھوڑ دیجئے (ان سے کنارہ کشی اختیار کیجئے)۔ (یہ شیاطین پرفریب خوشنما بات اس لئے کرتے تھے) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس طرف مائل ہوں، وہ اسے پسند کریں اور پھر جو (گناہ) وہ کما رہے ہیں کماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ، وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○

(الانعام۔ ۱۳۸)

اسی طرح بہت سے مشرکین کو ان کے شریکوں نے اولاد کو قتل کرنا بھی اچھا کر کے دکھایا ہے تاکہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں، اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ (اے رسول) آپ ان سے اور ان کی افتراء پردازیوں سے کنارہ کش رہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ، كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا، قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا، اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ○

(الانعام۔ ۱۴۹)

(اور اے رسول، شرک کی تردید سننے کے بعد) یہ مشرک کہیں گے اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے آباء و اجداد اور نہ ہم کسی چیز کو (خود) حرام کرتے۔ (اے رسول) اسی طرح ان لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزا چکھا۔ (اے رسول) آپ ان سے کہیئے کہ کیا تمہارے پاس (اس بات کی) کوئی سند ہے؟ اگر ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو (ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے پاس کوئی سند نہیں ہے) تم تو

بس وہم و گمان کی پیروی کر رہے ہو اور محض
اندازے اور تخمینے لگاتے رہتے ہو۔

آگے فرمایا (اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ، اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا) بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے (کہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ اپنی جگہ پر قائم نہ رہیں اور اگر وہ اپنی جگہ پر قائم نہ رہیں تو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جو ان کو تھام سکے، بے شک وہ بردبار اور بڑا بخشنے والا ہے (کہ کافروں کے شرک کو برداشت کر رہا ہے، فوراً عذاب نہیں بھیجتا) اور درگذر کرتا رہتا ہے تاکہ مہلت کے زمانہ میں وہ ایمان لے آئیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ، وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○
(الحج۔ ۶۵)

(اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے سب کو تمہارے لئے مسخّر کر دیا ہے اور کشتیوں کو بھی (مسخّر کر دیا ہے) جو اللہ کے حکم سے سمندر میں چلتی رہتی ہیں اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے (اور وہ نہیں گرے گا) مگر اس کے حکم سے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑا شفقت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں (رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ) گویا (حَلِيْمًا غَفُوْرًا) کی تفسیر ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ، ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ○
(الروم۔ ۲۵)

اور یہ بھی اس کی (توحید کی) نشانیوں میں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، پھر جب وہ (قیامت کے دن) تم کو زمین سے (نکلنے کے لئے) آواز دے گا تو تم (فوراً قبروں سے) نکل پڑو گے۔

الغرض آسمانوں کو اور زمین کو صرف اللہ تعالیٰ تھامے ہوئے ہے، دوسرا کوئی ان کو تھام نہیں سکتا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی میں کوئی قدرت نہیں کہ کسی مصیبت زدہ کی مدد کر سکے۔ جس کے ہاتھ میں نظام کائنات ہے وہی مستحق عبادت ہے، اسی کو مدد کے لئے پکارنا چاہئے، اسی سے فریاد کرنی چاہئیے۔

آگے فرمایا (وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ) اور (اے رسول) یہ (کافر پہلے) اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو وہ ضرور ہر امت سے زیادہ ہدایت پر (گامزن) ہوں گے (فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا) لیکن جب ان کے پاس ڈرانے والا آگیا تو اس سے بس ان کی نفرت میں اضافہ ہوا (بجائے ہدایت کی قدر کرنے اور اس کو قبول کرنے کے انہوں نے اس سے نفرت کا اظہار کیا اور اس سے دور رہے۔ قسمیں کھا کر جو وعدہ کرتے تھے اس وعدہ کو انہوں نے پورا نہیں کیا)۔

کافروں کے اس قول کا ذکر ایک اور جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ○ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ○ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○

(الصّٰفّٰت ۔ ۱۶۷ تا ۱۷۰)

اور (اے رسول) آپ سے پہلے کفار (مکہ) یہ کہتے تھے اگر اگلے لوگوں کی نصیحت (کی کوئی کتاب) ہمارے پاس ہوتی تو ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے ہوتے لیکن جب نصیحت کی کتاب آگئی تو) انہوں نے اس کا انکار کر دیا، انہیں عنقریب (اس انکار کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے پاس رسول بھیج کر ان کے عذر کو ختم کر دیا۔ اب وہ قیامت کے دن ایمان نہ لانے کا کوئی عذر پیش نہیں کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ، فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ، فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا، سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ○

اور اس کتاب کو بھی ہم ہی نے نازل کیا ہے یہ بڑی بابرکت کتاب ہے لہٰذا تم اس کتاب کی پیروی کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اس کتاب کو ہم نے اس لئے بھی نازل کیا ہے تا) کہ تم کہیں یہ نہ کہو ہم سے پہلے دو جماعتوں (یعنی یہود و نصاریٰ) پر کتاب اتاری گئی تھی اور ہم اس کے پڑھنے اور سمجھنے سے قطعاً غافل تھے (اس پر عمل کیسے کرتے)۔ یا تم کہیں یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یاب ہوتے تو

(اب تمہاری اس حجت کو ختم کرنے کے لئے) تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے دلیل بھی آگئی ہے اور ہدایت اور رحمت بھی، تو (اب) اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیات کی تکذیب کرے اور (لوگوں کو) ان سے برگشتہ کرے، ہم عنقریب ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے (لوگوں کو) برگشتہ کرتے ہیں ان کے اس عمل کی سخت سزا دیں گے۔

آگے فرمایا (اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ، وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ) (رسول کے آنے کے بعد ان کی نفرت میں اضافہ ہوا یعنی) زمین میں ان کی سرکشی اور بری تدبیریں اور بڑھ گئیں اور (یہ حقیقت ہے کہ) بری تدبیریں کرنے کا وبال بری تدبیریں کرنے والے پر ہی پڑتا ہے (اس لحاظ سے یہ لوگ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(یونس - ۲۳)

(لیکن) جب اللہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو وہ ملک میں پھر (اسی طرح) سرکشی کرنے لگتے ہیں (اے رسول، آپ ان سے کہہ دیجئے) اے لوگو، تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر پڑے گا، (اللہ فرماتا ہے کہ) دنیا کی زندگی کا چند روزہ فائدہ اٹھالو، پھر تمہیں ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے، پھر ہم تمہیں بتائیں گے کہ تم (دنیا میں) کیا کیا کرتے رہے تھے۔

جو لوگ اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں وہ گویا اپنا ہی نقصان کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے انتقام اور عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ، وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ، اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○

اور (اے رسول) ان ظالموں نے (اپنے اپنے رسولوں کے خلاف بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی تمام تدبیریں اللہ کی نظر میں تھیں (وہ رسولوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکے) اگرچہ ان کی تدبیریں

(ابراھیم۔ ۴۶ و ۴۷)

(اس بلا کی تھیں کہ ان) سے پہاڑ ٹل جاتے (اے رسول) آپ یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولوں سے کیا ہے اس کے خلاف کرے گا (اللہ ضرور وعدہ کے مطابق ان سے انتقام لے گا) بے شک اللہ بڑا زبردست اور انتقام لینے والا ہے۔

آگے فرمایا (فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا) اگلوں کے ساتھ جو (ہمارا) دستور رہا ہے کیا یہ اس کا انتظار کر رہے ہیں تو (اے رسول) آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور کو کبھی ٹلتا ہوا پائیں گے (جن حالات میں گذشتہ امتوں پر عذاب آتا رہا ہے ان حالات میں ان پر بھی آکر رہے گا اور یہ اس کو ٹال نہیں سکیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ، وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ○

(الانعام۔ ۱۴۸)

تو (اے رسول) اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کریں تو (ان سے) کہہ دیجئے کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے (کہ تمہیں فوراً عذاب میں نہیں پکڑتا) لیکن اس کا عذاب مجرم لوگوں سے ٹلے گا نہیں (ایک نہ ایک دن آکر رہے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ، وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّالٍ ○

(الرعد۔ ۱۱)

اور جب اللہ کسی قوم کو مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے تو پھر وہ مصیبت ٹل نہیں سکتی اور نہ اللہ کے علاوہ کوئی ان لوگوں کی مدد کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ، مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَإٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيرٍ ○

(الشوریٰ۔ ۴۷)

(اے لوگو) اپنے رب (کے احکام) کو قبول کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کو اللہ کے مقابلہ میں کوئی لوٹانے والا نہیں، اس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم (گناہوں کا) انکار ہی کر سکو گے۔

آگے فرمایا (أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً) کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا باوجود اس کے کہ وہ ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھے کیا انجام ہوا (انہیں نیست و نابود کر دیا گیا۔ ان کی بستیوں کے کھنڈرات آج تک عبرت کا منظر پیش کرتے ہیں) (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں کی یا زمین کی کوئی چیز اسے عاجز کر سکے، وہی علم والا اور قدرت والا ہے۔ (اسے علم ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں، یہ اس کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے وہ بہت بڑی طاقت والا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۭ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

(سبا۔ ۴۵)

اور (اے رسول) ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (اپنے رسولوں کی) تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا یہ تو اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے، انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا (جب وہ باوجود دس گنا طاقت کے اپنے کو عذاب سے نہیں بچا سکے تو یہ اپنے کو کیا بچائیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(الروم۔ ۹، ۱۰)

کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ وہ یہ دیکھتے کہ ان سے پہلے (کافر) لوگوں کا انجام کیسا ہوا، وہ طاقت میں بھی ان سے زیادہ تھے، زمین میں انہوں نے ہل بھی خوب چلایا تھا (اور زراعت میں بڑی ترقی کی تھی) اور جتنا زمین کو انہوں نے آباد کیا ہے اس سے زیادہ انہوں نے آباد کیا تھا، ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آئے تھے (لیکن وہ ایمان نہیں لائے اور اپنے کفر کی سزا بھگتی) اللہ تو ایسا نہیں ہے کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے پھر جن لوگوں نے برے عمل کئے تھے ان کا انجام برا ہوا اس

لئے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا تھا
اور ان کا مذاق اڑاتے رہے تھے۔

آگے فرمایا (وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى) اور (اے رسول) اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی سزا میں (فوری طور پر) پکڑتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن اللہ ان کو وقت مقررہ تک لئے مہلت دیتا ہے (تاکہ مہلت کے زمانہ میں وہ سنبھل جائیں تو عذاب ٹل جائے)۔

عذاب جب آتا ہے تو صرف گناہگار ہی تباہ نہیں ہوتے بلکہ ان کے ساتھ ان کے بے گناہ بچے اور گرد و نواح کے جانور بھی تباہ ہو جاتے ہیں اور اگر عذاب جلدی جلدی آتا رہے کبھی اس بستی میں اور کبھی اس بستی میں تو انسان اور جانور بھی جلدی جلدی تباہ ہوتے رہیں اور روئے زمین پر ان کی نسلیں ختم ہو جائیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ فوراً عذاب نہیں بھیجتا بلکہ کافروں کو مہلت دیتا ہے لیکن یہ مہلت بھی ایک وقت مقررہ تک کے لیے ہوتی ہے (فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا) تو جب ان کا وقتِ مقررہ آجاتا ہے (تو پھر مہلت نہیں ملتی) اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا رہتا ہے (وہ غافل نہیں ہے کہ عذاب کا مقررہ وقت آئے اور ٹل جائے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ، فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○
(الاعراف - ۳۴)

ہر امت (کی ہلاکت) کا ایک وقت مقرر ہے، جب ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر وہ ایک گھڑی کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ۔
(الشوریٰ - ۱۴)

اور اگر آپ کے رب کے فیصلہ کا پہلے سے وقت مقرر نہ ہوتا تو ان (لوگوں) کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔
(ابراھیم - ۱۰)

(یہ اس کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ) وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے اور (یہ بھی اس کی رحمت ہی ہے کہ) وہ تمہیں ایک وقت مقررہ تک کے لئے مہلت دے رہا ہے (فوراً عذاب بھیج کر سزا نہیں دیتا)۔

اس آیت میں مہلت کی غرض وغایت کا بیان ہے یعنی اگر کفار مہلت کے زمانہ میں اسلام قبول کرلیں تو اللہ تعالیٰ عذاب کو ٹال دیتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

عمل

اے لوگو، بزرگوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کیجئے۔ انہوں نے کچھ نہیں بنایا لہٰذا وہ خالق نہیں ہیں اور جب خالق نہیں تو بے بس ہیں وہ آپ کی مدد نہیں کر سکتے۔

اے لوگو، کائنات کا نظام صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہٰذا صرف اسی کو پکاریئے، وہی آپ کی مشکل دور کر سکتا ہے، وہی آپ کی بگڑی بنا سکتا ہے۔

اے لوگو، کسی کے ساتھ ناحق برائی نہ کیجئے۔ ناحق برائی کرنے کا وبال برائی کرنے والے ہی پر پڑتا ہے۔

اے لوگو، عذاب کے آنے سے پہلے مہلت کے زمانہ میں ایمان قبول کر لیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱

سورۂ یٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

یٰسٓ ① وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ② اِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ③ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ④ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ
الرَّحِيْمِ ⑤ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥ لَقَدْ
حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

لَا يُؤْمِنُونَ ۝٧ إِنَّا جَعَلْنَا فِي
أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَٰلًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ
فَهُم مُّقْمَحُونَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِن
بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَٰهُمْ فَهُمْ
لَا يُبْصِرُونَ ۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ
ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ۝١٠ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ
ٱتَّبَعَ ٱلذِّكْرَ وَخَشِيَ ٱلرَّحْمَٰنَ

بِالْغَيْبِ ، فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ
أَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿۱۱﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ
الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
وَآثَارَهُمْ ، وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ
فِيْ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾

ترجمہ یٰسٓ (۱) حکمت والے قرآن کی قسم (۲) آپ بے شک رسولوں میں سے ہیں (۳) (آپ) صراط مستقیم پر ہیں (۴) (اور یہ قرآن) غالب (اور بہت رحم کرنے والے (اللہ) کا نازل کردہ ہے (۵) (یہ اس لئے نازل ہوا ہے) تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے آباء واجداد کو ڈرایا نہیں گیا تھا اور اس وجہ سے وہ (اللہ کے احکام سے) غافل ہیں (۶) (مگر اے رسول) ان میں سے اکثر لوگ جن پر (اللہ کی) بات (پہلے سے) ٹھہر چکی ہے ایمان نہیں لائیں گے (۷) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دئے ہیں جو (ان کی) ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں اور وہ اپنے سر کو اونچا کئے ہوئے (کھڑے) ہیں (۸) اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار کھڑی کر دی ہے اور پیچھے بھی دیوار (کھڑی کر دی ہے) پھر ہم نے ان کو ڈھانک بھی دیا ہے لہٰذا وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے (۹) اور (اے رسول) ان کے لئے یکساں ہے خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ (اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے) ایمان نہیں لائیں گے (۱۰) آپ تو اسے ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور بغیر دیکھے رحمٰن سے ڈرے ، (اے رسول) ایسے شخص کو آپ مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری سنا دیجئے (۱۱) بے شک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے ، جو کچھ انہوں نے آگے بھیج دیا اور جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے ہم سب لکھ رہے ہیں اور ہم نے ہر

چیز کو روشن کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے (۱۲)

معانی و مصادر

(غٰفِلُوْنَ) غَفَلَ، یَغْفُلُ، غُفُوْلٌ وغَفْلَةٌ و غَفْلٌ (ن) غافل ہونا۔
(حَقَّ) حَقَّ، یَحُقُّ، حَقٌّ (ن) ثابت و واجب کرنا، ثابت و واجب ہونا۔ حَقَّ، یَحِقُّ، حَقٌّ (ض) ثابت و واجب ہونا۔
(اَغْلٰلٌ) غَلَّ، یَغُلُّ، غَلٌّ (ن) طوق پہنانا، داخل کرنا (اَغْلَالٌ = غُلٌّ کی جمع۔ طوق)۔
(مُقْمَحُوْنَ) اَقْمَحَ، یُقْمِحُ، اِقْمَاحٌ (باب افعال) سر اونچا کرنا۔
(سَدًّا) سَدَّ، یَسُدُّ، سَدٌّ (ن) بند کرنا (سَدٌّ = دیوار، پہاڑ)۔
(اٰثَارٌ) اَثَرَ، یَأْثُرُ، اَثْرٌ واَثَارَةٌ واُثْرَةٌ (ض) نقل کرنا (اٰثَارٌ = اَثَرٌ کی جمع، قدم)۔
(اَحْصَیْنَا) اَحْصٰی، یُحْصِیْ، اِحْصَاءٌ (باب افعال) گننا اور ضبط تحریر میں لانا۔

تفسیر

(یٰسٓ) ی اور س حروف مقطعات ہیں۔ ان کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی پہلی آیت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

(وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ) حکمت والے قرآن کی قسم (اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ) بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں (عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ) (آپ) صراط مستقیم پر ہیں۔

قرآن مجید کو حکمت والا کہا گیا ہے اس لئے کہ اس میں حکمت کی باتیں بیان کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ○

(اٰل عمران۔ ۵۸)

(اے رسول) یہ (اللہ کی) آیتیں ہیں اور حکمت سے بھرپور نصیحتیں ہیں جو ہم آپ کو پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰۤی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ۔

(بنی اسرآءیل۔ ۳۹)

(اے رسول) یہ باتیں بھی حکمت کی (ان) باتوں میں سے ہیں جو (وقتاً فوقتاً) آپ کا ربّ آپ کی طرف وحی کرتا رہتا ہے۔

قرآن حکیم کی قسم کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے رسول آپ یقیناً رسولوں میں سے ہیں یعنی آپ سچے رسول ہیں اور یہ کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّبِعُوْنِ، هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○

(الزخرف۔ ۶۱)

اور (اے رسول، کہہ دیجئے) میری پیروی کئے چلے جاؤ، صراط مستقیم یہی ہے۔

(نوٹ:۔ صراط مستقیم کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی آیت ۵ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ) (اے رسول، یہ قرآن) غالب اور رحم کرنے والے (اللہ) کا نازل کردہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الٓمّٓ ○ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ○

(الٓمّٓ تنزیل ۔ ۱و۲)

الٓمّٓ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب کا نزول رب العالمین کی طرف سے ہے

آگے فرمایا (لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ أُنْذِرَ آبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُونَ) (اے رسول، آپ کی بعثت اور قرآن مجید کے نزول کا مقصد یہ ہے) کہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے آباء واجداد کو ڈرایا نہیں گیا تھا اور (یہی سبب ہے کہ) وہ غافل ہیں (انہیں علم نہیں کہ توحید کیا ہے اور اسلام کیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ أَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ○

(الٓمّٓ تنزیل ۔ ۳)

(اور اے رسول) کیا یہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول نے اسے خود بنا لیا ہے (نہیں، یہ بات نہیں ہے) بلکہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے (اسی نے اس کو نازل کیا ہے) تاکہ آپ ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے (ماضی قریب میں) کوئی رسول نہیں آیا شاید (آپ کے ڈرانے سے) یہ لوگ ہدایت پر آجائیں۔

آگے فرمایا (لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ) (اے رسول، آپ ان کو ڈرائیں لیکن یہ سمجھ لیں کہ) ان میں سے اکثر جن پر (اللہ کی) بات (پہلے سے) ٹھہر چکی ہے ایمان نہیں لائیں گے۔ (یعنی اکثر لوگ ہٹ دھرمی کریں گے اور ہٹ دھرمی کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے) (إِنَّا جَعَلْنَا فِىٓ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلٰلًا فَهِىَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ) ہم نے ان کی گردنوں میں (بڑے بڑے) طوق ڈال دیئے ہیں جو (ان کی) ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں (ان کی وجہ سے) یہ (لوگ) سر اونچا کئے ہوئے (کھڑے) ہیں۔

جب سر اونچا ہو جائے تو راستہ کیسے نظر آئے (وَجَعَلْنَا مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ) مزید برآں ہم نے ان کے آگے بھی دیوار کھڑی کر دی ہے اور پیچھے بھی دیوار (کھڑی کر دی ہے) پھر ہم نے ان کو ڈھانک بھی دیا ہے لہذا وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آباء واجداد کی تقلید کا پٹہ اس

شدت سے اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے کہ اس کی وجہ سے نہ اُن کا سر نیچے ہو سکتا ہے اور نہ ان کی آنکھیں نیچے ہو سکتی ہیں کہ راستہ دیکھ لیں۔ تقلید کے طوق نے ان کو اس قدر مفلوج کر دیا ہے کہ وہ صحیح راستہ دیکھنے سے محروم ہو گئے ہیں۔ مزید برآں ان کے آگے بھی ہٹ دھرمی اور حق پوشی کی دیوار کھڑی ہے اگر وہ کسی طرح سر نیچا بھی کر لیں تو اس دیوار کی وجہ سے ان کو راستہ نظر نہیں آئے گا۔ اگر سر کو موڑ کر پیچھے دیکھیں تو پیچھے بھی دیوار کھڑی ہے۔ پیچھے بھی انہیں راستہ نظر نہیں آئے گا۔ یہی نہیں بلکہ ان کے اوپر تعصب کا پردہ پڑا ہوا ہے لہٰذا راستہ نظر آنے کا کوئی امکان باقی نہیں ہے سر کا اونچا ہونا کہ نیچے کچھ دکھائی نہ دے، پھر دونوں طرف دیواروں کا کھڑا ہونا اور آنکھوں کے آگے پردہ پڑ جانا ان حالات میں راہ حق کا دیکھنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ایک بات نہیں کئی باتیں ان کی محرومی کا سبب بنی ہوئی ہیں۔

(وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ) لہٰذا (اے رسول) ان کے لئے یکساں ہے خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ لوگ (اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے) ایمان نہیں لائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان آیات کا نزول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک قسم کی تسلی ہے تاکہ آپ کافروں کی اکثریت کے ایمان نہ لانے سے آزردہ نہ ہوں اور پہلے سے جان لیں کہ اکثریت ایمان قبول نہیں کرے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ (یوسف - ۱۰۳) آپ کی حرص کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ آگے فرمایا (اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ) (اے رسول) آپ تو اسے ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور بغیر دیکھے رحمٰن سے ڈرے تو (اے رسول) ایسے شخص کو آپ مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری سنا دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ، وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ (فاطر - ۱۸)

اور (اے رسول) آپ تو انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور (سب کو) اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ○ (الملک - ۱۲)

(اے رسول) جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ) بے شک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے۔ جو کچھ انہوں نے آگے بھیج دیا اور جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے ہم سب لکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَالْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ○

(الحج - ۶ تا ۷)

یہ (تمام چیزیں اس بات کی دلیل ہیں) کہ اللہ ہی برحق (الٰہ) ہے، وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ (قیامت کے دن) اللہ ان تمام لوگوں کو جو قبروں میں ہیں (زندہ کر کے) اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَارَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً، كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا، اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(الجاثیۃ - ۲۶ تا ۲۹)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے، پھر وہی تم کو موت دے گا، پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو اس دن اہل باطل نقصان میں ہوں گے اور (اے رسول) آپ ہر جماعت (کے لوگوں کو) دیکھیں گے کہ دوزانو بیٹھے ہیں، ہر جماعت (کے لوگوں) کو ان کے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (پھر) ان سے کہا جائے گا آج تمہیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔ ہماری یہ کتاب تمہارے متعلق (تمام باتیں) سچائی کے ساتھ بیان کرے گی، جو کچھ تم کرتے تھے ہم اسے لکھواتے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ○ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ○

(قٓ - ۱۷، ۱۸)

جب (انسان کوئی کام کرتا ہے تو) دو ضبط کرنے والے جو (اس کے) دائیں بائیں (ضبط کرنے کے لئے تیار) بیٹھے ہوتے ہیں (اس کام کو ضبط کر لیتے ہیں۔ اسی طرح) وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالنے پاتا کہ (اس کے لکھنے کے لئے بھی)

اس کے پاس ایک نگران تیار رہتا ہے۔

ان تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانوں کے اعمال لکھے جارہے ہیں۔

(مَاقَدَّمُوْا) سے مراد وہ اعمال ہیں جو انسان اپنی دنیوی زندگی میں کرتا ہے اور موت سے پہلے ذخیرہ آخرت کرلیتا ہے اور (وَاٰثَارَهُمْ) سے مراد صدقات جاریہ اور وہ اعمال ہیں جو انسان کے مرنے کے بعد اس کی ترغیب سے یا اس کی پیروی میں بعد والے کرتے ہیں۔ یہ اعمال بھی اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ تمام اعمال جو انسان خود کرے یا اس کی ترغیب یا اس کے بہکانے کی وجہ سے دوسرے کریں وہ بھی لکھ لئے جاتے ہیں اور قیامت کے دن جزاء یا سزا کا فیصلہ لوگوں کے اعمال کے مطابق ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ○ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ○

(اذا السماء انفطرت ۔ ۴ و ۵)

جب قبروں کو الٹ پلٹ کیا جائے گا (تو اس وقت) ہر شخص کو معلوم ہوجائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا تھا اور وہ کیا پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ○

(لا اقسم بیوم القیمۃ ۔ ۱۳)

اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کون کون سے عمل آگے بھیجے تھے اور کون کون سے عمل پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ

(صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ ۲/۱۴)

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے۔ ایک چیز صدقہ جاریہ، دوسری چیز وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسری چیز نیک اولاد جو اس کے لئے دعاء کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انسان کوئی ایسا کام کرجائے جس سے بعد والے بھی فائدہ اٹھائیں مثلاً مسجد، سرائے وغیرہ کی تعمیر یا ایسا کوئی علمی کام کرجائے جس سے بعد والے مستفید ہوں (مثلاً شاگرد، تصنیفات وغیرہ) یا نیک اولاد چھوڑ جائے جو اس کے لئے دعاء کرتی رہے تو ان سب صورتوں میں اس کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے اور یہ سب چیزیں (اٰثَارَهُمْ) کی تفسیر ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً

جو شخص اسلام میں اچھی بات جاری کرے پھر

فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ (صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنۃ حسنۃ جزء ۲ صـ ۳۶۵)

اس کے بعد لوگ اس پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بُری بات جاری کرے اور اس کے بعد لوگ اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس کے لئے بھی لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہیں ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا (صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنۃ حسنۃ جزء ۲ صـ ۳۶۶)

جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی اجر ملے گا اور ان لوگوں کا ثواب کچھ کم نہیں ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے تو اس پر گمراہی پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ کچھ کم نہیں ہوگا۔

یہ حدیثیں بھی گویا (اٰثَارَهُمْ) کی تفسیر ہیں۔

آگے فرمایا (وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ) اور (اے رسول) ہر چیز کو ہم نے روشن کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں بھی لکھ رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ (الحدید ۔ ۲۲)

(اور اے لوگو) جو مصیبت بھی زمین پر نازل ہوتی ہے وہ اس سے قبل کہ ہم اسے پیدا کریں کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوتی ہے، یہ کام اللہ کے لئے آسان ہے۔

الغرض انسان کے تمام اعمال اس کے نامۂ اعمال میں بھی لکھے جا رہے ہیں اور لوح محفوظ میں بھی پہلے سے لکھے ہوئے ہیں۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے بغیر اس کو دیکھے ڈرتے رہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہی درحقیقت ہدایت کا ذریعہ ہے۔

اے ایمان والو، اپنی دنیوی زندگی میں ایسے اعمال کیجئے جو آخرت میں آپ کے لئے باعث اجر ہوں اور ایسے اعمال چھوڑ جائیے جن کا اجر بعد میں بھی آپ کے لئے لکھا جاتا رہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحٰبَ
الْقَرْيَةِ إِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾
إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ
فَقَالُوْٓا إِنَّآ إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾
قَالُوْا مَآ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
وَمَآ أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا
رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ

لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوٓا إِنَّا
تَطَيَّرْنَا بِكُمْ، لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوا طَٰٓئِرُكُم
مَّعَكُمْ، أَئِن ذُكِّرْتُم، بَلْ أَنتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ
أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ
قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾

اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا
وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا لِيَ لَآ
اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ
لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا
وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ

الْجَنَّةَ، قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ
وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ
بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ
وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا
هُمْ خَامِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ان سے ایک گاؤں والوں کا قصہ بیان کیجئے جب اس گاؤں میں (ہمارے) رسول پہنچے ﴿۱۳﴾ (یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے، انہوں نے ان دونوں رسولوں کو جھٹلایا تو پھر ہم نے (ان دونوں کی) مدد کے لئے تیسرے رسول کو بھیج

دیا، ان تینوں نے کہا ہم یقیناً تمہاری طرف رسول (بنا کر بھیجے گئے) ہیں (۱۴) (گاؤں والوں نے) کہا تم ہم ہی جیسے آدمی ہو، رحمٰن نے (تم پر) کوئی چیز نازل نہیں کی، تم جھوٹ بولتے ہو (۱۵) انہوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں (۱۶) اور ہمارے ذمہ تو بس صاف صاف (اللہ کے احکام کو) پہنچا دینا ہے (۱۷) (گاؤں والوں نے) کہا ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم (اپنی تبلیغ سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تم کو دردناک تکلیف پہنچے گی (۱۸) (رسولوں نے) کہا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے، اگر تم کو نصیحت کی گئی تو کیا (تم سمجھتے ہو نحوست نصیحت کی وجہ سے آئی ہے؟ نہیں) بلکہ (نحوست تمہارے برے اعمال کا نتیجہ ہے) تم لوگ (فسق و فجور میں) حد سے بڑھ گئے ہو (۱۹) (اسی اثناء میں) شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا: اے میری قوم، رسولوں کی پیروی کرو (۲۰) (یعنی) ایسے لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے اجرت نہیں مانگتے اور سیدھے راستہ پر چل رہے ہیں (۲۱) اور مجھے کیا (عذر) ہے کہ میں اس ہستی کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے (۲۲) کیا میں اُسکے علاوہ ایسوں کو الٰہ بناؤں کہ اگر رحمٰن مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو ان کی سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آسکے اور نہ وہ مجھ کو (اللہ کے عذاب سے) چھڑا سکیں (۲۳) اس صورت میں تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا (۲۴) میں تو تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں لہٰذا تم میری بات سنو (۲۵) (بالآخر جب وہ مر گیا تو اس سے) کہا گیا جنت میں داخل ہو جا، اس نے کہا کاش میری قوم کو معلوم ہو جاتا (۲۶) کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے معزز لوگوں میں شامل کر دیا (۲۷) ہم نے اس شخص (کی موت) کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم اتارنے والے تھے (۲۸) وہ تو بس ایک زوردار آواز تھی (جس نے ان کا کام تمام کر دیا اور) وہ اسی وقت سب بجھ کر رہ گئے (۲۹)

معانی و مصادر

(عَزَّزْنَا) عَزَّزَ، یُعَزِّزُ، تَعْزِیْزٌ (باب تفعیل) مدد کرنا، تعظیم کرنا، عظمت دینا۔

(تَطَیَّرْنَا) تَطَیَّرَ، یَتَطَیَّرُ، تَطَیُّرٌ (باب تفعّل) نحوست لینا (طَآئِرٌ = وہ چیز جس کو باعث نحوست سمجھا جائے)۔

(لَنَرْجُمَنَّ) رَجَمَ، یَرْجُمُ، رَجْمٌ (ن) پتھر مارنا۔

(اَقْصَا) قَصَا، یَقْصُوْ، قَصْوٌ وقُصُوٌّ وقَصَآءٌ وقَصًا (ن) دور ہونا۔

قَصِیَ، یَقْصٰی، قصًا (س) دور ہونا۔

(یُنْقِذُوْنَ) اَنْقَذَ، یُنْقِذُ، اِنْقَاذٌ (باب افعال) چھڑانا۔

(صَیْحَةً) صَاحَ، یَصِیْحُ، صَیْحٌ وصَیْحَةٌ وصِیَاحٌ وصَیْحَانٌ (ض) چیخنا۔

(خٰمِدُوْنَ) خَمَدَ، یَخْمُدُ، خَمْدٌ وخُمُوْدٌ (ن وس) بجھ جانا، آگ ٹھنڈی ہو جانا۔

تفسیر کافر برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عبرت کے لئے ایک بستی والوں کا حال سنایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ) اور (اے رسول) ان سے ایک گاؤں والوں کا قصہ بیان کیجئے جب اس گاؤں میں (ہمارے) رسول پہنچے (إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا إِنَّآ إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ) یعنی جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا (پھر) ہم نے تیسرے (رسول) سے ان کی مدد کی (یعنی تیسرا رسول بھیج دیا)۔ ان تینوں نے (اپنی قوم سے) کہا ہم یقیناً تمہاری طرف رسول (بنا کر بھیجے گئے) ہیں (قَالُوْا مَآ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُوْنَ) (بستی والوں نے کہا: تم ہم ہی جیسے آدمی ہو، رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم جھوٹ بولتے ہو (کہ تم رسول ہو اور تم پر رحمٰن نے کوئی کتاب اتاری ہے) (قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ) انہوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں (وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ) اور اے لوگو (تم نہیں مانتے تو نہ مانو) ہمارے ذمہ تو بس صاف صاف (اللہ کے احکام کو) پہنچا دینا ہے (اور وہ ذمہ داری ہم نے پوری کر دی) (قَالُوْٓا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيْمٌ) (بستی والوں نے) کہا ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم (اپنی تبلیغ سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تم کو دردناک تکلیف پہنچے گی (قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ) (رسولوں نے) کہا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے اگر تم کو نصیحت کی گئی تو کیا (تم سمجھتے ہو کہ نحوست نصیحت کی وجہ سے ہے۔ نہیں نحوست کو تمہارے ایمان نہ لانے کا نتیجہ ہے) تم لوگ (کفر میں) حد سے آگے نکل گئے ہو (وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ) (یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ) شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا: اے میری قوم، رسولوں کی پیروی کرو (اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ) (یعنی) ایسے لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے اور (وہ) سیدھے راستے پر ہیں (وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ) اور مجھے کیا (عذر) ہے کہ میں اس ہستی کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے (ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ ءَالِهَةً إِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ) کیا میں رحمٰن کے علاوہ ایسے لوگوں کو الٰہ بناؤں کہ اگر رحمٰن مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو ان کی سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ وہ مجھ کو رحمٰن کے عذاب سے چھڑا سکیں (إِنِّيْٓ إِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ) اگر میں ایسا کروں تو میں صریح گمراہی میں (مبتلا) ہو جاؤں گا (إِنِّيْٓ ءَامَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ) میں تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں لہٰذا تم میری

بات سنو (قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ) (بالآخر جب وہ شخص مرگیا تو اس سے کہا گیا: جنت میں داخل ہوجا۔ اس نے کہا) کاش میری قوم کو معلوم ہوجاتا (بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ) کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے معزز لوگوں میں شامل کردیا (تاکہ وہ بھی میری طرح ایمان لاکر یہی مقام حاصل کرتے) (وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ) اس (کی موت) کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا (جو انہیں نیست ونابود کرتا) اور نہ ہم اتارنے والے تھے (نہ ہمیں اس کی ضرورت تھی) (اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ) وہ تو بس ایک زوردار آواز تھی (جس نے ان کا کام تمام کردیا اور) وہ سب بجھ کر رہ گئے۔

اس قصہ کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح اس بستی کے لوگوں نے ایمان قبول نہیں کیا اور تباہ وبرباد کردئے گئے اسی طرح اگر کفار مکہ نے ایمان قبول نہیں کیا تو وہ بھی تباہ وبرباد کردئے جائیں گے۔

اس قصہ میں کفار مکہ کو ایک قسم کی دھمکی دی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قسم کی تسلی دی گئی ہے کہ آپ گھبرائیں نہیں، وقت مقررہ پر یہ لوگ ہلاک کردئے جائیں گے۔

بدشگونی اور نحوست کے مسائل

① <u>بدشگونی نہ لے، بدشگونی کوئی چیز نہیں۔ جس کام کا ارادہ کیا ہے اسے کرے۔ بدشگونی کی وجہ سے کام سے باز نہ رہے۔ بدشگونی شرک ہے۔</u>

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا طِيَرَةَ (صحیح بخاری کتاب الطب باب الطیرۃ جزء ۷ ص۱۷ وصحیح مسلم کتاب السلام باب لا عدوی ولا طیرۃ جزء ۲ ص۲۸۸) — بدشگونی کوئی چیز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ حزء ۱۷ ص۱۹۸) — بدشگونی لینا شرک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ — بدشگونی محض ایک وہم ہے جو تمہارے دل

فَلَا یَصُدَّنَّکُمْ (صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکہانۃ جزء ۲ ص۲۹)

میں گذرتا ہے لیکن اس وہم کی وجہ سے تم اپنا کوئی کام نہ چھوڑا کرو۔

(۲) کسی چیز میں نحوست کا عقیدہ نہ رکھے اگر نحوست ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنْ کَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ (صحیح بخاری کتاب النکاح باب یتقی من شوم المراۃ جزء ۷ ص۱۰ وصحیح مسلم کتاب السلام باب الطیرۃ جزء ۲ ص۲۹۱)

اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

(۳) صفر کے مہینے کو اور الّو کو منحوس نہ سمجھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لَاعَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ (صحیح بخاری کتاب الطب باب الفال جزء ۷ ص۱۷۵ وصحیح مسلم کتاب السلام باب لاعدوی جزء ۲ ص۲۸۸)

بیماری کا اُڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں، بدشگونی کوئی چیز نہیں، اُلّو کی نحوست کوئی چیز نہیں اور صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں (یہ محض اوہام ہیں)۔

عمل

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے ورنہ تباہی یقینی ہے۔

اے ایمان والو، بے خوف وخطر تبلیغ کیا کیجئے۔ اگر دنیا میں آپ کو اس کا اجر نہ ملا تو آخرت میں تو ملنا یقینی ہے۔

يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ
مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ
يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ
اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ
اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنۡ
كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۚ
اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا
فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ
وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ
اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ
كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

ترجمہ بندوں پر افسوس ہے کہ جب (کبھی) ان کے پاس رسول آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے ﴿۳۰﴾ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی امتوں کو نیست و نابود کر دیا اور اب وہ لوگ ان کے پاس لوٹ کر نہیں آ سکتے ﴿۳۱﴾ اور (قیامت کے روز) یہ سب ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے ﴿۳۲﴾ اور (اے رسول، اگر ان کو دوبارہ زندہ ہونا ممکن نظر نہ آئے) تو مُردہ زمین (میں) ان کے لئے نشانی ہے، ہم اس کو زندہ کرتے ہیں پھر اس سے غلّہ اگاتے ہیں پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور ہم اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کرتے ہیں اور

اس میں چشمے جاری کرتے ہیں (۳۴) تاکہ یہ اس کے پھل کھائیں اور (اے رسول) ان کے ہاتھوں نے ان پھلوں کو نہیں بنایا (یہ سب کچھ ہمارا احسان ہے) تو یہ ہمارا شکر کیوں نہیں کرتے (۳۵) پاک و بے عیب ہے (وہ اللہ) جس نے ان چیزوں کے جو زمین سے اگتی ہیں، خود انسانوں کے اور ان چیزوں کے جن کا انسانوں کو علم نہیں سب کے جوڑے بنائے (۳۶)

معانی و مصادر

(حَسْرَةٌ) حَسِرَ، یَحْسَرُ، حَسَرٌ وحَسْرَةٌ (س) حسرت ہونا، پچھتانا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

(الانبیاء ۔ الم)

اور (اے رسول) آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تھا تو جن لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا تھا ان کو بالآخر اس عذاب نے آگھیرا جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت زیر تفسیر میں فرمایا (یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ) بندوں پر افسوس ہے کہ جب (کبھی) ان کے پاس کوئی رسول آیا تو انہوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا (اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ) کیا انہیں نہیں معلوم کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو (رسولوں کا مذاق اڑانے کی وجہ سے) ہلاک کر دیا اور اب وہ ان کے پاس لوٹ کر نہیں آ سکتے (وہ صفحۂ ہستی سے اس طرح مٹا دیئے گئے کہ ان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا۔ اگر کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمسخر کرنے سے باز نہیں آئے تو ان کا بھی یہی حشر ہوگا) (وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ) اور (پھر) یہ سب (قیامت کے دن) ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے (اور اس دن ہم ان سب سے سمجھ لیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ○ لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ○ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ○

(مریم ۔ ۹۳ تا ۹۵)

آسمانوں میں اور زمین میں جتنے بھی (اب) ہیں (یا پہلے کبھی تھے) سب رحمٰن کے سامنے بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔ اللہ نے ان سب کو گھیر رکھا ہے اور ان سب کو گن بھی رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک اللہ کے پاس تنہا آئے گا۔

کفار کی عقل میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ مرنے کے بعد کس طرح زندہ ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو سمجھانے کے لئے فرمایا (وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ) اور (اے رسول، دوبارہ زندہ کرنے کے سلسلہ میں) ان کے لئے مردہ زمین (میں) ایک نشانی ہے (زمین مردہ ہوتی ہے) ہم اسے زندہ کر دیتے ہیں اور (پھر) اس سے غلہ اگاتے ہیں پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں (وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ) اور (یہی نہیں) ہم اس میں کھجوروں کے اور انگوروں کے باغ پیدا کرتے ہیں اور اس میں چشمے جاری کرتے ہیں (لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ) تاکہ یہ اس کے پھل کھائیں اور (کیونکہ یہ سب کچھ ہم کرتے ہیں) ان کے ہاتھ ان (پھلوں) کو نہیں بناتے (یہ سب ہماری کاریگری ہے) تو پھر یہ (ہمارا) شکر (کیوں) نہیں ادا کرتے (سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ) پاک و بے عیب ہے (وہ اللہ) جس نے ان چیزوں کے جو زمین سے اگتی ہیں، ان کی جنس کے اور ان چیزوں کے جن کا انہیں علم نہیں (سب کے) جوڑے بنائے۔

نباتات میں بھی جوڑے ہوتے ہیں: نر اور مادہ، انسانوں میں بھی جوڑے ہوتے ہیں: مرد اور عورت غرض یہ کہ ہر چیز کے جوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

اور ہر چیز کی ہم نے دو جنسیں بنائیں تاکہ تم (ہماری قدرت کی نشانیاں دیکھ کر) نصیحت حاصل کرو۔

(الذاریات - ۴۹)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً، وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کی بیوی کو بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (پیدا کر کے زمین پر) پھیلا دیا۔ (اے لوگو) اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے بھی ڈرا کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی سزا میں تم پکڑے جاؤ) بے شک اللہ تم کو دیکھ

رہا ہے۔

الغرض تمام چیزوں کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی توحید و یکتائی کی زبردست نشانی ہے۔

عمل

اے لوگو، کسی گذشتہ رسول کا مذاق نہ اڑائیے، ہر رسول پر ایمان لائیے اور اب اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائیے۔

اے لوگو، قیامت کا یقین رکھیئے۔ قیامت کے دن آپ اسی طرح زندہ ہو جائیں گے جس طرح مردہ زمین بارش سے زندہ ہو جاتی ہے اور لہلہانے لگتی ہے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے کہ اس نے آپ کے لئے کیسے کیسے پھل پیدا کئے۔ آپ ان پھلوں کو پیدا نہیں کر سکتے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ، نَسْلَخُ مِنْهُ
النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾
وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى
عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾
لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِىْ لَهَآ اَنْ
تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ
النَّهَارِ وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ

یَسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

ترجمہ اور ان کے لئے (اللہ کی قدرت کی) ایک نشانی رات بھی ہے، اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو ان پر تاریکی چھا جاتی ہے (۳۷) اور سورج (بھی ایک نشانی ہے وہ) اپنے مستقر کی طرف چلا جا رہا ہے، یہ (اللہ) غالب اور علم والے کا حکم ہے (جس کی وہ تعمیل کر رہا ہے) (۳۸) اور چاند (کو ہم نے بنایا، وہ بھی ہماری قدرت کی ایک نشانی ہے)، ہم نے اس کی منزلیں مقرر کیں (جن منزلوں سے گذرتا ہوا وہ گھٹتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ کھجور کی ایک پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے (۳۹) نہ سورج ہی کے لئے ممکن ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے، سب اپنے اپنے مدار پر تیر رہے ہیں (۴۰)

معانی و مصادر (نَسْلَخُ) سَلَخَ، یَسْلَخُ، سَلْخٌ (ف) گزارنا، گذر جانا، کھینچنا، کھال اتارنا۔
(مُظْلِمُوْنَ) اَظْلَمَ، یُظْلِمُ، اِظْلَامٌ (باب افعال) تاریک ہونا، تاریک کرنا۔
(مُسْتَقَرٌّ) اِسْتَقَرَّ، یَسْتَقِرُّ، اِسْتِقْرَارٌ (باب استفعال) رہنا، ثابت ہونا (مُسْتَقَرٌّ = رہنے کی جگہ۔
(عُرْجُوْنٌ) عَرَجَ، یَعْرَجُ، عَرْجٌ (ف و س) لنگ ہو جانا (عُرْجُوْنٌ = کھجور کی سوکھی ٹہنی جو ٹیڑھی ہو جائے)۔
(قَدِیْمٌ) قَدَمَ، یَقْدُمُ، قِدَمٌ و قَدَامَةٌ (ن و ک) پرانا ہونا۔
(یَنْبَغِیْ) اِنْبَغٰی، یَنْبَغِیْ، اِنْبِغَاءٌ (باب انفعال) آسان ہونا، شایان شان ہونا۔
(یَسْبَحُوْنَ) سَبَحَ، یَسْبَحُ، سَبْحٌ (ف) پانی میں تفریح کرنا، سونا، ٹھہر جانا، معاش میں تصرف کرنا، کھودنا، ہجوم کا چلنا، تیرنا۔

تفسیر توحید کی مزید نشانیاں بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ) اور ان (کافروں) کے لئے (اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت کی) ایک نشانی رات بھی ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں (کیا کوئی دوسرا یہ کام کر سکتا ہے، ہرگز نہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ (اے رسول، آپ ان سے پوچھیے: بتاؤ

الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(القصص ۔ ۷۱ تا ۷۳)

اگر اللہ ہمیشہ قیامت کے دن تک تم پر رات کر دے تو اللہ کے علاوہ وہ کونسا الٰہ ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، تو کیا تم سنتے نہیں (کہ تم سے کیا کہا جا رہا ہے) (اور اے رسول، آپ ان سے) پوچھیے: بتاؤ اگر اللہ ہمیشہ یوم قیامت تک تم پہ دن کر دے تو اللہ کے علاوہ کونسا الٰہ ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم آرام کر سکو تو کیا تم دیکھتے نہیں (کہ تم کہاں بھٹک رہے ہو) اور (اے لوگو) اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم (رات کو) آرام کر سکو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس نعمت پر) اللہ کا شکر ادا کرو۔

آگے فرمایا (وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ) اور سورج (بھی اللہ کی توحید کی ایک نشانی ہے وہ) اپنے مستقر کی طرف چلا جا رہا ہے، یہ (اللہ) غالب اور علم والے کا حکم ہے (جس کی وہ تعمیل کر رہا ہے)۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ الشمس والقمر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو تم جانتے ہو وہ کہاں جاتا ہے۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (مشرق سے نکلنے کی) اجازت مانگتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے اور وہ زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور مشرق سے نکلنے کی اجازت مانگے گا لیکن اس کو نکلنے کی اجازت نہ دی جائے گی بلکہ یہ حکم ہوگا جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا پھر وہ مغرب سے نکلے گا

یحسبان جزء ۲۳ ص ۱۳۱)

اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ سورج اپنے مستقر کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ اللہ غالب اور علم والے کا حکم ہے (جس کی وہ تعمیل کر رہا ہے)۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمًا اَتَدْرُوْنَ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہِ الشَّمْسُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ تَجْرِیْ حَتّٰی تَنْتَہِیَ اِلٰی مُسْتَقَرِّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَۃً فَلَا تَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی یُقَالَ لَھَا ارْتَفِعِیْ ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَۃً مِنْ مَّطْلِعِھَا ثُمَّ تَجْرِیْ حَتّٰی تَنْتَہِیَ اِلٰی مُسْتَقَرِّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَۃً فَلَا تَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی یُقَالَ لَھَا ارْتَفِعِیْ ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَۃً مِّنْ مَّطْلِعِھَا ثُمَّ تَجْرِیْ لَا یَسْتَنْکِرُ النَّاسُ مِنْھَا شَیْئًا حَتّٰی تَنْتَہِیَ اِلٰی مُسْتَقَرِّھَا ذٰلِکَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَیُقَالُ لَھَا ارْتَفِعِیْ اَصْبِحِیْ طَالِعَۃً مِّنْ مَّغْرِبِکِ فَتُصْبِحُ طَالِعَۃً مِّنْ مَّغْرِبِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَتٰی ذَاکُمْ ذَاکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان جزء اول ص ۷۸)۔

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آتا ہے۔ وہاں سجدہ میں گر پڑتا ہے پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو حکم ہوتا ہے اٹھ جا اور جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا۔ وہ لوٹ جاتا ہے اور اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے نیچے آتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے اٹھ جا اور جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا پھر وہ (حسب معمول) اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے اسی طرح بار بار ہوتا رہتا ہے۔ ہر بار اس سے کہا جاتا ہے اٹھ جا اور جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا۔ وہ (حسب معمول) مشرق سے نکلتا ہے لوگو، اس کی چال میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا یہاں تک کہ (ایک دن ایسا آئے گا) کہ وہ عرش کے نیچے اپنے ٹھہرنے کی جگہ آئے گا تو اس سے کہا جائے گا اٹھ جا اور مغرب کی طرف سے طلوع ہو پھر وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کب ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب کسی کو جو پہلے سے

ایمان نہ لایا ہو ایمان لانا فائدہ نہ دیگا اور جس نے اپنے ایمان (کے زمانہ) میں اس سے پہلے نیک عمل نہ کئے ہوں تو (سورج کے مغرب سے نکلنے کے بعد) نیک عمل کرنا بھی فائدہ مند نہ ہوگا۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ سورج اللہ تعالیٰ کے حکم سے برابر مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگے بڑھتا رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ آگے بڑھنے سے رک جائے گا اور مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہی جگہ جہاں وہ جاکر رک جائیگا اور پھر مغرب سے طلوع ہوگا اس کا مستقر ہے۔

نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ کے عرش اور سورج کے سجدہ کرنے کی کیفیت ہمارے علم وادراک سے باہر ہے لہذا ہمیں ان پر صرف ایمان لانا چاہئے اور ان کی اصل حقیقت کو اللہ تعالےٰ کے حوالے کردینا چاہئے۔ وہی جانتا ہے کہ عرش کی کیا کیفیت ہے اور سورج سجدہ کیسے کرتا ہے۔ سورج، چاند، تاروں، پہاڑوں اور دوسری اشیاء کے سجدہ کرنے کے سلسلے میں سورۃ حج کی آیت ۱۸ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

آگے فرمایا (وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ) اور چاند (کو ہم نے بنایا، وہ بھی ہماری توحید اور قدرت کی ایک نشانی ہے) ہم نے اس کی منزلیں مقرر کیں (جن منزلوں سے گذرتا ہوا وہ حدِ کمال کو پہنچ جاتا ہے اور پھر گھٹتا چلا جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی ٹہنی کے مثل ہوجاتا ہے۔

چاند کی منزلوں اور ان منزلوں کے مقصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ، مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ○

(یونس - ۵، ۶)

وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے منازل مقرر کئے تاکہ تم (ماہ و) سال کو شمار کرسکو اور (ماہانہ اور سالانہ) حساب وکتاب رکھ سکو، یہ سب کچھ اللہ نے حق کے ساتھ پیدا کیا ہے، وہ علم والوں کے لئے اپنی آیتوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہا ہے (تاکہ سمجھنے میں الجھن نہ ہو) بے شک رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور آسمان اور زمین میں جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس میں ڈرنے والوں کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔

الغرض چاند کی منزلیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے مقرر کیں کہ (ماہ و) سال بنیں اور پھر ان کے مطابق

حساب (وکتاب) رکھا جاسکے۔

آگے فرمایا (لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ، وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ) نہ سورج ہی کے لئے ممکن ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے۔ سب اپنے اپنے مدار پر تیر رہے ہیں۔

تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار پر گھوم رہے ہیں، کوئی اپنے مدار کو چھوڑ کر کسی اور جگہ نہیں جا سکتا، لہٰذا نہ کوئی کسی دوسرے سے ٹکرا سکتا ہے اور نہ سبقت کر سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے اور اس میں اس کی توحید اور قدرت کی زبردست نشانی ہے۔ کاش مشرکین ان چیزوں پر غور کرتے اور شرک سے توبہ کر لیتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(الاعراف - ۵۴)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا، وہی دن کو رات سے ڈھانک دیتا ہے (گویا) رات، دن کی طلب میں تیزی کے ساتھ دوڑتی چلی آتی ہے۔ اسی نے سورج، چاند اور تاروں کو اپنے حکم سے مسخر کر دیا، خبردار ہو جاؤ مخلوق اسی کی ہے (لہٰذا اس کی مخلوق میں) حکم بھی اسی کا (چلتا ہے) (اور) اللہ رب العالمین بہت بابرکت ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی توحید کی نشانیوں پر غور کیجئے اور شرک سے توبہ کیجئے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا
لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾
وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ
لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا
رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾

ترجمہ اور ان کے لئے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم ان کی نسلوں کو بھری کشتیوں میں اٹھا لیتے ہیں (اور وہ کشتیاں سطح آب پر چلتی رہتی ہیں) ﴿۴۱﴾ اور ان ہی کے مثل ہم نے ان کے لئے اور چیزیں بھی پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں ﴿۴۲﴾ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پھر نہ تو ان کا کوئی فریادرس ہو اور نہ ان کو (اس مصیبت سے) نجات مل سکے ﴿۴۳﴾ مگر یہ ہماری رحمت ہے (کہ انہیں غرق نہیں کرتے) اور ایک مدت تک (ان کو دنیوی ساز و سامان کا) فائدہ پہنچاتے ہیں ﴿۴۴﴾

معانی و مصادر (مَشْحُوْنَ) شَحَنَ، يَشْحَنُ، شَحْنٌ (ف) کشتی بھرنا، دفع کرنا۔
(حَمَلْنَا) حَمَلَ، يَحْمِلُ، حَمْلٌ و حُمْلَانٌ (ض) حاملہ ہونا، پیٹھ پر اٹھانا۔

(صَرِیْخٌ) صَرَخَ ۔ یَصْرُخُ ، صُرَاخٌ وصَرِیْخٌ (ن) چیخنا ، فریاد کرنا (صَرِیْخٌ = فریاد رس)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ) اور (اے رسول) ان کے لئے (ہماری توحید کی) ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم ان کی نسلوں کو بھری کشتیوں میں اٹھا لیتے ہیں (اور وہ کشتیاں سطح آب پر چلتی رہتی ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
(النحل - ۱۴)

اور (اے رسول) آپ دیکھتے ہیں کہ کشتیاں (کس طرح) پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہیں (یہ اس کی قدرت کی کتنی زبردست نشانی ہے) اور (اے لوگو، اس نے سمندر کو اس لئے بھی مسخّر کیا ہے تاکہ تم (کشتیوں میں بیٹھ کر سفر کرو اور تجارت کے ذریعہ) اللہ کا فضل تلاش کرو اور (اے لوگو، یہ تمام نعمتیں اس نے تم کو اس لئے دی ہیں) تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو (اور اس کے احکام پر چلتے رہو)۔

آگے فرمایا (وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ) اور کشتی ہی کے مثل ہم نے ان کے لئے اور چیزیں بھی پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔

سمندر میں کشتیوں کو سنبھالے رکھنا اور مسافروں کو ڈوبنے سے بچانا یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ کام کوئی نہیں کر سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ) اگر ہم چاہیں تو انہیں (جبکہ یہ کشتیوں پر چلے جا رہے ہوں) غرق کر دیں تو پھر (یہ کتنا ہی چیخیں) نہ ان کو کوئی فریاد رس مل سکے اور نہ ان کو مصیبت سے نجات مل سکے (اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ) مگر یہ ہماری رحمت ہے (کہ انہیں غرق نہیں کرتے) اور ایک مدت تک کے لئے انہیں (دنیاوی وعارضی) فائدہ اٹھانے کے لئے (زندہ رکھتے ہیں)۔

عمل

اے لوگو، سمندر میں آپ کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اگر وہ غرق کرنا چاہے تو آپ کا فریاد رس کوئی نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے لہٰذا صرف اسی کو الٰہ مانیئے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ
اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا
عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس سے ڈرو جو تمہارے آگے بھی ہے اور تمہارے پیچھے بھی ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو یہ غفلت برتتے ہیں) ﴿۴۵﴾ اور جب کبھی ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے تو یہ اس سے روگردانی کرتے ہیں ﴿۴۶﴾

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ) اور (اے رسول) جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ اس ہستی سے ڈرو جو تمہارے آگے بھی ہے اور جو تمہارے پیچھے بھی ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو یہ اس سے نہیں ڈرتے، بدستور شرک کرتے رہتے ہیں) (وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ) اور جب کبھی ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں (اگر اس نشانی پر غور کرتے اور اس سے عبرت حاصل کرتے تو یہ یقیناً سیدھے راستہ پر آجاتے)۔

حصولِ رحمت کے لئے اللہ تعالیٰ کا ڈر بہت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ○

(الاعراف - ۱۵۶)

اور میری رحمت تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، البتہ میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کریں گے (یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے) زکوٰۃ ادا کریں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیئے۔ اس کی قدرت کی نشانیوں سے عبرت حاصل کیجئے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ
يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ، اِنْ اَنْتُمْ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ
وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

تَوْصِيَةً وَّلَآ إِلٰٓى أَهْلِهِمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ
إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا
يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ
صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ إِنْ
كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا
وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ
وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ
فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾
سَلٰمٌ، قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

ترجمہ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو مال اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے (غرباء پر) خرچ کرو تو یہ کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں کیا ہم ان لوگوں کو کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا، تم تو صریح گمراہی میں ہو (کہ ان کو کھلاتے ہو جن کو اللہ کھلانا نہیں چاہتا) ﴿۴۷﴾

اور (یہ کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ اگر تم (قیامت کے متعلق اپنے دعوے میں) سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا (۴۸) یہ لوگ بس ایک زوردار آواز کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کو (ناگہانی طور پر) ایسے وقت پکڑ لے گی کہ یہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے (۴۹) پھر یہ نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹ سکیں گے (۵۰) اور (اے رسول پھر) جب صور پھونکا جائے گا تو یہ لوگ قبروں سے نکل کر (فوراً) اپنے رب کی طرف تیزی کے ساتھ چل کھڑے ہوں گے (۵۱) (اور ایک دوسرے سے) کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھا کھڑا کیا، یہ تو وہی (قیامت) ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسول سچ کہتے تھے (۵۲) (اور اے رسول) وہ تو بس ایک زوردار آواز ہوگی کہ (اس کے سنتے ہی) سب کے سب ہمارے پاس حاضر ہو جائیں گے (۵۳) اس روز کسی شخص پر ذرا سا بھی ظلم نہیں ہوگا اور (اے لوگو) تمہیں انہی اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (۵۴) اس دن اہل جنت (اپنے اپنے) شغل میں شاداں و فرحاں ہوں گے (۵۵) وہ اور ان کی بیویاں (درختوں کے) سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے (۵۶) جنت میں ان کے لئے (ہر اقسام کے) پھل ہوں گے اور ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ تمنا کریں گے (۵۷) مہربان رب کی طرف سے (ان کو) سلام کہا جائے گا (۵۸)

معانی و مصادر

(یَخِصِّمُون) اِختَصَم، یَختَصِمُ، اِختِصَامٌ (باب افتعال) یَخِصِّمُونَ دراصل یَختَصِمُونَ ہے۔ ت کو ص میں تبدیل کیا گیا تو یَخصَصِمُونَ بن گیا۔ خ کو ص سے ملانے کے لئے خ کے نیچے زیر لگایا تو ہوا یَخِصِّمُونَ)

(تَوصِیَۃٌ) وَصّٰی، یُوَصِّیْ، تَوصِیَۃٌ (باب تفعیل) وصیت کرنا، حکم دینا، عہد لینا۔

(اَجدَاثٌ) اَجدَاثٌ = جَدَثٌ کی جمع، قبریں۔

(یَنسِلُوْنَ) نَسَلَ، یَنسِلُ، نَسْلٌ و نَسَلٌ و نَسَلَانٌ (ض) تیز چلنا۔

(مَرْقَدٌ) رَقَدَ، یَرْقُدُ، رَقْدٌ و رُقُوْدٌ و رُقَادٌ (ن) سونا (مَرْقَدٌ = سونے کی جگہ، خوابگاہ)۔

(مُحْضَرُوْنَ) اَحْضَرَ، یُحْضِرُ، اِحْضَارٌ (باب افعال) حاضر کرنا۔

(شُغُلٌ) شَغَلَ، یَشْغَلُ، شَغْلٌ و شُغْلٌ (ف) مشغول کرنا (شُغُلٌ = شَغْلٌ، مصروفیت)

(فٰکِهُوْنَ) فَکَهٌ، یَفْکَهُ، فَکَهٌ و فَکَاهَۃٌ (ف) ظریف ہونا، خوش ہونا، خوش کرنا (فَاکِہٌ = فَکِہٌ = خوش و خرم)۔

(یَدَّعُوْنَ) اِدَّعٰی، یَدَّعِیْ، اِدِّعَاءٌ (باب افتعال) دعویٰ کرنا، تمنا کرنا، نصیحت کرنا؛ دعویٰ دائر کرنا۔

تفسیر

آیت زیر تفسیر کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو صرف توحید اور اسلام ہی کی دعوت نہیں دیتے تھے بلکہ ان کو اس بات کی ترغیب بھی دیتے تھے کہ وہ اپنے مال کو غرباء پر بھی خرچ کریں ان کی مصیبت میں ان کی غمگساری کریں، رشتہ داروں

کے ساتھ صلۂ رحمی کریں۔

روم کے بادشاہ نے جب حضرت ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں تو حضرت ابوسفیان نے کہا تھا:۔

یَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَآؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالزَّكٰوةِ) وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۶ و صحیح مسلم کتاب الجہاد باب کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ھرقل ۲/۹۱)

وہ کہتے ہیں بس اللہ اکیلے کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرو اور اپنے آباء و اجداد کی (مشرکانہ) باتیں چھوڑ دو اور ہم کو نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، سچ بولنے، پاکدامن رہنے اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

(نوٹ) صحیح مسلم میں صرف خط کشیدہ الفاظ ہیں۔ زکوٰۃ کا لفظ صرف صحیح مسلم میں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو مال اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے (غرباء) پر خرچ کرو تو (یہ) کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں کیا ہم ان لوگوں کو کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا، تم تو صریح گمراہی میں ہو (کہ ان لوگوں کو کھلانے کی ترغیب دیتے ہو جن کو اللہ کھلانا نہیں چاہتا، تم اللہ کی مرضی کے خلاف کام کرنے کی دعوت ہمیں دیتے ہو، اس سے زیادہ اور گمراہی کیا ہو سکتی ہے)۔

یہ آیت کافروں کے بخلِ شدید کی غمّاز ہے۔ یہ خرچ نہ کرنے کا مضحکہ خیز بہانہ ہے جو انہوں نے بنایا تھا۔ جو لوگ کام کرنا نہیں چاہتے وہ اسی قسم کے بہانے بنایا کرتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ) اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ (قیامت کا) وعدہ (آخر) کب پورا ہوگا، اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ)؟

کافروں کو قیامت کے وقوع کا یقین نہیں آتا تھا۔ وہ بار بار قیامت کے وقت کے متعلق سوال کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ، لَا يُجَلِّيْهَا

(اور اے رسول) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع

لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ، ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً، یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

(الاعراف - ۱۸۷)

ہوگی۔ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب کو ہے، وہی اس کو اس کے وقت (مقررہ) پر ظاہر کرے گا، (اے لوگو) وہ آسمانوں میں اور زمین میں ایک بڑی بھاری (آفت) ہوگی جو اچانک تم پر واقع ہو جائے گی (اور اے رسول) یہ لوگ (وقوعِ قیامت کے متعلق) آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو (صرف) اللہ کو ہے لیکن (بات یہ ہے کہ) اکثر لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔

مندرجہ بالا آیت میں کافروں کے سوال کا جواب موجود ہے لیکن آیات زیرِ تفسیر میں اللہ تعالےٰ نے ان کے سوال کا جواب ایک اور طرز پر دیا ہے اور سورۂ اعراف کی مذکورۂ بالا آیت کے لفظ (بَغْتَةً) کی تشریح فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ) یہ لوگ بس ایک زوردار آواز کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کو (ناگہانی طور پر) ایسے وقت پر آپکڑے گی کہ یہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے (فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ) پھر (اس وقت) نہ تو یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ سکیں گے۔

ان آیات کا منشاء یہ ہے کہ کافر کیوں قیامت کا وقت پوچھتے ہیں۔ اس کا وقت نہ کسی کو معلوم ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کسی کو بتائے گا لوگ اپنے اپنے جھگڑوں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت آجائے گی پھر وہ نہ اولاد وغیرہ کے متعلق وصیت کی مہلت پائیں گے اور نہ اہل و عیال کے پاس پہنچ سکیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ یَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا یَصِلُ الْاِنَآءُ اِلٰى فِیْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ یَتَبَایَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا یَتَبَایَعَانِهٖ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ یَلِطُ حَوْضَهٗ فَمَا یَصْدُرُ حَتّٰى تَقُوْمَ۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة جزء ۲ صفحہ ۵۸۲)

قیامت (اچانک) قائم ہو جائے گی کوئی شخص اونٹنی (کا دودھ) دوہتا ہوگا، برتن اس کے منہ تک نہ پہنچا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ دو آدمی خرید و فروخت کرتے ہوں گے اور خرید و فروخت ابھی کر ہی رہے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی شخص اپنا حوض درست کر کے لوٹا نہیں ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

آگے فرمایا (وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ) اور (جب)

صور پھونکا جائے گا تو یہ لوگ قبروں سے نکل کر (فوراً) اپنے رب کی طرف تیزی کے ساتھ چل کھڑے ہوں گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○

(اقتربت الساعۃ ۔ ۶ تا ۸)

تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی فرمائیں، (قیامت کے دن ان کو اس کا مزا معلوم ہو جائے گا) جس دن ایک پکارنے والا ان کو ایک ناگوار بات کی طرف بلائے گا تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے یہ لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ پکارنے والے کی طرف تیزی کے ساتھ رواں دواں ہوں گے اور یہ کہتے جا رہے ہوں گے یہ دن (بڑا) سخت ہے۔

(قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا) (قبروں سے نکل کر وہ ایک دوسرے سے) کہیں گے ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھا کھڑا کیا؟

جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو عموماً سب پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ۔

(الزمر ۔ ۶۸)

اور (اے رسول، جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اور زمین میں جتنے بھی ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے سوائے اس کے جس کو اللہ چاہے گا (کہ بے ہوش نہ ہو)۔

اس بے ہوشی کے بعد جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب کھڑے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ○

(الزمر ۔ ۶۸)

پھر (جب) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب ایک دم (قبروں سے نکل) کھڑے ہوں گے (اور حیران ہو کر ادھر اُدھر) دیکھ رہے ہوں گے۔

صور دوم مرتبہ پھونکا جائے گا۔ درمیانی عرصہ میں عموماً سب بے ہوش ہوں گے۔ اس بے ہوشی کے بعد جب دوبارہ ہوش میں آئیں گے تو درمیانی عرصہ کو وہ نیند خیال کریں گے اور کہیں گے ہائے

ہماری خرابی، ہمیں کس نے جگا دیا۔ پھر خود ہی کہیں گے (هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ) یہ تو وہی ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسول سچ کہتے تھے (کہ قیامت آئے گی، اس دن سب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○

(الصّٰفّٰت - ۲۰ - ۲۱)

اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی! یہ تو انصاف کا دن ہے (اس وقت ان سے کہا جائے گا ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

آگے فرمایا (اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ) وہ تو بس ایک زوردار آواز ہوگی کہ (اس آواز کے بعد) وہ (فوراً) سب کے سب ہمارے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

یہ آواز صور کی دوسری آواز ہے (جس کا ذکر اوپر گذرا) کہ اس آواز کے بعد وہ فوراً کھڑے ہو جائیں گے اور اپنے رب کی طرف چل کھڑے ہوں گے۔

آگے فرمایا (فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) تو پھر اس دن کسی شخص پر ذرا سا بھی ظلم نہیں ہوگا اور (اے لوگو) تمہیں (تمہارے) انہی اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ) اس دن اہل جنت (اپنے اپنے) شغل میں شاداں و فرحاں ہوں گے (هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ) وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے ہوں گے) (لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ) جنت میں ان کے لئے (ہمہ اقسام کے) پھل ہوں گے اور ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ تمنا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ○ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ، لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ○ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ○

(هل اتیٰ - ۱۱ تا ۱۴)

تو اللہ نیک بندوں کو اس دن کی برائی سے بچا لے گا اور تر و تازگی اور سرور سے ان کو بہرہ ور کرے گا اور (دنیا میں) وہ جو صبر کرتے رہے اس کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی کپڑے عطاء فرمائے گا وہ اس (جنت) میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، وہاں انہیں نہ گرمی محسوس ہوگی اور نہ سردی جنت (کے درختوں)

کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور اس کے میووں کے خوشے لٹک رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ○

(حٰمٓ السجدۃ ۔ ۳۱، ۳۲)

جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا وہ تمہارے لئے مہیّا کی جائے گی اور جو چیز تم مانگو گے تمہارے لئے (مہیّا) ہوگی (یہ) بخشنے والے اور رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے مہمانی ہوگی۔

آگے فرمایا (سَلٰمٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ) مہربان رب کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا۔

جنت میں ہمہ اقسام کی نعمتوں کے ساتھ یہ عظیم الشان نعمت بھی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا جائے گا۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں باتیں نہ بنایا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مصلحت، حکمت اور غرض وغایت اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے، آپ کا کام تو یہ ہے کہ حکم کی تعمیل کریں۔

اے ایمان والو، قیامت ناگہانی طور پر آئے گی لہٰذا اس کے لئے پہلے سے تیار رہیئے اور نیک عمل کرتے رہیئے۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ
اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾
وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ
اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ
جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾
اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ
تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا
عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ
لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾
وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى

الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

ترجمہ (قیامت کے دن گنہ گاروں سے کہا جائے گا) اے گنہ گارو، آج تم (مؤمنین سے) الگ ہو جاؤ ﴿۵۹﴾ (پھر اللہ فرمائے گا) اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿۶۰﴾ اور یہ کہ میری عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۱﴾ (لیکن تم نے اس عہد کو بھلا دیا تو) شیطان نے تم میں سے ایک بہت بڑی جماعت کو گمراہ کر دیا، کیا تم میں (اتنی بھی) عقل نہیں تھی (کہ اپنے دشمن سے بچتے) ﴿۶۲﴾ (تو اب) یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ﴿۶۳﴾ جو کفر تم کرتے رہے ہو اس کے بدلے میں آج اس میں داخل ہو جاؤ ﴿۶۴﴾ اس دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے پھر جو اعمال وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے ان اعمال کو ان کے ہاتھ ہم سے بیان کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ﴿۶۵﴾ اور (اے رسول) اگر ہم چاہیں تو (ان کے اعمال کی سزا میں دنیا ہی میں) ان کی آنکھوں کو مٹا دیں، پھر یہ راستہ کی طرف دوڑیں تو کیسے اس کو دیکھ سکیں گے ﴿۶۶﴾ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتوں کو مسخ کر دیں پھر یہ نہ (آگے) جا سکیں اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں ﴿۶۷﴾ اور (اے رسول) جس شخص کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں تو پیدائش میں اس کو الٹ دیتے ہیں، کیا یہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے (کہ جو اللہ یہ کام کر سکتا ہے وہ دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے) ﴿۶۸﴾

معانی و مصادر (اِمْتَازُوْا) اِمْتَازَ، یَمْتَازُ، اِمْتِیَازٌ (باب افتعال) علیحدہ ہو جانا، ممتاز ہونا۔
(جِبِلًّا) جِبِلٌّ = بڑی جماعت۔
(اِصْلَوْ) صَلِیَ، یَصْلٰی، صَلًی و صِلِیٌّ (س) داخل ہونا۔
(طَمَسْنَا) طَمَسَ، یَطْمِسُ، طَمْسٌ (ض) مٹ جانا، مٹانا۔
(مَسَخْنَا) مَسَخَ، یَمْسَخُ، مَسْخٌ (ف) چہرہ بدل دینا، مسخ کر دینا۔
(مُضِیًّا) مَضَا، یَمْضُوْ، مُضِیٌّ و مُضُوٌّ (ن) مَضٰی، یَمْضِیْ، مُضِیٌّ و مُضُوٌّ (ض) چلا جانا۔
(نُنَكِّسْهُ) نَكَّسَ، یُنَكِّسُ، تَنْكِیْسٌ (باب تفعیل) الٹ دینا، جھکانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ) (قیامت کے دن گنہگاروں سے کہا جائیگا) اے گنہگارو، آج تم (مؤمنین سے) علیحدہ ہو جاؤ۔
قیامت کے دن مؤمنین کو اور کفار کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ○
(الروم - ۱۴)
اور (اے رسول) جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (لوگ) علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ، يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ○
(الروم - ۴۳)
تو (اے رسول) اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس کو اللہ کے مقابلہ میں کوئی لوٹانے والا نہیں، آپ اپنے رُخ کو سیدھے دین کی طرف قائم رکھیئے، (وہ دن ایسا ہے کہ) اس دن (لوگ) متفرق ہو جائیں گے (کافر علیحدہ اور مؤمن علیحدہ)

جب کافر مؤمنین سے علیحدہ ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کافروں سے فرمائے گا (اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ، اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ) اے بنی آدم، کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ) اور یہ کہ میری عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی صراط مستقیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○
(والذّٰریٰت - ۵۶)
اور (اے رسول) ہم نے جنّوں اور انسانوں کو (کسی اور مقصد کے لئے) پیدا نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں۔

عبادت سے دراصل اطاعت مراد ہے۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے سورۂ والذّٰریات کی مندرجہ بالا آیت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

آیات زیر تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ شیطان کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

آگے فرمایا (وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ، اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ) اور (اے بنی آدم، تم سے جو عہد لیا گیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا بلکہ میری عبادت کرنا، تم نے اس عہد کو بھلا دیا تو) شیطان نے تم میں سے ایک بہت بڑی جماعت کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم میں اتنی بھی عقل نہیں تھی (کہ اپنے دشمن سے ہوشیار رہتے اور اس کے بہکائے میں نہ آتے (هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ) (تو اب) یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا (اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

یَکْفُرُوْنَ) جو کفر تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے اس (کفر) کے بدلے میں آج اس (جہنم) میں داخل ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو پہلے ہی ہوشیار کر دیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس کا کہنا نہ ماننا ورنہ دوزخ میں جاؤ گے۔ جس وعدہ کی طرف آیت زیر تفسیر میں اشارہ ہے اس وعدہ کا ذکر صراحت سے مندرجہ ذیل آیات میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ○ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○

(الحجر۔ ۴۲، ۴۳)

(اے ابلیس) میرے بندے (جو سیدھے) راستہ پر خلوص کے ساتھ چلیں گے) ان پر تو تو قابو نہ پا سکے گا البتہ گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے (انہی پر تیرا قابو چلے گا) اور (جن لوگوں پر تیرا قابو چلے گا تو (ایسے) تمام لوگوں کے لئے جس جگہ کا وعدہ کیا گیا ہے وہ دوزخ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۶۳)

اللہ نے فرمایا (اے ابلیس) جا (اور جو کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے کر) ان میں سے جو لوگ تیری پیروی کریں گے تو تم سب کو جہنم (میں) پوری پوری سزا (بھگتنی) ہوگی۔

آگے فرمایا (اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ) اس دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے (پھر) جو اعمال یہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے ان اعمال کو ان کے ہاتھ ہم سے بیان کریں گے اور ان کے پاؤں (ان اعمال کی) شہادت دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(النور۔ ۲۴)

جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پیر (ان کے ان اعمال کی) گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں:۔

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ

صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول، کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا کیا دوپہر کے وقت تم کو سورج کے دیکھنے

قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ
الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا
لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُضَآرُّوْنَ
فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَآرُّوْنَ فِیْ
رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَیَلْقَى الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ
اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَ
اُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ
وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰى قَالَ
فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ
لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ
ثُمَّ یَلْقَى الثَّانِیْ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ
وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ
وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ
بَلٰى یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ
قَالَ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا
نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَى الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ لَهٗ
مِثْلَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ
وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّیْتُ وَ
صُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ
مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ یُقَالُ
لَهُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَیْكَ وَیَتَفَكَّرُ
فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ
عَلٰى فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ
انْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ
بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ
الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِیْ یَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَیْهِ
(صحیح مسلم کتاب الزھد جزء۲ ص۵۸۷)

میں جب کہ اس پر بادل نہ ہوں کوئی دقّت ہوتی
ہے صحابہ نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا
چودھویں رات کو تمہیں چاند کے دیکھنے میں
جب کہ بدلی نہ ہو کوئی دقت ہوتی ہے صحابہ
نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں اپنے ربّ
کے دیکھنے میں کوئی دقّت نہیں ہوگی جس طرح کہ
سورج یا چاند کے دیکھنے میں کوئی دقّت نہیں ہوتی
پھر اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا اے بندے کیا میں نے تجھ کو عزت نہیں
دی تھی کیا میں نے تجھ کو سردار نہیں بنایا تھا، کیا
میں نے تجھ کو تیری شریک حیات نہیں دی تھی
اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا تھا
اور کیا میں نے تجھ کو (آزاد) نہیں چھوڑ دیا تھا، تو
رئیس بن بیٹھا تھا اور (لوگوں سے) خراج وصول
کرتا تھا؟ بندہ کہے گا کیوں نہیں (اللہ تعالیٰ) فرمائے
گا بھلا تجھ کو یقین تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کریگا؟
بندہ کہے گا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب ہم بھی
تجھے بھلا دیں گے جیسے تو ہمیں بھول گیا تھا پھر
اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا۔
فرمائے گا اے میرے بندے کیا میں نے
تجھ کو عزت نہیں دی تھی کیا تجھ کو سردار نہیں
بنایا تھا اور کیا تجھ کو تیری شریک حیات نہیں
دی تھی اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں
بنایا تھا۔ کیا میں نے تجھ کو (آزاد) نہیں چھوڑ
دیا تھا، تو رئیس بن بیٹھا تھا اور خراج وصول کرتا
تھا؟ بندہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے ربّ،
پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھ کو یقین تھا

کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب میں بھی تجھے بھلا دوں گا جیسا کہ تو نے مجھے دنیا میں بھلا دیا تھا۔ پھر تیسرے بندے سے حساب لے گا۔ اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ بندہ کہے گا اے رب، میں تجھ پر تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا اور میں نماز پڑھتا تھا، روزے رکھتا تھا، صدقہ و خیرات کرتا تھا اسی طرح اپنی وہ تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھل جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کہا جائے گا ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے دل میں سوچے گا کہ مجھ پر کون گواہی دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ پھر اس کی ران کو اس کے گوشت کو اور اس کی ہڈیوں کو حکم دیا جائے گا کہ گواہی دیں پھر اس کی ران اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں گواہی دیں گی۔ یہ اس لئے کیا جائے گا تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے یہ شخص منافق ہوگا۔ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ وَمِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ ہنسے آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ہنسا ہوں بندے کی اس گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کریگا۔ بندہ کہے گا اے میرے مالک، کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی اللہ تعالیٰ

عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ (صحیح مسلم کتاب الزھد جزء۲ ص۵۸۸)

جواب دے گا ہاں۔ بندہ کہے گا تو میں اپنے اوپر کسی کی گواہی جائز نہیں سمجھتا سوائے اپنی ذات کی گواہی کے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا آج تیری ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی کافی ہے پھر بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم دیا جائے گا بولو۔ وہ اس کے سارے اعمال بیان کر دیں گے۔ پھر بندے کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ بندہ اپنے ہاتھ سے کہے گا چلو دور ہو جاؤ میں تو تمہاری ہی خاطر جھگڑا کرتا تھا۔

آگے فرمایا (وَلَوْنَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ) اور (اے رسول) اگر ہم چاہیں تو (ان کے اعمال کی سزا میں) ہم (دنیا ہی میں) ان کی آنکھیں مٹا دیں پھر یہ راستے کی طرف دوڑیں تو کیسے اس کو دیکھ سکیں گے (وَلَوْنَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ) اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتوں کو مسخ کر دیں پھر یہ نہ (آگے) جا سکیں اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں (یہ سب ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں اور ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں، یہ مشرکین جن لوگوں کی پرستش کرتے ہیں وہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے) (وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ) اور جس شخص کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں تو پیدائش میں اس کو الٹ دیتے ہیں (پھر وہ بچوں کی سی باتیں کرنے لگتا ہے) کیا یہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے (کہ جو کچھ اللہ کر سکتا ہے وہ دوسرے نہیں کر سکتے)۔

اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ وہ آنکھوں کو مٹا دے اور آنکھوں کی بینائی چھین لے۔ اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ وہ ان کی صورتوں کو بدل دے، ان کو اپاہج کر دے تو یہ شرکاء نہ ان کی بینائی کو واپس لا سکتے ہیں اور نہ ان کو صحیح و سالم کر سکتے ہیں۔ یہ چیز اگر ان کی سمجھ میں نہ آئے تو یہ مشاہدہ تو وہ روزمرہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو بوڑھا کر دیتا ہے، پھر اس کی عقل اور ہوش و حواس کو چھین لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جو اس کے بڑھاپے کو روک دے یا بڑھاپہ آجانے کے بعد پھر اس شخص کو جوان بنا دے۔ جو لوگ اتنے بے بس ہوں ان کی پرستش کرنا کتنی بے عقلی کی بات ہے۔ پرستش کے لائق صرف اللہ ہی ہے جو ہر کام کر سکتا ہے، لہٰذا صرف وہی الٰہ

ہے، وہی معبود ہے، اسی کی اطاعت کرنی چاہیئے، اسی کو پکارنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک کی پکار کو وہی سنتا ہے۔

عمل

اے لوگو، شیطان کی اطاعت نہ کیجئے۔ اللہ کی اطاعت کیجئے۔ یہی صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم پر چل کر ہی انسان کامیاب ہو سکتا ہے۔

اللہ اکیلے کو الٰہ مانئے۔ دوسروں کو الٰہ نہ مانئے۔ وہ کچھ نہیں کر سکتے لہٰذا وہ الٰہ نہیں ہو سکتے۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ
لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۝۶۹ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۰

ترجمہ اور (اے لوگو) ہم نے (اپنے) رسول کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور وہ ان کے شایانِ شان بھی نہیں، (جو کلام وہ پیش کرتے ہیں) وہ تو بس نصیحت ہے اور (ایک) واضح کتاب ہے (۶۹) تاکہ وہ اس شخص کو ڈرائیں جو (روحانی طور پر) زندہ ہو اور کافروں پر (عذاب کا) وعدہ ثابت ہو جائے (۷۰)

معانی و مصادر (یَنْۢبَغِیْ) اِنْبَغٰی، یَنْۢبَغِیْ، اِنْبِغَآءٌ (باب انفعال) آسان ہونا، شایانِ شان ہونا۔

تفسیر کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ
بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۠ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ
اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ○
(الانبیآء - ۵)

(ظالم) کہنے لگے یہ (قرآن) تو پریشان خواب کی باتیں ہیں (اگر یہ) نہیں (تو) اس کو اس نے خود ہی گھڑ لیا ہے (اور اگر یہ بھی) نہیں (تو) یہ شاعر ہے (اور یہ قرآن اس کے شاعرانہ کلام کا مجموعہ ہے اور اگر یہ واقعی رسول ہے) تو ہمارے پاس کوئی معجزہ کیوں نہیں لاتا (آخر

اس کو معجزہ دے کر کیوں نہیں بھیجا گیا) جس طرح اگلے (رسول معجزہ دے کر) بھیجے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ○
(الصّٰفّٰت ۔ ۳۶)

کفار (اس طرح) کہتے ہیں کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے) سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ○
(الطور ۔ ۳۰)

کیا کافر یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے، ہم اس کے معاملہ میں زمانے کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کی اس غلط بیانی کی تردید کرتے ہوئے فرمایا (وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ) اور (اے لوگو) ہم نے (اپنے رسول) کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور شعر و شاعری ان کے شایانِ شان بھی نہیں (جو کلام وہ پیش کرتے ہیں) وہ تو بس (سراسر) نصیحت ہے یعنی (وہ ایک) واضح کتاب ہے (لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ) تاکہ وہ اس شخص کو ڈرائیں جو (روحانی طور پر) زندہ ہو اور جو (اس کو) نہ مانیں ان پر (عذاب کا) وعدہ ثابت ہو جائے۔

شاعری اگرچہ بعض شرائط کے ساتھ اچھی چیز ہے لیکن نبی کے اعلیٰ و ارفع مرتبہ کے شایانِ شان نہیں۔ بہرحال وہ ایک انسانی کلام ہوتا ہے جس سے خود شاعر اور دوسرے اپنا دل بہلاتے ہیں، نصیحت حاصل کرتے ہیں یا بگڑ جاتے ہیں لیکن نبی کا مقام بہت بلند ہوتا ہے وہ اپنا کلام پیش نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام پیش کرتا ہے۔

جن لوگوں کے دلوں میں تعصب، ہٹ دھرمی اور ضد نہ ہو بلکہ خلوص ہو، خوف الٰہی ہو، انصاف ہو، حق کو قبول کرنے کا جذبہ ہو تو ایسے لوگ روحانی طور پر زندہ ہوتے ہیں اور جب انہیں حق مل جاتا ہے تو ڈر جاتے ہیں اور فوراً حق کو قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ○
(یٰسٓ ۔ ۱۱)

آپ تو اسے ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور بغیر دیکھے رحمٰن سے ڈرے (اے رسول) ایسے شخص کو آپ مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری سنا دیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ○

(فاطر - ۱۸)

اور (اے رسول) آپ تو انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص پاکیزگی حاصل کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لئے پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور (سب کو) اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے وہ ہدایت کو قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ○

(فاطر - ۲۲)

زندہ اور مردہ (اشخاص) برابر نہیں ہو سکتے، اللہ جس کو چاہے سنا سکتا ہے لیکن (اے رسول) آپ ان لوگوں کو جو قبر میں مدفون ہیں (کچھ) نہیں سنا سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ○ وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ○

(الروم - ۵۲، ۵۳)

(اے رسول) نہ آپ مُردوں کو آواز سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو (خصوصًا) ایسی حالت میں کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جا رہے ہوں (یہ کافر روحانی طور پر مردہ اور بہرے ہو گئے ہیں لہٰذا ان پر نصیحت کارگر نہیں ہوتی) اور (اے رسول) نہ آپ اندھوں کو گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ پر لا سکتے ہیں، آپ تو ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لے آئیں پھر مسلم بن جائیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ○

(الانعام - ۳۶)

(حق کو تو) وہی قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں (ان لوگوں کی مثال مُردوں کی سی ہے، نہ مُردے سنتے ہیں، نہ یہ سنتے ہیں) مُردوں کو تو اللہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا پھر وہ اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے (اس سے پہلے ان کو سنانا

انسانوں کے لئے ممکن نہیں، اسی طرح اے رسول، ان کافروں کو جو مُردوں کی مانند ہیں سنانا اور ان سے منوانا آپ کے لئے ممکن نہیں)۔

ان آیات میں ان لوگوں کو جو ہٹ دھرمی سے حق کو قبول نہیں کرتے مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح مُردے نہیں سن سکتے اسی طرح ہٹ دھرم، حق پوش اور متعصب انسان بھی نہیں سُن سکتے۔ یہ روحانی طور پر مردہ ہیں۔ دلوں کا روحانی طور پر مُردہ ہو جانا، دلوں پر پردہ پڑ جانا، دلوں پر مہر لگ جانا یا دلوں کا اندھا ہو جانا ان سب کا ایک ہی مفہوم ہے۔ ایسے دل والے ہدایت کو قبول نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ○

(الحج۔ ۴۶)

تو (اے رسول) کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی تاکہ عذاب زدہ بستیوں کا عبرت ناک انجام دیکھ کر ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ ان سے (اپنے انجام کو) سمجھ لیتے اور کان ایسے ہو جاتے کہ ان سے (نصیحت کی بات) سُن لیتے، (اے رسول) بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

ہدایت تو وہ قبول کرتے ہیں جن کے سینہ میں دل زندہ و بینا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ○

(قٓ ۳۷)

اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس دل ہے اور جو حضور قلب کے ساتھ کان لگا کر سنتا ہے۔

جن لوگوں کے سینوں میں دل زندہ اور بینا نہیں ہوتے وہ ہدایت قبول نہیں کرتے ایسے لوگ عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدۂ عذاب عملاً حقیقت بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے عذاب کا وعدہ متعدد مقام پر کیا ہے مثلاً

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا

پھر ہم نے اسے (سیدھا) راستہ بتا دیا

وَاِمَّا كَفُوْرًا ○ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ○

(ھل اتیٰ علی الانسان ۔ ۳ و ۴)

(پھر اسے اختیار دیا کہ وہ) چاہے تو شکر گزار بن جائے چاہے ناشکر گزار بن جائے۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

عمل

اے لوگو، دلوں کو زندہ کیجئے، ضد اور ہٹ دھرمی کو نکال کر پھینک دیجئے اور حق کو قبول کر لیجئے۔

(نوٹ: شعر و شاعری کے متعلق جملہ آداب کے لئے سورہ شعراء کی آخری آیات کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا
عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَٰمًا فَهُمْ
لَهَا مَٰلِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا
رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾
وَلَهُمْ فِيهَا مَنَٰفِعُ وَمَشَارِبُ
أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَٱتَّخَذُوا
مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ
نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ

مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

ترجمہ اور (اے رسول) کیا انہوں نے نہیں دیکھا ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے چوپائے بنائے اور یہ ان کے مالک ہیں (۷۱) اور ہم نے ان چوپایوں کو ان کا مطیع بنا دیا تو ان میں سے بعض پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں (۷۲) اور ان میں ان کے لئے اور بھی بہت سے فوائد ہیں خصوصاً (دودھ سے بھرے ہوئے) تھن (جن سے وہ دودھ نکالتے ہیں) تو (ان نعمتوں کا) وہ شکر کیوں نہیں ادا کرتے (۷۳) اور (اے رسول) ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ (اور) الٰہ بنا رکھے ہیں تاکہ یہ (ان سے) مدد حاصل کریں (۷۴) (لیکن) وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان (پر حجت قائم کرنے) کے لئے فوج در فوج (میدان محشر میں) حاضر کئے جائیں گے (۷۵) (اے رسول) ان کی باتوں سے آپ رنجیدہ نہ ہوں، ہمیں معلوم ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں (۷۶)

معانی و مصادر (ذَلَّلْنٰهَا) ذَلَّلَ، يُذَلِّلُ، تَذْلِيْلٌ (باب تفعیل) ذلیل کرنا، مطیع کرنا، قابو میں کر دینا۔

(رَكُوْبٌ) رَكِبَ، يَرْكَبُ، رُكُوْبٌ و مَرْكَبٌ (س) سوار ہونا۔ (رَكُوْبٌ = یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر اسم مبالغہ ہے، خوب سواری کرنے والا، جس پر خوب سواری کی جائے

(مَشَارِبُ) شَرِبَ، يَشْرَبُ، شَرْبٌ و شُرْبٌ و شِرْبٌ و مَشْرَبٌ و نَشْرَابٌ (س) پینا (مَشَارِبُ = مَشْرَبٌ کی جمع، پینے کی جگہ، گھاٹ، پینے کی چیز)۔

(جُنْدٌ) جُنْدًا = لشکر۔

تفسیر توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ) کیا کافروں نے نہیں دیکھا

(یعنی کیا انہیں نہیں معلوم) کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی چیزوں میں سے ان کے لئے چوپائے بنائے اور یہ ان کے مالک ہیں (وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ) اور ہم نے ان چوپایوں کو ان کا مطیع و منقاد بنا دیا تو ان میں سے بعض پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں (وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ) اور (ان چوپایوں میں) ان کے لئے اور بھی (بہت سے) فوائد ہیں (مثلاً کھالیں، اون وغیرہ) اور پینے کی چیزیں ہیں (یعنی مختلف قسم کے دودھ ہیں جو ان کے تھنوں سے نکلتے ہیں۔ جب یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں) تو یہ لوگ (اس کا) شکر کیوں نہیں ادا کرتے (صرف اسی کو الٰہ کیوں نہیں مانتے (وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ) اور (یہ صرف ایک اللہ کو الٰہ کیا مانیں گے) انہوں نے تو اللہ کے علاوہ بہت سے الٰہ بنا رکھے ہیں تاکہ یہ ان سے مدد حاصل کر سکیں (لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ) (لیکن وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے بلکہ وہ ان کا جتھا بن کر (میدان محشر میں) حاضر کئے جائیں گے (جو حشر ان کافروں کا ہوگا وہی ان کے جتھے کا ہوگا جس نے ان کافروں کو شرک پر لگا دیا اگر وہ الٰہ ہوتے تو کیوں ان کو حاضر کیا جاتا اور کیوں ان سے جواب طلب کیا جاتا)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ان کفار نے جتنے الٰہ بنا رکھے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے سامنے مجبور ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ کے محکوم اور مطیع ہیں۔ اگر وہ الٰہ ہوتے تو خود مختار ہوتے، قادر مطلق ہوتے پھر کسی کو ان پر کیسے قدرت ہوتی کہ ان کو حاضر کر کے ان سے جواب طلب کرتا۔ ان کی میدان محشر میں حاضری اس بات کی دلیل ہے کہ وہ الٰہ نہیں اور یہ کافروں پر ایک قسم کی حجت ہے۔

الغرض الٰہ صرف ایک ہے اور وہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ کافر اگر نہیں مانتے تو نہ مانیں (اے رسول) آپ ان کو راہ راست پر لانے کے ذمہ دار نہیں ہیں (فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ) لہٰذا ان کی باتوں سے آپ رنجیدہ نہ ہوں (ان کو ہم سمجھ لیں گے) ہمیں معلوم ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں (ان کی تمام کارروائیاں اور سازشیں ہمارے علم میں ہیں۔ یہ ہم سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ ہم ضرور ان کو ان کی بداعمالیوں کی سزا دیں گے)۔

اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اپنے رسول کو تسلی دی ہے اور رنج و ملال کرنے سے روکا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ (اے رسول) ہمیں معلوم ہے کہ جو بات یہ کہہ

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا، وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِئِ الْمُرْسَلِيْنَ ○

(الانعام - ۳۳، ۳۴)

رہے ہیں اس سے آپ کو صدمہ ہوتا ہے (لیکن آپ کو صدمہ نہیں ہونا چاہیئے اس لئے کہ) یہ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ تو درحقیقت اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں (انہیں جھٹلاتے ہیں)۔ (اے رسول) آپ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب کی گئی ہے اور انہیں اذیت پہنچائی گئی ہے لیکن وہ تکذیب اور اذیت پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد پہنچ گئی (آپ بھی ہماری مدد آنے تک صبر کرتے رہیئے، مدد ضرور آئے گی) اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں ہے اور (اے رسول) آپ کے پاس نبیوں کے حالات (بھی) پہنچ چکے ہیں (جن میں آپ کے لئے کافی تسلی کا سامان ہے لہذا آپ اطمینان سے فرائض تبلیغ ادا کرتے رہیں، کسی کے طعن و تشنیع کی مطلقا پرواہ نہ کریں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○

(قٓ - ۴۵)

(اے رسول) ہمیں معلوم ہے جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں لیکن آپ ان پر جبر کرنے والے تو (بنا کر) نہیں (بھیجے گئے، آپ کی ذمہ داری) تو (بس اتنی ہے کہ) آپ اس شخص کو قرآن (مجید) کے ذریعہ نصیحت کرتے رہیئے جو میرے (عذاب کی) وعید سے ڈرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ○

(الکہف - ۶)

(اے رسول) اگر یہ لوگ اس کلام پر ایمان نہیں لاتے تو شاید آپ ان کے لئے رنج کرتے کرتے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیں گے۔ (اے رسول، آپ کو رنج کرنے کی ضرورت نہیں)۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے جس نے تمام نعمتیں آپ کے لئے پیدا کیں۔ اسی کو الٰہ مانیئے۔ دوسرے الٰہ حقیقت میں الٰہ نہیں ہیں بلکہ اور انسانوں کی طرح وہ بھی میدان محشر میں حاضر کئے جائیں گے اور یہ ان کی بے بسی کی دلیل ہے۔

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنٰهُ
مِنْ نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيْمٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ
نَسِيَ خَلْقَهٗ، قَالَ مَنْ يُّحْيِ
الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ
يُحْيِيْهَا الَّذِيْ أَنْشَأَهَا أَوَّلَ
مَرَّةٍ، وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ

مِنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
بَلٰى، وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ
يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ
كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

ترجمہ کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفہ (ناچیز) سے پیدا کیا پھر بھی وہ برملا (ہم سے) جھگڑتا ہے ﴿۷۷﴾ ہمارے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے، کہتا ہے جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو انہیں کون زندہ کرے گا ﴿۷۸﴾ (اے

(رسول) آپ کہہ دیجئے ان (ہڈیوں) کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، وہ ہر (طرح) پیدا کرنا جانتا ہے (۷۹) (وہی ہے) جس نے تمہارے لئے سرسبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو (۸۰) کیا جس (اللہ) نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ انسانوں (کی پہلی پیدائش) کے مثل (دوبارہ) پیدا کر دے، کیوں نہیں؟ وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے (۸۱) جب وہ کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام تو بس اتنا ہوتا ہے کہ اس چیز سے کہتا ہے "ہو جا" تو وہ چیز ہو جاتی ہے (۸۲) تمام کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے (وہ اللہ) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف (اے لوگو) تم کو لوٹ کر جانا ہے (۸۳)

معانی و مصادر

(نُطْفَةٌ) نَطَفَ، یَنْطِفُ، نَطْفٌ و نَطَفٌ و نُطُفَانٌ و نِطَافَةٌ (ض ون) ٹپکنا (نُطْفَةٌ = پانی)۔

(خَصِیْمٌ) خَصَمَ، یَخْصِمُ، خَصْمٌ (ض) جھگڑنا (خَصِیْمٌ = دشمن، ج خُصَمَاءُ)

(رَمِیْمٌ) رَمَّ، یَرِمُّ، رِمَّةٌ و رَمٌّ و رَمِیْمٌ (ض) بوسیدہ ہونا (رَمِیْمٌ = بوسیدہ)۔

(تُوْقِدُوْنَ) اَوْقَدَ، یُوْقِدُ، اِیْقَادٌ (باب افعال) جلانا۔

تفسیر

کفار قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے تھے۔ ان کے نزدیک دوبارہ زندہ ہونا ناممکن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ) کیا انسان نے نہیں دیکھا (یعنی کیا انسان کو نہیں معلوم) کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا پھر بھی وہ (دوبارہ پیدا کئے جانے پر مسلسل) کھلم کھلا جھگڑتا رہتا ہے (یہ نہیں کہ اپنے اشکالات کو خفیہ رکھتا اور خفیہ طور پر ان کو پیش کر کے جھگڑتا۔ اسے چاہئے تھا کہ ان کو سب کے سامنے برملا بیان نہ کرتا اس ڈر سے کہ دنیا اس کی بیوقوفی پر ہنسے گی لیکن وہ اتنا بیوقوف ہے کہ اپنی بیوقوفی کے اظہار سے نہیں شرماتا، کھلم کھلا اس کا اظہار کرتا ہے)۔

نطفہ ایک ناچیز قطرہ ہوتا ہے۔ اس ناچیز قطرے سے اللہ تعالیٰ انسان کو پیدا کرتا ہے کیا اس ناچیز قطرے سے انسان کی پیدائش تعجب خیز اور حیرت انگیز نہیں؟ ضرور تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے تو پھر دوبارہ پیدا کرنا اگرچہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے کیوں ممکن نہیں۔ جو اللہ ایک قطرے سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ اس کو مارنے کے بعد دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ○ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ○ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ○ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ○

انسان برباد ہو گیا، وہ کس قدر ناشکرا ہے۔ (اللہ نے) اسے کس چیز سے بنایا؟ (ایک حقیر) نطفے سے، اللہ نے اس کی تخلیق کی پھر

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ○ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ○
(عبس - ۱۷ تا ۲۲)

اس کا اندازہ مقرر کیا۔ پھر (بطن مادر سے باہر نکلنے کا) راستہ اس پر آسان کر دیا۔ پھر اسے موت دی اور قبر میں دفن کرایا۔ پھر جب چاہے گا اسے (دوبارہ) زندہ کر دیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○
(ھل اتی علی الانسان - ۱، ۲)

کیا زمانہ میں انسان پر ایسا وقت نہیں آیا جبکہ اس کا کہیں ذکر نہیں تھا۔ (پھر) ہم نے اس کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا، (پھر) ہم اس کی جانچ پڑتال کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا (انسان) بنا دیا۔

آگے فرمایا (وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ) اور (یہ انسان کتنا بیوقوف ہے کہ اپنی بے وقوفی پر تو شرمندہ نہیں ہوتا) ہمارے متعلق باتیں بناتا ہے (اللہ تعالیٰ کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں مانتا) اور (اے رسول، یہ انسان کتنا نادان واقع ہوا ہے کہ) اپنی (پہلی) پیدائش کو بھول گیا (آخر جب اللہ تعالیٰ نے اسے نطفہ سے پیدا کیا اور یہی نہیں بلکہ اسے عدم سے وجود میں لایا تو کیا وہ اللہ اسے دوبارہ نہیں پیدا کر سکتا۔ جو اللہ پہلی بار پیدا کر سکتا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ، وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○
(الروم - ۲۷)

وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے لئے آسان ہے، آسمانوں میں اور زمین میں اس کی شان بہت ہی اعلیٰ (و ارفع) ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

آگے فرمایا (قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ) (انسان) کہتا ہے جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو انہیں کون زندہ کریگا (قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ان (ہڈیوں) کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، وہ (ہر طرح) پیدا کرنا جانتا ہے (وہ پہلی مرتبہ جب کہ اس کا کوئی وجود نہ ہو پیدا کرنا جانتا ہے اور ایک دفعہ پیدا کرنے کے بعد اسے مار کر دوبارہ پیدا کرنا بھی جانتا ہے۔ اسے ہر قسم کی قدرت حاصل ہے)۔ (اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ) (وہی ہے) جس نے تمہارے لئے سرسبز درخت سے آگ (کی چنگاری) پیدا کی

پھر تم اس (چنگاری) سے آگ جلاتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے بعض درخت ایسے پیدا کئے ہیں کہ ان کی ٹہنیوں کو آپس میں رگڑنے سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ سرسبز درخت سے آگ کی چنگاری کا نکلنا بہت حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے تو جو اللہ اتنا عجیب و غریب حیرت انگیز کام کر سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ یقیناً کر سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ کفار اتنی معمولی بات کو بھی نہیں سمجھتے۔

آگے فرمایا (اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی، وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ) کیا جس (اللہ) نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ ان (کی پہلی پیدائش) کے مثل (ان کو دوبارہ) پیدا کر دے؟ کیوں نہیں (وہ ضرور قادر ہے) وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کفار کی عقلوں کو جھنجوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو جن کا پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے پیدا کیا تو وہ انسان کو دوبارہ کیوں نہیں پیدا کر سکتا ہے جبکہ انسان کا پیدا کرنا زیادہ آسان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝

(النازعات - ۲۷ تا ۳۲)

(اے کافرو، بتاؤ) کیا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان (کا بنانا)؟ اللہ نے تو آسمان کو بنایا۔ اس کی چھت کو بلند کیا، پھر اسے ہموار کیا۔ اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی صبح کو نکالا۔ اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔ (پھر) زمین سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(حٰمٓ المؤمن - ۵۷)

آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے یقیناً زیادہ بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ جو آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے انسانوں کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش اور ان جانوروں

وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ، وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ○
(الشوریٰ ۔ ۲۹)

کی پیدائش جو اس نے ان میں پھیلا دئے ہیں اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ جب چاہے ان کو جمع کرنے پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○
(قٓ ۔ ۱۵)

کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ البتہ یہ لوگ از سر نو پیدا ہونے کے سلسلہ میں (بلاوجہ) شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ، بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
(الاحقاف ۔ ۳۳)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان کو پیدا کرنے سے نہیں تھکا اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے، کیوں نہیں، وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ○ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ، فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ، قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ، فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ، قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ○
(بنی اسرآءیل ۔ ۴۹ تا ۵۱)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مر کر) ہڈیاں ہو جائیں گے اور (پھر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم کو از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا وہ چیز بن جاؤ جو تمہارے خیال میں بڑی (ہی سخت) ہو (غرض یہ کہ تم کچھ بھی بن جاؤ، تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے) تو یہ (فوراً) کہیں گے، ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ وہ (زندہ کرے گا) جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، یہ جواب سنکر) یہ لوگ (مذاقاً) آپ کے سامنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے یہ کب ہوگا؟ آپ کہہ دیجئے کہ شاید (مستقبل) قریب ہی میں ہو جائے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے دلائل سے ثابت کر دیا کہ اس کے لئے مُردوں کا دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں ۔ وہ دوبارہ پیدا کر سکتا ہے اور وہ ضرور پیدا کرے گا اور دوبارہ پیدا کر کے وہ لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا (اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ) (اور اے لوگو، اس کی تو یہ شان ہے کہ) جب وہ کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا کام اتنا ہوتا ہے کہ اس (چیز) سے کہتا ہے "ہو جا" تو وہ چیز ہو جاتی ہے (یعنی وجود میں آجاتی ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ (الانعام ۔ ۷۳)

وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا (ان کی پیدائش بے مقصد نہیں ہے) اور جس دن وہ (قیامت سے) کہے گا کہ ہو جا تو (قیامت واقع) ہو جائے گی۔

الغرض قیامت اللہ تعالیٰ کے "کُنْ" کہتے ہی قائم ہو جائے گی اور تمام مردے زندہ ہو جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ سَلَفَ اَوْ قَبْلَكُمْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا يَعْنِيْ اَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيْهِ اَيَّ اَبٍ كُنْتُ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَاِنْ يَّقْدِرِ اللّٰهُ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوْا فَاِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ حَتّٰى اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِيْ اَوْ قَالَ فَاسْهَكُوْنِيْ ثُمَّ اِذَا كَانَ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَاذْرُوْنِيْ فِيْهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَذْرُوْنِيْ فِي الْبَحْرِ) فَاَخَذَ مَوَاثِيْقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّيْ فَفَعَلُوْا فَقَالَ اللّٰهُ كُنْ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَيْ عَبْدِيْ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ اَوْ فَرَقٌ مِّنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَّحِمَهُ اللّٰهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے اگلے زمانے کے ایک شخص کا ذکر کیا: اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور اولاد دی تھی ۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ انہوں نے کہا بہت اچھے (شفیق) باپ تھے۔ اس نے کہا دیکھو میں نے اللہ کی بارگاہ میں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کی اگر میں کہیں اللہ کے سامنے پہنچ گیا تو ضرور مجھے عذاب ہو گا تم ایسا کرنا جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا ۔ جب میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں تو خوب پیس کر باریک کر دینا اور جس دن تیز آندھی آئے تو میری راکھ کو ہوا میں اور سمندر میں اُڑا دینا۔ اس نے اپنی اولاد سے قسم دے کر یہ عہد لیا (پھر وہ دنیا سے رخصت ہو گیا تو) اس کی اولاد نے اسی طرح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الخوف من اللہ جزیہ ص۱۲۶)

"کُن" (یہ کلمہ کہتے ہی) وہ شخص (زندہ ہو کر) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے میرے بندے تو نے یہ حرکت کیوں کی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ تیرے ڈر اور خوف کی وجہ سے۔ اللہ نے اس خوف کا انعام یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا (اور اس کے گناہ معاف کر دئے)۔

آگے فرمایا (فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ) تو (اے لوگو، سن لو تمام کمزوریوں اور نقائص سے) پاک ہے (وہ اللہ) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے۔ (ہر چیز اور ہر کام پر وہ ہر قسم کا اختیار رکھتا ہے لہذا تمہارا دوبارہ پیدا کرنا اس کے اختیار میں ہے، وہ اس کام سے عاجز نہیں ہے، وہ ضرور تمہیں دوبارہ پیدا کرے گا) اور (پھر) تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے (پھر تمہارا حساب و کتاب ہو گا اور تمہیں سزا یا جزا دی جائے گی)۔

عمل

اے لوگو، قیامت ضرور آئے گی۔ اس دن آپ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہے لہذا قیامت پر ایمان لائیے اور لایعنی باتوں سے اس کی تردید نہ کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ
زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾
اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا
وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِ ۨ الۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
مَّارِدٍ ۝۷ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ ۝۸ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ
وَّاصِبٌ ۝۹ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ
ثَاقِبٌ ۝۱۰

ترجمہ قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو صف بصف کھڑے ہوتے ہیں (۱) پھر وہ (اپنے گھوڑوں کو دشمن کی طرف بڑھنے کے لئے) ڈانٹتے ہیں (۲) پھر (اللہ کے نازل کردہ) ذکر (یعنی قرآن مجید) کی تلاوت کرتے ہیں (۳) بے شک تمہارا الٰہ ایک ہے (۴) (جو) آسمانوں کا، زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان سب کا رب ہے اور (جو) ان تمام مقامات کا رب ہے جہاں سے سورج (سال کے مختلف ایام میں) طلوع ہوتا ہے (۵) بے شک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا (۶) اور تمام سرکش شیطانوں سے اس

کو محفوظ بنایا ⑦ (اب) وہ اوپر کی مجلس کی طرف (ان کی باتوں کو سننے کے لئے) کان بھی نہیں لگا سکتے (اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو) ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں ⑧ (یہ انگارے ان کو وہاں سے) نکالنے کے لئے (پھینکے جاتے ہیں) اور (قیامت کے دن) ان کے لئے دائمی عذاب ہے ⑨ (الغرض شیاطین مجلس بالا کی باتیں نہیں سن سکتے) مگر ہاں جو (شیطان) کوئی بات اچک ہی لے جائے تو چمکتا ہوا انگارا اس کا پیچھا کرتا ہے ⑩

معانی و مصادر

(صٰٓفّٰتٌ) صَفَّ، یَصُفُّ، صَفٌّ (ن) صف بنانا۔
(صَآفَّاتٌ = صَافَّةٌ کی جمع، ملائکہ، صف بنانے والے لشکر)
(زٰجِرٰتٌ) (زَجْرٌ) زَجَرَ، یَزْجُرُ، زَجْرٌ (ن) منع کرنا، نکالنا، ڈانٹنا۔
(تٰلِیٰتٌ) تَلَا، یَتْلُوْ، تِلَاوَةٌ (ن) پڑھنا (تٰلِیٰتٌ = تَالٍ کی جمع، پڑھنے والیاں)۔
(وَاحِدٌ) وَحَدَ، یَحِدُ، وَحْدٌ وَوَحْدَةٌ وَحِدَةٌ (ض) اکیلا ہونا۔
(زِیْنَةٌ) زَانَ، یَزِیْنُ، زَیْنٌ (ض) زینت دینا (زِیْنَةٌ = وہ چیز جس سے سجایا جائے یہ تَزَیَّنَ سے اسم ہے)۔
(کَوَاکِبَ، کَوْکَبٌ، کَوْکِبٌ، کَوْکَبَةٌ (باب فعللۃ۔ رباعی مجرد) چمکنا (کَوَاکِبُ = کَوْکَبٌ کی جمع، تارے)۔
(مَارِدٌ) مَرَدَ، یَمْرُدُ، مُرُوْدًا (ن) سرکشی کرنا (مَارِدٌ = سرکش) (مَرَدَ، یَمْرُدُ، مَرْدًا وَمُرُوْدًا (ک) سرکشی کرنا۔
(یَسَّمَّعُوْنَ، اِسْتَمَعَ، یَسْتَمِعُ = اِسْتِمَاعٌ (باب اِفْتِعَالٌ) کان لگانا۔
(مَلَاُ) = مجلس، جماعت، سردار۔
(یُقْذَفُوْنَ) قَذَفَ، یَقْذِفُ، قَذْفٌ (ض) پھینکنا
(دُحُوْرًا) دَحَرَ، یَدْحَرُ، دَحْرٌ وَدُحُوْرٌ (ف) نکال دینا۔
(وَاصِبٌ) وَصَبَ، یَصِبُ، وُصُوْبٌ (ض) دائمی ہونا۔
(خَطِفَ) (خَطْفَةٌ) خَطِفَ، یَخْطَفُ، خَطْفٌ (س) اچک لینا (خَطْفَةٌ = لوٹ کھسوٹ)۔
(شِهَابٌ) شِهَابٌ = چنگاری۔
(ثَاقِبٌ) ثَقَبَ، یَثْقُبُ، ثَقْبٌ (ن) چمکنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا) قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف بنا کر کھڑے ہوتے ہیں۔
اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا قول بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ○
(الصّٰفّٰت - ۱۶۵)

(فرشتے کہتے ہیں) ہم (اللہ تعالیٰ کے سامنے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ فرماتے ہیں:۔

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَاٰنَا حَلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ جزء اول ص۱۸۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم کو اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم لوگ نماز میں ساکن رہا کرو۔ پھر ایک مرتبہ آپ ہمارے پاس آئے اور ہم کو کئی حلقوں میں (بیٹھا ہوا) دیکھا۔ فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو علیحدہ علیحدہ دیکھتا ہوں۔ پھر ایک مرتبہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بناتے ہیں۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول، فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح صف بناتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (پہلے) اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ (صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ جزء اول ص۲۱۲)

ہم کو لوگوں پر تین باتوں کی فضیلت دی گئی ہے: ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کے مثل ہوتی ہیں، ہمارے لئے ساری زمین نماز کی جگہ بنادی گئی ہے اور زمین کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے جبکہ ہمیں پانی نہ ملے۔

(فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا) پھر قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (اپنے گھوڑوں کو) ڈانٹتے ہیں (اور دشمنان دین پر حملہ کرتے ہیں) یا ان فرشتوں کی قسم جو کافروں کی جان نکالتے وقت ان کو زجر و توبیخ کرتے ہیں۔

گھوڑے کو ڈانٹنے کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ملتا ہے۔

حضرت عمرؓ جنگ بدر کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةَ السَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيَّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الامداد بالملٰئکۃ فی غزوۃ بدر جزء اول ص۸۴)

اُس دن اس حال میں کہ مسلمین میں سے ایک شخص مشرکین میں سے ایک شخص کے پیچھے دوڑ رہا تھا اس مسلم نے اپنے اوپر سے کوڑا مارنے کی آواز سنی اور ایک سوار کی آواز بھی سنی جو (اپنے گھوڑے حیزوم سے) کہہ رہا تھا اے حیزوم آگے بڑھ۔ اس مسلم نے اپنے آگے اس مشرک کو دیکھا کہ چت گر پڑا۔ مسلم نے اسے بغور دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کی ناک زخمی تھی اور اس کا چہرہ پھٹ گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے کوڑا مارا گیا ہے۔ اس کا سارا بدن سبز ہو گیا تھا۔ وہ انصاری (مسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ تیسرے آسمان سے آئی ہوئی مدد تھی۔

قریب المرگ کافروں کو ڈانٹنے کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○ (الانعام ۔ ۹۴)

(اے رسول) اگر آپ ان ظالموں کو دیکھیں جب یہ موت کی جانکنی میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا کر (ان سے کہہ رہے ہوں گے) اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اس لئے کہ تم اللہ تعالےٰ کی طرف جھوٹ بات منسوب کرتے تھے اور اس کی آیتوں (کو سنکر) تکبر (سے انکار) کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ

اور (اے رسول) اگر آپ (اس وقت کی کیفیت کو) دیکھیں جس وقت فرشتے کافروں

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○
(الانفال ۔ ۵۰)

کی روح قبض کرتے ہیں (تو آپ دیکھیں گے کہ) فرشتے ان کے چہروں پر اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (یہ کہتے جاتے ہیں) عذابِ سوزاں کا مزا چکھو۔

(فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا) پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو ذکر (یعنی قرآن مجید) کی تلاوت کرتے ہیں۔

(اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ) بے شک تمہارا الٰہ ایک ہے (رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ) (جو) آسمانوں کا، زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان سب کا رب ہے اور (جو ان تمام) مشرقوں کا رب ہے (جہاں سے سورج اور دوسرے اجرام فلکی طلوع ہوتے ہیں)۔

اجرام فلکی میں سے ہر ایک کے طلوع ہونے کی جگہ مختلف ہے۔ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ بھی پورے سال روزانہ بدلتی رہتی ہے۔ اس طرح طلوع ہونے کے جگہیں لاتعداد ہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے تمام مشرقوں کی قسم کھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ○
(سال سآئل ۔ ۴۰)

مشارق اور مغارب کی قسم ہم قادر ہیں۔

آگے فرمایا (اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ) ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں سے مزین کیا (وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ) اور (اس کو) ہر سرکش شیطان سے (اچھی طرح) محفوظ کیا (لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا) (شیاطین فرشتوں کی) مجلس بالا کی طرف (ان کی باتوں کو سننے کے لئے) کان بھی نہیں لگا سکتے اور (اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو ان کو وہاں سے) نکالنے کے لئے ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں (وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ) اور (قیامت کے دن) ان کے لئے دائمی عذاب ہے (اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ) (الغرض شیاطین مجلس بالا کی کوئی بات نہیں سن سکتے) سوائے اس بات کے جو کوئی شیطان اچک ہی لے جائے (تو ایسی صورت میں) ایک چمکتا ہوا انگارہ اس کا پیچھا کرتا ہے (اور اسے وہاں سے بھگا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا کو ستاروں سے زینت بخشی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ۔
(الملك - ۵)

اور (اے رسول) ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِينَ ○
(الحجر - ۱۶)

ہم نے آسمان میں بُرج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اسے مزیّن کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

أَفَلَمْ يَنْظُرُوٓا إِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ○
(قٓ - ۶)

کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان پر نظر نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور (کس طرح) اس کو زینت دی ہے۔ اس میں کوئی درز تک نہیں ہے۔

ستاروں سے آسمان کو صرف زینت ہی نہیں بخشی بلکہ ستاروں کے ذریعہ اسے محفوظ بھی بنایا۔ اگر کوئی شیطان فرشتوں کی باتیں سننے کے لئے اوپر کا رخ کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ ایک آدھ بات سن لے اس کو مزید سننے کا موقع نہیں دیا جاتا اور فوراً ان ستاروں سے انگارا نکل کر اس کا پیچھا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَجَعَلْنٰهَا رُجُومًا لِّلشَّيٰطِينِ ۔
(الملك - ۵)

اور ہم ہی نے ان چراغوں کو شیطانوں کے مارنے کی چیز بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيمٍ ○ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ○
(الحجر - ۱۷ و ۱۸)

ہم ہی نے ہر مردود شیطان سے اسے محفوظ کر دیا ورنہ کوئی شیطان آسمانی باتیں سن نہیں سکتا۔ ہاں اگر کوئی شیطان چوری چھپے کچھ سننا چاہے تو چمکتا ہوا انگارہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ و مطہرہؓ فرماتی ہیں :-

سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ

لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول، کبھی

تَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّیْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذِبَةٍ۔
(صحیح بخاری کتاب الادب باب قول الرجل للشیٔ لیس بشیءٍ جزء ۸ صـ۵۸ وصحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان جزء ۲ صـ۲۹۲)

کبھی ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو جن فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست کے کان میں مرغی کی طرح کُٹ کُٹ کر کے ڈال دیتا ہے پھر وہ کاہن اس ایک سچ میں سَو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ

مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ صحابہ ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا۔ آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا تھا انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ ہم جاہلیت کے زمانے میں کہتے تھے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا البتہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب کوئی حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح دنیا کے آسمان تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب

لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ (صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکہانۃ جزء۲ صـ۲۹۲)

ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں: تمہارے مالک نے کیا فرمایا؟ وہ انہیں فرمانِ الٰہی کی خبر دیتے ہیں اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں۔ وہ اپنے (انسان) دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے (جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو) ان کو تارے سے مارتے ہیں پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر کاہن اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں اور اضافہ کر دیتے ہیں۔

(نوٹ:۔ کہانت کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے سورہ شعراء کی آخری آیت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، اللہ اکیلے کو الٰہ مانیے۔
اے لوگو، کاہنوں کے پاس نہ جایا کیجئے۔ ان کی پیشین گوئیوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ
مَّنْ خَلَقْنَا ۚ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ
طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ
وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا
لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً
يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا

الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ
دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ
الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾
اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ
اَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ

إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوهُمْ
إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ
لَا تَنَاصَرُونَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ
مُسْتَسْلِمُونَ ﴿٢٦﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾ قَالُوا
إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ
الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾ قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا
مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا
عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ

قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ
رَبِّنَا اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ
اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ
فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ
مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ

صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ
لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾
وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾
فَوَاكِهُ، وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ
مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ
وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ
بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ
قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ
قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ
الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾
فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾
قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾
وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ
الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ
هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ
الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً
لِّلظّٰلِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ
فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا
كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيٰطِينِ ﴿٦٥﴾
فَإِنَّهُمْ لَءَاكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِـُٔونَ
مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ
عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾
ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى

الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ
ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ
اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾

ترجمہ (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا (ان تمام چیزوں کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے) جن کو ہم نے پیدا کیا ہے، ان کو تو ہم نے چپکنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے (۱۱) (اے رسول) آپ کو تو (ان کے انکار قیامت سے) تعجب ہوتا ہے اور وہ (قیامت کا) مذاق اڑاتے ہیں (۱۲) اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو اسے قبول نہیں کرتے (۱۳) اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں (۱۴) اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہے (۱۵) (پھر کہتے ہیں) کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں

گے تو کیا ہم (دوبارہ) زندہ کئے جائیں گے (۱۶) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا (بھی زندہ کئے جائیں گے)، (۱۷) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ہاں (ایسا ہی ہوگا) اور (جس دن ایسا ہوگا اس دن) تم ذلیل و خوار ہوگے (۱۸) (اور اے رسول قیامت کے واقع ہونے میں کچھ دیر نہیں لگے گی) وہ تو بس ایک جھڑکی (جیسی آواز) ہوگی (اور یہ سب فوراً زندہ ہوکر حیرانی کے ساتھ) دیکھنے لگیں گے (۱۹) اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی! یہ تو انصاف کا دن ہے (۲۰) (اس وقت ان سے کہا جائے گا ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (۲۱) (پھر اللہ فرشتوں سے فرمائے گا) ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے اور ان کے ہم جنسوں اور جن جن کی (ان کی مرضی سے) یہ لوگ عبادت کرتے تھے سب کو اکٹھا کرو (۲۲) (یعنی ان معبودوں کو جمع کرو جن کو یہ) اللہ کے علاوہ (پوجتے تھے) پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھادو (۲۳) لیکن (ابھی) انہیں روکے رکھو، ان سے باز پرس ہوگی (۲۴) (پھر ان سے کہا جائے گا) تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے (۲۵) (اور اے رسول، اس دن وہ نافرمانی نہیں کریں گے) بلکہ اس دن سب کے سب مطیع و فرمانبردار ہوں گے (۲۶) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے آپس میں سوال کریں گے (۲۷) (پیروی کرنے والے اپنے بزرگوں اور عالموں سے کہیں گے) تم ہمارے پاس بڑی قوت کے ساتھ آتے تھے (تم ہی نے ہمیں ایمان لانے سے باز رکھا) (۲۸) وہ جواب دیں گے نہیں (ہم نے تمہیں ایمان لانے سے باز نہیں رکھا) بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے (۲۹) ہمیں تم پر کوئی قابو حاصل نہیں تھا (کہ زبردستی تم کو غلط راستے پر لے جاتے) بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے (۳۰) ہمارے بارے میں اللہ کا وعدہ سچ ثابت ہوا، اب ہم (اس وعدہ کے مطابق عذاب کا) مزا چکھیں گے (۳۱) ہم نے تم کو بہکایا (ضرور) تھا (تو بات یہ ہے کہ) ہم خود بہکے ہوئے تھے (۳۲) تو (اے رسول) اس دن وہ لوگ عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے (۳۳) (اور اے رسول) ہم گنہ گاروں کے ساتھ یقیناً ایسا ہی کریں گے (۳۴) یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں تو تکبر کرتے تھے (۳۵) اور (اس طرح) کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر (کے کہنے) سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے (۳۶) (حالانکہ وہ دیوانے یا شاعر نہیں تھے) بلکہ وہ حق لے کر آئے تھے اور (گذشتہ) انبیاء کی تصدیق بھی کرتے تھے (۳۷) (پھر ان سے کہا جائے گا اب) تم دردناک عذاب کا مزا چکھو (۳۸) تم کو ان ہی اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (۳۹) مگر (جو) اللہ کے پسندیدہ بندے ہیں (۴۰) ان کے لئے مقررہ رزق ہے (۴۱) یعنی (ان کو کھانے کے لئے) پھل (دئے جائیں گے) اور ان کی بڑی عزت کی جائے گی (۴۲) نعمت کے باغوں میں (وہ رہیں گے) (۴۳) ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے ہوں گے (۴۴) ان میں چشمۂ جاری کی شراب کے جاموں کا دور چل رہا ہوگا (۴۵) (وہ شراب) سفید ہوگی اور (اس میں) پینے

والوں کے لئے (بڑی) لذّت ہوگی (۴۶) نہ اس میں نشہ ہوگا اور نہ اس سے ان کی عقلیں زائل ہونگی (۴۷) ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی اور بڑی بڑی آنکھوں والی (عورتیں بیٹھی) ہوں گی (۴۸) (وہ ایسی معلوم ہوں گی) گویا کہ وہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں (۴۹) پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کے طرف منہ کر کے سوال کریں گے (۵۰) ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا (۵۱) وہ کہتا تھا کیا تم ایسی (عجیب) بات کی تصدیق کرتے ہو (۵۲) کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمارا محاسبہ ہوگا (۵۳) (پھر) وہ کہنے والا کہے گا کیا تم (اسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو (۵۴) (یہ کہہ کر وہ) جھانک کر دیکھے گا تو اسے وسط دوزخ میں (جلتا ہوا) دیکھے گا (۵۵) وہ کہے گا اللہ کی قسم تو نے تو مجھے ہلاک کر ہی دیا ہوتا (۵۶) اور اگر (مجھ پر) میرے رب کی رحمت نہ ہوتی تو میں (دوزخ کے عذاب میں) گرفتار ہوتا (۵۷) کیا یہ بات (صحیح) نہیں کہ اب ہم (کبھی) نہیں مریں گے (۵۸) البتہ پہلی مرتبہ کا مرنا (تو وہ ہم مر چکے) اور کیا یہ بات (صحیح) نہیں کہ ہمیں عذاب بھی کبھی نہیں ہوگا (۵۹) بے شک یہ بہت بڑی کامیابی ہے (۶۰) ایسی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے (۶۱) کیا مہمانی کے لئے یہ بہتر ہے یا زقوم کا درخت (۶۲) ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے (ذریعہ) آزمائش بنایا ہے (۶۳) وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے (۶۴) اس کے خوشے ایسے ہیں جیسے شیاطین کے سر (۶۵) وہ ظالم اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے (۶۶) پھر اس کے بعد انہیں گرم پانی کا آمیزہ دیا جائے گا (۶۷) (اے رسول، بے شک ان لوگوں کو مرنا ہے) پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹنا ہے (۶۸) انہوں نے اپنے آباء واجداد کو گمراہ پایا (۶۹) تو یہ بھی ان کے نقش قدم پر تیزی سے چلے جا رہے ہیں (۷۰) ان سے پہلے بھی اگلوں میں سے اکثر لوگ گمراہ تھے (۷۱) ہم نے ان میں ڈرانے والے بھیجے تھے (۷۲) تو (اے رسول) آپ دیکھ لیجئے کہ جن کو ڈرایا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا (۷۳) البتہ ان میں سے جو اللہ کے پسندیدہ بندے تھے (وہ برے انجام سے بچ گئے) (۷۴)

معانی ومصادر

(طِیْنٌ) طَانَ، یَطِیْنُ، طَیْنٌ (ض) مٹی سے لیپنا (طِیْنٌ = مٹی)
(لَازِبٌ) لَزِبَ، یَلْزَبُ، لَزَبٌ (س) ولَزُبَ، یَلْزُبُ، لَزْبٌ ولُزُوْبٌ (ک) چپکنا (لَازِبٌ = چپکنے والا)۔
(عَجِبْتَ) عَجِبَ، یَعْجَبُ، عَجَبٌ (س) تعجب کرنا۔
(یَسْخَرُوْنَ) سَخِرَ، یَسْخَرُ، سَخَرٌ وسُخْرٌ وسُخْرٌ وسُخْرَةٌ ومَسْخَرٌ (س) مذاق کرنا۔
(یَسْتَخْسِرُوْنَ) اِسْتَخْسَرَ، یَسْتَخْسِرُ، اِسْتِخْسَارًا (باب استفعال) مذاق کرنا۔
(دَاخِرُوْنَ) دَخَرَ، یَدْخَرُ، دَخْرٌ ودُخُوْرٌ (ف) ذلیل ہونا۔
(زَجْرَةٌ) زَجَرَ، یَزْجُرُ، زَجْرٌ (ن) ڈانٹنا۔

(فَصْلٌ) فَصَلَ، يَفْصِلُ، فَصْلٌ (ض) قطعی فیصلہ کرنا، قطع کرنا، رکاوٹ ڈالنا (فَصْلٌ = فیصلہ)۔
(جَحِيْمٌ) جَحَمَ، يَجْحَمُ، جَحْمٌ (ف) دہکانا، جلانا (جَحِيْمٌ = جلانے والا، دوزخ)
جَحِمَ، يَجْحَمُ، جَحَمٌ وجَحْمٌ وجُحُوْمٌ (س) جَحُمَ، يَجْحُمُ، جُحُوْمٌ (ك) بھڑکنا۔
(قِفُوْ) وَقَفَ، يَقِفُ، وَقْفٌ (ض) روکنا، وقف کرنا۔
(مُسْتَسْلِمُوْنَ) اِسْتَسْلَمَ، يَسْتَسْلِمُ، اِسْتِسْلَامٌ (باب استفعال) مطیع ہونا
(يَمِيْنٌ) يَمِيْنٌ = قوّت، دایاں۔
(طَغِيْنَ) طَغٰى، يَطْغٰى وطَغِيَ، يَطْغٰى، طَغْيٌ وطُغْيَانٌ وطِغْيَانٌ (ف وس) سرکشی کرنا۔
(حَقَّ) حَقَّ، يَحِقُّ، حَقٌّ (ن وض) واجب ہونا۔
(اَغْرَيْنَا) اَغْوٰى، يُغْوِيْ، اِغْوَاءٌ (باب افعال) گمراہ کرنا۔
(غٰوِيْنَ) غَوٰى، يَغْوِيْ، غَيٌّ (ض) وَغَوِيَ، يَغْوٰى، غَوَايَةٌ (س) گمراہ ہونا۔
(مُخْلَصِيْنَ) اَخْلَصَ، يُخْلِصُ، اِخْلَاصٌ (باب افعال) پسند کرنا، بے ریا عبادت کرنا
مُخْلَصِيْنَ = پسندیدہ لوگ۔
(فَوَاكِهُ) فَوَاكِهُ = فَاكِهَةٌ کی جمع، میوے، پھل۔
(مَعِيْنٌ) مَعَنَ، يَمْعَنُ، مَعْنٌ (ف) آسانی سے بہنا۔ مَعُنَ، يَمْعُنُ، مُعُوْنٌ (ك) آسانی سے بہنا (مَعِيْنٌ = آسانی سے بہنے والا چشمہ)۔
(بَيْضَآءُ) بَاضَ، يَبِيْضُ، بَيْضٌ (ض) سفیدی میں غالب آنا (بَيْضَآءُ = اَبْيَضُ کا مؤنث
سفید۔
(غَوْلٌ) غَالَ، يَغُوْلُ، غَوْلٌ (ن) ہلاک کرنا، عقل زائل کرنا۔ (غَوْلٌ = نشہ، مشقت)
(يُنْزَفُوْنَ) نَزَفَ، يَنْزِفُ، نَزْفٌ (ض) پانی خالی کرنا، عقل زائل ہونا۔
(قٰصِرٰتُ) قَصَرَ، يَقْصُرُ، قُصُوْرٌ (ن) کم کرنا، سستا کرنا، روکنا (قٰصِرٰتٌ = قَاصِرَةٌ کی جمع، شوہر کے علاوہ کسی کو نہ دیکھنے والیاں)۔
(طَرْفٌ) طَرَفَ، يَطْرِفُ، طَرْفٌ (ض) پھیرنا، طمانچہ مارنا۔ (طَرْفٌ = نگاہ)۔
(عِيْنٌ) عَيِنَ، يَعْيَنُ، عَيَنٌ وعِيْنَةٌ (س) آنکھ کی سیاہی کا بڑا ہونا (عِيْنٌ = عَيْنَآءُ کی جمع، بڑی آنکھوں والیاں)۔
(بَيْضٌ) بَيْضٌ = بَيْضَةٌ کی جمع، انڈے۔
(مَكْنُوْنٌ) كَنَّ، يَكُنُّ، كَنٌّ وكُنُوْنٌ (ن) چھپانا۔
(مُصَدِّقِيْنَ) صَدَّقَ، يُصَدِّقُ، تَصْدِيْقٌ (باب تفعیل) تصدیق کرنا۔

(مَدِیْنُوْنَ) دَانَ، یَدِیْنُ، دِیْنٌ (ض) مالک ہونا، حکم چلانا، جبر کرنا، خدمت کرنا، غلام بنانا، ذلیل کرنا (مَدِیْنُوْنَ = مَدِیْنٌ کی جمع۔ مَدِیْنٌ = جس سے حساب لیا جائے، غلام)۔
(مُطَّلِعُوْنَ) اِطَّلَعَ، یَطَّلِعُ، اِطِّلَاعٌ (باب افتعال) مطلع ہونا، اچانک آنا۔
(سَوَآءٌ) سَوِیَ، یَسْوٰی، سِوًی (س) درست ہونا (سَوَآءٌ = وسط، عدل)۔
(تُرْدِیْ) اَرْدٰی، یُرْدِیْ، اِرْدَاءٌ (باب افعال) ہلاک کرنا، گڑھے میں ڈالنا۔
(نُزُلٌ) نَزَلَ، یَنْزِلُ، نُزُلٌ (ض) اترنا (نُزُلٌ = مہمانی)۔
(زَقُّوْمٌ) زَقُوْمٌ = زہریلا کھانا، دوزخ کا ایک درخت۔
(اَصْلٌ) اَصُلَ، یَاْصُلُ، اَصَالَةٌ (ک) اصل ہونا، اچھا ہونا۔ (اَصْلٌ = جڑ)۔
(طَلْعٌ) طَلَعَ، یَطْلُعُ، طُلُوْعٌ و مَطْلَعٌ (ن) نکلنا، ظاہر ہونا، سامنے آنا (طَلْعٌ = خوشہ)۔
(مَالِئُوْنَ) مَلَأَ، یَمْلَأُ، مَلْءٌ و مِلْأٌ (ف) بھرنا (مَالِئُوْنَ = بھرنے والا)۔
(شَوْبٌ) شَابَ، یَشُوْبُ، شَوْبٌ (ن) ملانا، خیانت کرنا، دھوکا دینا۔
(حَمِیْمٌ) حَمَّ، یَحُمُّ، حَمٌّ (ن) گرم کرنا۔
(اَلْفَوْا) اَلْفٰی، یُلْفِیْ، اِلْفَاءٌ (باب افعال) پانا۔
(یُهْرَعُوْنَ) اَهْرَعَ، یُهْرِعُ، اِهْرَاعٌ (باب افعال) جلدی کرنا۔

تفسیر کفار قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا، اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ) (اے رسول، آپ) ان سے پوچھئے کیا ان کا بنانا زیادہ مشکل ہے یا (ان تمام چیزوں کا بنانا زیادہ مشکل ہے) جن کو ہم نے بنایا۔ ہم نے ان کو چپکنے والی مٹی سے بنایا (تو پھر ان کا دوبارہ مٹی سے نکال کھڑا کرنا کیا مشکل ہے)۔

سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا، آسمانوں کا، زمین کا اور تاروں کا ذکر فرمایا۔ ان چیزوں کے ذکر کا مقصد بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو ان چیزوں کی پیدائش کی طرف توجہ دلائی جائے تاکہ وہ یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی چیزیں جن کا بنانا بظاہر بہت مشکل معلوم ہوتا ہے بنائیں اور جب وہ ایسی مشکل چیزیں بنانے پر قادر ہے تو انسانوں کا پیدا کرنا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ○ وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ○ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

(اے کافرو، بتاؤ) کیا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان (کا پیدا کرنا) اللہ نے تو آسمان کو بنایا، اس کی چھت کو بلند کیا،

دَحٰىهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝
وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝
(والنازعات - ۲۷ تا ۳۳)

پھر اسے ہموار کیا۔ اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی صبح کو نکالا۔ اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔ (پھر) زمین سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا۔ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے (کیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى
اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ، بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
(الاحقاف - ۳۳)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے، کیوں نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
(حٰمٓ المؤمن - ۵۷)

آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے یقیناً زیادہ بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ جو آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے انسانوں کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے)۔

آگے فرمایا (بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ) (اے رسول) آپ کو تو ان کے انکار قیامت پر تعجب ہوتا ہے اور وہ قیامت کا مذاق اڑاتے ہیں (وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ) اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو (نصیحت) قبول نہیں کرتے (وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ) اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں (وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ) اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہے (یعنی معجزہ کو معجزہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ معجزے کو جادو کہہ کر ٹال دیتے ہیں)۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شق القمر کا معجزہ دکھایا تو اس کو دیکھ کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق نہیں کی بلکہ اس کو جادو بتایا اور بدستور اپنے کفر پر اڑے رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝
وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ

قیامت قریب آ گئی اور چاند شق ہو گیا (جو رسول کی صداقت کی ایک کھلی نشانی ہے لیکن

مُسْتَمِرٌّ ○ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ
وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ○
(اقتربت الساعۃ۔ ۱ تا ۳)

کافروں نے اسے نشانی تسلیم نہیں کیا بلکہ اسے جادو قرار دیا) اور (اے رسول) اگر یہ (کوئی اور) نشانی بھی دیکھیں تو اس سے منہ موڑ لیں گے اور یہی کہیں گے کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اور (اے رسول) انہوں نے (معجزے کو) جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی (جس کے نتیجہ میں ان پر عذاب نازل ہو جانا چاہیئے تھا) لیکن (اللہ کے ہاں) ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے (عذاب بھی وقت مقررہ پر ہی آئے گا)۔

آگے فرمایا (ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوثُونَ) (یہ لوگ تعجب سے پوچھتے ہیں) جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا (واقعی) ہم (دوبارہ) زندہ کئے جائیں گے (أَوَ ءَابَآؤُنَا الْأَوَّلُونَ) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا (بھی زندہ کئے جائیں گے) (قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ) (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے ہاں (ایسا ہو کر رہے گا) اور (اس دن) تم ذلیل و خوار ہو گے (فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ) (اور اے رسول، قیامت کے واقع ہونے میں کچھ دیر نہیں لگے گی) وہ تو بس ایک جھڑکی جیسی (آواز) ہو گی۔ (اس آواز کے ہوتے ہی) یہ سب (فوراً زندہ ہو کر (حیرانی سے) دیکھنے لگیں گے۔

کافر دوبارہ زندہ ہونے کو ناممکن سمجھتے تھے اور اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ مَن يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ○
قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ،
وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ○ الَّذِي جَعَلَ
لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا
أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ○ أَوَلَيْسَ
الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ
عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم، بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ
الْعَلِيمُ ○ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا
أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○

(انسان) کہتا ہے جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو انہیں کون زندہ کریگا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ان (ہڈیوں) کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، وہ ہر (طرح) پیدا کرنا جانتا ہے۔ (وہی ہے) جس نے تمہارے لئے سرسبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو۔ کیا جس (اللہ) نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ ان کی (پہلی پیدائش) کے مثل (ان کو

(یٰسٓ - ۷۸ تا ۸۲)

(دوبارہ) پیدا کردے، کیوں نہیں؟ وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ جب وہ کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام تو بس اتنا ہوتا ہے کہ اس چیز سے کہتا ہے "ہوجا" تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ○

(اور جب ان سے کہا گیا کہ وہ حساب وکتاب کے لئے پھر زندہ کئے جائیں گے تو انہوں نے تعجب سے پوچھا) کیا جب ہم مر کر مٹی ہوجائیں گے (تو دوبارہ زندہ ہوں گے) یہ دوبارہ پیدا ہونا تو بعید (از عقل) ہے۔

(قٓ - ۳)

الغرض اللہ تعالیٰ کے لئے دوبارہ زندہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ وہ جب چاہے گا "کن" کہے گا۔ کُن کہتے ہی سب زندہ ہوجائیں گے۔

دوبارہ زندہ ہونے پر کافروں کا اعتراض نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ○ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ○ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ○ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ○

(والنازعات - ۱۰ تا ۱۴)

(کافر) کہتے ہیں کیا (مرنے کے بعد) ہم پھر پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے) کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو یہ لوٹنا بڑا نقصان دِہ ہوگا۔ (اے رسول، ان کا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہے) وہ تو بس (ہماری طرف سے) ایک ڈانٹ ہوگی کہ (اس کے واقع ہوتے ہی) یہ لوگ (فوراً) میدان (محشر) میں (جمع ہوجائیں گے)۔

صور پھونکا جائے گا اور سب لوگ زندہ ہوجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○

(الزمر - ۶۸)

پھر (جب) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب ایک دم (قبروں سے نکل) کھڑے ہوں گے (اور حیران ہوکر اِدھر اُدھر) دیکھ

رہے ہوں گے۔

الغرض قیامت کے روز تمام انسان زندہ ہو جائیں گے (وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ) (تو کافر جنہوں نے قیامت کا انکار کیا تھا) کہیں گے ہائے ہماری خرابی! یہ تو انصاف کا دن (معلوم ہوتا) ہے (هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ) (اس وقت ان سے کہا جائے گا ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ) (پھر اللہ فرشتوں کو حکم دے گا) جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو اور ان کے ہم جنسوں کو جمع کرو اور (ان کو بھی جمع کرو) جن کی یہ لوگ (ان کی مرضی سے) عبادت کرتے تھے (مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ) اللہ کے علاوہ، پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھاؤ۔

میدان محشر میں جب سب لوگ موجود ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ظالموں کو، ظالموں کے ہم جنسوں کو اور تمام معبودانِ باطل کو جنہوں نے لوگوں کو بہکا کر اپنی عبادت کرائی تھی جمع کرو۔ ان معبودانِ باطل میں وہ لوگ شامل نہیں ہوں گے جنہوں نے اپنی قوم کو اپنی عبادت سے روکا تھا یا جن کے انتقال کے بعد لوگوں نے خود ان کی عبادت شروع کر دی تھی، ان کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا لہٰذا ان کو دوزخ کے قریب بھی نہیں لایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ، اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا، وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ○

(الانبیآء - ۹۸ تا ۱۰۲)

(اے کافرو) تم اور جن جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو (سب) دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور تم سب دوزخ میں داخل ہو گے۔ (اے کافرو) اگر یہ معبود ہوتے تو (کبھی) اس میں داخل نہ ہوتے اور (اے کافرو، خبردار ہو جاؤ یہ) سب اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ سب اس میں چیختے چلاتے ہوں گے اور اس میں کچھ نہ سن سکیں گے، لیکن (کافروں کے ان معبودوں میں سے) جن لوگوں کے لئے پہلے سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ دوزخ سے دور رہیں گے (کیونکہ ان کافروں کی پرستش میں وہ کسی طرح سے بھی ملوّث نہیں تھے) یہ لوگ دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے بلکہ ان

نعمتوں میں جن کو ان کا دل چاہے گا ہمیشہ
رہیں گے۔

آگے فرمایا (وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ) اور (فرشتوں کو یہ بھی حکم دیا جائے گا کہ) ان کو (دوزخ کے دروازے پر) روک لو (اس لئے کہ ابھی) ان سے (ان کے اعمال کے متعلق) باز پرس ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ، وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ○

(حٰمٓ السجدۃ - ۱۹ تا ۲۴)

اور (اے رسول) جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تو وہ (یعنی آگے والے پیچھے والوں کے انتظار میں) روک لئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب (سب) اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی جلدیں ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گی (اس موقع پر) وہ اپنی جلدوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی، وہ جواب دیں گی جس اللہ نے ہر چیز کو گویائی دی اسی نے ہمیں بھی گویائی دی (اور ہم سے گواہی دلوائی) اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور (اب) اسی کی طرف تم لوٹائے جا رہے ہو اور (گناہ کرتے وقت) تم اس لئے پردہ کرتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں کہیں تمہارے خلاف گواہی نہ دیں بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ (پردہ کرنے کے بعد) اللہ کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں ہوگی تو جو گمان تم نے اپنے رب کے متعلق (قائم) کر لیا تھا اسی گمان نے تمہیں تباہ و برباد کیا اور تم نقصان میں جا پڑے۔ تو (اے رسول، اس موقع پر) اگر وہ صبر کریں (یا صبر نہ کریں ہر حال میں) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

اور اگر وہ (اللہ کو) راضی بھی کرنا چاہیں گے تو
اسے راضی نہیں کر سکیں گے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے سوال و جواب ہوگا۔ ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ بھی ہوگا (مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ) تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے (ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا) (بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ) (اس دن وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کیا کسی کی مدد کریں گے۔ دنیا میں جو سرکشی وہ کیا کرتے تھے وہ سرکشی وہاں نہیں کر سکیں گے) بلکہ اس دن تو وہ سب کے سب (اللہ کے) مطیع (و فرمانبردار) ہوں گے (وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال کریں گے (قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ) (پیروی کرنے والے اپنے بزرگوں سے، مرید اپنے پیروں سے، فرقہ پرست اپنے علماء سے) کہیں گے تم ہمارے پاس (بڑی) قوت (اور یقین دہانی) کے ساتھ آیا کرتے تھے (تم بڑے بڑے مضبوط دعوے کرتے تھے کہ تم ہی حق پر ہو تم بڑے بلند بانگ دعوے کرتے تھے کہ تم ہمیں بخشوا لو گے، تم ہی نے ہمیں ایمان لانے سے باز رکھا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ نِ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ○

(سبا - ۳۱)

اور (اے رسول) کاش آپ (قیامت کے دن) دیکھیں جب (یہ) ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے اور (اپنی ناشائستہ حرکتوں کی ذمہ داری کو ایک دوسرے پر ڈال رہے ہوں گے، جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ○

(سبا - ۳۳)

پھر وہ لوگ جو کمزور سمجھے جاتے تھے ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے (نہیں، ہم خود گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیریں (ہماری گمراہی کا باعث ہوئیں) جب تم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے شریک بنائیں۔

(قَالُوا بَلْ لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ) (وہ بزرگ، پیر اور علماء) جواب دیں گے (ہم نے تمہیں ایمان لانے سے باز نہیں رکھا) بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے (وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ) ہمیں تم پر کسی قسم کی کوئی قدرت حاصل نہیں تھی (کہ زبردستی تم کو غلط راستے پر لے جاتے) بلکہ (حقیقت تو یہ ہے کہ) تم خود ہی سرکش تھے (تم خود ہی ایمان نہیں لائے اور اب بلاوجہ اپنی گمراہی کے سلسلہ میں ہمیں مورد الزام ٹھہراتے ہو) (فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُونَ) ہمارے (اور تمہارے) بارے میں اللہ کا وعدہ سچ ثابت ہوا اور اب ہم (اور تم دونوں اس وعدہ کے مطابق عذاب کا) مزا چکھیں گے (فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ) ہم خود بہکے ہوئے تھے لہذا ہم نے تم کو بھی بہکا دیا (لیکن بالجبر نہیں بہکایا کہ تم ہمیں مورد الزام ٹھہراؤ) (فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ) الغرض اس دن وہ لوگ عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے (إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ) (اور اے لوگو، خبردار ہو جاؤ ہم گنہ گاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (نہ بہکانے والے عذاب سے بچتے ہیں اور نہ بہکائے جانے والے، دونوں عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ○ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ○

(حٰمٓ المؤمن - ۴۷، ۴۸)

اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب (دوزخی) دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ ان لوگوں سے جو (دنیا میں) بزرگی (و شرف) کے مالک تھے کہیں گے: ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے دوزخ (کے عذاب) میں سے کچھ کم کرا سکتے ہو، بڑے لوگ کہیں گے ہم (اور تم) سب دوزخ میں ہیں، اللہ (اپنے) بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے (اب کیا ہو سکتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا، حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ

اللہ فرمائے گا کہ تم سے پہلے جن و انس کی جو امتیں گذر چکی ہیں ان ہی کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ (اس طرح) جب کبھی کوئی امت (دوزخ میں) داخل ہوگی تو اپنے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا، حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ

لِاُولٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ، قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ وَ قَالَتْ اُولٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

(الاعراف - ۳۸، ۳۹)

جیسی دوسری امت پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب سب امتیں اس میں پہنچ جائیں گی تو پچھلی امت پہلی امت کے متعلق (اللہ سے اس طرح) بددعا کرے گی کہ اے ہمارے رب یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہذا انہیں جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائے گا (تم) سب کے لئے دوگنا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے۔ (پھر) پہلی امت پچھلی امت سے کہے گی کہ تم کو ہمارے مقابلہ میں کسی قسم کا فضل حاصل نہیں ہو سکا (تو اب) جو عمل تم کرتے تھے اس کی سزا میں عذاب کا مزا چکھو۔

آگے فرمایا (اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ) (گنہگار دوزخ میں اس لئے جائیں گے کہ) جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں تو یہ تکبر کرتے تھے (اللہ تعالیٰ کی توحید کو تسلیم نہیں کرتے تھے، حق بات کو قبول نہیں کرتے تھے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ جزء اول ص۵۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا جنت میں نہیں جائیگا ایک شخص نے کہا ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کا جوتا اچھا ہو۔ آپ نے فرمایا اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے (یہ تکبر نہیں ہے) تکبر تو یہ ہے کہ انسان حق کو تسلیم نہ کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

حق بات کو تسلیم نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا اسی کا نام تکبر ہے۔ وہ مجرمین نہ صرف یہ کہ حق بات کو قبول نہیں کرتے تھے بلکہ وہ اپنے رسول کو اپنے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں دیتے تھے (وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ) وہ کہتے تھے کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے (اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کے جواب میں فرمایا: وہ نہ تو شاعر تھے اور نہ دیوانے، نہ ان کی باتوں میں شاعرانہ مبالغہ آرائی اور غلط بیانی تھی اور نہ ان کا کلام دیوانے

کی بڑ سے کوئی مماثلت رکھتا تھا (بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ) بلکہ وہ تو (دین) حق لے کر آئے تھے اور (گذشتہ) انبیاء کی تصدیق کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہا گیا، شاعر کہا گیا حالانکہ وہ نہ مجنون تھے اور نہ شاعر۔ ان کا لایا ہوا کلام نہ دیوانے کی بڑ ہے اور نہ شاعرانہ غلط بیانی۔ وہ تو سراسر حق اور حکمت، فصاحت اور بلاغت کا گلدستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ○ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ، قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ○ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(الحاقّۃ ۔ ۴۰ تا ۴۳)

یہ (قرآن) عزت والے فرشتے کا (لایا ہوا) کلام ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے، (لیکن) تم لوگ کم ہی یقین کرتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (لیکن) تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو (اور یہ رسول کا خود ساختہ کلام نہیں ہے بلکہ یہ کلام) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ○

(الحجر ۔ ۶)

اور (اے رسول، یہ کافر آپ سے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس (کا دعویٰ ہے کہ اس پر (اللہ کی طرف سے) نصیحت نازل ہوئی ہے تو دیوانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ○ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ○ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○

(الطور ۔ ۲۹ تا ۳۴)

(اے رسول) آپ نصیحت کرتے رہیئے، آپ اپنے رب کے فضل و کرم سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ دیوانے۔ کیا کافر یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے، ہم اس کے معاملہ میں زمانے کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں ان کو یہی حکم دیتی ہیں یا یہ لوگ (جان بوجھ کر) شرارت کر رہے ہیں۔ کیا کفار) یہ کہتے ہیں کہ

انہوں نے اسے خود بنالیا ہے، بات یہ ہے
کہ ان کا (اس پر) ایمان نہیں ہے (اور نہ
ایمان لانا چاہتے ہیں اس لئے ایسی باتیں بنا
رہے ہیں) اگر وہ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں
تو ایسا کلام یہ بھی (بنا کر) لے آئیں۔

میدان محشر میں اللہ تعالیٰ جو کچھ فرمائے گا اس کو قرآن مجید میں نقل کر دینے کا مقصد یہ ہے کہ کفار مکہ متنبہ ہو جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق باتیں نہ بنائیں۔ ان کی لائی ہوئی کتاب پر ایمان لے آئیں ورنہ نتیجہ ان کے حق میں بہت خراب ہوگا۔

آگے فرمایا (اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ) (پھر اللہ تعالیٰ مجرمین سے فرمائے گا اب) تم دردناک عذاب کا مزا چکھو گے (وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) تم کو ان ہی اعمال کی سزا ملے گی جو اعمال تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ) مگر اللہ کے برگزیدہ بندے (عذاب سے محفوظ و مامون ہوں گے) (اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ) ان کے لئے (وہاں) مقررہ رزق ہوگا (فَوَاكِهُ ، وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ) یعنی (ان کو کھانے کے لئے) پھل (دئے جائیں گے) اور ان کی بڑی عزت کی جائے گی (فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ) نعمتوں کے باغوں میں وہ رہیں گے) (عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ) ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے ہوں گے (يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ) ان (کے دسترخوان) پر چشمۂ جاری (کی شراب) سے (لبریز) جاموں کا دور چل رہا ہوگا (بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ) (وہ شراب) سفید ہوگی اور پینے والوں کے لئے (بڑی) لذت (بخش) ہوگی (لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ) نہ اس میں نشہ ہوگا اور نہ اس سے ان کی عقلیں زائل ہوں گی (وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ) ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی اور بڑی بڑی آنکھوں والی (عورتیں بھی) ہوں گی (كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ) (وہ ایسی بارونق ہوں گی) گویا کہ وہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ○
فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ
رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَّزَوَّجْنٰهُمْ
بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ

متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں (شاداں و
فرحاں) ہوں گے۔ جو کچھ ان کے رب نے
انہیں دیا ہوگا اس میں وہ خوش ہوں گے، ان
کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا
لیا ہوگا۔ (ان سے کہا جائے گا) جو عمل تم (دنیا
میں) کرتے رہے تھے ان کے صلہ میں مزے

ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ، كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ○ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○

(الطور - ۱۷ تا ۲۴)

سے کھاتے پیتے رہو۔ وہ صف بصف بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے، بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا نکاح کر دیں گے۔ اور (اے رسول) جو لوگ ایمان لائے پھر ان کی اولاد نے ایمان کے معاملہ میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے، ہر شخص اپنے اپنے عمل کا مرہونِ (منت) ہو گا۔ اور (اے رسول) جس قسم کے میوے اور گوشت کو ان کا جی چاہے گا ہم انہیں مہیا کر دیں گے (خوش طبعی کے طور پر) وہ آپس میں جامِ (شراب) کی چھینا جھپٹی بھی کریں گے جس کے پینے سے نہ تو وہ لغو بات کہیں گے اور نہ گناہ کی بات کریں گے۔ ان (کی خدمت) کے لئے لڑکے ان کے پاس آتے جاتے رہیں گے (وہ اتنے حسین ہوں گے) گویا کہ وہ چھپائے ہوئے (آبدار) موتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ○ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ○ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ○ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ○ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ

آگے بڑھنے والے (تو وہ تو) آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہوں گے جو (اللہ) کے مقرب ہوں گے۔ وہ نعمتوں سے بھرپور جنتوں میں (رہیں گے)۔ (ان میں) ایک بہت بڑی جماعت اگلوں میں سے ہو گی اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے ہوں گے۔ یہ لوگ (جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ وہ ان پر تکیہ لگائے ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے۔ ہمیشہ (ایک ہی حالت

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ○ كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ○ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا
وَّلَا تَاْثِيْمًا ○ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○

(اذا وقعت ۔ ۱۰ تا ۲۶)

ہیں) رہنے والے لڑکے ان کے پاس آتے جاتے رہیں گے۔ ان کے پاس آبخورے، آفتابے اور صاف شراب کے جام ہوں گے۔ اس (شراب) سے نہ تو دردِ سر ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی اور (وہاں ان کے لئے) میوے ہوں گے جو وہ پسند کریں اور پرندوں کے گوشت جن کو ان کا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ وہ ایسی ہوں گی جیسے چھپے ہوئے (آبدار) موتی۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔ وہاں وہ نہ تو کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ وہاں تو بس سلام سلام کی آوازیں (آ رہی ہوں گی)۔

آگے فرمایا (فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ) پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے (قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ) ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا (يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ) وہ کہتا تھا کیا تم بھی (دوبارہ زندہ ہونے کی) تصدیق کرتے ہو (ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ) کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمارا محاسبہ ہوگا (ہم سے ہمارے اعمال کے متعلق باز پرس ہوگی) (قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ) (پھر وہ کہنے والا اپنے جنت کے ساتھیوں سے) کہے گا، کیا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو (فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ) (یہ کہہ کر) وہ (دوزخ میں) دیکھے گا تو (اپنے ساتھی کو) وسط دوزخ میں (جلتا ہوا) دیکھے گا (قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ) (تو اس سے کہے گا) اللہ کی قسم (اگر میں تیری بات مان لیتا) تو تو نے مجھے ہلاک کر ہی دیا ہوتا (وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ) اور (اگر مجھ پر) میرے رب کی رحمت نہ ہوتی تو میں بھی (دوزخ کے عذاب میں) گرفتار ہوتا (اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ) کیا یہ بات صحیح نہیں کہ (اب) ہم (کبھی) نہیں مریں گے (اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ) البتہ پہلی مرتبہ کا مرنا (تو وہ ہم مر چکے) اور (کیا یہ بات صحیح نہیں کہ) ہمیں عذاب بھی کبھی نہیں ہوگا (اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ) بے شک یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے (لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ایسی (کامیابی) کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے (اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ) کیا مہمانی

کے لئے یہ بہتر ہے یا زقّوم کا درخت (اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ) ہم نے اس کو ظالموں کے لئے (ذریعہ) آزمائش بنایا ہے (یعنی ظالم آگ میں درخت کے اگنے کو محال سمجھیں گے، اس کا انکار کریں گے اور مذاق اڑائیں گے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کی قدرت ہے، وہ جو چاہے پیدا کرسکتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ○ (یٰسٓ ۔۷۹)

وہ ہر (طرح) پیدا کرنا جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

(یٰسٓ ۔ ۸۱ و ۸۲)

وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ جب وہ کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام تو بس اتنا ہوتا ہے کہ اس چیز سے کہتا ہے "ہوجا" تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ) زقّوم ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے (طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ) اس کے خوشے ایسے ہیں گویا کہ وہ شیاطین کے سر ہیں (فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ) وہ (ظالم) اس میں سے کھائیں گے پھر اسی سے پیٹ بھریں گے (ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ) اس کے اوپر (پینے کے لئے) انہیں گرم پانی کا آمیزہ دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○ كَالْمُهْلِ، يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ○

(الدخان ۔ ۴۳ تا ۴۶)

بے شک زقّوم کا درخت گنہگار کا کھانا ہوگا۔ وہ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹوں میں اس طرح کھولے گا جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ○ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ○ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ○ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ○ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ○ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ○

(اے رسول) کیا آپ کو ڈھانکنے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔ اس دن بہت سے (آدمیوں کے) چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ عمل کرنے والے (اور عمل کرتے کرتے) تھک جانے والے ہوں گے (تاہم) دہکتی ہوئی

(ھل اتٰک۔ ۱ تا ۷)

آگ میں داخل ہوں گے۔ ان کو ایک گرم چشمے سے (پانی) پلایا جائے گا۔ ان کے لئے (وہاں) کوئی کھانا نہیں ہوگا سوائے خاردار گھاس کے جو نہ موٹا کرے گی اور نہ بھوک میں (کچھ) کام آئے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ○ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ○

(یاایھا المزّمّل۔ ۱۲، ۱۳)

ہمارے پاس (ان کے لئے) بیڑیاں اور دوزخ (تیار) ہے اور (ان کے لئے) حلق میں پھنس جانے والا کھانا اور دردناک عذاب بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ○ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ○

(عمّ یتسآءلون۔ ۲۴، ۲۵)

وہاں وہ نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ پینے کی کسی چیز کا سوائے گرم پانی کے اور بہتی ہوئی پیپ کے۔

آگے فرمایا (ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ) (اے رسول، بے شک کفار کو مرنا ہے) پھر انہیں دوزخ کی طرف لوٹنا ہے (اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ) انہوں نے اپنے آباء اجداد کو گمراہ پایا (فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ) (اب) یہ ان کے نقوش قدم پر تیزی سے چلے جارہے ہیں (وہ بھی گمراہ تھے، یہ بھی گمراہ ہیں) (وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ) اور (یہی کیا) ان سے پہلے کے لوگوں کی اکثریت بھی گمراہ تھی (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ) ہم نے ان میں ڈرانے والے (رسول) بھیجے (تاکہ وہ انہیں گمراہی سے نکال کر صراط مستقیم پر لے آئیں لیکن انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی) (فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ) پھر (اے رسول) آپ دیکھ لیجئے کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا انجام کیسا ہوا (وہ سب کے سب تباہ و برباد کردئے گئے) (اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ) مگر (ان میں سے جو) اللہ کے پسندیدہ بندے تھے (وہ برے انجام سے) بچ گئے (انہیں تباہ و برباد نہیں کیا گیا)۔

کفار کا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی شریعت کے مقابلہ میں اپنے آباء اجداد کی پیروی کرتے رہے گویا وہ آباء اجداد کو معیارِ حق سمجھتے رہے حالانکہ معیارِ حق تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت ہوتی ہے۔ انہوں نے آباء اجداد کی تقلید کی اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کو مسترد کردیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

(الزخرف ۔ ۲۳، ۲۴)

اور (اے رسول) آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے آباء اجداد کو ایک راستہ پر پایا اور ہم ان ہی کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔ (رسول نے) کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسی چیز لے کر آیا ہوں جو اس راستے سے جس راستہ پر تم نے اپنے آباء اجداد کو پایا زیادہ صحیح راستہ بتاتی ہو وہ کہنے لگے جو چیز دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے۔

کیونکہ ہر شخص کے آباء و اجداد تو حق پر نہیں ہو سکتے اور یہ ایک حقیقت ہے جس کا انکار کفار بھی نہیں کر سکتے تو پھر زیادہ سے زیادہ ایک شخص کے آباء و اجداد کے علاوہ تمام لوگوں کے آباء و اجداد گمراہ ہوں گے اور جب آباء و اجداد کے گمراہ ہونے کا امکان ہے تو پھر ان کی پیروی کیسے کی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○

(البقرۃ ۔ ۱۷۰)

اور جب (کافروں سے) کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے تو کہتے ہیں، نہیں ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس چیز کی پیروی کرتے ہوئے ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا (افسوس) کیا اس حالت میں بھی وہ اپنے آباء و اجداد کی پیروی کریں گے کہ ان کے آباء و اجداد نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے راستہ پر ہوں۔

پیروی اس کی کرنی چاہیئے جس کے گمراہ ہونے کا قطعاً امکان نہ ہو اور ایسی ہستی صرف نبی کی ہو سکتی ہے لہٰذا صرف نبی ہی واجب الاتباع ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو دھمکی دی ہے کہ جس طرح گذشتہ امتیں اپنے نبیوں کے جھٹلانے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوئیں اسی طرح اگر وہ بھی اپنے نبی کو جھٹلائیں گے تو عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ اس کا مذاق نہ اڑائیے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر طرح کی قدرت ہے، وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کیجئے۔ یہ معبودانِ باطل قیامت کے روز آپ کے کچھ کام نہ آسکیں گے۔

اے لوگو، جنت میں جانے کے لئے نیک عمل کیجئے آخرت میں اعمال ہی کا بدلہ ملے گا۔

اے لوگو، آباء واجداد کی پیروی نہ کیجئے، ان کا حق پر ہونا یقینی نہیں۔ صرف یقینی چیز یعنی وحی کی پیروی کیجئے۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ
الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَ
اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾

ترجمہ اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے جب) نوح نے ہمیں پکارا تو (ہم نے ان کی دعاء قبول کرلی اور) ہم کتنے اچھے دعاء قبول کرنے والے ہیں (۷۵) ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو (ایک بہت) بڑی مصیبت سے نجات دی (۷۶) اور ان کی اولاد ہی کو ہم نے باقی رہنے دیا (اور صرف انہی سے نسل انسانی چلی) (۷۷) اور ہم نے بعد والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا (۷۸) وہ یہ کہ (مسلم) اقوام عالم میں (جب کبھی ان کا ذکر آتا ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ) نوح پر سلام ہو (۷۹) نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (۸۰) بے شک وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے (۸۱) (ان کو اور ایمان والوں کو بچانے کے بعد) پھر ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا (۸۲)

معانی و مصادر (کَرْبٌ) کَرَبَ، یَکْرُبُ، کَرْبٌ (ن) بٹنا، دشوار ہونا۔ شدید تکلیف و غم ہونا۔

تفسیر اوپر کی آیتوں میں ذکر تھا کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کا برا انجام ہوا اور جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بُرے انجام سے بچا لیا۔

آیات زیر تفسیر سے اللہ تعالیٰ نے ان برگزیدہ بندوں کا ذکر شروع کیا جن کو اس نے عذاب سے نجات دی۔ ان برگزیدہ بندوں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ) اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے جب) نوح نے ہمیں پکارا تو (ہم نے ان کی دعاء قبول کرلی اور) ہم کتنے اچھے دعاء قبول کرنے والے ہیں (وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ) اور (اے رسول) ہم نے ان کو اور ان کے اہل کو (ایک بہت) بڑی مصیبت سے نجات دی۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝

(اقتربت الساعۃ ۔ ۹، ۱۰)

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا، انہوں نے ہمارے بندے (نوح) کی تکذیب کی اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے اور (ہمارے بزرگوں کا) جھڑکا ہوا۔ (جب کافر کسی طرح باز نہیں آئے) تو نوح نے اپنے رب سے دعاء کی: میں مغلوب ہوں، تو ان سے بدلہ لے۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا

نوح نے دعاء کی: اے میرے رب، ان کافروں میں سے ایک کو بھی زمین میں آباد نہ رہنے دے (سب کو ہلاک کر دے) اگر تو انہیں (زندہ)

كَفَّارًا ○ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ○

(نوح ۔ ۲۶ تا ۲۸)

چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتے رہیں گے اور ان کی جو اولاد ہو گی وہ بھی بدکار اور ناشکر گذار ہی ہو گی ۔ اے میرے رب ، مجھے بخش دے ، میرے ماں باپ کو بخش دے ، جو شخص میرے گھر میں مؤمن بن کر داخل ہو اسے بخش دے اور (ان کے علاوہ) تمام مؤمنین اور مؤمنات کو بخش دے اور (اے میرے رب) ظالموں (کی کسی چیز) میں اضافہ نہ کر سوائے تباہی اور بربادی کے ۔

آگے فرمایا (وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ) اور ان کی اولاد ہی کو ہم نے باقی رکھا (انہی سے نسل انسانی چلی ۔ باقی سب کی اولاد ختم ہو گئی) (وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ) اور ہم نے بعد والوں میں ان کے لئے (سلامتی کی دعاء کو) باقی رکھا (سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ) (یعنی) تمام جہانوں میں (جہاں کہیں ان کا ذکر آتا ہے تو یہی کہا جاتا ہے) نوح پر سلام ہو (اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ) نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (کہ دنیا میں ان کا ذکر خیر چھوڑ دیتے ہیں) (اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ) یقیناً وہ ہمارے نیک بندوں میں سے تھے (ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ) (ان کو اور ان کے متبعین کو بچانے کے بعد) ہم نے باقی سب کو غرق کر دیا ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ○

(الاعراف ۔ ۶۴)

قوم کے لوگوں نے نوح کی تکذیب کی تو (انجام کار) ہم نے نوح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے ان کو تو بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں غرق کر دیا اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ (ہٹ دھرمی اور عناد میں) اندھے ہو رہے تھے ۔

عمل

اے ایمان والو، نیکی کرتے رہیئے تاکہ بعد والے آپ کے لئے دعاء کرتے رہیں ۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾
اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا
تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ
اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ
بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً
فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ
اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾

مَالَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ
عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا
اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ
مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ
بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾
فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ
الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ
اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ

هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ
بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ
السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي
الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا
تَرٰى، قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا
تُؤْمَرُ، سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا
وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ
يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ

الرُّءْيَا، إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۰۵﴾ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا
الْمُبِينُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿۱۰۷﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِينَ ﴿۱۰۸﴾
سَلٰمٌ عَلٰٓى إِبْرٰهِيمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۰﴾ إِنَّهُ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ
بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۱۱۲﴾
وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى إِسْحٰقَ،

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾

ترجمہ

اور (اے رسول) بے شک ابراہیم بھی انہی کے متبعین میں سے تھے (۸۳) (اور وہ وقت یاد کیجئے) جب وہ اپنے رب کے پاس قلبِ سلیم لے کر آئے (۸۴) جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا تم کن چیزوں کی پوجا کرتے ہو (۸۵) کیا تم اللہ کو چھوڑ کر خود تراشیدہ معبودوں کے طلب گار ہو (۸۶) رب العالمین کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے (۸۷) (قوم کے لوگوں نے انہیں اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا) انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر ڈالی (۸۸) اور کہا میں بیمار ہوں (تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا) (۸۹) قوم کے لوگوں نے ان کی طرف سے پیٹھ موڑی (اور چلے گئے) (۹۰) پھر ابراہیم ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (ان سے) کہا (اتنے چڑھاوے تمہارے سامنے رکھے ہوئے ہیں) تم کھاتے کیوں نہیں؟ (۹۱) (آخر) تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں (۹۲) یہ کہہ کر ابراہیم ان کی طرف جھکے اور (بڑی) قوت سے (انہیں) مارنا (شروع کر دیا اور مار مار کر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا) (۹۳) (جب قوم کے لوگوں کو اس واقعہ کی خبر ہوئی) تو وہ جلدی سے ابراہیم کے پاس آئے (اور ان سے سوال و جواب شروع کر دئے) (۹۴) ابراہیم نے (ان سے) کہا کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراش تراش کر بناتے ہو (۹۵) (اور اللہ کو بھول جاتے ہو) حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور (اور ان چیزوں کو بھی پیدا کیا ہے) جن کو تم (پوجا کرنے کے لئے) بناتے ہو (۹۶) (قوم کے لوگ) کہنے لگے ان (کو سزا دینے) کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر (اس میں آگ جلاؤ) اور دہکتی ہوئی آگ میں انہیں ڈال دو (۹۷) قوم کے لوگوں نے ان (کو ہلاک کرنے) کے لئے ایک تدبیر کی تو ہم نے انہی کو پست کر دیا (۹۸) ابراہیم نے کہا: میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں وہ میری رہنمائی فرمائے گا (۹۹) (یہ کہہ کر انہوں نے دعاء مانگی) اے میرے رب مجھے صالح (لڑکا) عطا فرما (۱۰۰) ہم نے ان کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی (۱۰۱) پھر جب وہ لڑکا ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو انہوں نے (اس لڑکے سے) کہا: اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا اے ابّا جان آپ کو جو حکم ملا ہے آپ اس کی

تعمیل کیجئے، آپ مجھے انشاء اللہ صابر پائیں گے (۱۰۲) پھر جب دونوں نے (حکمِ الٰہی کے سامنے) سرِ تسلیم خم کر دیا اور ابراہیم نے بیٹے کو پیشانی کے بل پچھاڑ دیا (اور ذبح کرنے لگے) (۱۰۳) تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم (۱۰۴) تم نے (اپنے) خواب کو سچا کر دکھایا، ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (کہ ان کو ہر آزمائش میں کامیاب کرتے ہیں) (۱۰۵) بے شک یہ ایک کھلی آزمائش تھی (جس میں ابراہیم پورے اترے) (۱۰۶) ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس (بیٹے) کے فدیہ میں دیا (۱۰۷) اور ہم نے بعد والوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا (۱۰۸) (وہ یہ کہ جہاں کہیں) ابراہیم (کا ذکر ہو تو ان) پر سلام بھیجا جائے (۱۰۹) وہ بے شک ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے (۱۱۱) پھر ہم نے ان کو اسحاق کی خوشخبری دی (اور انہیں یہ بھی بتا دیا کہ) وہ نبی ہوں گے اور صالحین میں سے ہوں گے (۱۱۲) اور (اے رسول) ہم نے اس (بیٹے) پر اور اسحاق پر (اپنی) برکتیں نازل کیں، ان دونوں کی اولاد میں نیک لوگ بھی ہیں اور اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والے بھی ہیں (۱۱۳)

معانی و مصادر

(شِیْعَۃٌ) شَاعَ، یَشِیْعُ، شِیَاعٌ (ض) ساتھ دینا (شِیْعَۃٌ = ساتھی و مددگار، فرقہ، گروہ)

(سَلِیْمٌ) سَلِمَ، یَسْلَمُ، سَلَامَۃٌ (س) صحیح و سالم ہونا، نجات پانا۔ (سَلِیْمٌ = آفت سے محفوظ)۔

(اِفْکٌ) اَفَکَ، یَاْفِکُ، اِفْکٌ و اُفُوْکٌ (ض) اَفِکَ، یَافَکُ، اَفَکٌ (س) جھوٹ بولنا، پھیرنا۔

(سَقِیْمٌ) سَقِمَ، یَسْقَمُ و سَقُمَ، یَسْقُمُ، سَقَمٌ، سَقْمٌ و سَقَامٌ و سَقَامَۃٌ (س و ک) بیمار ہونا۔

(رَاغَ) رَاغَ، یَرُوْغُ، رَوْغٌ و رَوَغَانٌ (ن) دھوکا دینے کے لئے اِدھر اُدھر جانا، ہٹ جانا، مائل ہونا۔

(تَنْطِقُوْنَ) نَطَقَ، یَنْطِقُ، نَطْقٌ، مَنْطِقٌ، نُطُوْقٌ (ض) بات کرنا۔

(یَمِیْنٌ) یَمِیْنٌ = قوّت۔

(یَزِفُّوْنَ) زَفَّ، یَزِفُّ، زَفٌّ و زُفُوْفٌ و زَفِیْفٌ (ض) جلدی کرنا۔

(تَنْحِتُوْنَ) نَحَتَ، یَنْحِتُ، نَحْتٌ (ن، ض، س) تراشنا۔

(اِبْنُوْا) بَنٰی، یَبْنِیْ، بُنْیَانٌ و بَنْیٌ و بِنَاءٌ و بَنِیَّۃٌ و بِنَانَۃٌ (ض) بنانا۔

(اَسْفَلُ) سَفَلَ، یَسْفُلُ، سُفُوْلٌ و سَفَالٌ (ن، س، ک) پست ہونا (اَسْفَلُ = زیادہ نیچے)۔

(تَلَّ) تَلَّ، یَتُلُّ، تَلٌّ (ن) پچھاڑنا، دفع کرنا، لٹکانا۔

تفسیر نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ) اور (اے رسول) ابراہیم بھی نوح کی جماعت میں سے تھے (یعنی انہی کے طریقہ اور سنت پر چلنے والے تھے) (اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ) (اور اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب ابراہیم اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آئے (یعنی ایسا دل لے کر آئے جو شرک و کفر سے پاک صاف اور محفوظ تھا) (اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ) (پھر) جب (انہوں نے دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا تو) اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا یہ تم کن چیزوں کی عبادت کرتے ہو (اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ) کیا تم اللہ کو چھوڑ کر خود تراشیدہ معبودوں کے طلب گار ہو (فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) (بتاؤ) رب العالمین کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے (کیا اس کے علاوہ بھی کوئی الٰہ ہے)۔

ایک دن قوم کے لوگوں نے انہیں اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا (فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ) انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر ڈالی (فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ) (اور) کہا میں بیمار ہوں۔ (فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ) قوم کے لوگوں نے ان کی طرف سے پیٹھ موڑی (اور انہیں چھوڑ کر چلے گئے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِىْ ذَاتِ اللّٰهِ : قَوْلُهٗ اِنِّىْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ وَاحِدَةٌ فِىْ شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهٗ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَّمَعَهٗ سَارَةُ كَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِىْ يَغْلِبْنِىْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبَرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِىْ فَاِنَّكِ اُخْتِىْ فِى الْاِسْلَامِ فَاِنِّىْ لَا اَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِىْ وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهٗ رَاٰهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَقَدْ قَدِمَتْ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِىْ لَهَا اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ

نبی ابراہیم علیہ السلام نے کبھی توریہ نہیں کیا سوائے تین توریوں کے: دو ان میں سے اللہ کی ذات کے سلسلہ میں تھے یعنی ان کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور یہ کہنا کہ یہ کام اس بڑے بت نے کیا ہے اور تیسرا حضرت سارہ کے سلسلہ میں تھا اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی حضرت سارہ بھی تھیں وہ بڑی خوبصورت تھیں۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہو گیا کہ تم میری ہو تو یہ تمہیں مجھ سے چھین لے گا اس لئے اگر وہ پوچھے تو تم یہ کہنا میں اس شخص کی بہن ہوں اور تم اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہو اس لئے

اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا
دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ
يَدَهٗ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهٗ قَبْضَةً
شَدِيْدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللّٰهَ اَنْ
يُّطْلِقَ يَدِيْ وَلَآ اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ
فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ
الْاُوْلٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ
فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ
الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ
يَدِيْ فَلَكِ اللّٰهَ اَنْ لَّآ اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ
وَاُطْلِقَتْ يَدُهٗ وَدَعَا الَّذِيْ جَآءَ بِهَا
فَقَالَ لَهٗٓ اِنَّكَ اِنَّمَآ اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ
وَلَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ
اَرْضِيْ وَاَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَاَقْبَلَتْ
تَمْشِيْ فَلَمَّا رَاٰهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا
كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا
(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من
فضائل ابراهیم الخلیل صلی اللہ علیہ
وسلم جزء ۲ صـ ۲۶۲)

کہ اس سرزمین میں میرے اور تمہارے سوا مجھے کوئی مسلم معلوم نہیں ہوتا، جب حضرت ابراہیم اس ظالم (بادشاہ) کے ملک میں پہنچے تو بادشاہ کے کارندے بادشاہ کے پاس گئے اور بیان کیا کہ آپ کے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوائے آپ کے کسی کے لائق نہیں ہے۔ اس نے حضرت سارہ کو لانے کے لئے ایک آدمی بھیجا۔ وہ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ انکی طرف دراز کیا، لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا، اس نے کہا تم اللہ سے دعاء کرو میرا ہاتھ ٹھیک ہو جائے۔ میں تمہیں نہیں ستاؤں گا۔ انہوں نے دعاء کی (اس ظالم کا ہاتھ ٹھیک ہوگیا) اس نے پھر ہاتھ دراز کیا اس کا ہاتھ پھر پہلے سے زیادہ سوکھ گیا، اس نے پھر دعاء کے لئے کہا انہوں نے پھر دعاء کی (اس ظالم کا ہاتھ پھر ٹھیک ہو گیا) اس نے پھر دست درازی کی پھر دونوں مرتبہ سے زیادہ اس کا ہاتھ سوکھ گیا، تو اس نے کہا تم اللہ سے دعاء کرو میرا ہاتھ ٹھیک ہو جائے میں اللہ کی قسم اب تمہیں نہیں ستاؤں گا۔ حضرت سارہ نے پھر دعاء کی اس کا ہاتھ ٹھیک ہوگیا پھر اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے کہا تو میرے پاس شیطانی کو لے آیا، یہ انسان نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ اس کے حوالے کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ

کو لے کر لوٹ آئیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو دیکھا تو سلام پھیرا اور ان سے پوچھا تمہارے ساتھ کیا گذری۔ انہوں نے کہا خیریت رہی اللہ تعالےٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک خادمہ عطاء فرما دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ "میں بیمار ہوں" توریہ تھا۔ حقیقتاً وہ جسمانی طور پر بیمار نہیں تھے۔ اس توریہ میں ان کی کیا نیت تھی یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے حدیث مذکور میں صرف ایک توریہ کی وضاحت ہے باقی دو کی وضاحت نہیں۔ بہرحال ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کو بیمار ظاہر کیا حالانکہ بیمار کہنے سے ان کی نیت کچھ اور تھی لیکن کفار ان کو حقیقتاً بیمار سمجھے اور چھوڑ کر چلے گئے (موقع کو غنیمت سمجھ کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام) کافروں کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (ان سے) کہا تم کھاتے کیوں نہیں۔

کافر اپنے معبودوں کے لئے چڑھاوے لاتے ہیں۔ ان میں مختلف قسم کے کھانے، مٹھائیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ ان چڑھاووں کو وہ اپنے معبودوں یعنی بتوں کے سامنے رکھ دیتے ہیں گویا وہ ان کھانوں اور مٹھائیوں وغیرہ کو ان کی نذر کر دیتے۔ یہی چیزیں دیکھ کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتوں سے پوچھا تھا کہ تم کھاتے کیوں نہیں۔ بت کیا جواب دیتے، وہ جواب دے ہی نہیں سکتے تھے تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے پوچھا (مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ) (آخر) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے نہیں (فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ) (یہ کہہ کر ابراہیم) پوری قوت کے ساتھ (ان کے) مارنے پر تل گئے (اور مار مار کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا (الانبیاء۔ ۵۸)

ابراہیم نے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے۔

آگے فرمایا (فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ) (جب قوم کے لوگوں کو اس بات کی خبر ہوئی) تو وہ جلدی سے ابراہیم کے پاس آئے (اور ان سے جواب طلب کیا) (قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ) ابراہیم نے (ان سے) کہا کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراش تراش کر بناتے ہو (اور اللہ کو بھول جاتے ہو) (وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ) حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور (ان کو بھی پیدا کیا ہے) جن کو تم (پوجا کرنے کے لئے) بناتے ہو (یہ تو عجیب بات ہے کہ خالق کی بجائے مخلوق کی عبادت کرتے ہو) (قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ) (قوم

کے لوگ) کہنے لگے ان کے لئے ایک عمارت (یعنی بھٹی) بناؤ پھر اس بھٹی میں انہیں ڈال (کر جلا) دو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالُوا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○ (الانبیآء۔ ۶۸)

(قوم کے لوگوں نے) کہا اگر تمہیں کچھ کرنا ہے تو ان کو (آگ میں) جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

آگے فرمایا (فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ) قوم کے لوگوں نے ابراہیم کو ہلاک کرنے کی تدبیر کی لیکن ہم نے انہی کو پست کر دیا (وہ اپنی تدبیر میں ناکام و نامراد ہو گئے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ○ (الانبیآء - ۶۹ و ۷۰)

(جب انہوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا تو) ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور موجب سلامتی بن جا۔ (ابراہیم آگ میں سے صحیح و سلامت نکل آئے) انہوں نے تو ان کو (جان سے مارنے کی) تدبیر کی تھی لیکن ہم نے ان کو ناکام و نامراد بنا دیا۔

اس واقعہ کے بعد ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہجرت کا ارادہ کیا (وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ) انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا میں اپنے رب کی طرف (ہجرت کر کے) جا رہا ہوں وہ (ضرور) میری رہنمائی کرے گا (مجھے راستہ بتائے گا اور مجھے اچھا ٹھکانہ دیگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ○ (الانبیآء۔ ۷۱)

پھر ہم نے ابراہیم کو اور لوط کو (ان کی قوم سے) نجات دے کر ایک ایسی سرزمین کی طرف پہنچا دیا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے (برکتیں) برکتیں رکھی ہیں۔

آگے فرمایا (رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ) (پھر اسی وقت یا کسی اور موقع پر انہوں نے اس طرح دعا مانگی) اے میرے رب، مجھے ایک صالح (لڑکا) عطاء فرما (فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہم نے ان کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی (فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى) پھر جب

(بچہ پیدا ہو (اور) اس عمر کو پہنچا کہ ان کے ساتھ دوڑ دوڑ کر چلنے لگا تو (ایک دن) انہوں نے (اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے (کیا تم اللہ کے راستہ میں ذبح ہونے کے لئے تیار ہو) (قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ) (لڑکے نے) کہا اے اباجان، آپ کو جو حکم ملا ہے آپ (اسے) کر گذریئے، آپ مجھے انشاء اللہ صابر پائیں گے۔

اس آیت سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) پہلی تو یہ کہ انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی اور حکم الٰہی ہوتا ہے۔

(۲) دوسری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے الفاظ کا محفوظ ہونا ضروری نہیں، صرف مفہوم کا محفوظ ہونا کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے بیٹے کے ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا وہ الفاظ میں نہیں دیا تھا۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں ایک عمل دیکھا اور وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو سمجھ گئے۔ انہوں نے منشاء و مفہوم کے مطابق عمل کیا۔ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس مفہوم کو حکم سمجھا اور کہا: (يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ) اے اباجان، جو حکم آپ کو دیا گیا ہے اُسے کر گذریئے۔

آگے فرمایا (فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ) پھر جب دونوں نے (حکم الٰہی کی تعمیل میں) سر تسلیم خم کر دیا اور ابراہیم نے ان کو (یعنی اسمٰعیل کو) پیشانی کے بل پچھاڑ دیا (اور ذبح کرنے لگے) (وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ) تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم (قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ) تم نے (اپنے) خواب کو سچا کر دکھایا، ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (یعنی ان کو ہر آزمائش میں کامیابی عطاء فرماتے ہیں) (اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ) بے شک یہ ایک کھلی آزمائش تھی (جس میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پورے اترے) (وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ) پھر ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس (لڑکے) کے فدیہ میں دیا (اور بیٹے کو ذبح ہونے سے بچا لیا) (وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ) اور ہم نے بعد والوں میں ان کے لئے (سلامتی کی دعاء کو) باقی رکھا (سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ) (وہ یہ کہ جہاں کہیں) ابراہیم کا ذکر ہو تو ان) پر سلام (بھیجا جائے) (كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ) نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (کہ بعد والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھتے ہیں) (اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ) بے شک وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے (وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ) (بڑے بیٹے کو قربان کرنے کی آزمائش میں جب ابراہیم پورے اترے) تو ہم نے انہیں (ایک اور بیٹے) اسحٰق (کی پیدائش) کی خوشخبری دی (اور انہیں یہ بھی خوشخبری دی کہ وہ) نبی ہوں گے اور صالحین میں سے ہوں گے۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو بیٹے تھے : ایک اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ۔

(ابراھیم۔ ۳۹)

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں (دو بیٹے) اسمٰعیل اور اسحٰق عطا فرمائے۔

اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے بیٹے تھے کیونکہ قرآن مجید میں ہر جگہ ان کا نام اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

(البقرۃ ۔ ۱۳۴)

اور (اے بنی اسرائیل) جب یعقوب کو موت آئی تو کیا تم اس وقت (ان کے پاس) موجود تھے جبکہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا (بتاؤ) میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ بیٹوں نے کہا ہم آپ کے الٰہ اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق کے الٰہ کی عبادت کریں گے (یعنی ہم) ایک (اکیلے) الٰہ کی عبادت کریں گے اور ہم اسی کے مسلم ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِیْسٰى وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

(البقرۃ ۔ ۱۳۶)

اور (اے ایمان والو) ان لوگوں سے کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور ان کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جو ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئی تھیں اور ہم ان کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئیں تھیں اور (نہ صرف ان کتابوں پر بلکہ ہم تو ان

کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں) بو تمام انبیاء کو ان کے رب کی طرف دی گئی تھیں۔ ہم ان نبیوں میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ ہم تو سب کو مانتے ہیں) اور ہم سب اللہ (اکیلے) کے مسلم ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى، قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ، وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

(البقرۃ ۔ ۱۴۰)

کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور (ان کی) اولاد یہودی یا عیسائی تھے؟ (ہرگز نہیں، وہ تو سب مسلم تھے) اور (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ (اللہ تو فرماتا ہے کہ وہ مسلم تھے اور جانتے تو تم بھی ہو کہ وہ مسلم تھے لیکن تم حق کو چھپاتے ہو) اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ کی شہادت کو جو اس کے پاس موجود ہے چھپاتا ہے (کیا اس کو نہیں معلوم کہ اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی) اور اے اہل کتاب جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

(اٰل عمران ۔ ۸۴)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کتاب پر ایمان لائے جو ہم پر نازل ہوئی، ان کتابوں پر ایمان لائے جو ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور (ان کی) اولاد پر نازل ہوئیں اور ان کتابوں پر بھی ایمان لائے جو موسیٰ، عیسیٰ اور (دوسرے) انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطاء ہوئیں، ہم ان نبیوں میں سے کسی میں تفریق

نہیں کرتے (سب پر ایمان لاتے ہیں) اور
ہم سب اللہ کے مسلم ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ○

(النسآء۔ ۱۶۳)

(اے رسول) ہم نے آپ پر بالکل اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور ان کے بعد آنے والے نبیوں پر بھیجی تھی اور (اسی طرح) ہم نے ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسٰی، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان پر وحی بھیجی تھی اور (اسی طرح) ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔

سورۂ ابراہیم کی مندرجہ بالا آیت (۳۹) میں بھی اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے آیا ہے۔ آیات زیر تفسیر سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ و السلام بڑے بیٹے تھے۔ جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبح کرنے کی آزمائش میں کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کی خوشخبری دی۔

آگے فرمایا (وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ) اور (اے رسول) ہم نے اس (بیٹے) پر اور اسحٰق پر (اپنی) برکتیں نازل کیں۔ اور ان دونوں کی اولاد میں نیک لوگ بھی ہیں اور اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والے بھی ہیں یعنی برائیاں کرنے والے لوگ بھی ہیں۔

(بٰرَكْنَا عَلَيْهِ) میں عَلٰی کے بعد جو ضمیر ہے اس کا مرجع ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں ہو سکتے اس لئے کہ پھر "ذُرِّيَّتِهِمَا" میں "ھما" کی ضمیر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھی لوٹے گی اور یہ صحیح نہیں اس لئے کہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی اولاد ہے لہٰذا صرف اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے دینا کافی تھا۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کی اولاد میں کوئی مغائرت نہیں۔ مغائرت اگر ہے تو اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں۔ دونوں بیٹوں کی اولاد علٰحدہ علٰحدہ ہے لہٰذا تثنیہ کے صیغہ میں اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام شامل ہیں نہ کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر یہ کہا جائے کہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے علاوہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے بیٹے کی اولاد کو بھی شامل کرنا مقصود تھا لہٰذا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کرنا ضروری

ہوا تو پھر اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کا ذکر بے فائدہ رہے گا کیونکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بھی آگئی۔

اب جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ "بٰرَکْنَا عَلَیْہِ" میں علٰی کے بعد جو ضمیر ہے وہ پہلے بیٹے کے لئے ہے تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جس بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ملا تھا وہ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت بے خوف وخطر کرتے رہیئے۔ جس اللہ کی خاطر آپ کام کریں گے وہ آگ کو بھی گلزار کرنے پر قدرت رکھتا ہے لہٰذا اسی پر بھروسہ رکھیئے۔ انشاء اللہ سب مصیبتیں ٹل جائیں گی۔

اے ایمان والو، ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیئے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ذکرِ جمیل!

حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند ہیں آپ اس وقت پیدا ہوئے جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کافی بوڑھے ہو گئے تھے۔

(ابراہیم - ۳۹)

اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ بڑے نیک، بردبار اور وعدے کے پکّے تھے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے بڑے مقبول اور صابر بندے تھے اور خصوصیت کے ساتھ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے (مریم - ۵۴ و ۵۵) (ص - ۴۸) (الانبیآء - ۸۵) (والصّٰفّٰت - ۱۰۱)

وہ ابھی شیر خوار بچے ہی تھے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں مع ان کی والدہ ہاجرہ کے کعبہ کے قریب مکّہ کی بنجر، بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ دیا تاکہ وہ وہاں (بڑے ہوکر) نماز کو قائم کریں (ابراہیم - ۳۷)

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مع ان کی والدہ محترمہ کے کعبہ کے قریب آباد کر دیا۔

حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دودھ پلاتی تھیں۔ حضرت ابراہیم

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں کو مسجد کی بلند جگہ میں ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھا دیا جو اس مقام پر تھا جہاں اب چاہ زمزم ہے۔ اس وقت مکہ میں آدمی کا نام و نشان نہ تھا۔ نہ وہاں پانی کا وجود تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کو وہاں چھوڑ کر چلے گئے اور ایک تھیلہ کھجور کا اور ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام چلنے لگے تو حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں اے ابراہیم تم ہمیں اس جنگل میں تنہا چھوڑ کر جہاں انسان کا نام و نشان نہیں کہاں جا رہے ہو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ حضرت ہاجرہ نے ان سے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ کا ایسا ہی حکم ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت ہاجرہ نے کہا پھر اللہ ہمیں ہلاک نہیں ہونے دے گا۔ یہ کہہ کر حضرت ہاجرہ لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے۔

جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہاڑی پر پہنچے تو ادھر رخ کیا جہاں اب کعبہ ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی اے اللہ میں نے اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے قریب ایسے میدان میں آباد کیا ہے جہاں کچھ نہیں اگتا۔ تاکہ اے ہمارے رب یہ نماز قائم کریں (اے ہمارے رب) لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ یہ تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔

یہاں حضرت ہاجرہ کا یہ حال تھا کہ وہ حضرت اسمٰعیل کو دودھ پلاتیں اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو خود بھی پیاسی ہوئیں اور بچہ کو بھی پیاس لگی۔ بچہ کو دیکھا تو وہ پیاس کے مارے تڑپ رہا تھا۔ وہ وہاں سے چلی گئیں کہ بچہ کا حال نہ دیکھا جاتا تھا۔ دیکھا تو صفا پہاڑ قریب تھا اس پر چڑھیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی دکھائی نہیں دیا وہاں سے اتریں اور اپنا کرتا سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ دوڑتا ہے۔ نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں بھی کوئی انسان نظر نہیں آیا سات چکر انہوں نے اسی طرح لگائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت سے لوگوں نے صفا مروہ کے درمیان دوڑنا شروع کیا جب آپ ساتویں مرتبہ مروہ پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی وہ خود سے کہنے لگیں چپ رہ۔ پھر کان لگایا تو وہی آواز سنی۔ اس وقت وہ پکار اٹھیں (اے اللہ کے بندے) میں نے تیری آواز سنی اگر تو ہماری کچھ مدد کر سکتا ہے تو کر۔ پھر انہوں نے ایک فرشتے کو دیکھا اس نے اپنی ایڑی یا بازو کو زمین پر مارا تو وہاں سے پانی نکل آیا۔ حضرت ہاجرہ حوض بنانے لگیں اور پانی چلو سے لے لے کر اپنی مشک میں بھرنے لگیں جیسے جیسے وہ پانی لیتی تھیں وہ چشمہ اور جوش مارتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں یا یہ فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر پانی نہ لیتیں تو زمزم ایک چشمۂ جاری ہوتا۔ حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا۔ فرشتے نے ان سے کہا تم جان کا خوف نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے۔ یہ بچہ اور اس کا باپ دونوں اس گھر کو بنائیں گے اور اللہ اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرے گا۔ اس وقت کعبہ کا یہ حال تھا کہ ٹیلے کی طرح زمین سے اونچا تھا اور دائیں اور بائیں طرف سے برسات

کا پانی بہہ جاتا تھا۔ حضرت ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح گذاری۔ کچھ عرصہ کے بعد جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ جو کداء کے راستے سے آرہے تھے ادھر سے گذرے۔ وہ مکہ کے نشیب میں اترے۔ انہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو فضا میں چکر لگا رہا تھا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ پرندہ جو چکر لگا رہا ہے تو معلوم ہوتا ہے یہاں کہیں پانی ہے۔

انہوں نے کہا ہم تو اس میدان سے واقف ہیں ہم نے یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا۔ الغرض انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو خبر حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ آئے انہوں نے دیکھا کہ پانی ہے پھر وہ اپنے لوگوں کے پاس واپس چلے گئے اور انہیں پانی کی اطلاع دی۔ وہ بھی وہاں آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ وہیں بیٹھی تھیں۔ ان لوگوں نے حضرت اسمٰعیل کی والدہ سے وہاں پڑاؤ ڈالنے کی اجازت مانگی۔ انہوں نے اجازت دے دی اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا ان لوگوں نے قبول کرلیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ والوں نے وہاں رہنے کی ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود حضرت اسمٰعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں بستی ہو۔ جرہم کے لوگوں نے وہاں پڑاؤ ڈال دیا اور اپنے بال بچوں کو بھی وہاں بلالیا اور وہ بھی وہاں آگئے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب یزفون النسلان فی المشی جزء ۴ ص ۱۷۳ و ص ۱۷۴)

جب اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ذرا بڑے ہوئے اور اس قابل ہوئے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دوڑ دوڑ کر چلنے لگیں تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ میں اسمٰعیل کو ذبح کر دوں۔ انہوں نے خواب کا ذکر اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا اور ان سے پوچھا بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے۔ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: اے اباجان، جس کام کا حکم آپ کو ملا ہے آپ اس کو کر گذریئے، آپ مجھے انشاء اللہ صابر پائیں گے۔ الغرض ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسمٰعیل علیہ السلام دونوں حکم کی تعمیل کے لئے آمادہ ہو گئے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیشانی کے بل پچھاڑ دیا (اور ذبح کرنے لگے) اللہ تعالیٰ نے کہا: اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا، یہ تو بڑی کھلی آزمائش تھی (تم آزمائش میں پورے اترے) اللہ تعالےٰ نے انہیں ذبح ہونے سے بچالیا اور ان کے فدیہ میں ایک بڑی قربانی کو ذبح کرا دیا (الصّٰفّٰت ۱۰۲ تا ۱۰۷)

جب اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جوان ہوئے تو انہوں نے قبیلۂ جرہم سے عربی سیکھ لی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے لئے بہت اچھے ثابت ہوئے۔ جرہم کے لوگ ان سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک لڑکی سے ان کی شادی کر دی۔ اس عرصہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

ان کی خبر گیری کے لئے آئے ۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت گھر میں نہیں تھے انہوں نے ان کی بیوی سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں ؟ اس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا تمہاری گذراوقات کیسی ہوتی ہے اور معاش کا کیا حال ہے اس نے کہا بڑی تنگی سے گزارہ ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا جب تمہارے شوہر آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے ۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر میں آئے تو اپنے والد کی خوشبو کو محسوس کیا اور بیوی سے پوچھا کوئی آیا تھا ۔ اس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی شکل کا آیا تھا ۔ اس نے تمہارے بارے میں پوچھا میں نے کہہ دیا روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہاری گذراوقات کیسی ہے میں نے کہا بڑی تنگی سے گزارہ ہوتا ہے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا اور بھی کچھ کہا ہے ؟ اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو ۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا وہ میرے والد تھے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دوں اب تم اپنے گھر والوں میں چلی جاؤ حضرت اسمٰعیل نے اسے طلاق دے دی اور جرہم کی ایک دوسری لڑکی سے نکاح کر لیا ۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنے دن رہنا منظور تھا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ملک میں رہے اس کے بعد پھر آئے تو پھر حضرت اسمٰعیل گھر میں نہیں ملے وہ ان کی بیوی کے پاس گئے اور پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں ۔ انہوں نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں حضرت ابراہیم نے کہا تمہارا کیا حال ہے تمہارا گذارہ کیسے ہوتا ہے اس نے کہا اللہ کا شکر ہے ہم بہت خوش حالی کے ساتھ اپنی گذراوقات کرتے ہیں ۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا تم کیا کھاتے ہو اس نے کہا گوشت ۔ انہوں نے پوچھا پیتے کیا ہو اس نے کہا پانی پھر انہوں نے دعاء کی اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطاء فرما ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں مکہ میں اناج کا نام ونشان نہیں تھا ورنہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں بھی برکت کی دعاء کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی میں گذارہ کریں تو بیمار ہو جائیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا جب تمہارے شوہر آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ یہ چوکھٹ بہت عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھو (یہ کہہ کر وہ چلے گئے) جب حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ گھر میں آئے تو اپنی بیوی سے پوچھا کوئی آیا تھا ۔ انہوں نے کہا ہاں ایک بوڑھے خوبصورت آدمی آئے تھے ۔ پھر انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت تعریف کی اور کہا وہ تم کو پوچھتے تھے ۔ میں نے کہا وہ باہر گئے ہیں انہوں نے پوچھا تمہاری گذراوقات کیسے ہوتی ہے ۔ میں نے کہا بہت اچھی ہوتی ہے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا انہوں نے اور بھی کچھ کہا تھا ۔ ان کی بیوی نے کہا ہاں آپ کو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تمہارے دروازے کی چوکھٹ عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھنا ۔ حضرت اسمٰعیل

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا وہ میرے والد تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے پاس رکھوں پھر جب تک اللہ کو منظور تھا حضرت ابراہیم اپنے ملک میں رہے اس کے بعد جب وہ (تیسری مرتبہ) آئے تو حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے اور زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد کو دیکھا تو اٹھ کر کھڑے ہوئے اور باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جو کرتا ہے وہ کیا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اے اسمٰعیل اللہ نے مجھے ایک حکم دیا ہے انہوں نے کہا جو حکم دیا ہے اسے بجالائیے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا تم میری مدد کرو گے؟ انہوں نے کہا میں ضرور مدد کروں گا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پہ ایک گھر بنانے کا حکم دیا ہے۔ الغرض دونوں نے اس گھر کی بنیادوں کو بلند کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ و السلام پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تعمیر کرتے تھے۔ جب دیواریں اونچی ہو گئیں تو حضرت اسمٰعیل یہ پتھر لے کر آئے اور اس کو نیچے رکھ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر کھڑے ہو کر دیوار اٹھاتے اور حضرت اسمٰعیل پتھر دیتے جاتے اور دونوں یہ دعاء کرتے تھے، اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے یہ کوشش قبول فرما بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ الغرض وہ دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے اور بیت اللہ کے گرد گھومتے رہے اور یہی دعاء پڑھتے جاتے تھے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب یزفون النسلان فی المشی جزء ۱ ص ۱۷۴ و ص ۱۷۵)

حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے اچھے تیر انداز تھے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتب اسمٰعیل جزء ۴ ص ۱۷۹)۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا
هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ
الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي
الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے موسیٰ اور ہارون پر (بھی بہت سے) احسانات کئے ﴿۱۱۴﴾ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دی ﴿۱۱۵﴾ ہم نے ان کی مدد کی تو وہ غالب ہو گئے ﴿۱۱۶﴾ ہم نے ان دونوں کو ایک واضح کتاب دی ﴿۱۱۷﴾ اور ان دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت کی ﴿۱۱۸﴾ اور بعد والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا ﴿۱۱۹﴾ (وہ یہ کہ جہاں کہیں) موسیٰ اور ہارون (کا ذکر ہو تو ان پر) سلام (بھیجا جائے) ﴿۱۲۰﴾ نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۲۱﴾ دونوں ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے ﴿۱۲۲﴾

معانی و مصادر (مَنَنَّا) مَنَّ، یَمُنُّ، مَنٌّ (ن) احسان کرنا، کاٹنا۔
(مُسْتَبِیْنَ) اِسْتَبَانَ، یَسْتَبِیْنُ، اِسْتِبَانَةٌ (باب استفعال) واضح کرنا، واضح ہونا۔

تفسیر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ) اور (اے رسول) ہم نے موسیٰ اور ہارون پر (بھی) بہت سے احسانات کئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئی احسانات کئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص اپنے لئے تیار کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ○ (طٰہٰ۔ ۴۱)

اور (اے موسیٰ) میں نے تم کو اپنے (پیغام کو بندوں تک پہنچانے کے) لئے (خاص طور پر) تیار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دوسرا احسان اس وقت کیا جب وہ شیر خوار بچے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں فرعون کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی والدہ کے پاس بخیر و عافیت واپس پہنچا دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰی ○ اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّكَ مَا یُوْحٰٓی ○ اَنِ اقْذِفِیْهِ

اور (اے موسیٰ) ہم نے تم پر ایک مرتبہ اور احسان کیا تھا۔ جب ہم نے تمہاری والدہ

فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ، وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ، وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ○ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ، فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ۔

(طٰہٰ ۔ ۳۷ تا ۴۰)

کی طرف وحی بھیجی جو وحی (اب تمہاری طرف) کی جارہی ہے (وہ یہ) کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ دو، پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دو، دریا اسے ساحل پر ڈال دے گا (پھر) اس کو وہ شخص اٹھائے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی دشمن ہے اور (اے موسیٰ) میں نے اپنے پاس سے تم پر (ایسی) محبت ڈال دی (کہ جو دیکھتا تم سے محبت کرنے لگتا) اور (اے موسیٰ) (اس کا مقصد یہ تھا) کہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ۔ (اور اے موسیٰ، وہ وقت یاد کرو) جب تمہاری بہن چلتی چلاتی (فرعون کے ہاں) پہنچی اور کہنے لگی کیا میں تم کو ایسا آدمی بتاؤں جو اس کی کفالت کرے، الغرض (اس طرح) ہم نے تم کو تمہاری والدہ کے پاس لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ (کسی قسم کا) رنج نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے تیسرا احسان ان پر یہ کیا کہ جب ان سے نادانستہ طور پر ایک شخص قتل ہو گیا اور قریب تھا کہ وہ اس کے قصاص میں قتل کر دئے جائیں تو انہیں بچا لیا اور غم سے نجات دی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ○

(طٰہٰ ۔ ۴۰)

اور (اے موسیٰ) تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا (پھر تم بہت غمگین ہوئے) تو ہم نے تم کو غم سے نجات دی اور تمہاری (خوب) آزمائش کی۔

اللہ تعالیٰ نے چوتھا احسان ان پر یہ کیا کہ جب وہ مدین پہنچے تو ان کو اچھا ٹھکانہ دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○

(القصص ۔ ۲۲)

اور جب انہوں نے مدین کی طرف رخ کیا تو کہنے لگے (راستہ تو معلوم نہیں لیکن) امید ہے کہ مجھے میرا رب سیدھے راستہ پر لگا دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ○
(طٰہٰ، ۴۰)

پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے پھر (اے موسٰی) تم (رسالت کے مقررہ) معیار پر پہنچ گئے (تو ہم نے تم کو رسالت سے نوازا)۔

پانچواں احسان ان پر یہ کیا کہ انہیں نبی بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○
(الاعراف - ۱۴۴)

اللہ نے فرمایا: اے موسٰی، میں نے تمام لوگوں میں سے تم کو اپنی رسالت اور اپنی ہمکلامی کے لئے منتخب کیا لہذا جو کچھ میں تم کو دے رہا ہوں اسے (مضبوطی سے) پکڑے رہنا اور (میرا) شکر ادا کرتے رہنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○
(مریم - ۵۱)

اور (اے رسول) اس کتاب میں موسٰی کا بھی ذکر کیجئے، وہ ہمارے پسندیدہ (بندے) اور رسول اور نبی تھے۔

چھٹا احسان یہ کیا کہ ان کی دعاء سے اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائی ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول بنایا اور ان کے ذریعہ تبلیغ کے بوجھ کو ان پر ہلکا کر دیا۔

ساتواں احسان یہ کیا کہ ان کی لکنت کو دور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ○ وَيَسِّرْ لِىْٓ اَمْرِىْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِىْ ○ وَاجْعَلْ لِّىْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِىْ ○ هٰرُوْنَ اَخِى ○ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِىْ ○ وَاَشْرِكْهُ فِىْٓ اَمْرِىْ ○ كَىْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ○ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ○ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ○ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ○
(طٰہٰ - ۲۵ تا ۳۶)

(موسٰی نے) کہا: اے میرے رب میرے (اس کام کے) لئے میرا سینہ کھول دے۔ میرے لئے میرے کام کو آسان کر دے میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ (لوگ) میری بات کو سمجھ سکیں۔ میرے خاندان میں سے میرے لئے ایک وزیر مقرر فرما دے (یعنی) میرے بھائی ہارون کو (میرا وزیر بنا دے) اس کے ذریعہ میری قوت کو مستحکم کر دے اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے تاکہ ہم دونوں (مل کر) کثرت کے ساتھ تیری تسبیح پڑھتے

رہیں اور کثرت کے ساتھ تیرا ذکر کرتے رہیں۔
بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے (اللہ نے) فرمایا
اے موسیٰ جو کچھ تم نے مانگا، تمہیں دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ○ (مریم - ۵۳)

اور ہم نے ان کو اپنی مہربانی سے ان کے بھائی ہارون پیغمبر کو (ان کی مدد کے لئے) عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آٹھواں احسان ان پر یہ کیا کہ ان کو اپنے قریب بلا کر ان سے باتیں کیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○ (مریم - ۵۲)

ہم نے ان کو (کوہ) طور کے داہنی جانب سے پکارا اور سرگوشی کرنے کے لئے اپنے قریب کر لیا۔

نواں احسان ان پر یہ کیا کہ ان کو فرعون کے شر سے محفوظ رکھا اور بالآخر فرعون کو غرق کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ○ (طٰہٰ - ۷۸)

(الغرض جب موسیٰ مؤمنین کو لے کر وہاں سے چل دئے) تو فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ پھر سمندر کی جس چیز نے انہیں ڈھانک لیا ڈھانک لیا، (یعنی سمندر کی لہروں نے انہیں ڈبو دیا)

دسواں احسان ان پر اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ جب بنی اسرائیل نے ان پر کسی قسم کی تہمت لگائی تو انہیں اس تہمت سے بری کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ○ (الاحزاب - ۶۹)

اے ایمان والو، تم ان جیسے نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف پہنچائی تھی، جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ نے اس سے موسیٰ کو بری کر دیا اور وہ اللہ کے ہاں بڑے مرتبہ والے ہیں۔

ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان کیا کہ انہیں نبی اور رسول بنایا اور ان کو بھی فرعون کے شر سے محفوظ رکھا۔
آگے فرمایا (وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ) اور (اے رسول) ہم نے

موسیٰ اور ہارون کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔

اس کرب عظیم کی تشریح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○
(البقرۃ ۔ ۴۹)

اور اے بنی اسرائیل، وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دی۔ وہ تم کو بڑی تکلیف پہنچاتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اس تکلیف میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی (زبردست) آزمائش تھی۔

آگے فرمایا (وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ) اور (اے رسول) ہم نے ان کی (یعنی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کی) مدد کی تو وہ غالب ہو گئے (وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ) اور ہم نے ان دونوں کو (یعنی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) واضح کتاب دی۔

کتاب سے مراد تورات ہے۔ واضح سے مراد یہ ہے کہ اس میں احکام شریعت علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے تھے تاکہ سمجھنے میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ○
(الانعام ۔ ۱۵۵)

پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی وہ کتاب نیکی کرنے والوں پر اتمام (نعمت) کا ذریعہ تھی اور (یہی نہیں بلکہ) وہ کتاب ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنے والی، ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ (جن کو وہ کتاب دی گئی تھی) اپنے رب کی ملاقات پر (صحیح معنوں میں) ایمان لے آئیں۔

آگے فرمایا (وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) اور (اے رسول) ہم نے ان دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت کی (وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ) اور بعد والوں میں ہم نے ان کا ذکر خیر باقی رکھا (سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ) (وہ یہ کہ جہاں کہیں) موسیٰ اور ہارون (کا ذکر ہو تو ان پر سلام (بھیجا جائے) (اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ) نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا

کرتے ہیں (کہ بعد والوں میں ان کا ذکر خیر باقی چھوڑ دیتے ہیں) (اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ) بے شک وہ دونوں ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے۔

عمل

اے ایمان والو، صبر واستقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جدوجہد کرتے رہیئے اور ہر قسم کی تکلیف برداشت کیجئے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور آپ ہی غالب رہیں گے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ
اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ
وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

ترجمہ اور (اے رسول) الیاس بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾ (اور وہ وقت یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں ﴿۱۲۴﴾ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو ﴿۱۲۵﴾ (یعنی) اللہ کو چھوڑ دیتے ہو جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی رب ہے ﴿۱۲۶﴾ الغرض قوم کے لوگوں نے انہیں جھٹلایا تو بے شک وہ سب (اللہ کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے ﴿۱۲۷﴾ (اور عذاب میں مبتلا ہوں گے) مگر (وہ لوگ عذاب سے بچ جائیں گے جو) اللہ کے پسندیدہ بندے ہوں گے ﴿۱۲۸﴾ اور ہم نے ان کا ذکر خیر بھی بعد والوں میں باقی رکھا ﴿۱۲۹﴾ (وہ یہ کہ جہاں کہیں) الیاس (کا ذکر ہو تو ان) پر سلام (بھیجا جائے) ﴿۱۳۰﴾ نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۳۱﴾ بے شک وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے ﴿۱۳۲﴾

معانی و مصادر

(بَعْلٌ) بَعْلٌ = ایک بت کا نام ہے۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ) اور (اے رسول) الیاس بھی رسولوں میں سے تھے (اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ) اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں (اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ) کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو (اس کو کیوں نہیں پکارتے جو پیدا کرنے والا ہے اور سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے) (اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ) (یعنی) اللہ (کو چھوڑ دیتے ہو حالانکہ پکارنا اسی کو چاہیئے جو) تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی رب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ

حق تو یہ ہے کہ (مصیبت میں صرف) اسی کو پکارا جائے۔ اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو یہ کافر پکارتے

اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ، وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○
(الرعد ۔ ۱۴)

ہیں وہ ان کی کچھ نہیں سنتے ، (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے تاکہ (محض ایسا کرنے سے) پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن پانی اس کے منہ تک (ہرگز) نہیں پہنچ سکتا ، (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلانا بیکار ہے، اسی طرح) کافروں کا (اللہ کے علاوہ دوسروں کو) پکارنا بیکار ہے۔

آگے فرمایا (فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ) الغرض قوم کے لوگوں نے انہیں جھٹلایا تو وہ تو (سب اللہ کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے (اور عذاب میں مبتلا ہوں گے) مگر جو اللہ کے پسندیدہ بندے ہوں گے (وہ عذاب میں مبتلا نہیں ہوں گے) (وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ) اور (اے رسول) ہم نے بعد والوں میں الیاس کا ذکر خیر باقی رکھا (سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ) وہ یہ کہ جہاں کہیں) الیاس (کا ذکر ہو تو ان) پر سلام (بھیجا جائے) (اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ) نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (کہ بعد والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھتے ہیں) (اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ) بے شک وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے۔

عمل

اے لوگو، اپنے بزرگوں کو نہ پکارئیے، اس کو پکارئیے جو پیدا کرنے والا ہے اور جو سب کا رب ہے۔

الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جمیل

الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول تھے۔ انہوں نے جب تبلیغ شروع کی تو اپنی قوم سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ بعل کو پکارتے ہو اور اللہ احسن الخالقین کو جو تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا رب ہے چھوڑ دیتے ہو (خالق کو چھوڑ کر مخلوق کو نہ پکارو) قوم نے (ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا) ان کو جھٹلایا اور عذاب الٰہی کے مستحق ہو گئے (الصّٰفّٰت ۔ ۱۲۳ تا ۱۲۵)

الیاس علیہ السلام بڑے صالح اور اللہ تعالیٰ کے مؤمن بندے تھے (الانعام ۔ ۸۵)
(الصّٰفّٰت ۔ ۱۳۲)

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾
اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾
اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ
دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ
لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾
وَبِالَّيْلِ ، اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

ترجمہ

اور (اے رسول) لوط بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۳۳﴾ (اور وہ وقت یاد کیجئے)
جب ہم نے لوط کو اور ان کے تمام گھر والوں کو نجات دی ﴿۱۳۴﴾ سوائے (ان کی) بڑھیا
(بیوی) کے (جو) پیچھے رہ جانے والوں میں (رہ گئی) ﴿۱۳۵﴾ ہم نے باقی سب کو ہلاک کر دیا ﴿۱۳۶﴾
اور (اے کافرو، آتے جاتے کبھی) صبح کو ان (کی تباہ شدہ بستیوں) پر سے گذرتے ہو ﴿۱۳۷﴾ (اور کبھی)
رات کو، تو کیا تم میں عقل نہیں (کہ عبرت حاصل کرو) ﴿۱۳۸﴾

معانی ومصادر

(عَجُوْزٌ) عَجَزَ، يَعْجُزُ، عُجُوْزٌ (ن، س، ك) بوڑھی ہونا (عَجُوْزٌ = بوڑھی)
(غَابِرِيْنَ) غَبَرَ، يَغْبُرُ، عُبُوْرٌ (ن) گذر جانا، رہ جانا۔
(دَمَّرْنَا) دَمَّرَ، يُدَمِّرُ، تَدْمِيْرٌ (باب تفعیل) ہلاک و برباد کرنا۔

(تَمُرُّوْنَ) مَرَّ ، یَمُرُّ ، مَرٌّ و مُرُوْرٌ و ثَمَرٌّ (ن) گذرنا۔

تفسیر انبیاء علیہم السلام کے تذکار جلیلہ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ) اور (اے رسول) لوط بھی (ہمارے) رسولوں میں سے تھے (اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ) (اور اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے ان کو اور ان کے تمام گھر والوں کو نجات دی (یعنی کافروں کی شرارت اور عذاب الٰہی سے بچالیا) (اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ) سوائے (ان کی) بڑھیا (بیوی) کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں (رہ گئی) (ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ) پھر ہم نے باقی سب کو ہلاک کر دیا (ان کی بیوی بھی ان کے ساتھ ہلاک کر دی گئی) (وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ) اور (اے کافرو، تم (جب سفر کرتے ہو تو) ان (کی تباہ شدہ بستیوں) پر سے گذرتے ہو (کبھی) صبح کے وقت (وَبِالَّیْلِ، اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ) اور (کبھی) رات کے وقت تو کیا تم میں عقل نہیں (کہ ان تباہ شدہ بستیوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ اگر تم ایمان نہیں لائے تو جس طرح وہ بستیاں تباہ و برباد کر دی گئیں، تمہیں بھی برباد کر دیا جائے گا)۔

لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی تباہی و بربادی کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ○ فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ○ وَاِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○

(الحجر ۔ ۷۳ تا ۷۷)

الغرض صبح ہوتے ہوتے ایک چنگھاڑ نے انہیں آدبوچا۔ پھر ہم نے اس (بستی کو الٹ کر) زیر و زبر کر دیا اور ان پر سنگِ گل کے پتھر برسائے۔ بے شک اس قصہ میں عقلمندوں کے لئے (بڑی) نشانی ہے۔ اور (اے رسول) وہ بستی تو ابھی تک سیدھے راستہ پر موجود ہے اور عبرت کا عجیب منظر پیش کرتی ہے) بے شک اس (بستی کے مناظر) میں ایمان والوں کے لئے (بڑی) نشانی ہے۔

الغرض لوط علیہ السلام کی قوم کے کھنڈرات کو اللہ تعالیٰ نے عبرت کی ایک نشانی بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ (العنکبوت ۔ ۳۵)

پھر (ہم نے اس بستی کو تباہ و برباد کر دیا لیکن) عقل والوں کے لئے ہم نے اس بستی (کے

کھنڈرات) کو (عبرت کی) ایک کھلی نشانی
(بنا کر باقی) چھوڑ دیا۔

(نوٹ) لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ حالات جاننے کے لئے سورۂ عنکبوت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو بھی گذشتہ کافر قوموں کی طرح تباہ و برباد کر دیا جائے۔

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾
إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾
فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾
فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾
فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ
الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ
إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنَاهُ
بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنْبَتْنَا
عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾

ترجمہ اور (اے رسول) یونس بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۳۹﴾ (اور وہ وقت یاد کیجئے) جب وہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے ﴿۱۴۰﴾ (کشتی والوں نے) قرعہ ڈالا۔ (قرعہ میں ان کا نام نکلا) لہٰذا وہ (سمندر میں) ڈال دئے گئے ﴿۱۴۱﴾ پھر ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ اس وقت اپنے کو بڑی ملامت کر رہے تھے ﴿۱۴۲﴾ پھر اگر وہ (اللہ کی) پاکی بیان نہ کرتے ﴿۱۴۳﴾ تو اس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے جس دن تمام لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ﴿۱۴۴﴾ پھر ہم نے ان کو ایک کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ (اس وقت) بیمار تھے ﴿۱۴۵﴾ پھر ہم نے ان پر کدو کی ایک بیل اگا دی ﴿۱۴۶﴾ اور ان کو ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ﴿۱۴۷﴾ وہ لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے (دنیا میں) ان کو ایک وقت (مقررہ) تک فائدہ (اٹھانے کا موقع) دیا ﴿۱۴۸﴾

معانی و مصادر

(اَبَقَ، اَبَقَ، يَاْبِقُ، اَبْقٌ وَاَبَقٌ وَاَبَاقٌ (ض، ف، ن) بھاگ جانا۔
(مَشْحُوْنٌ) شَحَنَ، يَشْحَنُ، شَحْنٌ (ف) کشتی بھرنا، دفع کرنا۔
(سَاهَمَ) سَاهَمَ، يُسَاهِمُ، مُسَاهَمَةٌ (باب مفاعلہ) قرعہ اندازی کرنا۔
(مُدْحَضِيْنَ) اَدْحَضَ، يُدْحِضُ، اِدْحَاضٌ (باب افعال) پھسلانا، باطل کرنا۔
(اِلْتَقَمَ) اِلْتَقَمَ، يَلْتَقِمُ، اِلْتِقَامٌ (باب افتعال) نگل جانا۔
(مُلِيْمٌ) اَلَامَ، يُلِيْمُ، اِلَامَةٌ (باب افعال) ملامت کرنا۔ (مُلِيْمٌ = ملامت کیا گیا)۔
(عَرَآءٌ) عَرِيَ، يَعْرٰى، عُرْيٌ وعُرْيَةٌ (س) ننگا ہونا (عَرَآءٌ = کھلا میدان)۔
(يَقْطِيْنٌ) يَقْطِيْنٌ = بیل، کدو۔
(حِيْنٌ) حَانَ، يَحِيْنُ، حَيْنٌ وحَيْنُوْنَةٌ (ض) وقت قریب ہونا (حِيْنٌ = وقت، مدت)۔

تفسیر کفار کو تنبیہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ان نبیوں کا حال سنایا جن پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان کی قومیں عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئیں اور صفحہ ہستی سے مٹا دی گئیں۔ ان نبیوں کے حالات میں کفار کو یہ تنبیہ کی گئی کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو ان کو گذشتہ امتوں کی طرح نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جن کی امت ایمان لانے کی وجہ سے عذاب الٰہی سے بچ گئی اور دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے سامنے دونوں صورتیں بیان کر دیں تاکہ انہیں تنبیہ بھی ہو اور ترغیب بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ) اور (اے رسول) یونس بھی رسولوں میں سے تھے (اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ) اور (اے رسول) وہ وقت یاد کیجئے جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے۔

یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے ایمان قبول نہیں کیا تو وہ ان سے ناراض ہو کر ان کی بستی کو چھوڑ کر کہیں اور جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ جاتے وقت انہوں نے خیال کیا کہ کافر قوم کی بستی سے ہجرت کرنے کے سلسلہ میں اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہیں ہوگی۔ وہ حسن ظن کی بنیاد پر قوم کو چھوڑ کر چل دئے اور حکم الٰہی کا انتظار نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ۔ (الانبیآء۔ ۸۷)

اور (اے رسول) ذوالنون (کا تذکرہ بھی کیجئے) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں (اپنی بستی سے چل دئے تو انہیں (ہمارے متعلق) یہ (حسن) ظن تھا کہ ہم (اس طرح حکم الٰہی کے بغیر چلے جانے پر) ان کی گرفت نہیں کریں گے۔

حکم الٰہی کا انتظار کئے بغیر روانہ ہونے پر گرفت ہو ہی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ۔ (ن۔ آ۔ ۴۸)

(اے رسول) آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر کیجئے اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جائیے (جنہوں نے حکم الٰہی کا انتظار نہیں کیا اور ہجرت کر کے اپنی بستی سے روانہ ہو گئے۔

کیونکہ یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر اجازت روانہ ہوئے تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے اس چلے جانے کو پسند نہیں فرمایا۔

کشتی میں بوجھ زیادہ ہو جانے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے جس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے

ایک آدمی کو کشتی سے اتارنے کی ضرورت پیش آئی (فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ) تو (کشتی والوں نے) قرعہ اندازی کی (کہ کس کو اتارا جائے، قرعہ میں یونس نام نکلا) لہذا یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام سمندر میں ڈال دئے گئے (فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ) (سمندر میں گرتے ہی) ایک مچھلی نے انہیں نگل لیا اور وہ (اس وقت) اپنے کو بڑی ملامت کر رہے تھے۔

یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر اجازت چلے آنے پر بہت نادم تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل الفاظ میں معافی طلب کی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

(اے اللہ) کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے، تو (تمام برائیوں اور عیبوں سے) پاک ہے۔ میں ہی خطا کار ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(الانبیاء - ۸۷، ۸۸)

پھر ان تاریکیوں میں انہوں نے (ہمیں) پکارا کہ کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے، تو پاک ہے عیب ہے، بے شک میں ہی خطا وار ہوں (کہ تیرے حکم کا انتظار نہیں کیا اور محض حسنِ ظن کی بناء پر وہاں سے چل دیا) پھر ہم نے ان کی دعاء قبول فرمالی اور ان کو غم (واندوہ) سے نجات بخشی اور مؤمنین کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں

آگے فرمایا (فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ) اگر وہ اللہ کی تسبیح بیان نہ کرتے (لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ) تو اس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے جس دن تمام لوگ (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے لیکن کیونکہ انہوں نے تسبیح و تقدیس کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا) (فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) پھر ہم نے ان کو ایک کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ (اس وقت) بیمار تھے (وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ) پھر ہم نے ان پر کدو کی ایک بیل اگا دی (وہ اس کے سایہ میں رہے اور تندرست ہو گئے) (وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ) اور (اے رسول) ہم نے ان کو ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ (آدمیوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔

یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چلے جانے کے بعد ان کی قوم نے توبہ کرلی، عذاب ٹل گیا

اور جب یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام دوبارہ اپنی قوم کے پاس پہنچے تو وہ قوم یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائی (فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) انہوں نے ایمان قبول کیا تو ہم نے (دنیا میں) ان کو ایک وقت (مقررہ) تک فائدہ (اٹھانے کا موقع) دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ، لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ○

(یونس - ۹۸)

اور (اے رسول) آخر (آپ سے پہلے) قوم یونس (کی بستی) کے علاوہ اور کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ (عذاب الٰہی کے دیکھنے سے پہلے) ایمان لے آتی تو اس کا ایمان اس کو نفع دیتا، (قوم یونس کے لوگ) جب ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ایک وقت مقررہ تک ان کو (دنیاوی) ساز و سامان سے بہرہ اندوز کیا۔

یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم ایمان لے آئی تو عذاب موقوف کر دیا گیا اور وہ دنیا میں ایک مدت تک دنیوی مال و متاع سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ اگر کفار مکہ بھی اس قوم کی طرح ایمان لے آئے تو عذاب نہیں آئے گا اور وہ دنیا میں دنیوی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوتے رہیں گے۔ یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے قصے کے ذریعہ کفار مکہ کو ایمان لانے کے لئے ایک قسم کی ترغیب دی گئی ہے۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے تاکہ آپ اللہ تعالےٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں۔

اے ایمان والو، اگر آپ سے غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کریں اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الاستغفار میں اسی چیز کی تعلیم دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ

سید الاستغفار یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا

وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ
لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ
مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ
يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا
مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ
اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (صحیح
بخاری کتاب الدعوات باب افضل
الاستغفار جزء ۸ صـ۸۳)

عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ
بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ اگر کوئی شخص دن کو یہ استغفار
اس یقین رکھتے ہوئے پڑھ لے پھر اس دن
شام سے پہلے مر جائے تو وہ اہل جنت میں سے
ہوگا اگر کوئی شخص اس کو رات کے وقت اس
یقین رکھتے ہوئے پڑھ لے پھر وہ صبح سے
پہلے مر جائے تو اہل جنت میں سے ہوگا۔

سید الاستغفار کا ترجمہ یہ ہے :-

اے اللہ تو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں، جو عمل میں نے کئے ان کی برائی سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں اس نعمت کا جو تو نے مجھے عطاء کی اقرار کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو مجھے معاف فرما کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ
وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا
الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾
اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ
لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ
عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾
اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾

فَأْتُوا بِكِتَٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ
صَٰدِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُۥ
وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ
عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾
سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾
إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾
فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَآ
أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَٰتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا
مَنْ هُوَ صَالِ ٱلْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾

ترجمہ اے رسول، یہ کفار فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں تو ذرا) آپ ان سے پوچھئے کیا آپ کے رب کے لئے تو بیٹیاں اور ان کے لئے بیٹے (۱۴۹) کیا (جب) ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا تھا یہ (اس وقت) موجود تھے (۱۵۰) خبردار! یہ خود ساختہ جھوٹ بات کہتے ہیں (۱۵۱) کہ اللہ کے اولاد ہے، بے شک یہ لوگ جھوٹے ہیں (۱۵۲) کیا اس نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیوں کو پسند کیا ہے (۱۵۳) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو (۱۵۴) کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے (۱۵۵) کیا تمہارے پاس کوئی صاف و صریح دلیل ہے (۱۵۶) اور (اے رسول) انہوں نے اللہ کے اور جنات کے درمیان رشتہ ٹھہرایا ہے حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ بھی (دوسروں کی طرح اللہ کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے (۱۵۸) (اے رسول) جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے (۱۵۹) مگر ہاں اللہ کے پسندیدہ بندے (نہ تو ایسی باتیں بیان کرتے ہیں اور نہ وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے) (۱۶۰) تو (اے کافرو) تم اور جن کو تم پوجتے ہو (۱۶۱) سب مل کر بھی) اللہ کے خلاف کسی کو بہکا نہیں سکتے (۱۶۲) مگر ہاں اسی کو جو (بتقدیر الٰہی) دوزخ میں جانے والا ہے (۱۶۳)

معانی و مصادر (اِسْتَفْتِ) اِسْتَفْتٰی، یَسْتَفْتِیْ، اِسْتِفْتَاءٌ (باب استفعال) پوچھنا۔

(اِنَاثٌ) اَنُثَ، یَئُنُثُ، اَنَثٌ (ک) نرم ہونا، مؤنث ہونا (اِنَاثٌ = اُنْثٰی کی جمع، مادہ)۔

(نَسَبٌ) نَسَبَ یَنْسِبُ، نَسَبٌ وَنِسْبَةٌ (ض ون) نسب بیان کرنا، منسوب کرنا (نَسَبٌ = رشتہ)۔

(فَاتِنُوْنَ) فَتَنَ، یَفْتِنُ، فَتْنٌ وَفُتُوْنٌ (ض) فتنہ میں ڈالنا۔ فَتَّنَ، یَفْتِنُ، فِتْنَةٌ (ض) گمراہ کرنا۔

(صَالِ) صَلِیَ، یَصْلٰی، صَلًی وَصِلًی وَصُلِیٌّ وَصِلِیٌّ (س) داخل ہونا۔

(صَالِ = داخل ہونے والا)۔

تفسیر کفار مکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں سمجھتے تھے۔ ان کے اس عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۴۰)

(اے مشرکین) کیا تمہارے رب نے تم کو تو بیٹوں کے لئے خاص کیا اور اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا، یہ تو تم بڑی (ہی قبیح) بات کہتے ہو۔

آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ ان کے اس عقیدہ کا ابطال کرتے ہوئے فرماتا ہے (فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ) (اے رسول) ان سے پوچھئے کیا آپ کے رب کے لئے تو بیٹیاں اور ان

کے لئے بیٹے، (یہ کیسی باتیں کرتے ہیں کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ کفار کی اس غیر منصفانہ تقسیم کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ○ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ○

(النجم۔ ۲۱، ۲۲)

کیا تمہارے لئے بیٹا اور اس کے لئے بیٹی یہ تو بڑی نامناسب تقسیم ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ ، سُبْحٰنَهٗ ، وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ، اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ، اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○

(النحل۔ ۵۷ تا ۵۹)

اور (اے رسول) یہ لوگ اللہ کی تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں حالانکہ وہ (اولاد سے) مبرّا و منزّہ ہے اور اپنے لئے وہ (بیٹے) پسند کرتے ہیں جن (کی پیدائش) کا انہیں بڑا ارمان ہوتا ہے۔ (بیٹیوں کی پیدائش کے سلسلہ میں تو ان کا یہ حال ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کی پیدائش) کی خبر دی جاتی ہے تو (رنج و غم سے) اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور (غم و غصہ سے وہ اندر ہی اندر) گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ (جس برائی کی اسے خبر دی جاتی ہے اس برائی کی وجہ سے) وہ (اپنی) قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے، (دل میں سوچتا ہے کہ) آیا وہ اس ذلت کو برداشت کر کے اس کو زندہ رہنے دے یا اس کو زمین میں (زندہ) گاڑ دے، خبردار (اس لحاظ سے تو اللہ کے لئے لڑکیاں اور اپنے لئے لڑکے تجویز کرنے کا) جو فیصلہ یہ کرتے ہیں (وہ بہت) برا فیصلہ ہے۔

کفار مکہ فرشتوں کو عورتیں قرار دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ○

(النجم۔ ۲۷)

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو عورتوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں (اور انہیں اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے ہیں)۔

(کفار کے اس عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ) (اے رسول، ان سے پوچھیے) کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور (کیا جس وقت ہم نے ان کو عورت بنایا تھا) یہ (اس وقت) موجود تھے (کہ ان کی تخلیق کو دیکھ رہے تھے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا، اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ، سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ○

(الزخرف - ۱۹)

اور (اے رسول) انہوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورت بنا دیا، کیا یہ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے؟ (اگر ایسا ہے تو) ان کی گواہی کو لکھ لیا جائے گا اور (پھر قیامت کے دن) ان سے سوال ہو گا۔

آگے فرمایا (اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ) خبردار (ہو جاؤ) یہ غلط بات کہہ رہے ہیں (وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ) (کہ) اللہ کے اولاد ہے۔ بے شک یہ لوگ جھوٹے ہیں (اللہ کے کوئی اولاد نہیں) (اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ) کیا اس نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیوں کو پسند کیا ہے (مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ) تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو (اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ) کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے (کہ جب تم بیٹیوں کو پسند نہیں کرتے تو اللہ بیٹیوں کو کیسے پسند کرے گا) (اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ) کیا تمہارے پاس کوئی صاف اور صریح دلیل ہے (کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں) (فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ) اگر تم سچے ہو تو دلیل میں اپنی کتاب پیش کرو (وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا) اور (اے رسول، یہی نہیں کہ یہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں سمجھتے ہیں بلکہ) انہوں نے تو اللہ کے اور جنات کے درمیان بھی رشتہ ٹھہرا رکھا ہے۔ (وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ) حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ بھی (دوسروں کی طرح اللہ کے سامنے حساب و کتاب کے لئے) پیش کئے جائیں گے (اگر وہ اللہ کے رشتہ دار ہوتے تو کیوں پیش کئے جاتے، ان کے ساتھ خصوصی برتاؤ کیا جاتا) (سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ) (الغرض) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اللہ اس سے پاک ہے (یہ سب گمراہی میں مبتلا ہیں) (اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ) مگر جو اللہ کے پسندیدہ بندے (ہیں وہ اس گمراہی میں مبتلا نہیں، وہ ایسی غلط بات منہ سے نہیں نکالتے) (فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ) تو (اے کافرو، خبردار ہو جاؤ) تم اور جن کو تم پوجتے ہو (مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ) اللہ سے کسی کو برگشتہ نہیں کر سکتے (اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ) سوائے اس کے جو دوزخ میں جانے والا ہے (یعنی جو دوزخ میں جانے کے کام کر رہے ہیں وہی تمہارے بہکانے میں آ سکتے ہیں۔ اللہ کے پسندیدہ بندے تمہارے

بہکائے میں نہیں آسکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ○ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ○ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

(الحجر۔ ۳۹ تا ۴۳)

(ابلیس نے) کہا اے میرے رب، تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں بھی اسی طرح زمین میں لوگوں کے لئے (دنیا اور گناہ کو) مزین کروں گا اور ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر ہاں ان میں سے جو تیرے پسندیدہ بندے ہیں (وہ میرے چنگل سے بچ جائیں گے) (اللہ نے) فرمایا یہ (میرا) سیدھا راستہ (ہی) مجھ تک پہنچتا ہے۔ میرے بندے (جو اس راستہ پر خلوص کے ساتھ چلیں گے) ان پر تو تو قابو نہیں پا سکے گا البتہ گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے (انہی پر تیرا قابو چلے گا) اور (جن لوگوں پر تیرا قابو چلے گا تو ایسے) تمام لوگوں کے لئے جس جگہ کا وعدہ کیا گیا ہے وہ دوزخ ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کا جنّات سے کوئی رشتہ ہے۔ ایسے عقیدے سے دُور رہیئے۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾
وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا
لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا
لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا
مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ
اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا
بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ
سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ

الْمَنْصُورُونَ ﴿۱۷۲﴾ وَإِنَّ جُندَنَا
لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ
حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۴﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ
يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۵﴾ أَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾ فَإِذَا نَزَلَ
بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنذَرِينَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ
حِينٍ ﴿۱۷۸﴾ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ
يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحَانَ رَبِّكَ

رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

ترجمہ

اور (اے رسول، فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے (۱۶۴) ہم (اللہ کے سامنے) صف بستہ کھڑے رہتے ہیں (۱۶۵) ہم (اللہ کی) تسبیح (اور تقدیس) کرتے رہتے ہیں (۱۶۶) اور (اے رسول، آپ سے پہلے کفار مکہ) یہ کہتے تھے (۱۶۷) اگر اگلے لوگوں کی نصیحت (کی کوئی کتاب) ہمارے پاس ہوتی (۱۶۸) تو ہم اللہ کے پسندیدہ بندے ہوتے (۱۶۹) (لیکن جب نصیحت کی کتاب آگئی تو) انہوں نے اس کا انکار کر دیا، انہیں عنقریب (اس انکار کا انجام) معلوم ہو جائے گا (۱۷۰) اور (اے رسول) ہمارے بندوں (یعنی) رسولوں کے متعلق ہمارا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے (۱۷۱) کہ ان کی مدد ضرور کی جائے گی (۱۷۲) اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا (۱۷۳) تو (اے رسول) کچھ عرصہ آپ ان سے روگردانی کیجئے (۱۷۴) اور انہیں دیکھتے رہئے، یہ بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے (۱۷۵) کیا یہ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں (۱۷۶) تو یہ (خبردار ہو جائیں کہ) جب (ہمارا) عذاب ان کے میدان میں نازل ہو گا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا ہے ان کی صبح (بڑی) بری ہو گی (۱۷۷) تو (اے رسول) آپ کچھ عرصہ ان سے روگردانی کیجئے (۱۷۸) اور دیکھتے رہئے (کہ کیا ہوتا ہے)، وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے (۱۷۹) (اے رسول) آپ کا ربّ یعنی رب العزت ان باتوں سے جو یہ لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں پاک و منزّہ ہے (۱۸۰) رسولوں پر سلام ہو (۱۸۱) اور ہر قسم کی تعریف تو اللہ رب العالمین کے لئے ہی ہے (۱۸۲)

معانی و مصادر

(سَبَقَتْ) سَبَقَ، یَسْبِقُ، سَبْقٌ (ض) غالب آنا، آگے نکل جانا۔
(غَالِبُوْنَ) غَلَبَ، یَغْلِبُ، غَلْبٌ و غَلَبَةٌ و غَلَبٌ و مَغْلَبٌ، (ض) غالب ہونا۔
(سَاحَةٌ) سَاحَةٌ = میدان۔

تفسیر اوپر ذکر تھا کہ کفار فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدہ کی زبردست تردید فرمائی۔ اب اللہ تعالیٰ فرشتوں کی زبان سے بھی اس عقیدہ کی تردید فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ) اور (اے لوگو، فرشتے کہتے ہیں) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے (ہم اللہ کی اجازت کے بغیر اس جگہ کو چھوڑ نہیں سکتے) (وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ) اور ہم (اللہ کے سامنے) صف بستہ کھڑے رہتے ہیں (وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ) اور ہم (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح (و تقدیس) بیان کرتے رہتے ہیں۔

فرشتوں کے یہ اقوال نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فرشتے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے صف بستہ کھڑے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں جو کہ محکوم و مغلوب اور غلام ہونے کی دلیل ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہوتے تو کیوں اس طرح کھڑے ہوتے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے پاس کسی بلند و بالا مقام پر فائز ہوتے۔ الغرض فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینا زبردست گمراہی ہے جس کو یہ کفار مکہ اختیار کئے ہوئے ہیں (وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ) حالانکہ (قرآن مجید کے نزول سے پہلے) یہ لوگ کہا کرتے تھے (لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ) اگر اگلے لوگوں کی نصیحت (کی کوئی کتاب) ہمارے پاس ہوتی (لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ) تو ہم اللہ کے پسندیدہ بندے ہوتے۔

کفار کے اس قول کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور مقام پر بھی ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ۔ (فاطر ۴۲)

اور (اے رسول) یہ (کافر پہلے) اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو یہ ضرور ہر امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے

اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور نصیحت کی کتاب نازل فرما دی۔ الغرض اس طرح اللہ تعالیٰ نے اتمامِ حجت فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

اور اس کتاب کو ہم ہی نے نازل کیا ہے یہ بڑی بابرکت کتاب ہے لہٰذا تم اس کتاب کی پیروی کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اس کتاب کو ہم نے اس لئے بھی نازل کیا ہے تا) کہ تم کہیں یہ (نہ) کہو ہم سے

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ۔

(الانعام - ۱۵۸)

پہلے دو جماعتوں (یعنی یہود و نصاریٰ) پر کتاب اتاری گئی تھی اور ہم اس کے پڑھنے اور سمجھنے سے قطعاً غافل تھے (اس پر عمل کیسے کرتے) یا ہم کہیں یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یاب ہوتے۔

الغرض کفار کی خواہش کے مطابق جب کتاب آگئی (فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ) تو اس کا انکار کر دیا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس انکار کا انجام کیسا ہوتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ، وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ، فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ، فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝

(فاطر - ۴۲ تا ۴۴)

لیکن جب (ان کی خواہش کے مطابق) ان کے پاس ڈرانے والا آگیا تو (بجائے اس کے کہ ہدایت حاصل کرتے) اس سے بس ان کی نفرت میں اضافہ ہوا۔ (یعنی) زمین میں ان کی سرکشی اور بری تدبیریں اور بڑھ گئیں اور بری تدبیریں کرنے کا وبال بری تدبیریں کرنے والے ہی پر پڑتا ہے تو کیا یہ اگلوں کے (ساتھ جو ہمارا) دستور (رہا ہے اس) کے منتظر ہیں تو (اے رسول) آپ اللہ کے دستور میں ہرگز کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور نہ اللہ کے دستور میں آپ کسی قسم کی کوئی تحویل پائیں گے (جس طرح اور قوموں پر عذاب آیا ان پر بھی عذاب آئے گا) کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں کی یا زمین کی کوئی چیز اسے عاجز کر سکے، وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ، فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ

تو (اب تمہاری اس حجت کو ختم کرنے کیلئے) تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے دلیل

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ○
(الانعام۔ ۱۵۸)

بھی آگئی ہے اور ہدایت اور رحمت بھی، تو (اب) اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ (تعالیٰ) کی آیات کی تکذیب کرے اور (لوگوں کو) ان سے برگشتہ کرے، ہم عنقریب ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے (لوگوں کو) برگشتہ کرتے ہیں ان کے عمل کی سخت سزا دیں گے۔

آگے فرمایا (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ) اور (اے رسول) ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے متعلق ہمارا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے (اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ) کہ ان کی مدد ضرور کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ○
(حٰمٓ المؤمن ۔ ۵۱)

(اور اے رسول) ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جس دن گواہ (گواہی دینے کے لئے) کھڑے ہوں گے۔

(وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ) اور (یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے کہ) ہمارا لشکر یعنی لشکر اسلام ہی غالب رہے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ، اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○
(المجادلۃ ۔ ۲۱)

اللہ فیصلہ کر چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے، بیشک اللہ بہت طاقتور اور زبردست ہے۔

آگے فرمایا (فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ) تو (اے رسول) آپ ان (کافروں) سے کچھ عرصہ روگردانی کیجئے (وَاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ) اور انہیں دیکھتے رہیئے (کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے) عنقریب یہ خود بھی اپنا انجام دیکھ لیں گے (اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ) کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں (چاہتے ہیں کہ موعودہ عذاب جلدی آجائے، کیا یہ عذاب کو کھیل سمجھ رہے ہیں) (فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) (انہیں نہیں معلوم کہ) جب (وہ عذاب) ان کے میدان میں نازل ہوگا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا ہے ان کی صبح (بڑی) بُری ہوگی۔

کافر عذاب کے لئے جلدی مچایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس چیز کے لئے یہ جلدی مچا رہے ہیں وہ ان کے لئے بہت بری ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ، وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ، وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

(الرعد - ۶)

اور (اے رسول) یہ لوگ بھلائی سے پہلے آپ سے برائی کی جلدی کر رہے ہیں (حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ) ان سے پہلے عبرتناک عذاب آچکے ہیں (ایسا ہی عذاب ان پر بھی آسکتا ہے لیکن) آپ کا رب (تاخیر کر رہا ہے محض اس لئے کہ وہ) لوگوں کو ان کے ظلم کے باوجود معاف کرتا رہتا ہے (اگر وہ ایسا نہ کرتا تو کبھی کا عذاب آگیا ہوتا) بے شک آپ کا رب عذاب بھی سخت دیتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ (صحیح بخاری کتاب الجهاد باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام جزء۴ ص۵۸ وروی مسلم نحوہٗ فی کتاب الجهاد باب غزوۃ خیبر جزء۲ ص۱۰۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف روانہ ہوئے آپ وہاں رات کے وقت پہنچے۔ آپ جب کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح ہونے کا انتظار کرتے اور) جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہیں کرتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو یہودی پھاوڑے اور ٹوکریاں لے کر نکلے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، اللہ کی قسم محمد (لشکر سمیت پہنچ گئے)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خیبر (آج) تباہ و برباد ہونے والا ہے ہم لوگ جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو جو لوگ ڈرائے گئے ہوتے ہیں ان کی صبح (بہت) بری ہوتی ہے (گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت زیر تفسیر کی تفسیر اپنے قول سے بھی فرمائی اور عمل سے بھی فرمائی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا (وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ) اور (اے رسول کچھ عرصہ آپ ان سے روگردانی کیجئے (وَاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ) اور دیکھتے رہیئے (کہ کیا ہوتا ہے) وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے (کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے) (سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ) (اور اے رسول) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں آپ کا رب، عزت کا مالک اس سے پاک ہے (جو شرک یہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے منزّہ ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ○ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

(الانبیآء۔ ۲۱، ۲۲)

(اور اے رسول) کیا انہوں نے زمین میں ایسے معبود بنا لئے ہیں جو ان کو (مرنے کے بعد) زندہ اٹھا کھڑا کریں گے۔ اگر زمین و آسمان میں اللہ کے علاوہ اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔ جو باتیں یہ بنا رہے ہیں اللہ، عرش کا مالک، ان سے پاک (و منزّہ) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

(والطور۔ ۴۳)

کیا اللہ کے علاوہ ان کا کوئی اور الٰہ ہے، جو شرک یہ کر رہے ہیں اللہ اس سے پاک و منزّہ ہے۔

آگے فرمایا (وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ) اور رسولوں پر سلام ہو (وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) اور ہر قسم کی تعریف تو اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

(نوٹ:۔ حمد کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ فاتحہ کی آیت ۱ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

عمل

اے لوگو، فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں نہ سمجھیئے، وہ تو اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمانبردار بندے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اور اس کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے لشکر یعنی لشکرِ اسلام کا مقابلہ نہ کیجئے۔ یاد رکھیئے آپ لشکرِ اسلام پر غالب نہیں آ سکتے۔ لشکرِ اسلام ہی غالب رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ صٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ①
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ
وَّشِقَاقٍ ② كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ
حِيْنَ مَنَاصٍ ③ وَعَجِبُوْٓا اَنْ
جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ
اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝٥
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا
وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا
لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا
فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِيْ

شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ، بَلْ
لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ
عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ
الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ
مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ
الْاَحْزَابِ ۝١١

ترجمہ ص، نصیحت والے قرآن کی قسم (بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں) (۱) لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ تکبر اور مخالفت میں (مبتلا) ہیں (۲) ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر دیا، جب کبھی عذاب آتا تو وہ (اللہ کو) پکارتے (لیکن اس وقت

پکارنا لاحاصل تھا) نجات کا وقت تو نکل چکا ہوتا تھا ③ (اے رسول) انہیں اس بات پر تعجب ہے کہ ان کے پاس انہی میں سے ڈرانے والا آگیا، کافر کہتے ہیں یہ بڑا جھوٹا جادوگر ہے ④ کیا اس نے (تمام) معبودوں کی جگہ ایک معبود بنا دیا، یہ تو بڑی عجیب بات ہے ⑤ ان میں سے جو سردار تھے وہ نکل کر چل دئے (اور آپس میں کہنے لگے) چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو، اس دعوئی نبوت سے اس کا کوئی خاص مقصد ہے ⑥ ہم نے پچھلے مذہب میں یہ بات کبھی نہیں سنی، یہ محض افتراء ہے ⑦ کیا ہم لوگوں میں (یہی رہ گیا تھا کہ) اس پر نصیحت (کی کتاب) اتاری گئی، (اے رسول) (اگرچہ) ان کو میری نصیحت کے سچا ہونے میں شک ہے لیکن (اصل وجہ انکار کی یہ نہیں، اصل وجہ تو یہ ہے کہ) انہوں نے (ابھی) میرے عذاب کا مزا نہیں چکھا (جس دن عذاب کا مزا چکھ لیں گے تو انکار اور مخالفت سب بھول جائیں گے) ⑧ (اے رسول) کیا آپ کے رب، غالب اور فیاض کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں ⑨ کیا آسمانوں پر، زمین پر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس پر انکی بادشاہت ہے (اگر ہے) تو انہیں چاہیئے کہ رسیوں کے ذریعہ (آسمان پر) چڑھ جائیں ⑩ (شکست خوردہ) لشکروں میں سے یہ بھی ایک لشکر ہے جو یہاں (اسی سرزمین مکہ میں عنقریب) شکست کھائے گا ⑪

معانی ومصادر

(عِزَّۃٌ) عَزَّ، یَعِزُّ، عِزٌّ وعِزَّۃٌ وعَزَازَۃٌ (ض) قوی ہونا، کم یاب ہونا، غالب ہونا، باعزت ہونا، بہنا۔
(شِقَاقٌ) شَاقَّ، یُشَاقِقُ، مُشَاقَّۃٌ، شِقَاقٌ (باب مفاعلہ) مخالفت کرنا۔
(لَاتَ) لَاتَ = نہیں۔
(حِیْنٌ) حَانَ، یَحِیْنُ، حَیْنٌ وحَیْنُوْنَۃٌ (ض) وقت قریب ہونا (حِیْنٌ = وقت)
(مَنَاصٌ) نَاصَ، یَنُوْصُ، نَوْصٌ ومَنَاصٌ ومَنِیْصٌ (ن) بھاگ کر علیحدہ ہوجانا، پناہ حاصل کرنا۔
(عَجِبُوْا) (عُجَابٌ) عَجِبَ، یَعْجَبُ، عَجَبٌ (س) تعجب کرنا (عُجَابٌ = عجیب)۔
(یُرَادُ) اَرَادَ، یُرِیْدُ، اِرَادَۃٌ (باب افعال) ارادہ کرنا، چاہنا (یُرَادُ، یُرِیْدُ کا مجہول ہے)۔
(اِخْتِلَاقٌ) اِخْتَلَقَ، یَخْتَلِقُ، اِخْتِلَاقٌ (باب افتعال) افتراء کرنا، جھوٹ گھڑنا۔
(یَرْتَقُوْا) اِرْتَقٰی، یَرْتَقِیْ، اِرْتِقَاءٌ (باب افتعال) چڑھنا۔
(اَسْبَابٌ) اَسْبَابٌ = سَبَبٌ کی جمع، رسیاں، ذرائع۔
(مَهْزُوْمٌ) هَزَمَ، یَهْزِمُ، هَزْمٌ (ض) ہرانا، کھودنا، قتل کرنا۔
(اَحْزَابٌ) اَحْزَابٌ = حِزْبٌ کی جمع، جماعتیں، لشکر، فرقے۔

شان نزول

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

مَرِضَ اَبُوْطَالِبٍ فَجَآءَتْهُ قُرَيْشٌ وَ جَآءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْجَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةٌ وَّاحِدَةٌ قَالَ كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ (رواہ الترمذی و صححہ فی ابواب تفسیر القرآن جزء ۲ ص ۱۲۷)

ابوطالب بیمار ہوئے۔ قریش (کے لوگ ان کی عیادت کے لئے) آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے۔ ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ ابوجہل اپنی جگہ سے اٹھا تاکہ آپ کو (وہاں بیٹھنے سے) روکے۔ لوگوں نے ابوطالب سے آپ کی شکایت کی۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ کہ اگر یہ لوگ اس کو قبول کرلیں تو عرب پر حکومت کریں اور عجم ان کو جزیہ دیں۔ ابوطالب نے کہا ایک ہی کلمہ؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک ہی کلمہ۔ پھر آپ نے فرمایا اے چچا تم کہو لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ (تعالیٰ) کے۔ انہوں نے کہا ایک الٰہ! ہم نے پچھلے مذہب میں تو یہ بات نہیں سنی یہ تو بناوٹی بات ہے اس موقع پر ان کے حق میں قرآن نازل ہوا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ سے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ، اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ تک۔

تفسیر

(صٓ) یہ حرف مقطعہ ہے، حروف مقطعات کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی پہلی آیت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

(وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ) نصیحت والے قرآن کی قسم (بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں) (بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ) لیکن یہ کافر (جو آپ کو رسول تسلیم نہیں کرتے تو اس کی کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس کے کہ یہ لوگ تکبّر اور مخالفت میں مبتلا ہیں (كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ) ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کردیا (جب

عذاب آتا تھا تو) وہ پکارتے تھے (ہائے ہماری بدبختی ہم نے بڑا ظلم کیا کہ دوسروں کو اللہ کا شریک بنایا لیکن اس وقت پکارنا لاحاصل تھا) وہ (وقت) چھٹکارے کا وقت نہیں تھا (چھٹکارے کا وقت تو نکل چکا تھا)۔ "لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ" میں لَاتَ کے بعد الْحِيْنُ محذوف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ○ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ○ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ○ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۱۱ تا ۱۵)

اور کتنی ہی بستیوں کو جو ظالم تھیں کہ ہم نے ملیا میٹ کر دیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کر دیا۔ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو (آتا ہوا) دیکھا تو اس بستی سے بھاگنے لگے۔ (ہم نے کہا) بھاگو نہیں بلکہ جس عیش و راحت میں تم مدہوش تھے اس عیش و راحت کی طرف اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ تاکہ تم سے باز پرس کی جائے۔ انہوں نے کہا ہائے افسوس! ہم ہی ظالم تھے۔ پھر وہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی کھیتی کی طرح جلا بجھا کر رکھ دیا۔

آگے فرمایا (وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ) اور (اے رسول) ان کافروں کو اس بات پر تعجب ہے کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈرانے والا آگیا (یہ بات ان کے فہم سے بالاتر ہے) لہٰذا انہوں نے کہہ دیا کہ یہ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ○

(قٓ ۔ ۲)

(یہ لوگ کسی اور وجہ سے آپ کی رسالت کا انکار نہیں کرتے) بلکہ ان کے انکار کی اصل وجہ یہ ہے کہ انہیں اس بات پر تعجب ہے کہ انہیں میں سے ایک ڈرانے والا ان کے پاس آگیا۔ کافر کہنے لگے یہ بات تو (بڑی) عجیب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ

کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک شخص پر وحی بھیجی (اور اس سے کہا) کہ لوگوں کو ڈرائے اور ایمان والوں

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ○
(یونس ۔ ۲)

کو خوشخبری سنائے کہ ان کے لئے ان کے رب کے ہاں بڑا درجہ ہے (لیکن) کافروں نے (ان کو جھٹلایا اور) کہا یہ تو کھلا جادوگر ہے۔

(اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا، اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ) (کافروں نے کہا) کیا اس نے معبودوں کی (اتنی بڑی تعداد) کو ایک معبود بنا ڈالا، یہ تو بڑی عجیب بات ہے (وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ) ان میں جو سردار تھے وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر) چل دئے (اور آپس میں کہنے لگے) چلو (جی چلو) اور اپنے معبودوں پر جمے رہو، اس (دعوئ نبوت) سے اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔ (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ) ہم نے پچھلی ملت میں یہ بات کبھی نہیں سنی (یہ تو بالکل انوکھی بات ہے) یہ کچھ نہیں بس (اس کی) اپنی گھڑی ہوئی بات ہے (ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ) کیا ہم لوگوں میں (بس یہی رہ گیا تھا کہ) اس پر نصیحت (کی کتاب) اتاری گئی (اے رسول)، اگرچہ ان کو میری نصیحت کے سچا ہونے میں شک ہے لیکن (اصل وجہ انکار کی یہ نہیں، اصل وجہ تو یہ ہے کہ) انہوں نے (ابھی) میرے عذاب کا مزا نہیں چکھا (اس لئے ایسی باتیں بنا رہے ہیں، جس دن عذاب کا مزا چکھ لیں گے تو انکار اور مخالفت کی تمام باتیں بھول جائیں گے)۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا، اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ○ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا، وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ○
(الفرقان ۔ ۴۱، ۴۲)

اور (اے رسول) یہ لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں (اور اس طرح کہتے ہیں) کیا یہی وہ شخص ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو انہوں نے تو ہمیں ان سے منحرف کر ہی دیا تھا اور (اے رسول) جب یہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو (اس وقت) انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستہ سے کون بھٹکا ہوا تھا۔

کافروں کا خیال تھا کہ نبوت کسی بڑے آدمی کو ملنی چاہئے تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قابل نہیں سمجھتے تھے کہ ان کو نبوت دی جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

اور جب ان کے پاس حق آیا تو کہنے لگے یہ (تو محض) جادو ہے۔ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے اور

هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ○

(الزخرف۔ ۳۰، ۳۱)

(اے رسول) یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پہ کیوں نہیں نازل کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ) (اے رسول) کیا آپ کے زبردست اور فیاض رب کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں (کہ یہ اس خزانے میں سے اپنی مرضی کے مطابق جس کو جو چیز چاہیں دے دیں۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے، وہ جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے، بندوں کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ جسکو چاہیں نبوت دیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ۔

(الزخرف۔ ۳۲)

(اے رسول) کیا یہ آپ کے رب کی رحمت یعنی نبوت کو تقسیم کرنے والے ہیں،

آگے فرمایا (اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، فَلْيَرْتَقُوْا فِى الْاَسْبَابِ) کیا آسمان پر، زمین پر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس پر ان کی حکومت ہے (اگر ایسا ہے) تو انہیں چاہئے کہ رسیوں کے ذریعہ (آسمان پر) چڑھ جائیں (اور خود نظام حکومت کو سنبھالیں، جس کو چاہیں نبی بنائیں اور جس کو چاہیں نبی نہ بنائیں۔ مگر یہ ایسا کر نہیں سکتے، انہیں صرف اعتراض کرنا آتا ہے، حیلے اور بہانے بنانے آتے ہیں ایک دن آنے والا ہے کہ) (جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ) (شکست خوردہ) لشکروں میں سے یہ بھی ایک لشکر ہوگا جو یہاں (سر زمین مکہ میں عنقریب) شکست کھائے گا (جس طرح گذشتہ زمانہ میں انبیاء علیہم السلام کے مخالف لشکر شکست کھاتے رہے اسی طرح ان کفار کا لشکر بھی شکست کھائے گا اس وقت ان کا غرور اور تکبر سب ختم ہو کر رہ جائے گا)۔

عمل

اے لوگو، قبل اس کے کہ عذاب آئے ایمان لائیے۔ عذاب آنے کے بعد پھر عذاب سے نجات نہیں ملے گی۔ آپ یہ نہ سمجھئے کہ آپ کی جمعیت بہت مضبوط ہے، یہ جمعیت شکست کھائے گی اور اسلام کے لشکر کا بول بالا ہوگا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ
وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُودُ
وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ
أُولٰٓئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ إِنْ كُلٌّ
إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾
وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾
وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ
يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾

ترجمہ ان سے پہلے قوم نوح، قوم عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا (۱۲) اور قوم ثمود، قوم لوط اور بن کے رہنے والوں نے (بھی جھٹلایا تھا) یہی وہ لشکر ہیں (جن کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا) (۱۳) ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) ثابت ہو گیا (۱۴) اور یہ لوگ بس ایک زوردار آواز کے منتظر ہیں جس میں وقفہ نہیں ہوگا (بلکہ مسلسل ہوگی) (۱۵) اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں "اے ہمارے رب، حساب کے دن سے پہلے ہی ہمارے حصہ (کا عذاب ہم) کو جلدی دیدے" (۱۶)

معانی و مصادر (اَوْتَادٌ) وَتَدَ، یَتِدُ، وَتْدٌ وتِدَادَۃٌ (ض) جم جانا، گڑھ جانا، گاڑ دینا (اَوْتَادٌ = وَتَدٌ کی جمع، میخیں)۔
(اَیْکَۃٌ) اَیِکَ، یَئِیْکُ، اَیْکٌ (س) پتے والا ہونا (اَیِکَۃٌ = پتے والا درخت)۔
(فُوَاقٌ) فَاقَ، یَفُوْقُ، فَوْقٌ وفَوَاقٌ (ن) فوقیت دینا، ترجیح دینا (فُوَاقٌ = وقفہ، ایک مرتبہ دودھ دینے کے بعد دوبارہ دودھ دو ہنے تک جو وقفہ ہوتا ہے اسے فواق کہتے ہیں)۔
(قِطٌّ) قَطَّ، یَقُطُّ، قَطٌّ (ن) قلم کا قط بنانا، قلم کا سر کاٹنا (قِطٌّ = بلاّ، نصیب، رات کی گھڑی)۔

تفسیر اوپر ذکر تھا کہ جس طرح گذشتہ زمانہ میں انبیاء علیہم السلام کے مخالف لشکروں کو شکست ہوئی اسی طرح کفار مکہ کے لشکر کو بھی شکست ہوگی۔ آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے مثال کے طور پر زمانہ گذشتہ کے چند لشکروں کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ) ان سے پہلے قوم نوح۔ (قوم) عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا (وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ) اور ثمود نے، قوم لوط نے اور جنگل والوں نے جھٹلایا تھا (پھر دیکھ لو ان کا انجام کیا ہوا) یہی تو (وہ) لشکر ہیں (جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں شکست کھائی) (اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ) ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب ان پر ثابت ہو گیا (وہ عذاب کے مستحق ہو گئے اور تباہ و برباد کر دئے گئے۔ اگر کفار مکہ ایمان نہیں لائے تو ان کا بھی یہی حشر ہوگا)۔

قوم عاد سے مراد ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ

اور (اے رسول پھر یہ ہوا کہ) جب ہمارا عذاب (ان کے پاس) آیا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور جو لوگ ان پر ایمان لائے تھے ان کو بچا لیا اور عذاب شدید سے نجات دی اور

وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ○ وَ
اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ، اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ
اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ○

(ھود - ۵۸ تا ۶۰)

(اے رسول) یہ (وہی قوم) عاد (کے لوگ) ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا، اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش، (اللہ کے) دشمن کے حکم پر چلتے رہے (تو ان کا انجام یہ ہوا کہ) اس دنیا میں لعنت میں گرفتار ہوئے اور قیامت کے دن (آخرت میں) بھی لعنت میں گرفتار ہوں گے (لعنت کہیں ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گی) (اے لوگو) خبردار ہو جاؤ عاد نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا تھا، (اے لوگو) خبردار ہو جاؤ کہ (اس جرم کی سزا میں) عاد (یعنی) قوم ہود کو (رحمت سے) دور کر دیا گیا۔

جنگل والوں سے مراد شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ○
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ○

(الشعراء - ۱۷۶ تا ۱۷۹)

(اور اے رسول) جنگل کے رہنے والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا جب ان سے شعیب نے کہا تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں۔ میں (اللہ کی طرف سے) تمہارے لئے امانت دار رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

آگے فرمایا (وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ) اور (اے رسول) یہ لوگ بس ایک زوردار آواز کے منتظر ہیں (جو انہیں تہ و بالا کر دے گی اور جو مسلسل جاری رہے گی) درمیان میں کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے گذشتہ قوموں کی تباہی اور بربادی کا ذکر فرما کر اس آیت میں کفار مکہ کو تنبیہ کی اور فرمایا کیا وہ یہی چاہتے ہیں کہ کوئی عذاب آئے اور ان کو تباہ و برباد کر دے، اس سے پہلے وہ ماننے والے نہیں تو یہ نہیں ہو سکتا، عذاب کا وقت مقرر ہے، عذاب وقت مقررہ سے پہلے نہیں آئے گا پھر قیامت کا بھی وقت مقرر ہے لہٰذا قیامت کے دن کا عذاب بھی اپنے وقت مقررہ پر آئے گا۔ کوئی عذاب بھی اپنے مقررہ وقت سے پہلے نہیں آ سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ، وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ، وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○
(العنکبوت - ۵۳)

اور (اے رسول) یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں، اگر (عذاب کا) وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر (کبھی کا) عذاب آگیا ہوتا اور (اے رسول) وہ عذاب تو ان پر (اس طرح) ناگہانی طور پر واقع ہوگا کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ○
(فاطر - ۴۵)

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی سزائیں (فوری طور پر) پکڑتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار کو نہ چھوڑتا، لیکن اللہ ان کو ایک وقت مقررہ تک کے لئے مہلت دیتا ہے (تاکہ اس مہلت کے زمانہ میں وہ سنبھل جائیں تو عذاب ٹل جائے) لیکن جب ان (کے عذاب) کا وقتِ مقررہ آجاتا ہے (تو پھر مہلت نہیں ملتی)، بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا رہتا ہے (غافل نہیں ہے کہ عذاب کا وقت آئے اور ٹل جائے۔

آگے فرمایا (وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ) اور (اے رسول) کافر یہ بھی دعاء کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب، حساب کے دن سے پہلے ہی ہمارے حصہ (کا عذاب ہم) کو جلدی دیدے (تو ان کی یہ تمنا بھی پوری نہیں ہوگی۔ قیامت کا وقت مقرر ہے لہٰذا قیامت کا عذاب اپنے وقت مقرر پر ہی آئے گا)۔

عمل

اے لوگو، بہت سی قومیں تکذیبِ رسل کی وجہ سے تباہ و برباد کر دی گئیں، آپ ان قوموں کے عبرتناک انجام سے عبرت حاصل کیجئے اور ایمان لے آئیے۔

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ
عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ، اِنَّهٗ
اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾
وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً، كُلٌّ لَّهٗ
اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ
الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾
وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ، اِذْ
تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا

عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا
لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا
عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا
بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا
اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَآ
اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً
وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ
اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ

نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ
كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي
بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ
مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ
فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَ
إِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ
مَآبٍ ﴿٢٥﴾ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ

خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ
بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ
اللّٰهِ، إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ
عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾

ترجمہ (اے رسول) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں آپ اس پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤد کا ذکر کیجئے جو (بڑی) قوت والے تھے اور وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے (بندے) تھے (۱۷) ہم نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو ان کے ساتھ شام کو بھی اور صبح کو بھی (اللہ کی) تسبیح پڑھا کرتے تھے (۱۸) اور پرندوں کو بھی مسخر کر دیا تھا جو ان کے پاس جمع رہا کرتے تھے، یہ سب کے سب داؤد کی طرف رجوع کرتے تھے (۱۹) ہم نے ان کی سلطنت کو مستحکم کر دیا تھا اور ان کو حکمت اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کی قوت عطاء کی تھی (۲۰) اور (اے رسول) کیا آپ کے پاس جھگڑنے والوں کی خبر آئی ہے جب وہ (داؤد کے) عبادت خانے میں (دیوار) پھاند کر آئے (۲۱) جب وہ داؤد کے پاس پہنچے تو وہ ان کو (وہاں دیکھ کر) گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا ڈریئے نہیں، ہم دونوں میں ایک جھگڑا ہے، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ

فیصلہ کر دیجئے، اور (انصاف سے) دور نہ جائیے بلکہ ہم کو سیدھے راستے پر لگا دیجئے (۲۲) یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس ایک بھیڑ ہے، یہ کہتا ہے کہ اپنی بھیڑ بھی میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھ پر غالب آجاتا ہے (۲۳) داؤد نے کہا یہ شخص تجھ پر ظلم کر رہا ہے کہ تیری بھیڑ مانگ کر اپنی بھیڑوں میں (ملانا چاہتا ہے) اور اکثر شریک ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کیا ہی کرتے ہیں مگر ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے (وہ ظلم و زیادتی نہیں کرتے) اور ایسے لوگ (بہت) کم ہوتے ہیں، الغرض (اتنے میں) داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کی آزمائش کی ہے، انہوں نے اپنے رب سے معافی مانگی اور رکوع کرتے ہوئے (سجدے میں) گر پڑے اور (اللہ کی طرف) رجوع کیا (۲۴) تو ہم نے ان کی وہ (فروگذاشت) معاف کر دی، ان کے لئے ہمارے ہاں بڑا قرب ہے اور بہترین جگہ ہے (۲۵) (پھر) ہم نے کہا: اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہذا تم لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی اور جو لوگ اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اس لئے کہ وہ یوم حساب کو بھول گئے تھے (۲۶)

معانی و مصادر

(اَوَّابٌ) اَبَ، یَئُوْبُ، اَوْبٌ وَمَآبٌ (ن) لوٹنا، رجوع کرنا۔
(اَوَّابٌ = بہت زیادہ رجوع کرنے والا، تائب)
(اِشْرَاق) اَشْرَقَ، یُشْرِقُ، اِشْرَاقٌ (باب افعال) طلوع ہونا اور چمکنا۔
(فَصْلٌ) فَصَلَ، یَفْصِلُ، فَصْلٌ (ض) قطعی فیصلہ کرنا، علیحدہ کرنا، (فَصْلُ الْخِطَابِ = حق و باطل میں فرق کرنا)۔
(نَبَؤٌا) نَبَأَ، یَنْبَأُ، نَبْأٌ وَنُبُوْءٌ (ف) بلند ہونا، مطلع ہونا۔
(تَسَوَّرُوْا) تَسَوَّرَ، یَتَسَوَّرُ، تَسَوُّرٌ (باب تفعّل) کنگن پہننا، چڑھنا۔
(خَصْمٌ) خَصَمَ، یَخْصِمُ، خَصْمٌ (ض) جھگڑے میں غالب آنا (خَصْمٌ = جھگڑنے والا۔
(فَزِعَ) فَزِعَ، یَفْزَعُ، فَزَعٌ (س) فَزَعَ، یَفْزَعُ، فِزْعٌ (ف) ڈرنا۔
(بَغْی) بَغٰی، یَبْغِیْ، بَغْیٌ وَبُغَاءٌ وَبُغًی وَبُغْیَةٌ (ض) طلب کرنا، زنا کرنا، راہ حق سے عدول کرنا، نافرمانی کرنا۔
(تُشْطِطْ) اَشْطَطَ، یُشْطِطُ، اِشْطَاطٌ (باب افعال) ناانصافی کرنا۔
(نَعْجَةٌ) نَعْجَةٌ = بھیڑ
(اَکْفِلْ) اَکْفَلَ، یُکْفِلُ، اِکْفَالٌ (باب افعال) ضامن بنانا۔
(عِزٌّ) عَزَّ، یَعِزُّ، عِزَّةٌ وَعِزٌّ (ض) غالب آنا۔
(خُلَطَآءُ) خَلَطَ، یَخْلِطُ، خَلْطٌ (ض) ملاوٹ کرنا، ملانا، (خُلَطَآءُ = خَلِیْطٌ کی جمع، شرکاء)

(زُلْفٰی) زَلَفَ، یَزْلُفُ، زَلْفٌ وزَلَفٌ (ن) قریب ہونا (زُلْفٰی = زَلْفٌ = قربت، منزلت، درجہ)۔
(فَتْنًا) فَتَنَ، یَفْتِنُ، فَتْنٌ (ض) آزمانا، رائے سے باز رکھنا۔
(خَلِیْفَۃٌ) خَلَفَ، یَخْلُفُ، خِلَافَۃٌ (ن) جانشین ہونا۔

تفسیر اوپر گذر چکا ہے کہ کافر آپ کو کبھی جھوٹا جادوگر کہتے، کبھی کہتے کہ دعوئ نبوت سے ان کی کوئی خاص غرض ہے، کبھی کہتے کہ جو کلام یہ پیش کرتے ہیں یہ ان کا خود تراشیدہ ہے (اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے)، کبھی کہتے کہ ہم لوگوں میں بس یہی رہ گئے تھے کہ ان پر کلام الٰہی نازل ہو۔ کبھی کہتے کہ آپ قیامت سے پہلے ہی ہم پر ہمارے حصہ کا عذاب لے آئیے، غرض یہ کہ مختلف قسم کی دل آزار باتیں کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا (اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّہٗ اَوَّابٌ) (اے رسول) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں آپ اس پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤد کا ذکر کیجئے (جو بڑی) قوت والے اور ہماری طرف) بہت زیادہ رجوع کرنے والے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کی باتوں سے صدمہ ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّہٗ لَیَحْزُنُکَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ ○ (الانعام۔ ۳۳)

(اے رسول) ہمیں معلوم ہے کہ جو بات یہ کہہ رہے ہیں اس سے آپ کو صدمہ ہوتا ہے (لیکن آپ کو صدمہ نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ) یہ آپ کو نہیں جھٹلاتے، یہ تو در حقیقت اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں (انہیں جھٹلاتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے تو صبر کرنے کا حکم دیا پھر آپ کا غم غلط کرنے کے لئے آپ کی توجہ کو دوسری طرف پھیر دیا یعنی اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر چھیڑ دیا۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام تکلیف دہ باتوں سے صرف نظر کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی قوت والے تھے۔ عبادت میں بھی مضبوط تھے اور جنگ میں بھی مضبوط تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ — اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى) (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من نام عند السحر جزء ۲ ص ۶۳ وکتاب الصوم باب حق الاھل فی الصوم جزء ۳ ص ۵۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ جزء اول ص ۳۷۱)

نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب روزے داؤد کے ہیں۔ وہ آدھی رات سوتے، تہائی رات نماز پڑھتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہیں تھے۔

الغرض داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے عبادت گذار اور بڑے بہادر مجاہد تھے۔

آگے فرمایا (اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ) ہم نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو ان کے ساتھ شام کو بھی اور صبح کو بھی (اللہ کی) تسبیح پڑھا کرتے تھے (وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً، كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ) اور پرندوں کو بھی مسخر کر دیا تھا جو ان کے پاس جمع رہا کرتے تھے، (یہ) سب ان کی طرف رجوع کرتے تھے (اور سب ان کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے) (وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ) ہم نے ان کی سلطنت کو مستحکم کر دیا تھا اور ان کو حکمت اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کی قوت عطاء فرمائی تھی (وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ) اور (اے رسول) کیا آپ کے پاس جھگڑنے والوں کی خبر آئی ہے جب وہ (داؤد کے) عبادت خانے میں (دیوار) پھاند کر آئے (اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ) (پھر) جب وہ داؤد کے پاس پہنچے تو داؤد ان کو (دیکھ کر) گھبرا گئے انہوں نے (داؤد) سے کہا: آپ ڈریئے نہیں (خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ، وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ) (ہم ایک مقدمہ کے) دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے، ناانصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھے راستہ پر لگا دیجئے (اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ) (ان میں سے ایک نے بیان کیا) یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس ایک بھیڑ ہے (فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ) یہ کہتا ہے کہ اپنی بھیڑ بھی میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھ پر غالب آجاتا ہے (قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ) داؤد نے کہا یہ شخص تیری بھیڑ کو اپنی بھیڑوں میں ملانے کے لئے جو سوال کر رہا ہے تو یہ تجھ پر ظلم کر رہا ہے (وَاِنَّ

كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ) اور اکثر شریک ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کیا ہی کرتے ہیں مگر (ہاں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ کم ہوتے ہیں (وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ) داؤد (یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ان) کو خیال آیا کہ ہم نے ان کو (ان کی موجودہ روش سے اس واقعہ کے ذریعہ) روکا ہے (عبادت کی وجہ سے مقدمات کے فیصلہ میں تاخیر ہو رہی ہے۔ لوگ اتنا پریشان ہو گئے ہیں کہ عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر آنے پر مجبور ہو گئے ہیں) انہوں نے (اپنی کوتاہی پر) اپنے رب سے معافی مانگی اور جھکے ہوئے (فوراً سجدے میں) گر پڑے اور (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس آیت کو جب تلاوت کرتے تو سجدہ کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب واذکر عبدنا داؤد ذالایدی جزء ۴ ص ۱۹۶)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

آگے فرمایا (فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ، وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ) تو ہم نے ان کی وہ (فروگذاشت) معاف کر دی۔ ان کے لئے ہمارے ہاں تقرب بھی ہے اور بہترین ٹھکانہ بھی ہے (يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (اس واقعہ کے بعد ہم نے داؤد سے فرمایا) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہذا تم لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلے کیا کرو (سارا وقت عبادت میں نہ گزارا کرو) اور خواہش کی پیروی نہ کیا کرو (خواہش کی پیروی) تم کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی (اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ) اور جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اس لئے کہ وہ روز حساب کو بھول گئے تھے۔

مقدمات کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی قسم کی ہدایت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ، فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

(اور اے رسول) ہم نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے آنے والی (ہر) کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ۔

(المآئدۃ - ۴۸)

اس کی حفاظت بھی کرتی ہے (اس طرح کہ اس کے احکام کی ترجمانی کرتی ہے اور دشمنان اسلام کی تحریف کی نشان دہی کرتی ہے) تو (اے رسول) آپ ان کے درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکم دیا کیجئے (اور فیصلہ کیا کیجئے)، جو حق آپ کے پاس آ چکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ، وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ○ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ، وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○

(المآئدۃ - ۴۹، ۵۰)

اور (اے رسول، آپ کو پھر تاکید کی جاتی ہے) کہ آپ ان لوگوں کے درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق ہی حکم دیں (یا فیصلہ کریں) اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کہیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت سے (ہٹا کر) آپ کو فتنہ میں مبتلا کر دیں، اگر یہ پھر بھی (اللہ کی نازل کردہ شریعت سے) منہ موڑیں تو آپ خبردار ہو جائیے کہ اللہ ان کو ان کے بعض گناہوں کے سبب مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور اس بات سے بھی خبردار ہو جائیے کہ بے شک اکثر لوگ فاسق ہی ہوتے ہیں۔ (اے رسول) کیا یہ (ایام) جاہلیت کے حکم (یا شریعت) کے متلاشی ہیں لیکن یقین (و ایمان) رکھنے والوں کے لئے اللہ سے بہتر حکم کس کا ہو سکتا ہے۔

عمل

اے ایمان والو، مقدمات میں حق کے ساتھ فیصلے کیا کیجئے۔ کسی کی خواہش کی پیروی نہ کیا

کیجئے۔

آیات زیرِ تفسیر میں دو باتیں بہت اہم ہیں:۔

① عمل صالح کرنے والے مؤمنین کم ہوتے ہیں یعنی اکثریّت غلطی پر ہوتی ہے۔

② مقدمات کا فیصلہ حق کے ساتھ ہونا چاہیئے، کسی کی خواہش کے مطابق نہیں ہونا چاہیئے۔

اب ہم ان دونوں کے متعلق مزید معلومات درج کر رہے ہیں۔

اکثریت غلطی پر ہوتی ہے

① اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ○

(سبا ۔ ۱۳)

اور (اے رسول) میرے بندوں میں شکر گزار (بندے) تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔

② اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ○

(البقرۃ ۔ ۲۴۳)

بے شک اللہ لوگوں پر فضل (وکرم) کرتا رہتا ہے (تاکہ وہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہیں) لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

③ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ۔

(الانعام ۔ ۱۱۷)

اور (اے رسول) دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا مان لیں تو وہ آپ کو اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اکثریّت غلط راستے پر ہوتی ہے۔ اکثریّت کی رائے پر چلنا گمراہی کو دعوت دینا ہے۔

④ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ○

(ھود ۔ ۱۷)

یہ آپ کے رب کی طرف سے (بالکل) حق ہے لیکن اکثر لوگ (پھر بھی) ایمان نہیں لاتے۔

⑤ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ○

(یوسف ۔ ۱۰۳)

(اے رسول) آپ کتنا ہی چاہیں لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں۔

⑥ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○ (الزخرف۔ ۷۸)

ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں لیکن تم میں سے اکثر حق سے نفرت کرتے ہیں۔

⑦ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ (یوسف۔ ۱۰۶)

اکثر لوگ ایمان لانے کے باوجود شرک کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کی بھی اکثریت شرک میں مبتلا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (المآئدۃ۔ ۱۰۰)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں اچھی ہی کیوں نہ معلوم ہو لہٰذا اے عقل والو (اقلیت اور اکثریت کا لحاظ نہ کیا کرو) اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

فیصلہ کرنے کے متعلق جملہ مسائل

① قاضی کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ (صحیح بخاری کتاب الاحکام باب هل يقضي الحاكم او يفتي وهو غضبان جزء ۹ ص ۸۲ و صحیح مسلم کتاب الاقضية باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان جزء ۲ ص ۶۲ واللفظ للبخاری)

کوئی قاضی دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

② اگر قاضی غلط فیصلہ کر دے تو ہر فریق پر لازم ہے کہ غلط فیصلہ سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ جو جس کا حق ہے اسے دیدے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ

بے شک میں بھی ایک آدمی ہوں (عالم الغیب

وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ نَحْوَمَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ (صحیح بخاری کتاب الاحکام باب موعظۃ الامام الخصوم جزء ۹ ص۸۶ وصحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب الحکم بالظاھر واللحن بالحجۃ جزء ۲ ص۶ واللفظ للبخاری)

نہیں ہوں) تم لوگ آپس میں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آتے ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے ایک فریق بحث کرنے میں دوسرے فریق سے زیادہ قادر الکلام ہوتا ہے اور میں اس کی بحث سنکر اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں اب اگر میں کسی فریق کو اس کے بھائی کا کچھ حصہ بغیر حق کے دلادوں تو میں اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

(۳) قاضی مدعی سے ثبوت (یعنی دو گواہ یا تحریری دستاویز) طلب کرے۔ اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعا علیہ سے قسم لے اور اسی پر فیصلہ کر دے۔

حضرت اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدُكَ (وَفِيْ نُسْخَةٍ شَاهِدَاكَ) اَوْ يَمِيْنُهٗ قُلْتُ اِنَّهٗ اِذًا يَّحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (صحیح بخاری کتاب الرھن باب اذا اختلف الراھن والمرتھن جزء ۳ ص۱۸۸ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنار جزء اول ص۶۹)

میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کے سلسلہ میں جھگڑا ہوا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے (مجھ سے) فرمایا دو گواہ لاؤ نہیں تو اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ تو قسم کھالے گا اور اسے کچھ پرواہ بھی نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا جو شخص کسی کا مال غصب کرنے کی نیت سے جھوٹی قسم کھائے گا وہ جب اللہ کے سامنے حاضر ہوگا تو اللہ اس پر سخت غضب ناک ہوگا پھر اللہ تعالےٰ نے اس کی تصدیق نازل کی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی

تسموں کے ذریعہ تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ ان سے قیامت کے دن نہ بات کرے گا، نہ ان کی طرف نظر (رحمت) کریگا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ (صحیح بخاری کتاب الشہادات باب الیمین علی المدعی علیہ جزء ۳ صـ ۲۳۳ و صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب الیمین علی المدعی علیہ جزء ۲ صـ ۵۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ کیا۔

④ اگر مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہوں، صرف ایک گواہ ہو تو وہ ایک گواہ پیش کرے اور قسم کھائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِیَمِیْنٍ وَشَاھِدٍ (صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب الاقضا بالیمین والشاھد جزء ۲ صـ ۶)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا۔

⑤ قاضی کو چاہئے کہ دونوں فریقوں کا بیان سننے کے بعد فیصلہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

یَا عَلِیُّ اِذَا جَلَسَ اِلَیْکَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَیْنَھُمَا حَتّٰی تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخَرِ کَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ تَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ الامانی ج ۱۵ صـ ۲۱۳)

اے علی، جب دونوں فریق تمہارے پاس آکر بیٹھ جائیں تو ان دونوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرو جب تک دوسرے کا بیان نہ سن لو جس طرح پہلے کا بیان سنا تھا جب تم ایسا کرو گے تو فیصلہ تم پر واضح ہو جائے گا۔

⑥ فیصلہ انصاف سے کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ

اے ایمان والو، اللہ کے لئے انصاف کے

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ، اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا، فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا، وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○
(النسآء۔ ۱۳۵)

ساتھ گواہی دیا کرو خواہ وہ گواہی تمہارے یا (تمہارے) والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ پڑے، اگر کوئی شخص غنی ہے یا فقیر (تم اس کی خیر خواہی میں جھوٹی گواہی نہ دو) اللہ (تم سے) زیادہ ان دونوں کا خیر خواہ ہے لہٰذا (اے ایمان والو) تم خواہشات کی پیروی نہ کرنا (ایسا نہ ہو) کہ تم ناانصافی کر بیٹھو اور (اے ایمان والو) اگر تم نے (سچی گواہی کو) چھپایا یا (گواہی دینے سے) اعراض کیا تو (پھر سمجھ لو کہ تمہیں اللہ کے پاس آنا ہے) اللہ تمہارے تمام کاموں کو دیکھ رہا ہے (وہ تمہیں تمہارے برے اعمال کی سزا دے گا)۔

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکرِ جمیل

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے رسول تھے (النسآء۔ ۱۶۳)

حضرت طالوت کی سپہ سالاری میں جب بنی اسرائیل کا مقابلہ جالوت اور اس کی فوج سے ہوا تو داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جالوت کو قتل کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہت دی، حکمت دی اور بہت سا علم عطاء فرمایا اور ان پر زبور نازل فرمائی (البقرۃ۔ ۲۵۱) (بنی اسرآءیل۔ ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکومت کو مستحکم کر دیا تھا اور انہیں حق و باطل میں فیصلہ کرنے کی خصوصیت کے ساتھ قابلیت عطاء فرمائی تھی (صٓ۔ ۲۰)

(داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کثرت سے عبادت کرتے تھے، مقدمات کے فیصلہ میں دیر ہو جایا کرتی تھی) ایک دن دو فریق جھگڑتے ہوئے داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر داخل ہو گئے۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے اس طرح عبادت خانے میں پہنچ جانے سے گھبرا گئے۔ فریقین نے کہا، آپ ڈریں نہیں۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے لہٰذا آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے۔ ناانصافی نہ کیجئے اور ہمیں صحیح راستہ پر لگا دیجئے (صٓ۔ ۲۱، ۲۲)

پھر ان دونوں میں سے ایک نے مقدمہ پیش کیا۔ اس نے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس ایک بھیڑ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ میں اپنی بھیڑ بھی اس کو دیدوں۔

یہ مجھ سے سختی سے مطالبہ کرتا ہے اور مجھے دبالیتا ہے۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ تجھ سے تیری بھیڑ مانگ کر تجھ پر ظلم کر رہا ہے اور اکثر شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہی رہتے ہیں مگر ہاں جو ایمان لے آتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے اور وہ (بہت) قلیل تعداد میں ہوتے ہیں۔ (ابھی مقدمہ جاری ہی تھا کہ) داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ گئے (کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدمہ کے ذریعہ مجھے میری موجودہ روش سے روکا ہے (اس لئے کہ اس طرح مقدمات کا فیصلہ دیر میں ہوتا ہے اور فریقین پریشان ہوتے ہیں) انہوں نے فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی اور جھکتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوتاہی کو معاف کر دیا پھر فرمایا: اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرو (سارا وقت عبادت میں صرف نہ کیا کرو) اور نہ خواہشات کی پیروی کیا کرو۔ خواہشات کی پیروی تم کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی اور جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک گئے ان کو شدید عذاب ہوگا (ص۔ ۲۳ تا ۲۶)

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی امور سلطنت میں داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قوت بازو بن گئے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت کسی کھیت میں گھس گئیں اور کھیت کی فصل کو چر کر تباہ و برباد کر دیا۔ مقدمہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عدالت میں آیا۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں فیصلہ کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صحیح فیصلہ سمجھا دیا (اور انہوں نے صحیح فیصلہ کر دیا) (الانبیاء۔ ۷۸، ۷۹)

ایک دن ایسا ہوا کہ دو عورتیں کہیں چلی جا رہی تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے لڑکے بھی تھے۔ بھیڑیا آیا اور ایک لڑکے کو لے گیا۔ ہر ایک عورت دوسری سے یہ کہنے لگی کہ بھیڑیا تیرے لڑکے کو لے گیا ہے۔ مقدمہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عدالت میں پہنچا۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی عمر والی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر وہ دونوں باہر نکلیں تو سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مقدمہ کی روئیداد اور داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ انہیں سنایا۔ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا چھری لاؤ تاکہ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دوں۔ ان میں سے جو چھوٹی تھی وہ کہنے لگی: اللہ آپ پر رحم فرمائے، ایسا کیجئے۔ یہ اسی کا لڑکا ہے۔ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ کیا۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ ووہبنا لداؤد سلیمان جزء ۴ ص ۱۹۸)

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مسخر کر دیا تھا پہاڑ

ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کرتے تھے (الانبیآء - ۷۹)

پرند بھی ان کے پاس جمع ہو جایا کرتے تھے اور پھر صبح و شام پہاڑ اور پرند ان کے ساتھ مل کر تسبیح پڑھا کرتے تھے (ص - ۱۸، ۱۹)

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پرندوں کی بولی سمجھ جایا کرتے تھے، انہیں ہر اقسام کے ساز و سامان اور نعمتیں دی گئی تھیں (النمل - ۱۶)

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے زرہیں بنایا کرتے تھے (سبا - ۱۰، ۱۱)

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر (ان کی) کتاب (یعنی زبور) کا پڑھنا ہلکا کر دیا گیا تھا۔ وہ حکم دیتے تھے کہ سواری کے جانور کسے جائیں۔ سواری کے جانور کسے جاتے تھے اور قبل اس کے کہ اس کام کی تکمیل ہو وہ کتاب (زبور) پڑھ لیا کرتے تھے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالےٰ وآتینا داؤد زبورًا جزء ۴ ص ۱۹۴)

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے خوش الحان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی خوش الحانی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَوِ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحسین الصوت بالقرآن جزء اوّل ص ۳۱۷)

عبداللہ بن قیس یا اشعری کو آل داؤد کی خوش الحانیوں میں سے خوش الحانی دی گئی ہے۔

ذریعہ معاش

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے اور اپنی روزی خود کماتے تھے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ وآتینا داؤد زبورًا جزء ۴ ص ۱۹۵)

داؤد علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے مشاغل

داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نصف رات تک سوتے پھر تہائی رات نماز پڑھتے پھر رات کا چھٹا حصّہ سوتے۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن روزہ رکھتے، ایک دن افطار کرتے تھے۔ جہاد کرتے تھے، دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگتے نہیں تھے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق جزء ۴ ص ۱۹۵ و ص ۱۹۶)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ، ذٰلِكَ ظَنُّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ، فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ،
اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾
كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ
لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ

اُولُوا الْاَلْبَاب ﴿۲۹﴾

ترجمہ اور (اے لوگو) ہم نے آسمان اور زمین میں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بے فائدہ نہیں بنایا یہ تو ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں اور جو کافر ہیں ان کے لئے دوزخ میں (بڑی) خرابی ہے ﴿۲۷﴾ کیا ہم ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ویسا ہی سلوک کریں گے جیسا کہ زمین میں فساد مچانے والوں کے ساتھ، اور کیا ہم متقیوں کو بدکاروں کے مثل کر دیں گے (ہرگز نہیں) ﴿۲۸﴾ (اور اے رسول) یہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے (بڑی) بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں تدبر کریں اور اہل عقل نصیحت حاصل کریں ﴿۲۹﴾

معانی و مصادر (فُجَّارٌ) فَجَرَ، یَفْجُرُ، فُجُوْرٌ (ن) حق سے عدول کرنا، زنا کرنا، جھوٹ بولنا، گناہ کرنا (فُجَّارٌ = فَاجِرٌ کی جمع، گنہگار)
(یَدَّبَّرُوْا) اِدَّبَّرَ، یَدَّبَّرُ، اِدَّبُّرٌ (باب اِفْتِعَالٌ) غور کرنا، تدبر کرنا۔
(اَلْبَابُ) لَبِبَ، یَلْبَبُ، لَبَبٌ ولُبٌّ ولَبَابَةٌ (س) باعقل ہونا (اَلْبَابُ ۔ لُبٌّ کی جمع، عقلیں)

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا) (اے لوگو ہم نے آسمان کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا (ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا، فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ) یہ تو ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں اور جو کافر ہیں ان کے لئے دوزخ میں (بڑی) خرابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ○ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ، اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○

(الدخان ۔ ۳۸ تا ۴۲)

اور (اے رسول) ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو (محض) کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا ہے، ہم نے ان کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ ان کی پیدائش میں ہماری کیا مصلحت ہے) بے شک فیصلہ کا دن ان سب کے جمع ہونے کا (مقررہ) وقت ہے۔

اس دن کوئی دوست کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ انہیں (کہیں سے) مدد ملے گی، ہاں جس پر اللہ کا رحم ہو جائے (تو اس کے لئے ہر قسم کی بھلائی ہی بھلائی ہے) بے شک اللہ غالب اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اغرض کائنات کی پیدائش بے مقصد نہیں ہے بلکہ انسانوں کی آزمائش کے لئے ہے اور آزمائش کے نتائج پر جزاء اور سزا کا فیصلہ ایک دن ہونا ہے۔ یہ دن قیامت کا دن ہے جس دن سب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اس دن حساب وکتاب ہوگا، کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا، اس دن تو بس جس پر اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم ہو جائے اسی کا بیڑا پار ہوگا، وہی عذاب سے نجات پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے جو بندے عقل مند ہیں وہ تو کائنات کی تخلیق کا مقصد سمجھتے ہیں اور اس مقصد کو ذہن میں رکھ کر ڈرتے رہتے ہیں اور اپنی نجات کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، سُبْحٰنَكَ، فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ، فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○

(آل عمران ۔ ۱۹۰ تا ۱۹۴)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (یہ عقل مند لوگ وہ ہیں) جو کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر (لیٹے) (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں (کہ یہ کیوں بنائے گئے ہیں، پھر غور وفکر کرتے کرتے خود ہی کہنے لگتے ہیں کہ) اے ہمارے رب، تو نے ان کو بے مقصد نہیں بنایا، تیری ذات (بے مقصد کام کرنے سے بلکہ) ہر برائی سے پاک ہے، (ان کا ضرور کوئی مقصد ہے اور وہ یہ کہ ان کے ذریعہ ہماری آزمائش کرے۔ اے ہمارے رب، اگر ہم آزمائش میں پورے نہ اتریں) تو ہمیں معاف فرمانا اور) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچانا۔

اے ہمارے رب، تو نے جس کو دوزخ میں
داخل کر دیا تو اسے رسوا کر دیا اور (جسے تو رسوا
کرے اس کی مدد کون کر سکتا ہے ہمارا ایمان
ہے کہ) ظالموں کا (وہاں) کوئی مددگار نہ ہوگا۔
اے ہمارے رب، ہم نے ایک منادی کی آواز
سُنی جو ایمان لانے کے لئے پکار رہا تھا (وہ کہہ
رہا تھا) کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ، ہم ایمان
لے آئے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں
کو بخش دے، ہماری برائیوں کو مٹا دے اور
نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں پورا پورا اجر عطاء
فرما اور اے ہمارے رب، تو نے اپنے
رسولوں کے ذریعہ جن نعمتوں کے دینے کا
ہم سے وعدہ کیا ہے وہ نعمتیں ہمیں عطاء فرما
اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر، بے شک
تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

آگے فرمایا (اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ، اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ) کیا ہم ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ویسا ہی سلوک کریں گے جیسا کہ زمین میں فساد مچانے والوں کے ساتھ، کیا ہم متقیوں کو گنہگاروں کے مثل کر دیں گے (ایسا نہیں ہو سکتا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے جنت ہوگی اور جو گنہگار ہوں گے ان کے لئے دوزخ ہوگی)۔

اگر کائنات کی تخلیق بے مقصد ہوتی تو پھر نہ آزمائش ہوتی، نہ حساب و کتاب ہوتا، نہ متقی کو اجر ملتا اور نہ مجرم کو سزا ملتی۔ ایسی صورت میں متقی اور مجرم برابر ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ متقی اور مجرم کو یکساں کر دے لہذا کائنات کی تخلیق کے مقصد کو سمجھنا ہوگا اور اس مقصد اور اس کے نتائج کو سمجھنے کے لئے غور و فکر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا مطالعہ کرنا ہوگا (كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ) (اے رسول) (یہ) کتاب (یعنی قرآن مجید) جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے بڑی برکت والی کتاب ہے (ہم نے اس کو اس لئے نازل کیا ہے) کہ (لوگ) اس کی آیات میں تدبر کریں اور اہل عقل و دانش نصیحت حاصل کریں۔ تدبر سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کے مضامین کو غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے انجام کو سوچیں

جب لوگ قرآن مجید کو اس طرح پڑھیں گے تو ان میں سے عقل والوں کو ضرور اس سے فائدہ ہوگا۔ وہ نصیحت حاصل کریں گے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ عقل مند وہ ہیں جو اپنی دائمی زندگی کے لئے کام کریں اور بیوقوف وہ ہیں جو عارضی زندگی کے لئے تو کام کریں اور دائمی زندگی کو برباد کر دیں۔ عقل مند آدمی اپنی دائمی زندگی کو کبھی نہیں بگاڑتا یہی وجہ ہے کہ عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (الرعد ۔ ۱۹)

وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جنہیں عقل و شعور ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○ (الزمر ۔ ۲۱)

بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے۔

عمل

اے لوگو، کائنات کی تخلیق بے مقصد نہیں ہے۔ اس کا مقصد آپ کی آزمائش ہے لہٰذا ایمان لاکر نیک عمل کرتے رہیے۔

اے ایمان والو، قرآن مجید کو بڑے غور سے پڑھا کیجئے اور اس کے احکام پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے انجام پر بھی غور کیا کیجئے۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ
الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝٣٠ اِذْ عُرِضَ
عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝٣١
فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ
عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ
بِالْحِجَابِ ۝٣٢ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ
فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝٣٣
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا
عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ

أَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ
لِي مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ
بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾
فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
رُخَآءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيَاطِينَ
كُلَّ بَنَّآءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَآخَرِينَ
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هَٰذَا
عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ

وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

ترجمہ اور داؤد کو ہم نے سلیمان (بیٹا) عطاء کیا، وہ (بہت) اچھے بندے تھے اور (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے ﴿۳۰﴾ (اور اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب شام کے وقت ان کے سامنے تین ٹانگوں پر کھڑے ہونے والے (اصیل) اور بہترین گھوڑے پیش کئے گئے ﴿۳۱﴾ تو سلیمان کہنے لگے میں تو اپنے رب کے ذکر (یعنی اللہ کے دین) کی مدافعت کے لئے (اس) مال سے محبت کرتا ہوں (سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام گھوڑوں کی دوڑ دیکھتے رہے) یہاں تک کہ وہ گھوڑے (دوڑتے دوڑتے) کسی چیز کی اوٹ میں چھپ گئے ﴿۳۲﴾ (سلیمان نے کہا) ان کو واپس لاکر میرے سامنے پیش کرو، (جب وہ گھوڑے ان کے سامنے پیش کئے گئے) تو وہ (ان کی) پنڈلیوں پر اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے ﴿۳۳﴾ اور (اے رسول) ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ان کی کرسی پر ایک دھڑ ڈال دیا، یہ دیکھ کر سلیمان نے ہماری طرف رجوع کیا ﴿۳۴﴾ پھر اس طرح دعاء کی: اے میرے رب، مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطاء فرما کہ میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو، بے شک تو بہت دینے والا ہے ﴿۳۵﴾ پھر ہم نے ان کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا وہ جہاں جانا چاہتے ہوا ان کے حکم سے بڑی نرمی کے ساتھ چلتی ﴿۳۶﴾ اور (ایسے تمام) شیاطین کو (ہم نے ان کے لئے مسخر کر دیا) جو بڑے (عمدہ) معمار اور بہت اچھے غوطہ خور تھے ﴿۳۷﴾ اور (ان کے علاوہ) دوسرے (شیاطین کو بھی ان کے لئے مسخر کر دیا تھا) جو (ان کے سامنے) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے ﴿۳۸﴾ (ہم نے سلیمان سے کہا) یہ ہماری بے حساب بخشش ہے، اب تم (چاہو تو دوسروں کو دے کر ان پر) احسان کر دو یا روکے رکھو ﴿۳۹﴾ بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں (بڑا) قرب اور بہترین جگہ ہے ﴿۴۰﴾

معانی و مصادر

(عَشِیٌّ) عَشَا، یَعْشُوْ، (ن) عَشِیَ، یَعْشٰی، عَشًی (س) رات کا کھانا کھانا، تاریک ہونا۔

(صٰفِنٰتٌ) صَفَنَ، یَصْفِنُ، صُفُوْنٌ (ض) تین پیروں پر کھڑا ہونا اور چوتھے کا صرف کھر ٹکانا، قدم ملانا (صٰفِنٰتٌ = صَافِنٌ کی جمع، تین پیروں پر کھڑے ہونے والے گھوڑے)۔

(جِیَادٌ) جَادَ، یَجُوْدُ، جَوْدَۃٌ وجُوْدَۃٌ (ن) جیّد ہونا، عمدہ ہونا، اچھا ہونا (جِیَادٌ = جَیِّدٌ کی جمع، اچھے۔ اصلی حروف: ج و د)۔

(تَوَارَتْ) تَوَارٰی، یَتَوَارٰی، تَوَارِیْ (باب تفاعل) چھپ جانا۔

(طَفِقَ) طَفِقَ، يَطْفَقُ، طَفْقٌ وطُفُوْقٌ (س وض) کرنے لگنا۔
(مَسْحٌ) مَسَحَ، يَمْسَحُ، مَسْحٌ (ف) ہاتھ پھیرنا، ازالہ کرنا، کنگھی کرنا، مارنا۔
(سُوْقٌ) سُوْقٌ = سَاقٌ کی جمع، پنڈلیاں۔
(اَعْنَاقٌ) عَنِقَ، يَعْنَقُ، عَنَقٌ (س) گردن لمبی ہونا (اَعْنَاقٌ = عُنُقٌ کی جمع = گردنیں)۔
(رُخَاءٌ) رَخِوَ، يَرْخٰى، رِخْوَةٌ (س) نرم ہونا، آسان ہونا (رُخَاءٌ = نرم ہوا جو کسی چیز کو نہ ہلائے)۔
رَخُوَ، يَرْخُوْ، رَخَاوَةٌ (ك) آسان ہونا، نرم ہونا۔
(بَنَّاءٌ) بَنٰى، يَبْنِيْ، بَنَاءٌ وبَنْيٌ وبُنْيَانٌ وبِنْيَةٌ وبِنَايَةٌ (ض) بنانا، تعمیر کرنا (بَنَّاءٌ = معمار)۔
(غَوَّاصٌ) غَاصَ، يَغُوْصُ، غَوْصٌ وغِيَامٌ وغِيَاصَةٌ ومَغَاصٌ (ن) غوطہ لگانا (غَوَّاصٌ = بہت غوطہ لگانے والا)۔
(مُقَرَّنِيْنَ) قَرَّنَ، يُقَرِّنُ، تَقْرِيْنٌ (باب تفعیل) جکڑنا، سختی سے باندھنا۔
(اَصْفَادٌ) صَفَدَ، يَصْفِدُ، صَفْدٌ وصُفُوْدٌ (ض) لوہے سے باندھ کر قید کرنا (اَصْفَادٌ = صَفَدٌ کی جمع = بیڑیاں)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ) اور (اے رسول) ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطاء فرمایا۔ سلیمان (بھی بڑے) اچھے بندے (اور اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے (اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ) (اور اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب (ایک دن) شام کے وقت ان کے سامنے تین ٹانگوں پر کھڑے ہونے والے (اصیل) اور عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے (فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ) تو سلیمان کہنے لگے میں اپنے رب کے ذکر (یعنی اللہ کے دین) کی مدافعت کے لئے (اس مال) سے محبت کرتا ہوں (پھر وہ گھوڑے دوڑائے گئے) یہاں تک کہ (دوڑتے دوڑتے) وہ گھوڑے (دور نکل گئے اور نظروں سے) غائب ہو گئے (رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ) (تو سلیمان نے کہا) ان کو واپس لاکر میرے سامنے پیش کرو (الغرض جب وہ گھوڑے دوبارہ ان کے سامنے پیش کئے گئے) تو وہ (محبت سے) ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاد سے بہت رغبت تھی اور جہاد کی خاطر گھوڑوں سے بہت محبت تھی۔

مندرجہ ذیل واقعہ جہاد سے ان کی بے پناہ محبت کا مظہر اور (اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ) کی عملی تفسیر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَبْعِیْنَ امْرَاَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَاَةٍ فَارِسًا یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ ووھبنا لداؤد سلیمان نعم العبد ۱۹۷/۴)

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے تھے (ایک دن) یہ کہا میں آج رات ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر عورت ایک سوار سے حاملہ ہوگی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔

آگے فرمایا (وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ) اور (اے رسول) ہم نے سلیمان کو (ان کے ارادہ کے مطابق عمل کرنے سے) روک دیا اور ان کی کرسی پر ایک دھڑ ڈال دیا۔

مندرجہ بالا حدیث کے اگلے الفاظ یہ ہیں:۔

وَلَمْ تَحْمِلْ شَیْئًا اِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا اِحْدٰی شِقَّیْهِ۔

پھر ان ستر عورتوں میں سے ایک ہی عورت کو حمل ٹھہرا وہ بھی نامکمل۔

یہ الفاظ (وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا) کی گویا تفسیر ہیں۔

(ثُمَّ اَنَابَ) (اس دھڑ کو دیکھ کر) انہوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا (قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ) اور (اس طرح) دعا کی: اے میرے رب مجھے (میری کوتاہی پر کہ میں انشاء اللہ کہنا بھول گیا) معاف فرما دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَكَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِهٖ (صحیح بخاری کتاب النکاح باب قول الرجل لاطوفن اللیلۃ علی نسائہ جزء ۷ ص۵)

فرشتے نے کہا انشاء اللہ کہئے لیکن وہ انشاء اللہ کہنا بھول گئے رات کو وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ ان میں سے کسی عورت کے بچہ نہیں ہوا سوائے ایک عورت کے اور وہ بھی ادھورا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان انشاء اللہ کہتے تو (جہاد کے متعلق جو) خواہش انہوں نے کی تھی وہ پوری ہو جاتی۔

دعا جاری رکھتے ہوئے سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا (وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ) اور (اے میرے رب مجھے ایسی بادشاہت عطاء فرما کہ میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو، بے شک تو بہت عطاء کرنے والا ہے (فَسَخَّرْنَا لَهُ

الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَآءً حَيْثُ أَصَابَ) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہم نے (ان کی دعاء قبول کی اور) ان کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا، وہ جہاں جانا چاہتے ہوا ان کے حکم سے بڑی نرمی کے ساتھ چلتی (وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَغَوَّاصٍ) اور (ہم نے ایسے تمام) جنات کو ان کے تابع کر دیا جو بڑے عمدہ معمار اور بہت اچھے غوطہ خور تھے (وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ) اور (ان کے علاوہ) دوسرے (جنات کو بھی ان کے قابو میں کر دیا) جو (سرکشی کی وجہ سے ان کے سامنے) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے (هَٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (پھر ہم نے ان سے کہا) یہ ہماری بے حساب بخشش ہے (تو اگر) تم (چاہو تو دوسروں کو دے کر ان پر) احسان کرو یا (اگر تم چاہو تو ان نعمتوں کو) روکے رکھو (وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ) اور (اے رسول) بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں تقرب بھی ہے اور بہترین ٹھکانہ بھی ہے۔

سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ خصوصیت تھی کہ ان کی حکومت :۔

① ہوا پر بھی تھی۔
② جنات پر بھی تھی۔
③ پرندوں پر بھی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ○
(النمل ۔ ۱۷)

اور (ایک دن ایسا ہوا کہ) سلیمان کے حکم سے جنوں، انسانوں اور پرندوں میں سے ان کے (تمام) لشکر جمع کئے گئے، پھر انہیں الگ الگ کر دیا گیا۔

ان کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ ان کو پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی تھی اور ہر قسم کا ساز و سامان ان کو عطاء کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ○
(النمل ۔ ۱۶)

اور (اے رسول) سلیمان داؤد کے وارث ہوئے۔ (ایک دن انہوں نے) کہا اے لوگو، ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے (اور ایک ہی چیز کیا) ہمیں تو ہر چیز عطاء کی گئی ہے بے شک یہ ایک کھلا ہوا فضل ہے (جس سے ہمیں نوازا گیا ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ خَاسِئًا (صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ صٓ جزء ۶ ص۱۵۶ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جواز لعن الشیطان فی اثناء الصلوٰۃ جزء اول ص۲۲۰)

گذشتہ رات کو ایک جن نے میری نماز میں خلل ڈالا یا ایسا ہی کوئی کلمہ آپ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کے ستونوں میں کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح تم سب لوگ اس کو دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعاء یاد آگئی (جو انہوں نے کی تھی کہ) اے میرے رب مجھے ایسی حکومت عنایت فرما جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو (اس دعاء کے یاد آتے ہی میں نے اُسے چھوڑ دیا اور سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنات کے باندھ کر رکھنے کی جو خصوصیت حاصل تھی اُسے برقرار رکھا) الغرض اللہ (تعالیٰ) نے اسے نامراد کر کے لوٹا دیا۔

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں:۔

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ فرماتے سُنا "میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں" پھر آپ نے فرمایا "میں تجھ پر اللہ کی لعنت کے ساتھ لعنت کرتا ہوں"۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے آپ کوئی چیز لے رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، آج ہم نے نماز میں آپ کو وہ بات کرتے دیکھا جو بات پہلے کبھی کرتے نہیں دیکھی تھی اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس ایک دھکتا ہوا انگارہ لے کر آیا تاکہ اسے میرے منہ میں دے دے۔ میں نے تین مرتبہ کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جواز لعن الشیطن فی اثناء الصلوٰۃ جزء ۱ صفحہ ۲۲۰)

پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر اللہ کی لعنت کے ساتھ لعنت کرتا ہوں۔ وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہیں ہٹا۔ پھر میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اللہ کی قسم اگر میرے بھائی سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیلتے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہئے اور اس کے لئے ہر قسم کا ساز و سامان جمع کرتے رہئے۔

اے ایمان والو، جب آپ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں تو انشاء اللہ کہ لیا کیجئے۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ
نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ
بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ
بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ
وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ
وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ
ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ
وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ

نِعْمَ الْعَبْدُ، إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہمارے بندے (ایوب کا بھی ذکر کیجئے اور وہ وقت یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا (اور کہا کہ) شیطان نے مجھے بیماری اور تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے (تو مجھ پر رحم فرما) ﴿۴۱﴾ (ہم نے کہا) زمین پر اپنا پیر مارو (انہوں نے اپنا پیر مارا تو ایک چشمہ نکل آیا، ہم نے کہا) یہ (تمہارے) نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے ﴿۴۲﴾ پھر ہم نے ان کو ان کے اہل (وعیال) عطاء کئے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطاء کئے، یہ (ہماری طرف سے) ان کے لئے (رحمت) تھی اور عقل والوں کے لئے نصیحت ﴿۴۳﴾ اور (اے ایوب) گھاس کا ایک پولا اپنے ہاتھ میں لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو، (اے رسول) ہم نے ان کو صابر پایا، وہ بہت اچھے بندے اور (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے ﴿۴۴﴾

معانی ومصادر

(نُصْبٌ) نَصَبَ، يَنْصُبُ، نَصْبٌ (ن، ض) کھڑا کرنا، تکلیف پہنچانا (نُصْبٌ = بیماری، بلا، تکلیف ج اَنْصَابٌ)

(عَذَابٌ) عَذَبَ، يَعْذِبُ، عَذْبٌ (ض) رک جانا، روک دینا، شدت پیاس میں کھانا ترک کر دینا (عَذَابٌ = وہ چیز جو انسان کو اس کی مراد سے روک دے)۔

(اُرْكُضْ) رَكَضَ، يَرْكُضُ، رَكْضٌ (ن) لات مارنا، دفع کرنا، دونوں پیروں کو حرکت دینا، ٹھوکر لگانا۔

(مُغْتَسَلٌ) اِغْتَسَلَ، يَغْتَسِلُ، اِغْتِسَالٌ (باب افتعال) نہانا (مُغْتَسَلٌ = نہانے کی جگہ، نہانے کا پانی)۔

(بَارِدٌ) بَرَدَ، يَبْرُدُ، بَرْدٌ (ن) بَرُدَ، يَبْرُدُ، بُرُودَةً (ك) ٹھنڈا ہونا (بَارِدٌ = ٹھنڈا)

(ضِغْثٌ) ضَغَثَ، يَضْغَثُ، ضَغْثٌ (ف) خلط ملط کرنا، جمع کرنا (ضِغْثٌ = گھاس کا پولا)۔

(لَا تَحْنَثْ) حَنِثَ، يَحْنَثُ، حِنْثٌ (س) باطل کی طرف مائل ہونا، قسم توڑنا (حِنْثٌ = گناہ، بلوغ)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ) اور (اے رسول) ہمارے بندے ایوب کا بھی ذکر کیجئے (اور وہ وقت یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا (اور کہا کہ) شیطان نے مجھے بیماری اور تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے (تو مجھ پر رحم فرما)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۸۳)

اور (اے رسول) ایوب (کا تذکرہ کیجیے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا (اور اس طرح دعا کی) کہ میں بیماری میں مبتلا ہوں اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (مجھ پہ رحم فرما)۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء قبول فرمائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ۔

(الانبیآء ۔ ۸۴)

اور ہم نے ان کی دعاء قبول فرمائی اور جو بیماری ان کو تھی اسے دور کر دیا۔

آگے فرمایا (اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایوب زمین پر) اپنا پیر مارو (انہوں نے پیر مارا تو زمین سے ایک چشمہ نکل آیا۔ اللہ نے فرمایا) تمہارے نہانے اور پینے کے لئے یہ ٹھنڈا پانی ہے (وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ) (پھر) ہم نے ان کو ان کے اہل (وعیال) عطاء کئے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطاء کئے۔ یہ ہماری طرف سے (ان کے لئے) رحمت تھی اور عقل والوں کے لئے نصیحت عقل والوں سے مراد عبادت گزار لوگ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

وَاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۸۴)

اور انہیں ان کے بیوی بچے عطاء کئے اور ان کے ساتھ اتنے ہی (بیوی بچے) اور عطاء کئے۔ یہ ہماری طرف سے ایک مہربانی اور عبادت کرنے والوں کے لئے ایک نصیحت تھی۔

عقل والوں کی خصوصیت بتاتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ○ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(آل عمران ۔ ۱۹۰، ۱۹۱)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (یہ عقل مند لوگ وہ ہیں) جو کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر (لیٹے) (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں (کہ یہ کیوں بنائے گئے ہیں، پھر غور و فکر کرتے کرتے

خود ہی کہنے لگتے ہیں کہ) اے ہمارے رب
تو نے ان کو بے مقصد نہیں بنایا، تیری ذات
(بے مقصد کام کرنے سے بلکہ) ہر برائی سے
پاک ہے، (ان کا ضرور کوئی مقصد ہے اور
وہ یہ کہ ان کے ذریعہ ہماری آزمائش کرے،
اے ہمارے رب اگر ہم آزمائش میں پورے
نہ اتریں) تو (ہمیں معاف فرمانا اور) ہمیں
دوزخ کے عذاب سے بچانا۔

جو لوگ اپنی آخرت کو سنوارتے ہیں وہی درحقیقت عقل والے ہیں اور جو لوگ دنیا کے عارضی فائدہ کی خاطر آخرت کی دائمی زندگی کو بگاڑ لیتے ہیں ان کی بے وقوفی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

الغرض ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں عقل والوں کے لئے نصیحت کا سامان ہے جو لوگ بھی ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح صابر رہیں اور جس حال میں بھی اللہ تعالیٰ رکھے اس حال میں وہ راضی برضا اور شاکر بقضا رہیں، کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو وقت مقررہ پر رحمت خاص سے نوازتا ہے، ان کی تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کو راحت و آرام، فارغ البالی اور خوشحالی سے بدل دیتا ہے۔

آگے فرمایا وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ) اور (اے رسول، ہم نے ایوب سے کہا) گھاس کا ایک پولا اپنے ہاتھ میں لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔ ہم نے ان کو (بڑا) صابر پایا، وہ بہت اچھے بندے تھے اور (اللہ کی طرف) بہت ہی رجوع کرنے والے تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی کو چند کوڑے یا بید مارنے کی قسم کھائی تھی اور کیونکہ وہ بے قصور تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے بھی سزا سے بچا لیا اور ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قسم کو بھی ٹوٹنے نہ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ گھاس کے پولے میں اتنی ہی تعداد میں تنکے تھے جتنی تعداد میں ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوڑے مارنے کی قسم کھائی تھی۔ ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ پولا ایک دفعہ اس شخص کو مارا اور اس طرح اپنی قسم کو پورا کر لیا۔

عمل

اے ایمان والو، جب آپ کسی تکلیف میں مبتلا ہو جائیں تو صبر کیا کیجئے، آپ صبر کریں گے تو انشاء اللہ آپ کی تکلیف راحت میں بدل جائے گی۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى
الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ
اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى
الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ
اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ،
وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا بھی ذکر کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ﴿۴۵﴾ ہم نے ان کو ایک پرخلوص بات (یعنی) آخرت کی یاد کے لئے منتخب کیا تھا ﴿۴۶﴾ اور وہ ہمارے ہاں منتخب اور نیک لوگوں

میں سے تھے (۴۷) اور (اے رسول) اسمٰعیل، الیسع اور ذوالکفل کا بھی تذکرہ کیجئے، وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے (۴۸)

معانی و مصادر (اَخْلَصْنَا) اَخْلَصَ، یُخْلِصُ، اِخْلَاصٌ (باب افعال) پسند کرنا، ایسی عبادت کرنا جس میں ریاکاری نہ ہو بلکہ خالص اللہ تعالےٰ کے لئے ہو۔
(خَالِصَةٌ) خَلَصَ، یَخْلُصُ، خَلَاصٌ وخُلُوْصٌ (ن) خالص ہونا، نجات پانا۔
(اَخْیَار) خَارَ، یَخِیْرُ، خِیْرَةٌ وخِیَرَةٌ وخِیَرٌ (من) پسند کرنا (اَخْیَارٌ = خَیْرٌ کی جمع، بہترین لوگ)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاذْکُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ) اور (اے رسول) ہمارے بندوں کا یعنی ابراہیم کا، اسحاق کا اور یعقوب کا (بھی) ذکر کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے (یعنی وہ لوگ عمل میں بڑے قوی چست اور مستعد تھے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے دین کی تبلیغ میں لگے رہتے تھے۔ بڑی سمجھ بوجھ کے مالک اور دین میں بصیرت رکھنے والے تھے) (اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِکْرَی الدَّارِ) ہم نے ان کو ایک بہ خصوص بات یعنی آخرت کی یاد کے لئے منتخب کیا تھا (وہ ہر وقت آخرت کی یاد میں لگے رہتے تھے اور آخرت کی یاد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی یاد میں گم ہو جاتا ہے، وہ بھی اللہ کی رضاء میں گم ہو گئے تھے) (وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ) اور (یہی نہیں) وہ ہمارے ہاں منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے (وَاذْکُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَذَا الْکِفْلِ، وَکُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ) اور (اے رسول) اسمٰعیل کا، الیسع کا اور ذوالکفل کا بھی ذکر کیجئے، یہ سب نیک لوگ تھے۔

خلاصہ

اوپر لکھا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی دل آزار باتوں سے جو صدمہ پہنچتا تھا اس صدمہ کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چند انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صبر و استقامت، ان کے خلوص اور انابت الی اللہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں ان کی چستی اور مستعدی کا ذکر فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غم غلط کیا۔

عمل

اے ایمان والو، ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجئے، اسی سے لو لگائے۔ اس کے

دین کی تبلیغ میں قوت اور مستعدی کے ساتھ لگے رہیئے۔ صبر و استقامت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہیئے اور اللہ تعالیٰ کی رضاء میں گم ہو جایئے۔

انبیآء علیہم السّلام کے اذکار جمیلہ

نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذکر ہم انشاء اللہ سورۂ نوح کی تفسیر میں تفصیل سے بیان کریں گے۔

ہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذکر سورۂ ہود میں، صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سورۂ حجر میں، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذکر سورۂ ابراہیم میں، اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکر سورۂ الصّٰفّٰت میں، سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذکر سورۂ نمل میں، لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سورۂ عنکبوت میں، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سورۂ قصص میں، شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سورۂ اعراف میں اور داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اسی سورت (یعنی سورۂ صٓ) میں گذر چکا ہے۔ اب ہم باقی انبیآء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اذکار جن کے اسمائے گرامی سورۂ صٓ میں آئے ہیں بیان کرتے ہیں۔

ایّوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جمیل

ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول تھے (النسآء - ۸۸، ۱۶۳، ۱۶۴)

اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت سے سرفراز فرمایا تھا اور انہیں ایک کتابِ ہدایت عطاء فرمائی تھی (النسآء - ۸۵ و ۹۰)

اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کی۔ شیطان کے ذریعہ ان کو بڑی سخت تکلیف میں مبتلا کیا لیکن وہ بڑے صابر نکلے۔ وہ اس آزمائش میں پورے اترے اور ہمہ اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے رہے (صٓ - ۴۱ و ۴۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایوب نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۸ سال تکلیف میں مبتلا رہے۔ ان کو دو آدمیوں کے سوا سب نے چھوڑ دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: ایّوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے کہ اس جیسا گناہ جہانوں میں کسی نے نہیں کیا۔ دوسرے نے پوچھا وہ کیا۔ اس نے کہا ۱۸ سال ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم نہیں کرتا (صحیح ابن حبان کتاب الجنائز ۵/۲۴۴ - سندہ صحیح)۔

ایک دن انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعاء کی (اے میرے ربّ) مجھے شیطان نے مصیبت اور سخت تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے (صٓ - ۴۱)

(اے میرے رب) میں (سخت) تکلیف سے دوچار ہوں اور تُو تو بڑا رحم کرنے والا ہے (الانبیآء - ۸۳)

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء قبول فرمائی اور ان کو تکلیف سے نجات دی (الانبیآء - ۸۴)

اللہ تعالےٰ نے فرمایا: (اے ایوب) اپنا پَیر (زمین پر) مار۔ (پیر کے زمین پر مارتے ہی ایک چشمہ نکل پڑا) اللہ تعالےٰ نے ان سے فرمایا: یہ تمہارے نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے (اس پانی سے نہاؤ اور اس کو پیتے رہو)۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء عطاء فرمائی، ان کے اہل و عیال ان کو واپس عطاء کئے اور اپنی رحمت خاص

سے ان کو اتنے ہی اہل وعیال اور عطاء فرمائے (ص - ۴۲ و ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے ان کو تندرست اور پہلے سے زیادہ خوبصورت کر دیا۔ ان کی بیوی نے جب انہیں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ تم نے نبی اللہ کو دیکھا۔ جب وہ تندرست تھے تو ان کے تم سے زیادہ مشابہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: وہ میں ہی ہوں (صحیح ابن حبان ۲۴۴/۵ - سندہٗ صحیح)

ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی شخص کو چند کوڑے مارنے کی قسم کھائی تھی (وہ شخص بے قصور تھا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی قسم کو توڑو نہیں۔ ایسا کرو کہ گھاس کا ایک پولا لے کر اس شخص کو مار دو، تمہاری قسم پوری ہو جائے گی (ص - ۴۴)

ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمتوں کے مل جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے لاپرواہ نہیں تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادٰى رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ وایوب اذ نادیٰ ربہ انی مسنی الضر جزء ۴ صـ ۱۸۴)۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایوب برہنہ نہا رہے تھے کہ اتنے میں ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا۔ وہ انہیں اٹھا اٹھا کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی (اے ایوب) کیا میں نے تمہیں ان ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں کیا (کیا تمہیں مالدار نہیں بنایا) انہوں نے کہا: اے میرے رب، کیوں نہیں (بے شک تو نے مجھے مالدار بنایا ہے) لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

الغرض ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے ہی اچھے بندے تھے (ص - ۴۴)

اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذکر جمیل

اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اور بڑے نیک بندے تھے (الصّٰفّٰت - ۱۱۲)

اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند تھے اور اس زمانہ میں پیدا ہوئے جبکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پیرانہ سالی اور اپنی بیوی کے بانجھ ہونے کی وجہ سے اولاد سے ناامید ہو چکے تھے (ہود - ۷۱، ۷۲)

ان کی والدہ کو جب فرشتوں کے ذریعہ ان کی پیدائش کی خوشخبری دی گئی تو انہیں بڑا تعجب ہوا۔ فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو (یہ تو اللہ کی رحمت و برکت ہے) اور اے

اہل بیت تم پر تو (پہلے ہی سے) اللہ کی رحمت اور اس کی برکتوں کی فراوانی ہے (ہود۔۷۳)

الغرض جب مایوسی کے زمانہ میں حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کیا (ابراہیم - ۳۹)

اللہ تعالیٰ نے اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی برکتوں سے نوازا تھا اور انہیں ہدایت پر قائم رکھا تھا۔ وہ بڑی مستعدی اور بصیرت کے ساتھ دین کے کام میں لگے رہتے تھے (الصّٰفّٰت۔۱۱۳) (الانعام۔۸۴) (صٓ - ۴۵)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جمیل

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور اسحاق علیہ الصلوٰۃ و السلام کے صاحبزادے تھے اور بڑے نیک اور صالح تھے۔ (الانبیآء۔ ۷۲)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ نبی تھے (النسآء۔۱۶۳) (صٓ - ۴۷)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی مستعدی اور بصیرت کے ساتھ دین کی تبلیغ کرتے تھے۔ (صٓ - ۴۵)

یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے صاحبزادے تھے (یوسف - ۳۸)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اگرچہ اور بھی لڑکے تھے لیکن انہیں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت عزیز تھے (یوسف - ۸)

یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچپن میں ایک خواب دیکھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس خواب کو یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا۔ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے بیٹا، اسے اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی تدبیر کریں گے (یوسف۔۴ و ۵)

ایک دن یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائیوں نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: آپ یوسف کے معاملہ میں ہم پر اعتماد کیوں نہیں کرتے ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں، کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے، وہ بھی ذرا کھیلے کود لے۔ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم اس سے غافل ہو جاؤ اور بھیڑیا اسے کھا جائے۔ لڑکوں نے کہا: اگر ہماری اتنی بڑی جماعت کی موجودگی میں بھیڑیا اسے کھا جائے پھر تو ہم بڑے نقصان میں رہے۔ الغرض وہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لے گئے اور ان کو ایک کنویں میں ڈال دیا (یوسف۔ ۱۱ تا ۱۵)

جب وہ واپس آئے تو انہوں نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ اس کو (واقعی) بھیڑیئے نے کھا لیا (یوسف - ۱۷)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: یہ تمہاری بنائی ہوئی بات ہے، میں صبر جمیل کرتا ہوں، اللہ میرا مددگار ہے (یوسف - ۱۸)

بھائیوں نے (دوسرے دن) یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک قافلہ والوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ ان کے ذریعہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر پہنچے اور چند سال کے بعد بادشاہ کے بلانے پر اس کے دربار میں پہنچے۔ انہوں نے بادشاہ سے کہا، مجھے زمین کے خزانوں پر متعین کر دیجئے۔ بادشاہ نے انہیں زمین کے خزانوں پر متعین کر دیا (یوسف - ۲۰، ۲۱ و ۵۵، ۵۶)

جب یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملک میں قحط پڑا تو یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی ان کے پاس غلہ لینے آئے۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائیوں سے کہا آئندہ جب تم غلہ لینے آؤ تو اپنے سوتیلے بھائی (جو یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی بھائی تھے) کو بھی لانا ورنہ تمہیں غلہ نہیں ملے گا۔ بھائیوں نے یہ بات جاکر یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہہ دی یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: کیا میں تم پر اسی طرح اعتماد کروں جس طرح اس کے بھائی (یوسف) کے سلسلہ میں تم پر اعتماد کیا تھا (یوسف - ۵۹، ۶۰ و ۶۳، ۶۴)

انغرض یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے اس لڑکے کو واپس ان کے پاس پہنچانے کا عہد لیا سوائے اس صورت کے کہ وہ خود ہی کہیں پھنس جائیں۔ جب بھائیوں نے مضبوط عہد کر لیا تو یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا جو عہد ہم کر رہے ہیں اس پر اللہ ہی ہمارا کارساز ہے پھر یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹوں سے کہا: اے میرے بیٹو، شہر میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا، میں اللہ کی طرف سے جو چیز آنے والی ہے اسے ٹال تو نہیں سکتا، حکم تو اسی کا چلتا ہے، میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور تمام بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے (یوسف - ۶۶، ۶۷)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں ایک خیال آیا تھا۔ انہوں نے اس خیال کے مطابق متوقع مصیبت کو دفع کرنے کے لئے ایک تدبیر کی لیکن وہ جانتے تھے کہ تدبیر کا کامیاب ہونا یقینی نہیں ہوتا۔ ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے انہیں بہت علم عطاء فرمایا تھا (یہی وجہ تھی کہ انہوں نے نہ تدبیر چھوڑی اور نہ تدبیر پر بھروسہ کیا) لیکن اکثر لوگ (ان باتوں کو) نہیں سمجھتے (وہ یا تو محض تدبیر پر بھروسہ کر بیٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتے یا محض تقدیر کی بنیاد پر عمل چھوڑ بیٹھتے ہیں، وسائل اور اسباب کو اختیار نہیں کرتے اور یہ دونوں چیزیں صحیح نہیں۔ عمل ضرور کرے لیکن اس عمل کے نتیجہ کے لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے) (یوسف - ۶۸)

جب یہ لوگ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے حقیقی بھائی کو چوری کے بہانے سے اپنے پاس روک لیا اور ان سے کہہ دیا کہ میں تمہارا حقیقی بھائی ہوں (یوسف - ۶۹)

یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی بھائی کو چوری کے الزام میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس رکنا پڑا۔ بھائیوں نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جاکر کہہ دیا کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی (لہذا ان کو وہاں روک لیا گیا) یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ تمہاری بنائی ہوئی بات ہے میں صبر جمیل کرتا ہوں، امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا۔ یہ کہہ کر یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹوں کی طرف سے پیٹھ پھیر لی اور کہنے لگے ہائے یوسف۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں روتے روتے ان کی آنکھیں سفید ہو گئی تھیں، بینائی جاتی رہی تھی، وہ دل ہی دل میں گھٹا کرتے تھے (یوسف۔ ۸۱ تا ۸۴)

بیٹوں نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حالت دیکھی تو کہنے لگے: اللہ کی قسم آپ یوسف کی یاد میں اپنی صحت خراب کر لیں گے یا اپنے کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: میں اپنے رنج و غم کی فریاد اللہ سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ پھر فرمایا: اے میرے بیٹو، جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ سے ناامید نہ ہو، اللہ سے ناامید تو کافر ہوا کرتے ہیں (یوسف۔ ۸۵ تا ۸۷)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے مطابق وہ لڑکے روانہ ہو گئے اور پھر یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے۔ اس مرتبہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا تعارف کرایا اور کہا: یہ میری قمیص لے جاؤ اور میرے والد کے چہرے پر ڈال دو، وہ پھر بینا ہو جائیں گے اور ان سب کو میرے پاس لے آؤ (یوسف۔ ۸۸ و ۹۰ و ۹۳)

جب وہ قافلہ قمیص لے کر روانہ ہوا تو یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اگر تم یہ نہ کہو میں بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ (گھر والوں نے) کہا: اللہ کی قسم آپ ابھی تک غلطی میں مبتلا ہیں۔ الغرض جب قافلہ وہاں پہنچا اور یوسف علیہ الصلوٰۃ کی قمیص کو ان کے چہرے پر ڈالا گیا تو یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر بینا ہو گئے۔ انہوں نے کہا: میں تم سے نہ کہتا تھا کہ اللہ کی طرف سے جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ بیٹوں نے کہا: ابا جان، آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے، بے شک ہم گنہگار ہیں۔ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں تمہارے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا، وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

(یوسف۔ ۹۴ تا ۹۸)

یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اپنے گھر والوں کے روانہ ہوئے۔ جب یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا استقبال کیا اور کہا شہر میں داخل ہو جائیے اور اب آپ انشاء اللہ امن سے رہیں گے۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب کے سب سجدہ میں گر گئے۔ یوسف

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: ابا جان، یہ میرے خواب کی تعبیر ہے (جو میں نے بچپن میں دیکھا تھا) اللہ نے اسے سچ کر دکھایا (یوسف - ۹۹، ۱۰۰)

ایک دن یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے میرے بیٹو، اللہ نے تمہارے لئے دین (اسلام) کو پسند فرمایا ہے لہٰذا تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ہو (البقرہ - ۱۳۲)

جب یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے فرمایا: تم کس کی عبادت کرو گے - بیٹوں نے کہا: ہم آپ کے الٰہ اور آپ کے آباء (واجداد) ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے الٰہ کی عبادت کریں گے اور ہم صرف اسی کی مسلم ہیں (البقرہ - ۱۳۳)

ذوالکفل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکرِ جمیل

ذوالکفل علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے بڑے نیک اور صابر بندے تھے - اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رحمت خاص سے نوازا تھا (الانبیآء - ۸۵، ۸۶)

الیسع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکرِ جمیل

الیسع علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بڑے نیک بندے تھے (صٓ - ۴۸)

الیسع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا تھا، ان کو صراط مستقیم پر چلایا تھا اور ان کو بڑی فضیلت عطاء فرمائی تھی (الانعام - ۸۷ و ۸۸)

هٰذَا ذِكْرٌ ۗ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا
بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا
مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ۗ وَاِنَّ

لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ،
يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا
فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾
وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾
هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ،
لَا مَرْحَبًا بِهِمْ، اِنَّهُمْ صَالُوا
النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ، لَا مَرْحَبًا
بِكُمْ، اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ
الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ

لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي
النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى
رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾
اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ
عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ
تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

ترجمہ یہ (قرآن مجید) ایک نصیحت ہے (جس سے متقی فائدہ اٹھاتے ہیں) اور متقیوں کے لئے (آخرت میں) بہت عمدہ جگہ ہے ﴿۴۹﴾ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے ﴿۵۰﴾ وہ ان میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور بہت سے پھل اور پینے کی چیزیں منگواتے رہیں گے ﴿۵۱﴾ اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی ہم عمر (بیویاں) ہوں گی ﴿۵۲﴾ (اس وقت ان سے کہا جائے گا) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا وعدہ تم سے کیا گیا تھا (کہ) حساب کے دن (تمہیں دی جائیں گی) ﴿۵۳﴾ یہ ہمارا (دیا ہوا) رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۵۴﴾ یہ (تمہیں متقیوں کے لئے ہیں) اور سرکشوں کے لئے بری جگہ ہے ﴿۵۵﴾ (یعنی) جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۵۶﴾ یہ گرم پانی ہے، (یہ) پیپ ہے اب وہ اس کا مزا چکھیں ﴿۵۷﴾ اور اسی قسم کی اور بہت سی چیزیں ہوں گی (جو انہیں پینے کو دی جائیں گی) ﴿۵۸﴾ (جب سرداران قوم دوزخ میں جانے لگیں گے تو ان سے

کہا جائے گا) یہ (تمہاری پیروی کرنے والوں کی) ایک جماعت ہے جو تمہارے ساتھ ہی (دوزخ میں) داخل ہوگی۔ (وہ کہیں گے) انہیں خوشی نصیب نہ ہو، یہ بھی دوزخ میں داخل ہو رہے ہیں ۵۹ (پیروی کرنے والے) کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نصیب نہ ہو، یہ (مصیبت) تم ہی تو ہمارے سامنے لائے ہو، یہ تو بہت بُرا ٹھکانہ ہے ۶۰ (پھر) وہ کہیں گے اے ہمارے رب جو لوگ یہ مصیبت ہمارے سامنے لائے انہیں دوزخ میں دوگنا عذاب دے ۶۱ (پھر) کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے ۶۲ کیا ہم نے ان کا (ناحق) مذاق اڑایا تھا (اس وجہ سے وہ دوزخ میں نہیں ہیں یا (دوزخ میں تو ہیں لیکن ہماری) آنکھیں ان سے پھر گئی ہیں ۶۳ دوزخیوں کا یہ آپس میں جھگڑنا بالکل حق ہے (اور ایسا ہو کر رہے گا) ۶۴

معانی و مصادر

(مَآبٌ) اَبَ، یَئُوْبُ، اَوْبٌ و مَآبٌ (ن) لوٹنا (مَآبٌ = لوٹنے کی جگہ، ٹھکانہ)۔

(مُتَّكِـِٕيْنَ) اِتِّكَاءٌ، یَتَّكِئُ، اِتِّكَاءٌ (باب افتعال) تکیہ لگا کر بیٹھنا، سہارا لینا (مادہ وک ء)

(قٰصِرٰتُ) قَصَرَ، یَقْصِرُ، قَصْرٌ (ض) روکنا، قید کرنا، (قٰصِرٰتٌ = قَاصِرَةٌ کی جمع، نیچی نظر رکھنے والیاں)۔

(اَتْرَابٌ) تَرِبَ، یَتْرَبُ، تَرَبٌ (س) خاک ہونا، محتاج ہونا (اَتْرَابٌ = تِرْبٌ کی جمع، ہم عمر عورتیں)

(طَرْفٌ) طَرَفَ، یَطْرِفُ، طَرْفٌ (ض) آنکھ پھیر لینا (طَرْفٌ = آنکھ، کنارہ)

(نَفَادٌ) نَفِدَ، یَنْفَدُ، نَفَدٌ و نَفَادٌ (س) ختم ہو جانا۔

(طٰغِيْنَ) طَغٰى، یَطْغٰى، وطَغِيَ، یَطْغٰى، طَغْيٌ و طُغْيَانٌ (ف وس) سرکشی میں حد سے گذر جانا۔ (طٰغِيْنَ = طَاغٍ کی جمع، سرکشی کرنے والے)۔

(یَصْلَوْنَ) (صَالُوْا) صَلِيَ، یَصْلٰى، صِلًى و صِلِيٌّ (س) آگ میں داخل ہونا۔

(حَمِيْمٌ) حَمَّ، یَحُمُّ، حَمٌّ (ن) قصد کرنا، گرم کرنا، پگھلانا۔

(غَسَّاقٌ) غَسَقَ، یَغْسِقُ، غَسْقٌ و غُسُوْقٌ (ض) غَسِقَ، یَغْسَقُ، غَسَقَانٌ (س) ٹپکنا، دُکھنا (آنکھ کا) (غَسَّاقٌ = بدبودار، پیپ)۔

(شَكْلٌ) شَكَلَ، یَشْكُلُ، شَكْلٌ (ن) مشتبہ کر دینا (شَكْلٌ = مثل، نظیر)۔

(مُقْتَحِمٌ) اِقْتَحَمَ، یَقْتَحِمُ، اِقْتِحَامٌ (باب افتعال) چھپ جانا، تحقیر کرنا، مشقت میں ڈالنا، گھس جانا۔

(مَرْحَبًا) رَحُبَ، یَرْحُبُ، رُحْبٌ (ك) رَحِبَ، یَرْحَبُ، رَحْبٌ (س) کشادہ ہونا (مَرْحَبًا = کشادگی)۔

(ضِعْفٌ) ضَعَفَ ، یَضْعَفُ ، ضَعْفٌ (ف) زیادہ کرنا (ضِعْفٌ = کئی گنا)۔
(اَشْرَارٌ) شَرَّ ، یَشَرُّ ، شَرٌّ ، شَرَارَۃٌ و شَرَرٌ (ف ، ن و ض) شریر پیدا کرنا ، شریر ہونا (اَشْرَارٌ = شَرِیْرٌ کی جمع)۔
(سِخْرِیٌّ) سَخَرَ ، یَسْخَرُ ، سُخْرِیٌّ (ف) بلا اجرت کام کرنے پر مجبور کرنا۔ (سِخْرِیٌّ = بالجبر بلا اجرت کام)۔
سَخِرَ ، یَسْخَرُ ، سَخَرٌ و سُخْرٌ و سَخْرٌ و سُخْرَۃٌ و مَسْخَرَۃٌ (س) مذاق کرنا (سِخْرِیٌّ = جس کا مذاق اڑایا جائے)۔
(زَاغَتْ) زَاغَ ، یَزِیْغُ ، زَیْغٌ و زَیَغَانٌ (ض) کج ہونا ، مائل ہونا۔
(تَخَاصُمٌ) تَخَاصَمَ ، یَتَخَاصَمُ ، تَخَاصُمٌ (باب تفاعل) آپس میں جھگڑنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (هٰذَا ذِكْرٌ) یہ (قرآن مجید) (ایک) نصیحت ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ○
(صٓ - ۱)

صٓ ، نصیحت والے قرآن کی قسم (بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ○
(اٰل عمران - ۵۸)

(اے رسول) یہ (اللہ کی) آیتیں ہیں اور حکمت سے بھرپور نصیحتیں ہیں ، ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○
(یوسف - ۱۰۴)

اور (اے رسول) آپ اس (تبلیغ رسالت) پر ان سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتے (کہ ایمان لانے کے بعد انہیں اس کا ڈر ہو) یہ تو تمام جہانوں کے لئے (بغیر کسی اجرت کے) ایک (بہترین) نصیحت ہے۔

آگے فرمایا (وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ) اور (اے رسول) بے شک متقیوں کے لئے اچھا ٹھکانہ ہے (یعنی جو ڈر گئے اور اس نصیحت پر عمل کرتے رہے ان کے لئے آخرت میں عمدہ جگہ ہے) (جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ) (یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لئے (پہلے سے) کھلے ہوں گے۔
جنتی دائمی باغوں میں رہیں گے۔ ان باغوں میں داخل ہونے کے بعد وہ ان میں سے نکالے

نہیں جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ○ (قٓ ۔ ۳۴)

(متقی لوگوں سے کہا جائے گا) سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة ابواب الجنة جزء ۴ ص ۱۳۵)

جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریّان ہے اس میں کوئی داخل نہیں ہوگا سوائے روزہ داروں کے۔

آگے فرمایا (مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ) (متقی لوگ) ان باغات میں تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے اور بہت سے پھل اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔ (وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ) اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (حوریں) ہوں گی جو عمر میں (ایک دوسرے کے) برابر ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ○ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ○ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ○ (عم یتساءلون ۔ ۳۱ تا ۳۴)

متقیوں کے لئے کامیابی ہے، باغات ہیں اور انگور ہیں، ہم عمر نوجوان عورتیں ہیں اور چھلکتے ہوئے جام ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ○ (الرحمٰن ۔ ۵۶ تا ۵۸)

ان میں نیچی نگاہ رکھنے والی عورتیں ہوں گی جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (وہ عورتیں ایسی ہوں گی) گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔

آگے فرمایا (هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ) (جب وہ جنت میں شاداں وفرحاں ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا) یہ (وہ چیزیں) ہیں جن کا حساب کے دن (دئے جانے کا) تم سے وعدہ کیا گیا تھا (اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ) یہ ہمارا (دیا ہوا) رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ، وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(النحل - ۹۶)

جو کچھ (مال اور دولت) تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والی ہے اور جو کچھ (اجر و ثواب) اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور جو لوگ صبر کرتے ہیں ان کو ہم ان کے اچھے اعمال کا ضرور بدلہ دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ، عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ○

(ھود - ۱۰۸)

اور وہ لوگ جو نیک بخت ہوں گے جنت میں داخل کئے جائیں گے جس میں وہ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں ہمیشہ رہیں گے مگر یہ کہ جو آپ کا رب چاہے (بے شک آپ کے رب کی عطاء کردہ نعمت کبھی) منقطع نہیں ہو گی۔

آگے فرمایا (ھٰذَا ، وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ) یہ (نعمتیں تو متقیوں کے لئے ہوں گی) اور (رہے) سرکش تو ان کے لئے برا ٹھکانہ ہے (جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ) (اور وہ ٹھکانا دوزخ (ہے) جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ (واقعی بہت ہی) بری جگہ ہے (ھٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ) یہ گرم پانی ہے (یہ) پیپ ہے تو (اب) انہیں چاہئے کہ وہ گرم پانی اور پیپ کا مزا چکھتے رہیں (وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ) اور (یہی نہیں بلکہ ان کے علاوہ) انواع و اقسام کی اور بھی (تکلیف دینے والی) چیزیں ہوں گی (جو انہیں کھانے اور پینے کے لئے دی جائیں گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ○ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ○ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ○ جَزَآءً وِّفَاقًا ○

(عم یتسآءلون - ۲۱ تا ۲۶)

بے شک دوزخ گھات میں ہے۔ سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے۔ اس میں وہ سالہا سال رہیں گے۔ وہاں وہ نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ پینے کی کسی چیز کا سوائے گرم پانی کے اور (بہتی ہوئی) پیپ کے۔ (ان کو ان کی بداعمالیوں کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

آگے فرمایا (ھٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ) (جب

سرداران قوم، علماء، پیر اور مشائخ دوزخ میں جانے لگیں گے تو ان سے کہا جائیگا دیکھو) یہ (تمہاری پیروی کرنے والوں کی) جماعت (ہے) جو تمہارے ساتھ ہی (دوزخ میں) داخل ہو رہی ہے (وہ کہیں گے) انہیں راست نصیب نہ ہو، یہ بھی دوزخ میں داخل ہونے والے ہیں (قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ، لَا مَرْحَبًا بِكُمْ، اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ) (پیروی کرنے والے) کہیں گے (ہم تو نہیں) بلکہ تم کو راحت نصیب نہ ہو یہ (مصیبت) تم ہی تو ہمارے آگے لائے، تو یہ کتنی بری جگہ ہے (قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ) پھر وہ کہیں گے: اے ہمارے رب، جو (لوگ) یہ (مصیبت) ہمارے آگے لائے انہیں دوزخ میں دوگنا عذاب دے۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اور مقامات پر بھی بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ، كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا، حَتّٰى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ، قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

(الاعراف - ۳۸، ۳۹)

اللہ (مشرکین سے) فرمائے گا کہ تم سے پہلے جن و انس کی جو امتیں گذر چکی ہیں انہی کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ (اس طرح) جب کبھی کوئی امت (دوزخ میں) داخل ہو گی تو اپنے جیسی دوسری امت پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب سب امتیں اس میں پہنچ جائیں گے تو پچھلی امت پہلی امت کے متعلق (اللہ سے اس طرح) بددعا کرے گی کہ اے ہمارے رب یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہذا انہیں جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائے گا (تم) سب کے لئے دوگنا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے۔ (پھر) پہلی امت پچھلی امت سے کہے گی کہ تم کو ہمارے مقابلہ میں کسی قسم کا فضل حاصل نہیں ہو سکا تو (اب) جو عمل تم کرتے تھے اس کی سزا میں عذاب کا مزا چکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ○ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ

(دوزخی) کہیں گے: اے ہمارے رب، ہم نے اپنے سرداروں کی اور اپنے بزرگوں کی

ضِعفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ○
(الاحزاب - ۶۷، ۶۸)

اطاعت کی، انہوں نے ہمیں (سیدھے) راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے ربّ، ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی (زبردست) لعنت کر۔

الغرض پیر اور مرید، عالم اور جاہل، سردار اور عوام ایک دوسرے پر لعنت کریں گے، ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ، وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ○
(البقرۃ - ۱۶۶، ۱۶۷)

(اور اے لوگو، اس وقت کا تصور کرو) جب متبوع اپنے تابعین سے بیزاری کا اظہار کریں گے (وہ ایسا وقت ہوگا کہ) سب عذاب کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے اور ان کے آپس کے تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ اس وقت (ان کے تابعین حسرت سے) کہیں گے کہ اگر ایک مرتبہ اور ہم دنیا میں چلے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جس طرح (آج) یہ ہم سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ (الغرض) اس طرح اللہ ان کو ان کے اعمال باعثِ حسرت و ندامت بنا کر دکھائے گا (وہ دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے) اور پھر اس میں سے نکل نہیں سکیں گے۔

آگے فرمایا (وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ) پھر وہ (دوزخی آپس میں ایک دوسرے سے) کہیں گے کیا بات ہے ہمیں (یہاں) وہ لوگ نظر نہیں آتے جن کو ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے (اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ) کیا ہم نے ان کا (ناحق) مذاق اڑایا تھا (جس کے وہ اہل نہیں تھے اور اسی وجہ سے وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوئے) یا (وہ دوزخ میں تو موجود ہیں لیکن ہماری) آنکھیں (ان کے بجائے) دوسری طرف مائل ہو گئی ہیں (اور اس وجہ سے وہ نظر نہیں آتے) (اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ) دوزخیوں کا یہ جھگڑنا (بالکل) حق ہے (ایسا ہو کر رہے گا۔ گمراہ کرنے والے علماء اور گمراہ ہونے والے جہلاء، گمراہ کرنے والے پیر اور گمراہ ہونے والے مرید یقیناً آپس میں جھگڑیں گے، ایک

دوسرے پر لعنت کریں گے، ایک دوسرے کو ملامت کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید کی صورت میں نصیحت آپ کے پاس آگئی ہے۔ اس پر ایمان لائیے اور اس پر عمل کیجئے۔

اے لوگو، تقویٰ اختیار کیجئے اور جنت حاصل کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرکشی نہ کیجئے اور جہنم سے بچ جائیے۔

اے لوگو، گمراہ کن علماء، پیر اور سرداروں سے ہوشیار رہیئے۔ دنیا کی زندگی میں ان سے بیزار ہو جائیے۔ قیامت کے دن بیزار ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اے ایمان والو، کافروں کے مذاق اڑانے کی پرواہ نہ کیجئے۔ استقامت سے صراط مستقیم پر گامزن رہیئے۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ مُنذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ
إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿٦٥﴾
رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَ
مَا بَيْنَهُمَا ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفَّٰرُ ﴿٦٦﴾
قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ
عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ
لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِٱلْمَلَإِ ٱلْأَعْلَىٰٓ
إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن يُوحَىٰٓ
إِلَيَّ إِلَّآ أَنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾

ترجمہ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میں تو بس ڈرانے والا ہوں، الٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ، واحد و غالب کے (۶۵) (جو) آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے سب کا رب ہے، وہ غالب اور بخشنے والا ہے (۶۶) (اے رسول) کہہ دیجئے کہ وہ (یعنی قیامت کی خبر) ایک بہت بڑی خبر ہے (۶۷) (پھر بھی) تم اس سے اعراض کر رہے ہو (۶۸) (اور اے رسول، آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ) بالائی مجلس کے لوگ جب جھگڑ رہے تھے تو مجھے ان (کے جھگڑنے) کی کوئی خبر نہیں تھی (۶۹) (ان کے جھگڑنے کی خبر تو مجھے بذریعہ وحی معلوم ہوئی) میرے پاس تو بس یہ وحی آئی ہے کہ میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں (عالم الغیب نہیں ہوں کہ مجھے خود بخود مجلس بالا کے جھگڑے کی خبر ہو جاتی) (۷۰)

معانی و مصادر (مَلَأٌ) مَلَأٌ = جماعت، سرداران قوم، محفل۔

تفسیر رسالت، توحید اور قیامت پر روشنی ڈالتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں (الٰہ نہیں ہوں) الٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ واحد و قہار کے (رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ) (جو) آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے، جو غالب ہے اور بہت بخشنے والا ہے (قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ) (اے رسول) کہہ دیجئے وہ (یعنی قیامت کی خبر) ایک (بہت) بڑی خبر ہے (اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ) (پھر بھی) تم اس سے منہ موڑ رہے ہو (جتنی ہولناک یہ خبر ہے اتنی ہی لاپرواہی سے تم اس سے روگردانی کر رہے ہو۔ جتنی توجہ کی یہ خبر مستحق ہے اتنی ہی غفلت تم اس سے برت رہے ہو)۔

قیامت کی خبر یقیناً بڑی ہولناک خبر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ○ اَلَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○

(عم یتساءلون۔ آیات)

(اے رسول) یہ لوگ آپس میں کس چیز کے متعلق سوال کر رہے ہیں۔ (کیا) اس بڑی خبر کے متعلق جس (کے وقوع کے سلسلہ) میں یہ خود مختلف (رائیں رکھتے) ہیں (اس دن کی مصیبت سے یہ) ہرگز نہیں (بچ سکتے) انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس دن ان کا کیا انجام ہوتا ہے)۔ پھر (سن لو کہ اس دن کی مصیبت سے یہ) ہرگز نہیں (بچ سکتے) انہیں

عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس دن ان کا کیا انجام ہوتا ہے)۔

قیامت کی ہولناکی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ، اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ○ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ، وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ○

(ابراھیم۔ ۴۲، ۴۳)

اور (اے رسول) یہ خیال نہ کرنا کہ جو اعمال یہ ظالم کر رہے ہیں اللہ ان سے غافل ہے (نہیں یہ بات نہیں ہے، بلکہ) اللہ تو ان کو اس دن تک کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی (اس دن لوگ اپنے سر اوپر کو اٹھائے ہوئے (میدان محشر کی طرف) بھاگ رہے ہوں گے، (دہشت کی وجہ سے) ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گی اور دل ہوا ہو رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ ، مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○

(حٰمٓ المؤمن ۔ ۱۸)

(اے رسول) ان کو اس دن سے ڈرائیے جو دن کہ بہت جلد آنے والا ہے۔ (اس دن) جب دل (غم سے) گھٹ گھٹ کر گلوں سے آلگیں گے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی بات مان لی جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ، اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○

(الحج ۔ ۱و۲)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ (بہت) بڑی چیز ہے (اے رسول) جس دن آپ اسے دیکھیں گے (تو آپ دیکھیں گے کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ (نشہ میں) مدہوش ہیں حالانکہ وہ (نشہ میں) مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت

سخت ہوگا (اس کو دیکھ کر وہ مدہوش ہو جائیں گے)۔

آگے فرمایا (مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ) (اور اے رسول، آپ یہ بھی) کہہ دیجئے کہ عالمِ بالا کے لوگ (یعنی فرشتے) جب کسی معاملہ میں) بحث کرتے ہیں تو مجھے ان (کے بحث کرنے) کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ (میں الٰہ نہیں ہوں کہ مجھے علم غیب ہو۔ الٰہ تو بس اللہ تعالیٰ ہے اور وہی عالم الغیب ہے، وہی بتاتا ہے تو مجھے معلوم ہوتا ہے، وہ نہ بتائے تو مجھے علم نہیں ہوتا)۔

آگے فرمایا (إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ) (اے رسول کہہ دیجئے: نہ میں الٰہ ہوں، نہ میں عالم الغیب ہوں کہ عالم بالا کی باتیں سُن لوں یا مجھے ان کا علم ہو جائے مجھے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وحی کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے اور سنو) میرے پاس تو بس یہ وحی آئی ہے کہ میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے پیغامات بندوں تک پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ میں تو بس اس کے پیغامات پہنچاتا ہوں لہذا اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے پیغامات پر ایمان لاؤ اور ان پر عمل کرو)۔

عمل

اے لوگو، الٰہ صرف اللہ تعالیٰ ہے اس پر ایمان لائیے اور اس کے احکام پر چلتے رہیئے۔

اے لوگو، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، ان پر ایمان لائیے۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکام انہوں نے آپ کو پہنچائے ہیں ان پر عمل کیجئے۔

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي
خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا
سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن
رُّوحِي فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴿٧٢﴾
فَسَجَدَ ٱلْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾
إِلَّآ إِبْلِيسَ ، ٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ
ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا
مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ
بِيَدَيَّ ، ٱسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ

مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ
مِّنْهُ، خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ
فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ
﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ
﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ

أَجْمَعِينَ ﴿۸۲﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ
وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿۸۴﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ
مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ (اے رسول) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں (۷۱) تو جب میں اس کی تخلیق مکمل کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا (۷۲) فرشتوں نے تو سب نے سجدہ کیا (۷۳) مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) اس نے تکبر کیا اور کافر ہو گیا (۷۴) (اللہ نے) فرمایا اے ابلیس جس (انسان) کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے کون سی چیز تجھے مانع ہوئی؟ کیا تو نے تکبر کیا یا تو سرکش لوگوں میں سے ہے (۷۵) اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا (۷۶) (اللہ نے) فرمایا یہاں سے نکل جا، تو مردود ہے (۷۷) تجھ پر انصاف کے دن تک میری لعنت ہے (۷۸) کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک کے لئے مہلت دیدے جس دن (سب) زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (۷۹) اللہ نے فرمایا تجھ کو مہلت دی جاتی ہے (۸۱) کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں ان سب کو بہکاتا رہوں گا (۸۲) سوائے ان کے جو ان میں سے تیرے پسندیدہ بندے ہیں (۸۳) (اللہ نے) فرمایا تو پھر سچی بات (یہ) ہے اور میں سچی بات ہی کہتا ہوں (۸۴) کہ میں ضرور تجھ سے اور ان سے جو تیری پیروی کریں گے ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا (۸۵)

معانی ومصادر (قَعُوْا) وَقَعَ، یَقَعُ، وُقُوْعٌ (ف) گرپڑنا (قَعُوْا: گرپڑو) (عَالِیْنَ) عَلَا، یَعْلُوْ، عُلُوٌّ (ن) عَلِیَ، یَعْلٰی، عَلَاءٌ (س) بلند ہونا۔

تفسیر اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) (اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ) جب آپ کے ربّ نے فرشتوں سے کہا: میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں (فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ) تو جب میں اس کی تخلیق مکمل کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا۔

اس حکم میں ابلیس بھی شامل تھا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ۔ (الاعراف - ۱۲)

(اللہ نے اس سے) فرمایا جب میں نے تجھے (سجدہ کرنے کا) حکم دیا تھا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا۔

(فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ) الغرض (جب اس انسان کی یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق مکمل ہوگئی) تو فرشتوں نے تو سب نے سجدہ کرلیا (اِلَّآ اِبْلِیْسَ، اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ) مگر ابلیس (نے سجدہ نہیں کیا) اس نے تکبر کیا اور کافر ہوگیا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ، اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ○ (البقرۃ - ۳۴)

اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد کیجئے) جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو فرشتوں نے تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) اس نے انکار کیا، تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔

(قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ، اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے ابلیس، جس انسان کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے کونسی چیز تجھ کو مانع ہوئی، کیا تو نے تکبر کیا یا تو سرکش لوگوں میں سے ہے (قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ) (ابلیس نے) کہا: میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے بنایا (قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا، یہاں سے نکل جا، تو مردود (اور راندۂ درگاہ) ہے

(وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ) اور تجھ پر انصاف کے دن تک لعنت ہے (قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ) کہنے لگا: اے میرے رب مجھے اس دن تک کے لئے مہلت دے دے جس دن (سب) زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھ کو مہلت دی جاتی ہے (اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ) اس دن تک کے لئے جس (دن) کا وقت مقرر ہے (قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ) (ابلیس نے) کہا: تیری عزت کی قسم میں ضرور ان سب کو گمراہ کر دوں گا (اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ) سوائے ان کے جو ان میں سے تیرے پسندیدہ بندے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۶۲)

ابلیس نے کہا دیکھ تو سہی کیا یہی ہے وہ جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی، اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے دے تو میں چند کے علاوہ اس کی تمام اولاد پر غلبہ حاصل کر لوں گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ابلیس کے چنگل سے بچنے والے قلیل تعداد میں ہوں گے۔ اکثریت گمراہ ہو جائے گی۔

آگے فرمایا (قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: تو سچی بات (یہ ہے) اور میں تو سچی بات ہی کہتا ہوں (لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ) میں ضرور تجھ سے اور ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۶۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا (اور جو کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے کر) ان میں سے جو لوگ تیری پیروی کریں گے تو تم سب کو (جہنم) میں پوری پوری سزا (بھگتنی) ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا، لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

(الاعراف۔ ۱۸)

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو یہاں سے اس حالت میں نکل جا کہ تو ذلیل (و خوار) اور مردود (و مطرود) ہے، جو لوگ بنی آدم میں سے تیری پیروی کریں گے میں (تجھ کو اور ان کو اکٹھا

کرکے) تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

ابلیس کے اس قصہ کے ذکر کرنے کا مقصد کافروں کو تنبیہ کرنا ہے۔ انہیں معلوم ہو جانا چاہئے کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے اور بدستور ابلیس کی پیروی کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یہ فیصلہ کر لیا ہے اور وہ اپنے فیصلہ کے خلاف نہیں کرتا۔

عمل

اے لوگو، ابلیس کے بہکائے میں نہ آئیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پھر نتیجہ ظاہر ہے۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

ترجمہ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس (کتاب کی تبلیغ) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں (کہ تکلفاً یہ بات کہہ رہا ہوں) ﴿۸۶﴾ یہ (کتاب) تو بس تمام اقوام عالم کے لئے (ایک) نصیحت ہے ﴿۸۷﴾ تمہیں بھی کچھ عرصہ کے بعد اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی ﴿۸۸﴾

معانی و مصادر (مُتَكَلِّفِيْنَ) تَكَلَّفَ، يَتَكَلَّفُ، تَكَلُّفٌ (باب تفعُّل) مشقت کے ساتھ کسی کام کی ذمہ داری لے لینا، کسی کام کو خلافِ عادت کرنا۔

تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور کفار کو تنبیہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آخر میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی اور کفار کو تنبیہ کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں (کہ محض تکلفاً یہ بات کہہ رہا ہوں)۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہمارا رسول کفار سے تبلیغ رسالت پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تبلیغ رسالت کسی لالچ کی بنیاد پر نہیں ہے۔ اگر وہ تبلیغ رسالت پر اجرت طلب کرتا تو شاید کفار بخل کی وجہ سے اس کو اپنے حق میں ایک بار سمجھتے۔ اس کی تبلیغ تو محض خیر خواہی

کی بنیاد پر ہے۔ لہٰذا کفار کو اس بے لوث خیر خواہی کی قدر کرنی چاہئے اور ایمان لے آنا چاہئے اور اگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائیں تو اے رسول آپ ان سے کہہ دیجئے کہ (اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ) کہ (میں اپنی طرف سے بات بنانے کا عادی نہیں ہوں کہ جب چاہوں کوئی نہ کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر کہہ دوں بلکہ جو کلام میں سناتا ہوں) وہ (کچھ) نہیں مگر تمام جہانوں کے لئے (سراسر) نصیحت ہے۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝
(الفرقان۔ ۵۷)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، (میری تبلیغ کا مقصد) سوائے اس کے (اور کچھ نہیں) کہ تم میں سے جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے) کا راستہ اختیار کرے۔

اجرت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ (والطور۔ ۴۰)
(ن ۔ ۴۶)

(اے رسول) کیا آپ ان سے کوئی اجرت مانگتے ہیں کہ اس کی ذمہ داری سے یہ بوجھل ہو رہے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝
(سبا۔ ۴۷)

(اے رسول، آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ (اگر) میں نے تم سے کوئی اجرت طلب کی ہو تو وہ تم ہی رکھو، میری اجرت تو اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرما دیا کہ کفار اپنا مال اپنے پاس رکھیں، ہمارا رسول ان سے کوئی ماں طلب نہیں کرتا۔ وہ تو خیر خواہانہ نصیحت کرتا ہے۔ اگر کفار نصیحت قبول کریں تو انکا اپنا فائدہ ہے (وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ)، اور (اگر قبول نہیں کرتے تو) کچھ ہی عرصہ کے بعد ان کو اس (نصیحت کو قبول نہ کرنے) کی حقیقت معلوم ہو جائے گی (اور عذاب وغیرہ کی جو خبر اس قرآن مجید نے دی ہے وہ حقیقت ثابتہ بن کر سامنے آجائے گی۔ اس وقت ایمان لانا نفع نہیں دیگا۔ ایمان لانے کا وقت نکل چکے گا اور کفار سخت نقصان میں مبتلا ہوں گے)۔

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قسم کی تسلی ہے کہ آپ گھبرائیں نہیں، اگر یہ ایمان نہیں لائے تو انہیں عنقریب نیست و نابود کر دیا جائے گا اور کفار کو ایک قسم کی تنبیہ ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو اس کا انجام ان کے حق میں بہت برا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○

(الصّٰفّٰت - ۱۷۴، ۱۷۵)

تو (اے رسول) کچھ عرصہ آپ ان سے روگردانی کیجئے اور انہیں دیکھتے رہیئے، یہ بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ کفار کی ڈھٹائی اور مخالفت پر زجر و توبیخ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ○ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ○ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ○

(صٓ - ۱ تا ۳)

صٓ، نصیحت والے قرآن کی قسم (بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں) لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ تکبر اور مخالفت میں (مبتلا ہیں)۔ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر دیا، جب کبھی عذاب آتا تو وہ (اللہ کو) پکارتے (لیکن اس وقت پکارنا لاحاصل تھا) نجات کا وقت تو نکل چکا ہوتا تھا۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید تمام عالم کے لئے ایک بہترین نصیحت کی کتاب ہے اس پر ایمان لائیے ورنہ نتیجہ بہت خراب ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةُ زُمَر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نہایت مہربان اور بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ② اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ، وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ،

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى
اللَّهِ زُلْفَىٰٓ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ
كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَّوْ أَرَادَ اللَّهُ أَن يَتَّخِذَ
وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا
يَشَآءُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ
ٱلْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ
بِٱلْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ ٱلَّيْلَ عَلَى ٱلنَّهَارِ

وَيُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي
لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ
الْغَفَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ
وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ
أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ
أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ
فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ

رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ ۝٦ إِنْ تَكْفُرُوا
فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى
لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ، وَإِنْ تَشْكُرُوا
يَرْضَهُ لَكُمْ، وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ أُخْرٰى، ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ، إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ۝٧

ترجمہ اس کتاب کا نزول اللہ، غالب اور حکمت والے کی طرف سے ہوا ہے (۱) (اے رسول) ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے لہٰذا آپ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتے رہیئے (۲) خبردار ہو جاؤ اللہ کا تو خالص دین ہے (وہی اس کا واحد شارع ہے) اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسرے) کارساز بنا لئے ہیں (وہ ان کارسازوں کی عبادت کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ عبادت تو صرف اللہ کے لئے ہے تو اس طرح جواب دیتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ بے شک جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ان باتوں کا فیصلہ اللہ ان کے مابین (قیامت کے دن) کرے گا۔ بے شک اللہ اس کو جو جھوٹا اور ناشکرا ہو ہدایت پر چلا کر منزل مقصود پر نہیں پہنچاتا (۳) اگر اللہ بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کر لیتا، لیکن اللہ (بیٹا بنانے سے) پاک و منزّہ ہے، اللہ یکتا اور غالب ہے (۴) اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، وہی رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے، اسی نے سورج اور چاند کو مسخّر کر دیا ہے، ہر ایک اپنے وقت مقررہ تک چلتا رہے گا۔ خبردار ہو جاؤ وہی غالب اور بخشنے والا ہے (۵) اسی نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کی بیوی بنائی، اسی نے تمہارے لئے آٹھ قسم کے چوپائے نازل کئے، وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں کے اندر ایک شکل کے بعد دوسری شکل میں بناتا ہے۔ یہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، پھر تم کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہو (۶) اگر تم (اللہ کی) ناشکری کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے، وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (تم کو ضرور ایک دن موت آ کر رہے گی) پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹو گے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کیا کرتے رہے تھے (۷)

معانی و مصادر (مُخْلِصًا) اَخْلَصَ، یُخْلِصُ، اِخْلَاصٌ (باب افعال) بے ریا عبادت کرنا۔ پسند کرنا، منتخب کرنا۔

(خَالِصُ) خَلَصَ، یَخْلُصُ، خُلُوْصٌ و خَلَاصٌ (ن) خالص ہونا، نجات پانا۔

(زُلْفٰی) زَلَفَ، یَزْلُفُ، زَلْفٌ (ن) آگے بڑھنا، آگے بڑھانا، قریب ہونا، قریب کرنا (زُلْفٰی = قربت، منزلت)

(یُکَوِّرُ) کَوَّرَ، یُکَوِّرُ، تَکْوِیْرٌ (باب تفعیل) لپیٹنا، اوپر تلے رکھنا۔

(تَزِرُ) (وَازِرَۃٌ) (وِزْرٌ) وَزَرَ، یَزِرُ، وَزْرٌ و وِزْرٌ (ض) بوجھ اٹھانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ) یہ کتاب اللہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے نازل کی گئی ہے (اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ) (اور اے رسول) ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کیا ہے لہٰذا آپ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ (واحد) کی عبادت کریں۔

یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ اس میں کوئی بات حق کے علاوہ نہیں، اس میں کوئی جملہ اور کوئی کلمہ بے مقصد نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

(المؤمنون۔ ۹۰)

(اے رسول، ہم نے ان سے کوئی بات جھوٹ نہیں کہی ہے) بلکہ ہم نے ان کو (کلمۂ) حق پہنچایا ہے البتہ وہ خود ہی جھوٹے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الٓمّٓرٰ، تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ، وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(الرعد۔ ۱)

الٓمّٓرٰ (اے رسول) یہ (اللہ کی) کتاب کی آیتیں ہیں (جو بالکل حق ہیں) اور (ان کے علاوہ بھی) جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ (سب) حق ہے لیکن اکثر لوگ (پھر بھی) ایمان نہیں لاتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ، وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۱۰۵)

اور (اے رسول) ہم نے اس (قرآن) کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ حق کے ساتھ ہی نازل ہوا ہے (اگر اب بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں تو آپ ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجے گئے) ہم نے تو آپ کو بس خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

آگے فرمایا (اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ) اے لوگو خبردار ہو جاؤ اللہ ہی کے لئے ہے ایسا دین جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو، نہ اس میں کسی کی رائے ہو اور نہ کسی کا فتویٰ۔ دین میں جو کچھ ہو بس اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ ہو۔ سورت کے ابتدائی الفاظ "تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ" میں بھی اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ ○
(الشوریٰ۔ ۱۳)

اس نے تمہارے لئے دین کا واضح راستہ مقرر کیا۔

دین صرف اللہ تعالیٰ کا ہے لہذا اس میں کمی بیشی کا اختیار بھی صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، کوئی دوسرا نہ اس میں کمی کر سکتا ہے اور نہ زیادتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ○ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ○
(النسآء۔ ۱۴۵، ۱۴۶)

بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے حصہ میں ہوں گے اور (اے رسول) آپ ان کے لئے (وہاں) کوئی مددگار نہیں پائیں گے مگر جن لوگوں نے توبہ کرلی، (اپنی) اصلاح کرلی، اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر لیا تو ایسے لوگ (دوزخ میں نہیں جائیں گے بلکہ وہ تو) مؤمنین کے ساتھ (جنت میں) رہیں گے اور مؤمنین کو اللہ عنقریب اجر عظیم عطاء کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ، وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ○
(الاعراف۔ ۲۹)

(اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ میرے رب نے مجھے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور (اے لوگو، اس نے یہ بھی حکم دیا ہے) کہ ہر نماز کے وقت اپنے چہروں کو سیدھا رکھا کرو اور دین کو خالص اس کے لئے سمجھتے ہوئے اسی کو پکارا کرو، اس نے جس طرح تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ، فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○
(الانفال۔ ۳۹)

اور (اے ایمان والو) ان کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (وفساد) باقی نہ رہے اور قانون پورا کا پورا صرف اللہ کا ہو جائے پھر اگر یہ لوگ باز آجائیں تو اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ جب تک ملک میں کُلّی طور پر اللہ تعالیٰ کے قوانین نافذ نہ ہو جائیں اس وقت تک مسلمین چین سے نہ بیٹھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ○

(الزمر۔ ۱۱)

(اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حکم ملا ہے کہ میں دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ کی عبادت کروں۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں کسی دوسرے کے خود ساختہ قوانین کی کوئی گنجائش نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ○

(اٰل عمران۔ ۸۳)

کیا یہ کافر اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کے متلاشی ہیں (کیا یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے مطیع بننا چاہتے ہیں) حالانکہ تمام آسمان والے اور زمین والے تو خوشی سے اور ناخوشی سے سب اسی کے مطیع و فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (ان کو بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے لہٰذا اسی کی اطاعت کرنی چاہئے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ○

(المآئدۃ۔ ۴۴)

اور (اس بات کو یاد رکھو کہ) جو شخص بھی اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکم نہ دے (یا فیصلہ نہ کرے) تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ، قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۳)

(اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو، اس کے علاوہ ولیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کے علاوہ کسی اور چیز کی پیروی حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(یونس - ۱۰۴ ، ۱۰۵)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو، اگر تمہیں میرے دین کے معاملہ میں (ذرا سا بھی) شک ہے (تو صاف صاف سن لو کہ) میں ان لوگوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی اللہ کے علاوہ تم عبادت کرتے ہو بلکہ میں تو (صرف) اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مؤمنین میں سے ہو جاؤں اور (اے رسول، آپ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے) کہ آپ یکسو ہو کر (اللہ کے) دین پر اپنے آپ کو قائم رکھیں اور مشرکین میں سے ہرگز نہ ہو جائیں۔

اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی طرف متوجہ ہونا اور اس پر عمل کرنا ایک قسم کا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دین کا نام اسلام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔

(آل عمران - ۱۹)

بے شک دین (حق) تو اللہ کے نزدیک بس اسلام ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین یعنی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو تو وہ دین (اور اس دین کے مطابق عمل) اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

(آل عمران - ۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو (اور اس پر کاربند ہو) تو وہ دین اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا (اس کے سارے عمل بے کار کر دیئے جائیں گے) اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے صرف دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین

(المآئدۃ ۔ ۳) پسند کرلیا۔

اللہ تعالیٰ کا دین کامل ہے۔ اس میں کسی قسم کے نقص کا گمان کرنا بھی کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔ (المآئدۃ ۔ ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔

اللہ تعالیٰ نے دین کو کامل کر کے اپنی نعمت کو پورا کر دیا۔ اب کوئی نعمت باقی نہیں رہی جس کو تلاش کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب الامر بالوفاء ببیعۃ الخلفآء الاول فالاول جزء ۲ ص ۱۳۳)

مجھ سے پہلے جو بھی نبی آیا اس پر یہ حق تھا کہ خیر کی جتنی باتیں اسے معلوم ہوں وہ اپنی امت کو بتا دے اور شر کی جتنی باتیں اسے معلوم ہوں ان سے اپنی امت کو ڈرا دے۔

جب دین کامل بھی ہو، خالص بھی ہو، کوئی ایسی بات چھوڑی بھی نہ گئی ہو جس کا کرنا نیکی ہو تو پھر ایسے دین میں کسی قسم کا اضافہ کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اضافہ کو جائز سمجھنا قرآن مجید کی آیت کا انکار کرنا ہے اور یہ کفر ہے۔

الغرض دین اسلام میں کسی نئی چیز کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔ نئی چیز کو بدعت کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ جزء اول ص ۲۷۴)

تمام کاموں میں سب سے برے کام نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نئے کام بدترین کام ہیں۔

دین میں جو نئی چیز نکالی جاتی ہے یا شامل کی جاتی ہے وہ اچھی سمجھ کر ہی نکالی جاتی ہے یا شامل کی جاتی ہے۔ دین میں بُری بات تو کوئی نہیں نکالتا لہٰذا اچھی چیز کا نکالنا ہی درحقیقت دین میں اضافہ کرنا ہے۔ اس لحاظ سے بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے۔ جب لفظ بدعت استعمال ہوگا تو اس سے بدعت حسنہ ہی مراد ہوگی۔ رہی بدعت سیئہ تو یہ اصطلاح بالکل لغو ہے اس لئے کہ بری بات تو ہر حال میں بُری ہے خواہ وہ نئی ہو یا پرانی، بری بات کے ساتھ نئی کا لفظ بالکل لایعنی ہے اس لئے کہ پھر پرانی بری بات بری نہیں رہے گی۔ اس کے معنی یہ ہوں گے جو برائی پرانی ہوگی وہ نیکی

بن جائے گی یا کم از کم مباح ہو جائے گی اور یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ فِیْهِ فَهُوَ رَدٌّ (صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود جزء ۳ صـ ۲۴۱ و صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور جزء ۲ صـ ۶۳)

جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالی جو اس میں نہیں تھی تو اس نئی بات کو رد کر دیا جائے گا۔

قبول کرنا یا رد کرنا اچھی چیز میں ہوتا ہے۔ بری چیز کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کا دین کامل ہے۔ اس میں کسی کی رائے وغیرہ کا اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اضافہ کی صورت میں دین خالص نہیں رہ سکتا اور جو دین خالص نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کا دین نہیں ہو سکتا۔

آگے فرمایا (وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی، اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ، اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ) اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا لئے ہیں (وہ ان کارسازوں کی عبادت کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ عبادت تو صرف اللہ کے لئے ہے تو کہتے ہیں) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں، بے شک جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ان کے مابین ان باتوں کا فیصلہ تو اللہ (قیامت کے دن) ہی کرے گا (قیامت کے دن سے پہلے فیصلہ نہیں ہو سکتا اور نہ یہ لوگ ہدایت پہنچ کر منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں کیونکہ) اللہ جھوٹے ناشکرے کو ہدایت پر چلا کر منزل مقصود پر نہیں پہنچایا کرتا۔

کفار نے معبودان باطل کی عبادت کا انکار نہیں کیا بلکہ اس کے جواز کی صورت خود اختراع کر لی گویا ان کے نزدیک اگر بزرگوں کی عبادت اس نیت سے کی جائے کہ وہ بزرگ خوش ہو کر ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دیں تو وہ عبادت ناجائز نہیں۔ کفار کا یہ عقیدہ بالکل لغو اور باطل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کی اور ایسا کرنے والوں کو جھوٹا اور ناشکرا قرار دیا۔

کفار بزرگوں کی عبادت کو تقرب الٰہ کا ذریعہ سمجھتے تھے اس کے ساتھ ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی اولاد کے بھی قائل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا (لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ، سُبْحٰنَهٗ، هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ) اگر اللہ بیٹا بنانا ہی

چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کر لیتا (کفار کو یہ حق کب پہنچتا ہے کہ وہ کسی کو خود منتخب کر کے اس کو اللہ کا بیٹا قرار دیں۔ اللہ نے تو کسی کو منتخب کیا نہیں اور نہ وہ ایسا کرے گا) وہ تو (اولاد بنانے سے) پاک اور منزہ ہے (وہ اولاد بنا کر کسی کو اپنا شریک نہیں بناتا) اللہ ایک ہے اور زبردست وغالب ہے (بے بس اور مغلوب مخلوق کو اس کی اولاد بنانا اس کی شان کے منافی ہے۔ وہ بلند وبالا اور ہر چیز سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ وہ کائنات کا خالق اور مالک ہے، وہ ہر چیز اور ہر کام پہ قادر ہے۔ جن جن کو یہ کفار اس کی اولاد قرار دیتے ہیں ان میں یہ صفتیں کہاں پائی جاتی ہیں۔ وہ ان صفات سے عاری ہیں لہٰذا وہ ایسی عالی شان ہستی کی اولاد نہیں ہو سکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ، بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

(البقرۃ - ۱۱۶، ۱۱۷)

اور کافر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ (نہیں) وہ (اولاد سے) پاک ومنزہ ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کا ہے تمام چیزیں اس کی فرمانبردار ہیں (اس کی تو یہ شان ہے کہ) وہ آسمان اور زمین کا بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا ہے، جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کام کو حکم دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے (کیا کسی اور کی بھی یہ شان ہے، ہرگز نہیں، تو پھر وہ کیسے اللہ تعالیٰ کا بیٹا بن سکتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ، سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ، وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○

(الانعام - ۱۰۰ تا ۱۰۳)

ان مشرکین نے جنات کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے حالانکہ (وہ مخلوق ہیں) ان کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور ان مشرکین نے بغیر علم کے اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش رکھی ہیں۔ اللہ (اولاد ہونے سے) پاک اور منزہ ہے اور جو کچھ یہ لوگ بیان کر رہے ہیں اس سے بلند و بالا ہے۔ وہ تو آسمانوں کا اور زمین کا بغیر کسی نمونہ کے پیدا کرنے والا ہے، اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں، اس

نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ یہ اللہ ہی تو تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اسی کی عبادت کرو، وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ○ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ○ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ○ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ○ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ○ لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ○ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ○

(مریم۔ ۸۸ تا ۹۵)

اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے۔ (آپ ان سے کہئے کہ) یہ تو تم بہت بری بات (زبان پر) لاتے ہو۔ (یہ تو اتنی بری بات ہے کہ) اس کی (وجہ) سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں (یعنی محض اس وجہ سے) کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹا تجویز کیا۔ حالانکہ رحمٰن کے شایانِ شان نہیں کہ (کسی کو) بیٹا بنائے۔ آسمانوں میں اور زمین میں جتنے بھی ہیں سب رحمٰن کے سامنے بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔ اللہ نے ان سب کو گھیر رکھا ہے اور ان سب کو گن بھی رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک اللہ کے پاس تنہا آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۱۱۱)

اور (اے رسول اس طرح کہا کیجئے) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نہ تو کوئی بیٹا بنایا ہے، نہ (اس کی) بادشاہت میں کوئی (اس کا) شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور (اے رسول) اس کی بڑائی خوب بیان کیا کیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهِ

بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے

لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ○ اَلَّذِیْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ
وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ○

(الفرقان ۔ ۱ ۔ ۲)

پر قرآن نازل فرمایا تاکہ (وہ بندہ) تمام اقوامِ عالم کو ڈرائے، (وہ اللہ) جس کی بادشاہت ہے (تمام) آسمانوں میں اور زمین میں، اس نے نہ تو (اپنا) کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے، اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ مقرر کر دیا۔

آگے فرمایا (خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ) (اس کی تو یہ شان ہے کہ) اس نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا (بے مقصد پیدا نہیں کیے) وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے (کبھی رات کو بڑھا کر دن میں داخل کر دیتا ہے، جو وقت پہلے دن میں تھا اس وقت رات چھا جاتی ہے اور جو وقت پہلے رات میں تھا اس وقت دن چھا جاتا ہے۔ کبھی رات دن سے بڑی ہوتی ہے اور کبھی دن رات سے بڑا ہوتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ، وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(الحدید ۔ ۶)

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینے والی بات کو جانتا ہے۔

آگے فرمایا (وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى، اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ) اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ ہر ایک وقتِ مقررہ تک چلتا رہے گا، خبردار ہو جاؤ وہ (بڑا) زبردست اور بہت بخشنے والا ہے (وہ اگر چاہے تو ان کو شرک کرنے کی سزا میں نیست و نابود کر دے لیکن وہ بڑا بخشنے والا ہے کہ درگذر کرتا رہتا ہے فوراً سزا نہیں دیتا) (خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا) اسی نے (اے انسانو) تم کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً

(النسآء ۔ ۱)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کی بیوی کو بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (پیدا کر کے زمین) پر پھیلا دیا۔

(وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ) اور (اے لوگو) اسی نے تمہارے لئے آٹھ قسم کے چوپائے نازل کئے (جو عموماً تمہارے کام آتے ہیں)۔

ان آٹھ چوپایوں کی تشریح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ، مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ، قُلْ ءٰالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ، نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ، قُلْ ءٰالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ، اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا، فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

(الانعام۔ ۱۴۴ و ۱۴۵)

(اور اے لوگو) یہ چوپائے آٹھ قسم کے ہیں: بھیڑ میں سے دو (نر اور مادہ) بکری میں سے دو (نر اور مادہ)، (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کے رحموں میں جو بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے اسے حرام کیا ہے؟ اگر تم سچے ہو تو سند کے ساتھ بتاؤ اور (اے لوگو) اونٹ میں سے دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ، یہ سب اللہ ہی نے پیدا کئے ہیں)، (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کے رحموں میں جو بچہ لپٹ رہا ہے اسے حرام کیا ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے یہ حکم تم کو دیا تھا (اللہ نے یہ حکم تم کو ہرگز نہیں دیا تم نے خود گھڑ لیا ہے) ایسی صورت میں اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرنے کے لئے اللہ پر جھوٹ افتراء کرے، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

الغرض بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ میں سے نر و مادہ ملا کر آٹھ جانور ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں، کافروں کے شرکاء نے پیدا نہیں کئے پھر وہ الٰہ کیسے ہو گئے۔ الٰہ وہی ہوتا ہے جو خالق ہو۔ مزید برآں اس نے صرف ان چوپایوں کو ہی پیدا نہیں کیا بلکہ (يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ) (اے انسانو) وہ تو تم کو بھی تمہاری ماؤں کے پیٹوں

میں تین اندھیروں کے اندر ایک شکل کے بعد دوسری شکل میں بناتا رہتا ہے۔

تین اندھیروں سے مراد ایک تو پیٹ کا اندھیرا ہے دوسرے بچہ دانی کا اندھیرا اور تیسرے جھلی کا اندھیرا ہے جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے۔

بچہ ماں کے پیٹ میں مختلف شکلوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ان شکلوں کی تشریح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا، ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ، فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ○

(المؤمنون۔ ۱۲ تا ۱۴)

اور (اے رسول) ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ کی شکل میں ایک محفوظ مقام میں رکھا پھر نطفہ کا لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پہ گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اس کو (بالکل ہی) دوسری مخلوق کی شکل میں بنا دیا، (واقعی) اللہ (تعالیٰ) جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے (بہت) بابرکت ہے۔

الغرض بچہ پہلے نطفہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر لوتھڑا بنتا ہے، پھر بوٹی بنتا ہے، پھر ہڈی بنتا ہے اور بالآخر انسانی شکل اختیار کرتا ہے۔ (ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ) (یہ سب کچھ اللہ کر رہا ہے اور) یہ اللہ ہی تو تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں (اے لوگو، تم بھی ضرور اس بات کو تسلیم کرو گے کہ یہ سب کچھ اللہ کر رہا ہے، دوسرا کوئی نہیں کر سکتا) تو پھر تم کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہو (کہ دوسروں کو بھی الٰہ بنا کر ان کی عبادت شروع کر دیتے ہو۔ تمہارے لئے تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں تو اسی کی عبادت کرو تاکہ اس طرح تم اس کے احسانات کا شکر ادا کر سکو اور) (اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ) (اگر تم (اللہ کی) ناشکری کرو گے (تو اللہ کا کیا بگاڑ لو گے) اللہ تو تم سے (اور تمہاری شکر گزاریوں سے) بے نیاز ہے (اسے تمہاری شکر گزاری کی ضرورت نہیں، (وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ) (البتہ یہ ضرور ہے کہ) وہ (اس بات کو) پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے (اس کی) ناشکری کریں (وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ) اور (اے لوگو، اگر تم (اس کا) شکر ادا کرو تو وہ اس (شکر گزاری) کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو انسانوں کی شکر گزاری پسند ہے لیکن وہ اس شکر گزاری کا محتاج نہیں۔ اگر انسان شکر گزاری کریں گے تو اس میں انہی کا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ○ (النمل۔ ۴۰)

اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے (فائدہ کے) لئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب غنی اور باعزت ہے (اس کا کسی کی ناشکری سے کیا بگڑتا ہے)۔

آگے فرمایا (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى) اور (اے لوگو، اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ قیامت کے دن تمہاری ناشکری کا بوجھ تم ہی اٹھاؤ گے، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (ہر شخص اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا) (ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ) پھر (اسی حالت میں تم اپنے رب کی طرف لوٹ گئے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کیا کرتے رہے تھے (وہ تمہارے عملوں سے غافل نہیں تھا، اسے خبر تھی کہ تم کیا کر رہے ہو اور عملوں کی خبر ہونا اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں)، وہ تو (اتنا باخبر ہے کہ) دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔

عمل

اے لوگو، دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص رکھیئے، اس میں کسی کی رائے اور کسی کے قیاس یا فتوے کو شامل نہ کیجئے۔

اے لوگو، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے دوسروں کی عبادت کسی بھی نیت سے نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا اور آپ کے لئے تمام نعمتوں کو پیدا کیا لہٰذا اس کی عبادت کر کے اس کا شکر ادا کیجئے، دوسروں کی عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہ کیجئے۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا
رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ
نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ
يَدْعُوا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ
لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾ أَمَّنْ
هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا
وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو

رَحْمَةَ رَبِّهٖ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ، اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹

ترجمہ اور (اے رسول) جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو اس کی طرف (پوری طرح سے) رجوع کر کے پکارتا ہے پھر جب (اللہ) اس کو اپنے پاس سے کوئی نعمت دے دیتا ہے تو جس مقصد کے لئے پہلے اسے پکارا تھا اس مقصد کو بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (اپنے ساتھ دوسروں کو بھی) اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے۔ (اے رسول ایسے شخص سے آپ) کہہ دیجئے کہ اپنی ناشکری سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے، پھر تو تو دوزخیوں میں سے ہوگا ۝۸ کیا وہ شخص جو رات کے اوقات میں (اللہ کے سامنے) کبھی سجدہ کرتا ہے اور کبھی قیام کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (اس مشرک جیسا ہو سکتا ہے جو مطلب کے وقت خالص اللہ کو پکارتا ہے اور پھر شرک کرنے لگتا ہے۔ ہرگز نہیں، اے رسول) آپ کہہ دیجئے کیا جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں (نہیں ہو سکتے، اور اے رسول) نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہوتے ہیں ۝۹

معانی و مصادر (مَسَّ) مَسَّ، يَمُسُّ، مَسٌّ و مَسِيْسٌ و مِسِّيْسٰى (ن و ف) چھونا۔

(خَوَّلَ) خَوَّلَ، يُخَوِّلُ، تَخْوِيْلٌ (باب تفعیل) دینا۔

(اٰنَآءُ) اَنٰى، يَاْنِيْ و اَنِيَ، يَاْنٰى، اَنِيٌّ و اِنِيٌّ (ض و س) دیر کرنا۔ (اٰنَآءُ = اَنٰى کی جمع، اوقات)۔

(یَحْذَرُ) حَذِرَ، یَحْذَرُ، حَذَرٌ و مَحْذُوْرَۃٌ (س) ڈرنا۔

(یَرْجُوْ) رَجَا، یَرْجُوْ، رَجَاءٌ وَرَجْوٌ وَرَجَاۃٌ وَمَرْجَاۃٌ وَرَجَاوَۃٌ وَرَجَاءَۃٌ (ن) امید کرنا، ڈرنا۔

تفسیر انسان کی فطری کمزوری کو بیان کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے (وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَارَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ) اور (اے رسول) جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو اس کی طرف (پوری طرح سے) متوجہ ہو کر پکارتا ہے پھر جب (اللہ) اس کو اپنے پاس سے کوئی نعمت دے دیتا ہے تو جس تکلیف (کو دور کرنے کے) لئے اسے پکارتا تھا اس تکلیف کو بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (اپنے ساتھ دوسروں کو بھی) اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے۔

انسان کی فطرت یہ ہے کہ جب مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہے، صرف اسی سے لو لگاتا ہے اور تمام شرکاء کو بھول جاتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے تو وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے گویا اسے کبھی تکلیف پہنچی ہی نہیں تھی اور جب وہ تکلیف کو بھول جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ پھر یہ کیسے خیال باقی رہ سکتا ہے کہ اس تکلیف کو دور کرنے والا صرف اللہ تھا۔ مصیبت کے وقت وہ جس توحید پر قائم تھا مصیبت کے دور ہو جانے کے بعد اس توحید پر قائم نہیں رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانے لگتا ہے کبھی کہتا ہے کہ فلاں بزرگ کے فضل وکرم سے میں خوشحال ہوں اور کبھی کچھ اور کہتا ہے۔ الغرض پوری طرح شرک میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اپنے قول سے دوسروں کو شرک کی طرف مائل کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کے راستہ سے بھٹکا دیتا ہے اور انہیں بھی اسی شرک میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا، فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ، كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(یونس۔ ۱۲)

اور (اے رسول) جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے، بیٹھے اور کھڑے (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے (تاکہ ہم اس کی تکلیف کو دور کر دیں لیکن) جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں (تو ہم سے اس طرح کنارہ کش ہو کر) چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف (کو دور کرنے) کے لئے جو اس کو (پہلے کبھی) پہنچی تھی ہمیں پکارا ہی نہیں تھا (پھر وہ اس کنارہ کشی کو اچھا بھی سمجھتا ہے اس لئے کہ) جو

لوگ (سرکشی میں) حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں
ان کے اعمال ان کے لئے مزین کر دئے
جاتے ہیں۔

آگے فرمایا (قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ) (اے رسول) آپ ایسے شخص سے کہہ دیجئے کہ اپنے کفر سے (کچھ اور) تھوڑا سا فائدہ اٹھالے (بالآخر تو) تجھے (مرنا ہے اور) دوزخیوں میں شامل ہونا ہے (دوزخ میں پہنچ کر تجھے اس کفر و شرک کی سزا مل جائے گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ○ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ، فَتَمَتَّعُوا، فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ○

(الروم۔ ۳۳ و ۳۴)

اور (اے رسول) جب لوگوں کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک بڑی جماعت (کے لوگ) اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں تو (اے رسول، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ) کچھ دن فائدہ اٹھالو پھر عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا (کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے)۔

الغرض انسان کی بھی عجیب حالت ہے کہ مصیبت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ مصیبت کو دور کر دیتا ہے تو اپنی خوشحالی کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ انسان کتنا بڑا ناشکرا ہے کہ اپنے محسن کو اتنی جلدی بھول جاتا ہے اور دوسروں کے در پر جبہہ سائی کرنے لگتا ہے۔

آگے فرمایا (أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ) (اور اے رسول) کیا وہ شخص جو رات کے اوقات میں (اللہ کے سامنے) عاجزی و انکساری کا اظہار کرتا ہے، کبھی سجدہ کرتا ہے اور کبھی قیام کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (اس جیسا ہو سکتا ہے جو نہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرے، نہ آخرت سے ڈرے اور نہ اللہ کی رحمت کی امید رکھے) (قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ) (اے رسول) آپ (ان سے) پوچھئے کیا جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں ہو سکتے۔ علم والا حشر و نشر اور دوزخ کی ہولناکیوں سے واقف ہوتا ہے علم سے اس کی عقل اور سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے، وہ

نصیحت حاصل کرتا ہے اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ (فاطر۔ ۲۸)

بے شک اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہوتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عالم کی فضیلت بیان کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ علم کی بڑی فضیلت ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے کہ اس پر رشک کرنا چاہیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا (صحیح بخاری کتاب العلم باب الاغتباط فی العلم جزء اول ص۲۸ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ۔ جزء اوّل ص۳۲۴)

دو (قسم کے آدمیوں) پر رشک کیا جا سکتا ہے: ایک تو اس پر جس کو اللہ نے دولت سے نوازا پھر اسے دولت کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرے اس پر جس کو اللہ نے حکمت دی اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

عالم اپنے علم کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، جاہل اپنے جہل کی وجہ سے خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا ہو کر نڈر ہو جاتا ہے۔ عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ الغرض جس طرح عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرنے والا، آخرت سے ڈرنے والا اور رحمت کی امید رکھنے والا اس جیسا نہیں ہو سکتا جو نہ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرے، نہ آخرت سے ڈرے اور نہ رحمت کی امید رکھے۔

عمل

اے لوگو، مصیبت ہو یا راحت، تنگ حالی ہو یا خوشحالی، بیماری ہو یا صحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو پکاریئے، اسی سے لو لگایئے، اسی سے مدد مانگیئے۔ اللہ کے علاوہ دوسرے کچھ نہیں کر سکتے لہٰذا ان کو کبھی نہ پکاریئے۔

اے ایمان والو، اللہ کے سامنے رات کے اوقات میں عاجزی کا اظہار کیا کیجئے۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا
رَبَّكُمْ، لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَاَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةٌ، اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ
اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ
اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا
لَّهُ الدِّيْنَ ﴿١١﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ
اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٢﴾ قُلْ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ
أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ﴿۱۴﴾
فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ
قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ، أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِينُ ﴿۱۵﴾ لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ
مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ،
ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ،

يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ
اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ
يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ
الْبُشْرٰى، فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِيْنَ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَهٗ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ
اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٨﴾
اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ،
اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿١٩﴾

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ
غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَعْدَ
اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اے میرے مؤمن بندو، اپنے رب سے ڈرتے رہو، جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے (آخرت میں) بھلائی ہی بھلائی ہے اور (اے ایمان والو، اگر کسی جگہ تم پورے دین پر عمل نہیں کر سکتے تو) اللہ کی زمین بہت وسیع ہے (دوسری جگہ ہجرت کر کے چلے جاؤ اور جو تکلیفیں پہنچیں ان پر صبر کرو) بے شک صبر کرنے والوں کو بے حساب ثواب دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حکم ملا ہے کہ میں دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ کی عبادت کروں ﴿۱۱﴾ اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلم بنوں ﴿۱۲﴾ (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے یوم عظیم کے عذاب سے ڈر لگتا ہے ﴿۱۳﴾ (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے میں اپنے دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتا ہوں ﴿۱۴﴾ تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو (تمہیں اختیار ہے لیکن یہ یاد رکھو کہ ایسا کرنے والے نقصان اٹھائیں گے اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ نقصان اٹھانے والے تو درحقیقت وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو نقصان میں ڈالا، خبردار ہو جاؤ، یہی تو صریح نقصان ہے ﴿۱۵﴾ ان کے لئے ان کے اوپر آگ کے لحاف ہوں گے اور ان کے نیچے آگ کے بچھونے ہوں گے اسی عذاب سے تو اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو ﴿۱۶﴾ جن لوگوں نے بت پرستی سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لئے بشارت ہے تو (اے رسول آپ) میرے (ان) بندوں کو بشارت

دے دیجئے (۱۷) جو (میرے) کلام کو غور سے سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ راہ راست پر چلا کر منزل مقصود پر پہنچا دیتا ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں (۱۸) (اے رسول) بھلا جس شخص پر اللہ کے عذاب کا وعدہ (پیچ) ثابت ہو گیا (اور وہ دوزخ میں داخل ہو گیا) تو کیا آپ اس کو جو دوزخ میں (جا چکا) ہو (دوزخ سے) نجات دے سکتے ہیں (۱۹) لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے (جنت میں) بالا خانے ہوں گے، ان بالاخانوں کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ (اپنے) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا (۲۰)

معانی و مصادر

(ظُلَلٌ) ظُلَّۃٌ کی جمع، سائبان)۔
(ظُلَلٌ) ظَلَّ، یَظَلُّ، ظَلَالَۃٌ (ف) سایہ دار ہونا (ظُلَلٌ = ظُلَّۃٌ
(بُشْرٰی) بَشَرَ، یَبْشِرُ، بَشْرٌ (ض) خوش ہونا (بُشْرٰی = خوشخبری)۔
(تُنْقِذُ) اَنْقَذَ، یُنْقِذُ، اِنْقَاذٌ (باب افعال) نجات دینا۔
(غُرَفٌ) غُرَفٌ = غُرْفَۃٌ کی جمع، بالاخانے۔
(مَبْنِیَّۃٌ) بَنٰی، یَبْنِیْ، بَنْیٌ، بِنَاءٌ، بُنْیَانٌ و بِنْیَۃٌ و بِنَایَۃٌ (ض) بنانا۔ تعمیر کرنا (مَبْنِیَّۃٌ = بنی ہوئی)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اے میرے مومن بندو، اپنے رب سے ڈرتے رہو (لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ) جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں انکے لئے (آخرت میں) بھلائی ہی بھلائی ہے (وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ، اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ) اور (اے ایمان والو، اگر کسی جگہ تم پورے دین پر عمل نہیں کر سکتے تو) اللہ کی زمین (بہت) وسیع ہے (دوسری جگہ ہجرت کر کے چلے جاؤ اور اس سلسلہ میں جو تکلیفیں تمہیں پہنچیں ان پر صبر کرو) بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ، قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ، قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا، فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ، وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝

بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، جب فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں تم کس حال میں تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں ہم زمین میں (بہت) کمزور اور ناتواں تھے (دشمنوں کے ڈر سے اسلام پر عمل نہیں کر سکتے تھے) فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین

(النسآء۔ ۹۷) فراخ نہیں تھی کہ تم اس میں (کسی اور جگہ) ہجرت کر کے چلے جاتے، ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ (بہت) برا ٹھکانہ ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں دین پر پوری طرح عمل نہ کرنے دیا جاتا ہو تو اس ملک سے ایسے ملک کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے جس ملک میں پورے دین پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اگر کوئی شخص ہجرت نہ کرے تو اس کے لئے وعید پائی جاتی ہے۔ ہاں کوئی شخص مجبور ہو تو اس کے لئے معافی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ، وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝

(النسآء۔ ۹۸، ۹۹)

(اس سزا سے) البتہ وہ مرد، عورتیں اور بچے مستثنیٰ ہیں جو (واقعی) اتنے کمزور و بے بس تھے کہ نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہیں اور نہ راستہ ہی جانتے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف کر دے، (بے شک) اللہ معاف کرنے والا اور درگذر کرنے والا ہے۔

آگے فرمایا (قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ) (اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ کی عبادت کروں (وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ) اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلم بنوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ، دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝

(الانعام۔ ۱۶۲ تا ۱۶۴)

(اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ مجھے میرے رب نے سیدھے راستہ کی ہدایت کر دی ہے (یعنی) اس سیدھے دین کی ہدایت کر دی ہے جو ایک اللہ کی طرف رخ کرنے والے ابراہیم کا دین تھا اور وہ مشرک نہیں تھے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ، رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں پہلا مسلم ہوں۔

(قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ) (اور اے رسول) آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں (اور جو احکام مجھے اس نے دئے ہیں یعنی دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے صرف اللہ کی عبادت کرنا اور سب سے پہلا مسلم بن جانا ان پر عمل نہ کروں) تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے (قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ) (اور اے رسول، آپ (ان سے کہہ دیجئے کہ) میں تو دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ (اکیلے) کی عبادت کروں گا (فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ) (اگر تم اللہ اکیلے کی عبادت کرنا نہیں چاہتے تو تمہاری مرضی) تم جس کی چاہے عبادت کرو (لیکن یاد رکھو کہ ایسی صورت میں تم نقصان اٹھاؤ گے) (قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ حقیقت میں نقصان اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنے اور اپنے اہل و عیال کے نقصان کا باعث ہوں گے (اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ) خبردار ہو جاؤ یہی تو صریح نقصان ہے۔

دنیا کی زندگی میں انسان کو جتنے بھی نقصان پہنچتے ہیں وہ معمولی اور عارضی ہوتے ہیں لیکن قیامت کے دن کا نقصان غیر معمولی اور دائمی ہوگا۔ اُخروی نقصان اور دنیوی نقصان کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اُخروی نقصان کے مقابلہ میں دنیوی نقصان بالکل ہیچ ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اُخروی نقصان ہی درحقیقت نقصان ہے کیونکہ وہ ایسا نقصان ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

جب کوئی شخص اپنا اخروی نقصان کرتا ہے تو وہ صرف اپنا ہی نقصان نہیں کرتا بلکہ عموماً وہ اپنے اہل و عیال کا بھی نقصان کرتا ہے۔ اس کے اہل و عیال اس کو دیکھ کر اس کی نقل کرتے ہیں، اسی کی روش پر چلتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے اہل و عیال کی گمراہی اور اس کے نتیجے میں ان کے اخروی نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

الغرض وہ شخص دوہرے نقصان سے دوچار ہوتا ہے۔ اپنا بھی نقصان اور اپنے اہل و عیال کا بھی نقصان اور یہ نقصان بڑا زبردست اور کھلا نقصان ہے۔ اس نقصان کی قباحت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم۔ ۶)

اے ایمان والو، اپنی جانوں کو اور اپنے اہل و عیال کو (اس) دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

بچوں کی اصلاح بڑوں پر فرض ہے لیکن جب بڑے بجائے اصلاح کے بچوں کے بگاڑ کا سبب بن جائیں تو قیامت کے دن بچے خود بڑوں کی شکایت کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝

(الاحزاب۔ ۶۷، ۶۸)

اے ہمارے رب، ہم نے اپنے سرداروں کی اور اپنے بزرگوں کی اطاعت کی، انہوں نے ہمیں (سیدھے) راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی (زبردست) لعنت کر۔

الغرض جو لوگ خود بھی گمراہ ہوں اور اپنے اہل وعیال کو بھی گمراہ کریں وہ قیامت کے روز بڑے نقصان میں ہوں گے (لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ) ان کے لئے ان کے اوپر آگ کے لحاف ہوں گے اور ان کے نیچے (آگ کے) بچھونے ہوں گے یعنی ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہوگی، اوپر بھی آگ، نیچے بھی آگ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ، وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

(الاعراف۔ ۴۱)

ان کے لئے بچھونے بھی جہنم (کی آگ) کے ہوں گے اور اوپر سے اوڑھنے کے کپڑے بھی جہنم (کی آگ) کے ہوں گے، ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

آگے فرمایا (ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ، يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ) اس عذاب سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (تو) اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو۔

اوپر بھی آگ، نیچے بھی آگ، یہ بڑا سخت عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ڈرا رہا ہے تاکہ بندے عذاب کی شدت کو محسوس کریں، اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچ کر اس عذاب سے بچ جائیں۔

مشرکین کے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے موحدین کے اجر وثواب کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ) جو لوگ بت پرستی سے بچ گئے اور (صرف اللہ سے لو لگائی اور ہر مصیبت میں) اللہ ہی کی طرف رجوع کیا تو ان کے لئے خوشخبری ہے تو (اے رسول) آپ میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے (اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ) جو (یہی نہیں کہ شرک سے بچتے ہیں بلکہ ان میں یہ بھی خوبی ہے کہ) کلام (الٰہی) کو غور سے سنتے ہیں اور اس کی بہترین باتوں کی پیروی کرتے ہیں (اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ) یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ راہ راست پر چلا کر منزل مقصود پر پہنچا دیتا ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں (کہ دنیا کی چند روزہ

زندگی کی خاطر اپنی آخرت کی دائمی زندگی کو نہیں بگاڑا) (اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ، اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ) تو (اے رسول، جس شخص نے اپنی اخروی زندگی کو بگاڑ لیا اور) جس پر اللہ کے عذاب کا وعدہ سچ ثابت ہو گیا (اور اس وعدہ کے مطابق وہ دوزخ میں داخل ہو گیا) تو کیا آپ اس کو جو دوزخ میں (پہنچ چکا) ہو (دوزخ سے) نجات دے سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے وعدۂ عذاب کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ، وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ○

(الرعد - ۳۴)

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے (اور آخرت کی زندگی میں بھی عذاب ہے) اور آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) زیادہ دردناک ہے (وہاں) ان کے لئے اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ، وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ○

(الرعد - ۱۱)

اور جب اللہ کسی قوم کو مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے تو پھر وہ مصیبت ٹل نہیں سکتی اور نہ اللہ کے علاوہ کوئی ان لوگوں کی مدد کر سکتا ہے۔

مشرکین کا انجام بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے اجر و ثواب کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ) لیکن جو لوگ (دنیا کی زندگی میں) اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے (جنت میں) بالاخانے ہوں گے، ان بالاخانوں کے اوپر (اور) بالاخانے بنے ہوں گے۔ ان بالاخانوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (وَعْدَ اللّٰهِ، لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ) (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ (اپنے) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا (متقیوں کو وعدہ کے مطابق جنت کے بالاخانے ملیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ○ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ○

(اقتربت الساعۃ - ۵۴ و ۵۵)

بے شک متقی لوگ باغوں اور نہروں میں (شاداں و فرحاں) ہوں گے۔ با اقتدار بادشاہ کے ہاں ایک سچے اور (باعزت) مقام میں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں سے اللہ

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

(التوبۃ ۔ ۷۲)

نے ایسے باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور دائمی (سرسبز و شاداب رہنے والے) باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات کا بھی وعدہ کیا ہے (وہاں اللہ ان سے راضی ہو گا) اور اللہ کی رضاء تو سب سے بڑی (نعمت) ہے (اور) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ○ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا، وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا، وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

(لقمٰن ۔ ۸، ۹)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے نعمتوں کے باغات ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے (وہ ضرور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا) اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ○ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا، حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○

(الفرقان ۔ ۷۵، ۷۶)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر و استقامت کے بدلے (جنت کے) بالا خانے دئے جائیں گے۔ ان میں وہ (آپس میں اور فرشتوں سے) دعاء و سلام کے ساتھ ملاقات کریں گے ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بالا خانے (بہت) اچھی قرار گاہ اور (بہت اچھی) جگہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا یَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَآءِ لَا یَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ (صحیح بخاری

جنت میں رہنے والے لوگ اپنے سے بلند گھر والوں کو اوپر اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم (اس) چمکتے ستارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کنارے پر مشرق میں یا مغرب میں صبح کے وقت باقی رہ جاتا ہے۔ یہ فرقِ منازل ان کے آپس کے فرقِ مراتب کی وجہ سے ہو گا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، یہ انبیاء کے مقام ہوں گے اور کوئی ایسے (بلند) مقام پر

کتاب بدء الخلق باب ما جآء فی صفة الجنة جزء ۴ ص ۱۴۵ و صحیح مسلم کتاب الجنة باب ترائی اھل الجنة اھل الغرف جزء ۲ ص ۵۳۱)

نہیں پہنچ سکے گا۔ آپ نے فرمایا انبیآء کے مقام بھی ہوں گے اور قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان مقامات کو وہ بھی حاصل کریں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیئے۔ اگر کسی جگہ اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنا ناممکن ہو تو وہاں سے کسی دوسرے مقام پر ہجرت کر کے چلے جایا کیجئے اور اس راہ میں اگر تکلیف پہنچے تو صبر کیا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کو خالص رکھیئے، اس میں کسی دوسرے کی رائے یا فتوے کو شامل نہ کیجئے۔ مسلم بنیئے، مسلم رہیئے اور کسی فرقہ وارانہ نام سے اپنے کو منسوب نہ کیجئے۔

اے ایمان والو، شرک سے بالکل بچیئے، ہر معاملہ اور مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو غور سے سُنا کیجئے اور ان پر عمل کیا کیجئے۔

اے لوگو، شرک سے توبہ کیجئے، مسلم بن جائیے، دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے مانیئے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہیئے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ
ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا
أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾
أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ
لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ
رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ، اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

ترجمہ (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل سے پانی برساتا ہے پھر زمین میں اس کے چشمے بہاتا ہے پھر اس کے ذریعہ کھیتی اگاتا ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں پھر وہ لہلہاتی ہے پھر آپ اس کو دیکھتے ہیں (کہ) زرد (ہو جاتی ہے) پھر اللہ اسے چورا چورا کر دیتا ہے بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے (۲۱) کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو پھر وہ اپنے رب کی طرف سے نور (ہدایت) پر (قائم) ہو (اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ کی نصیحت سے بے بہرہ ہو، ہرگز نہیں) تو جن لوگوں کے دل اللہ کی نصیحت سے (فائدہ حاصل نہیں کرتے بلکہ) سخت ہو گئے ہیں ان کے لئے بڑی خرابی ہے، یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں (۲۲)

معانی و مصادر (سَلَكَ، سَلْكٌ، يَسْلُكُ، سَلْكٌ وسُلُوْكٌ (ن) چلنا، داخل ہونا، داخل کرنا

(يَنَابِيْعُ) نَبَعَ، يَنْبُعُ، نَبْعٌ ونُبُوْعٌ، ونَبَعَانٌ (ن ك، س) پانی کا چشمہ سے جاری ہونا۔ (يَنَابِيْعُ = يَنْبُوْعٌ کی جمع، چشمے)

(يَهِيْجُ) هَاجَ، يَهِيْجُ، هَيْجٌ وهَيَاجٌ وهَيَجَانٌ (ض) اٹھنا اور ہلنا، اضطراب ہونا، طغیانی ہونا، لہلہانا۔

(مُصْفَرًّا) اِصْفَرَّ، يَصْفَرُّ، اِصْفِرَارٌ (باب افعلال) زرد ہونا۔

(حُطَامًا) حَطَمَ، يَحْطِمُ، حَطْمٌ (ض) توڑنا (حُطَامٌ = چورا)۔

(قَاسِيَةٌ) قَسَا، يَقْسُوْ، قَسْوٌ وقَسْوَةٌ وقَسَاوَةٌ وقَسَاءَةٌ (ن) سخت ہونا (قَاسِيَةٌ = قَاسٍ کا مؤنث، سخت)۔

تفسیر جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں ان کی عبرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً) (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل سے پانی برساتا ہے (فَسَلَكَهٗ

يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ) پھر اس کو چشموں کی صورت میں زمین پر بہا دیتا ہے (ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ) پھر اس پانی کے ذریعہ کھیتی اگاتا ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں (ثُمَّ يَهِيجُ) پھر وہ کھیتی لہلہانے لگتی ہے (اور کتنی اچھی معلوم ہوتی ہے) فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا) پھر (اے رسول) آپ دیکھتے ہیں کہ وہ (سرسبز وشاداب ہونے کے بعد) زرد ہو جاتی ہے پھر اللہ اس کو چورا چورا کر ڈالتا ہے (إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ) بے شک (کھیتی کی) اس (ابتداء و انتہاء) میں عقل مندوں کے لئے (بڑی) نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ناپائداری کو ایک تمثیل کے ذریعہ سمجھایا۔ جس طرح کھیتی اگتی ہے پھر لہلہانے لگتی ہے اور کسان اس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسی طرح انسان بھی اپنے بچپن، پھر اپنی جوانی و خوشحالی کو دیکھ دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ پھر جس طرح کھیتی زرد پڑ جاتی ہے اور چورا چورا ہو جاتی ہے اسی طرح انسان کی جوانی بڑھاپے میں تبدیل ہو جاتی ہے اور بالآخر وہ بڑھاپا بھی باقی نہیں رہتا، موت آجاتی ہے اور انسان مٹی میں مل کر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح کھیتی لہلہانے کے زمانہ میں بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے اسی طرح انسان کی زندگی بھی جوانی و خوشحالی میں بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے لیکن بالآخر جس طرح کھیتی فنا ہو جاتی ہے انسان بھی فنا ہو جاتا ہے۔ عقل مندوں کے لئے اس مثال میں ایک قسم کی عبرت ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنی جوانی اور خوشحالی میں مغرور اور سرکش نہ ہو جائے، اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی یہ جوانی اور خوشحالی ہمیشہ نہیں رہے گی۔ ایک دن آئے گا کہ اس کی یہ جوانی ختم ہو جائے گی اور پھر جو زندگی اسے ملے گی وہ دائمی ہوگی۔ عقل مند وہی ہے جو اس دائمی زندگی کی فکر کرے اور کھیتی کے کمال و زوال کو دیکھ کر اپنے کمال و زوال پر غور کرے اور آخرت کی فکر کرے دنیا کی اس عارضی زندگی کو ہی سب کچھ نہ سمجھ بیٹھے اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اس کی نادانی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ، وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا ○ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ○

(الکہف - ۴۵ و ۴۶)

اور (اے رسول) ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کیجئے۔ (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے پانی، ہم نے اسے بادل سے برسایا پھر زمین سے اگنے والی چیز اس کے ساتھ مل گئی (پھر وہ خوب پھلی پھولی) پھر وہ چورا چورا (ہو کر ایسی) ہو گئی کہ اس کو ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (اے رسول) مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی (زیب و) زینت ہیں اور

باقی رہنے والے نیک اعمال آپ کے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے (بھی) بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ، كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ، وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

(الحدید۔ ۲۰)

(اے لوگو) جان لو کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل وتماشا، (زیب و) زینت، آپس میں فخر (و مباہات) اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بڑھ جانے کی خواہش ہے، (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے اگنے والی کھیتی کسانوں کو کتنی اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ لہلہانے لگتی ہے (تو اور زیادہ خوشی کا باعث ہوتی ہے لیکن) پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو جاتی ہے، پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں تو عذاب شدید بھی ہے اور اللہ کی مغفرت اور رضوان بھی ہے، (تو اب تم خود فیصلہ کر لو کہ تمہیں کون سی چیز چاہئے) اور (اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ) دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا چند روزہ سامان ہے (اس کی خاطر آخرت کو نہ بگاڑو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ○

(الروم۔ ۷)

یہ تو (بس) دنیا کی زندگی کی ظاہری (ٹیپ ٹاپ) کو ہی (سب کچھ) سمجھتے ہیں اور آخرت (کی طرف) سے (بالکل) غافل ہیں۔

الغرض دنیا کی زندگی محض ایک دھوکہ ہے۔ اس دھوکے میں نہ آنا دانشمندی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان فرما کر انسان کی آنکھیں کھول دی ہیں اور اسے خوب غفلت سے جگا دیا ہے اب بھی وہ اپنی آنکھیں بند کر لے اور پھر اسی غفلت میں مبتلا ہو جائے اور اسلام قبول نہ کرے تو یہ اس کی بدبختی ہے (اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ

ربّہٖ) کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو پھر وہ (اسلام قبول کرکے) اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی ہدایت کے) نور پر قائم ہو (اس جیسا ہو سکتا ہے جس کا سینہ اسلام کے لئے تنگ ہوتا ہو اور وہ بدستور ضلالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہا ہو، یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ، وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ، كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(الانعام - ۱۲۶)

(ہدایت کا معاملہ سراسر توفیق الٰہی پر موقوف ہے) تو جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جس شخص کو گمراہ کرنا (یعنی گمراہ رکھنا) چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو تنگ کر دیتا ہے (اسلام کو قبول کرنا اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے، (پھر جس طرح یہ سب کچھ فطرتی قوانین کے مطابق ہوتا رہتا ہے) اسی طرح جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر (انہی فطری قوانین کے مطابق) اللہ کی طرف سے (کفر و شرک کی) ناپاکی کے ردّے پر ردّے چڑھتے رہتے ہیں۔

ہٹ دھرم اور حق پوش آدمی کا سینہ اسلام کے لئے تنگ ہوتا ہے اور سینہ کی یہ تنگی اس کی اپنی ہٹ دھرمی، حق پوشی اور تعصب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان خصائل کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے لہٰذا نتیجہ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف منسوب کر لیا ہے ورنہ حقیقت میں ہٹ دھرم آدمی اپنی گمراہی کا خود ہی ذمہ دار ہوتا ہے۔ رہا وہ شخص جس کا سینہ حق قبول کرنے کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے، وہ نہ ہٹ دھرمی کرتا ہے، نہ حق پوشی کرتا ہے اور نہ تعصب سے کام لیتا ہے تو وہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔ اس کا مقصد حق ہوتا ہے لہٰذا اس کے حصول کے لئے کسی بھی رکاوٹ کو وہ اپنے پاس نہیں آنے دیتا۔ اسلام کے لئے سینہ کا فراخ ہونا یہ اس کی نیک نیتی اور خلوص کا نتیجہ ہوتا ہے اور کیونکہ نتائج اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں لہٰذا نتائج کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ اس کے فعل کو اپنی طرف منسوب کر لیتا ہے۔

الغرض جو اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جو اسلام قبول نہیں کرتے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اسلام قبول کرنے والے روشنی میں ہوتے ہیں، اسلام قبول نہ کرنے والے ظلمات میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے والوں کے دل نرم ہوتے ہیں اور وہ جلدی سے حق کو قبول کر لیتے ہیں برخلاف اس کے اسلام کو قبول نہ کرنے والوں کے دل سخت ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایمان ان کے دل میں نہیں اترتا اور وہ حق کو قبول نہیں کرتے (فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ) تو جن لوگوں کے دل اللہ کی نصیحت سے (فائدہ حاصل نہیں کرتے بلکہ) سخت ہو گئے ہیں ان کے لئے بڑی خرابی ہے (اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ) یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم کے اس فرق کو اللہ تعالیٰ چند مثالیں دے کر واضح کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ، اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

(فاطر۔ ۱۹ تا ۲۲)

اور (اے رسول) نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے اور نہ تاریکیاں اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہ زندہ اور مُردہ (اشخاص) برابر ہو سکتے ہیں، اللہ جس کو چاہے سُنا سکتا ہے لیکن (اے رسول) آپ ان لوگوں کو جو قبر میں مدفون ہیں (کچھ) نہیں سُنا سکتے۔

مسلم اور کافر کے فرق کو واضح کرتا ہوا ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ، هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا، اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(ھود۔ ۲۴)

ان دونوں جماعتوں کی مثال اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے جیسی ہے، کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) تو پھر (اے لوگو) تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔

الغرض جب ہٹ دھرمی، ضد اور تعصب کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے تو پھر ہدایت کے راستہ پر آجانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ دل کی سختی ایمان سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(الانعام۔ ۴۴)

تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب ہمارا عذاب ان پر آیا تھا تو وہ گڑگڑاتے لیکن ان کے دل تو (اور) سخت ہو گئے اور جو اعمال وہ کر رہے تھے شیطان نے ان کو ان کی نظروں میں مزیّن کر کے دکھایا (لہٰذا وہ اپنی بداعمالیوں میں مگن ہو گئے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ، يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۔

(المآئدۃ ۔ ۱۳)

ان کے عہد و پیمان کے توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ (اللہ کے) کلمات کو ان کے (اصلی) موقع و محل سے ہٹا دیا کرتے تھے اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی انہوں نے ان باتوں کو بھلا دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ، وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

(الحدید ۔ ۱۶)

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور اس حق کے لئے جو (اللہ کی طرف سے) نازل ہوا ہے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (ان سے) پہلے کتاب دی گئی تھی پھر (جب) ان پر ایک طویل زمانہ گذر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور (اب) ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

الغرض دلوں کی سختی آخرت کے لحاظ سے بڑی نقصان دہ ہے۔

عمل

اے لوگو، دنیا کی چند روزہ بہار آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ دنیا ہی کے ہو کر رہ جائیں۔ دنیا تو محض ایک دھوکہ ہے لہذا آخرت کی زندگی کی فکر کیجئے جو دھوکہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔

اے لوگو، دل کو سخت نہ کیجئے۔ دل کو سخت کرنے والی چیزیں ضد، ہٹ دھرمی، حق پوشی اور تعصب کو دل سے نکال دیجئے۔ جب یہ چیزیں دل سے نکل جائیں گی تو دل خود بخود حق کو قبول کرنے کے لئے نرم ہو جائے گا اور حق کو قبول کرے گا۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا
مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ
جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ
يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ، وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

ترجمہ اللہ نے کتابی شکل میں بہترین کلام نازل کر دیا ہے (جس کی آیتیں) ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (اور جن میں ایک ہی مضمون) بار بار دوہرایا گیا (ہے)۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے رونگٹے (اس کتاب کو پڑھ کر یا سنکر اللہ تعالیٰ کے خوف سے) کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل اللہ کی نصیحت کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ (کلام) اللہ کی (طرف سے) ہدایت ہے، وہ جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ﴿۲۳﴾

معانی ومصادر

(مَثَانِیَ) ثَنٰی، یَثْنِیْ، ثَنْیٌ (ض) طے کرنا، روکنا (مَثَانِیَ = مَثْنٰی کی جمع، دُوْدُوْ۔

(تَقْشَعِرُّ) اِقْشَعَرَّ، یَقْشَعِرُّ، اِقْشِعْرَارٌ (باب اِفْعِلَالٌ = رباعی مزید فیہ) رونگٹے کھڑے ہونا۔

تفسیر

گذشتہ آیت میں دل کی سختی اور اس کے بُرے انجام کا ذکر تھا۔ آیت زیر تفسیر میں دل کی نرمی اور اس کے اچھے نتیجہ کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ) اللہ نے کتابی شکل میں (اپنا) بہترین کلام نازل فرمادیا ہے (جس کی آیتیں) ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (اور جس میں ایک ہی مضمون کو مختلف انداز میں بار بار) دہرایا گیا ہے (تاکہ وہ مضمون اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور دل نشین ہوجائے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ جزء اول ص۲۷۴) بے شک بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰهِ (رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ باب نوع آخر من الذکر بعد التشہد جزء اول ص۱۷۴ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۳۰۱)۔ بہترین کلام اللہ کا کلام ہے۔

قرآن مجید کی بہت سی آیتیں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور ان میں ایک ہی مضمون کو دہرایا گیا ہے۔ مثلاً اسی سورت کی آیت نمبر ۲۱ کی تفسیر میں دنیا کی بے ثباتی پر ہم چند آیات نقل کرچکے ہیں جن میں دنیا کی بے ثباتی کو مختلف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ گویا ایک ہی مضمون کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ یہ آیتیں متشابہ ہیں یعنی ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ ان تمام آیتوں کا مضمون مثانی ہے یعنی دہرایا گیا ہے۔

آگے فرمایا (تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ) جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس کتاب کو پڑھکر یا سُن کر ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، ان پر ایک قسم کی ہیبت طاری ہوجاتی ہے (ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ) پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے نرم ہوجاتے ہیں (اللہ کی طرف سے نازل شدہ نصیحت ان کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے، دل نرم ہوجاتا ہے اور فوراً نصیحت قبول کرلیتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ، لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(الانفال ۔ ۲ تا ۴)

مؤمن تو درحقیقت وہ لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جائیں اور جب اللہ کی آیات پڑھ کر ان کو سنائی جائیں تو ان کے ایمان بڑھ جائیں اور جو (صرف) اللہ پر بھروسہ کرتے ہوں، جو نماز قائم کرتے ہوں اور ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہوں یہی لوگ سچے مؤمن ہیں، ان کے لئے ان کے رب کے ہاں (بلند) درجات ہیں، مغفرت ہے اور باعزت روزی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(الحج ۔ ۳۵)

اور (اے رسول) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ (یعنی ان لوگوں کو کہ) جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جائیں، جب انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو صبر کریں، نماز قائم کریں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے رہیں۔

جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے ان کی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝

(المؤمنون ۔ ۵۷ تا ۶۱)

بے شک جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں کرتے اور جو (اللہ کے راستہ میں) دیتے ہیں جو دیتے ہیں اس کے باوجود ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کے پاس لوٹنا ہے یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور نیکیوں کے لئے (ایک

دوسرے سے) سبقت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی آیات سُنا کر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جو کیفیت ہوتی تھی اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○

(مریم ۔ ۵۹)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو نبیوں میں سے اللہ نے (اپنے) انعام (خاص) سے نوازا تھا، (یہ لوگ) اولادِ آدم میں سے (تھے)۔ ان لوگوں (کی نسل) میں سے تھے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد میں سے تھے اور یہ لوگ ان میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت دی تھی اور منتخب فرمایا تھا اور (یہ وہ لوگ تھے کہ) ان کے سامنے جب رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے تھے اور روتے رہتے تھے۔

اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئے تھے جب وہ کلام الٰہی سنتے تھے تو ان کی عجیب کیفیت ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○

(المائدہ ۔ ۸۴، ۸۵)

اور یہ لوگ جب اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو (اے رسول) آپ دیکھئے اس وجہ سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں (پھر وہ اس طرح کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے لہٰذا ہمارا نام بھی (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا ہے، ہم تو امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کریگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝

(بنی اسرآءیل- ۱۰۷ تا ۱۰۹)

اس (کتاب) سے پہلے جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا (وہ تو اس پر ایمان لاتے ہیں اور) جب یہ کتاب پڑھ کر ان کو سنائی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو گیا (وعدہ کے مطابق قرآن مجید آ گیا) اور (یہ کہہ کر) وہ (پھر) روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل (سجدے میں) گر پڑتے ہیں اور (قرآن مجید کے ذریعہ) ان کی عاجزی و انکساری اور بڑھتی چلی جاتی ہے۔

آگے فرمایا ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (یہ (قرآن مجید) اللہ کی (طرف سے ایک) ہدایت (نامہ) ہے، وہ جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے (اور جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ گمراہ کر دیتا ہے) اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

جو لوگ خلوص کے ساتھ ہدایت کے حصول میں جد و جہد کرتے ہیں وہ لوگ ہدایت کو پا لیتے ہیں اور جو لوگ حق پوشی، ہٹ دھرمی، ضد اور حسد کرتے ہیں وہ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ ہدایت اور ضلالت کا یہ اٹل قانون ہے جو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے اور یہی اس کی مشیت ہے اور اسی قانون پر ہدایت اور ضلالت کے ملنے کا انحصار ہے۔ کیونکہ خلوص کے ساتھ جد و جہد کرنے اور ہٹ دھرمی اور ضد کرنے کے نتائج اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دئے ہیں لہذا نتیجہ مقرر کرنے کے اعتبار سے لوگوں کی ہدایت اور ضلالت کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا مگر ہاں جو شخص اس کے ضابطے کے مطابق حق کو تلاش نہیں کرتا وہ حق پر نہیں آ سکتا اور نہ اسے کوئی ہدایت پر لا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۝

(البقرۃ- ۲۶)

اس کے ذریعہ اللہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے اور بہت سے لوگوں کو راہ راست بتا کر منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور اللہ اس کے ذریعہ انہی کو گمراہ کرتا ہے جو فاسق ہوتے ہیں۔

(نوٹ: اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے سورۂ فاتحہ کی آیت ۵ اور سورۂ البقرہ کی آیت ۲ و ۲۶ کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیئے، دل کو نرمی اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے معمور رکھیئے۔ کوشش کیجئے کہ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو آپ کی جلدیں اور دل نرم ہو جایا کریں۔

أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوٓءَ
الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَقِيلَ
لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ
تَكْسِبُونَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن
قَبْلِهِمْ فَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۵﴾ فَأَذَاقَهُمُ
اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا،
وَلَعَذَابُ الْأٰخِرَةِ أَكْبَرُ،
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾

ترجمہ کیا جو شخص قیامت کے دن (خود کو) عذاب کی برائی سے بچانے کے لئے اپنے چہرہ کو ڈھال بنائے (اس جیسا ہو سکتا ہے جو جنّت میں شاداں و فرحاں ہو) اس دن ظالموں سے کہا جائیگا جو عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے ان کا مزا چکھو (۲۴) جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا پھر ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوئی (۲۵) پھر اللہ نے ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزا چکھایا اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی بڑا ہے، کاش انہیں (اس بات کا) علم ہوتا (۲۶)

معانی و مصادر (خِزْیٌ) خَزِیَ، یَخْزٰی، خِزْیٌ و خَزًی (س) ذلیل ہونا (خِزْیٌ = ذلّت)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ) کیا (وہ شخص) جو قیامت کے دن (خود کو) عذاب کی برائی سے بچانے کے لئے اپنے چہرہ کو ڈھال بنائے (اس جیسا ہو سکتا ہے جو جنّت میں شاداں و فرحاں ہو، ہرگز نہیں) جسم کو عذاب سے بچانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہوگی سوائے چہرہ کے حالانکہ چہرہ ایسی چیز ہے کہ اس کو بچانے کے لئے ہاتھ، ہتھیار اور دوسری سب چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جب کوئی چیز میسّر نہیں ہوگی تو چہرہ ہی سامنے آئے گا گویا وہ دوسرے اعضاء کے لئے مثل ڈھال کے ہوگا۔ جس چیز کی سب سے زیادہ حفاظت کی جاتی تھی اُس دن وہ سب سے پہلے جل رہی ہوگی۔ (وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ) (اُس دن) گنہگاروں سے کہا جائیگا جو عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے اب ان (کی سزا کا) مزا چکھو (یہ تو آخرت کا عذاب ہوگا۔ رہا دنیا کا عذاب تو وہ بھی آکر رہے گا) (كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ) ان (کفار) سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (اپنے رسولوں کو) جھٹلایا تھا پھر ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا کہ انہیں اس جگہ سے عذاب آنے کا وہم و گمان بھی نہ تھا (فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ) پھر اللہ نے ان کو دنیا کی زندگی میں ذلت (آمیز عذاب) کا مزا چکھایا اور آخرت کا عذاب تو یقیناً اس سے (کہیں) زیادہ بڑا ہے کاش انہیں (اس بات کا) علم ہوتا (اور یہ عذاب سے بچنے کی کوشش کرتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی (اپنے رسولوں کے خلاف بڑی بڑی) تدبیریں کی تھیں، پھر (کیا ہوا) اللہ (کا عذاب) ان کے مکانوں پر ان کی بنیادوں سے آیا، پھر

يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ (النحل - ۲۶، ۲۷)

ان کے اوپر سے (مکانوں کی) چھت ان پر گر پڑی اور ایسی جگہ سے ان پر عذاب آیا کہ جہاں سے (عذاب آنے کا) انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ مزید برآں قیامت کے دن اللہ انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان سے پوچھے گا بتاؤ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے معاملہ میں تم (مؤمنین کی) مخالفت کیا کرتے تھے، (وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے البتہ) وہ لوگ جن کو علم دیا گیا تھا کہیں گے آج کے دن کی ذلت اور تباہی (سب) کافروں کے لئے ہے۔

ان آیات میں کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے اور بدستور اللہ کے رسول کو جھٹلاتے رہے تو ان پر اچانک ایسی جگہ سے عذاب آئے گا کہ انہیں اس جگہ سے عذاب آنے کا وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ یہ تو دنیا کا عذاب ہوگا اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ انہیں چاہئے کہ عذاب سے ڈریں اور ایمان لے آئیں، اسی میں ان کی خیریت ہے۔

عمل

اے لوگو! ایمان لاکر اپنے چہرہ کو دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔ ایمان نہ لانے کی صورت میں معلوم نہیں کس وقت اچانک عذاب آجائے اور آپ کو تباہ کر دے۔ پھر یہی عذاب نہیں اس کے بعد آخرت میں اس سے بھی زیادہ بڑا عذاب ہے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ
شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا
لِّرَجُلٍ، هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا،
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ

إِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ﴿۲۷﴾ (ہم نے) قرآن (کو) عربی زبان میں (اتارا ہے) اور اس میں (کسی قسم کی) کجی نہیں (رکھی) تاکہ یہ لوگ (اس کو سمجھ کر اللہ سے) ڈر جائیں ﴿۲۸﴾ (سنو) اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے، ایک شخص ہے جس (کے مالکانہ حقوق) میں کئی آدمی شریک ہیں جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں اور ایک شخص ہے کہ خالص ایک آدمی کا (غلام) ہے، کیا دونوں (غلاموں) کی حالت یکساں (ہو سکتی) ہے، (نہیں تو پھر) ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے (جس کا کوئی شریک نہیں) لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (اے رسول) بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ بھی مرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ پھر (اے لوگو) تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (تو اللہ تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے گا) ﴿۳۱﴾

معانی و مصادر (عِوَجٌ) عَوِجَ، يَعْوَجُ، عَوَجٌ (س) ٹیڑھا ہونا (عِوَجٌ = کجی) (مُتَشَاكِسُوْنَ) تَشَاكَسَ، يَتَشَاكَسُ، تَشَاكُسٌ (باب تفاعل) باہم اختلاف کرنا۔
(سَلَمٌ) سَلِمَ، يَسْلَمُ، سَلَامَةٌ و سَلَامٌ (س) نجات پانا، خالص ہونا، سلامت رہنا (سَلَمٌ = سَلَامٌ، اطاعت و فرمانبرداری، اسیر، سالم، پورا، خالص)۔
(مَيِّتٌ) مَاتَ، يَمُوْتُ، مَوْتٌ (ن) مرنا (مَيِّتٌ = مرنے والا، اس کی جمع مَيِّتَاتٌ)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ) اور (اے رسول) ہم نے لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں توحید، قیامت وغیرہ کے اثبات میں مختلف مثالیں دی ہیں اور لوگوں کی عقلوں کو جھنجوڑ کر انہیں راہ راست پر آنے کی دعوت دی ہے (قُرْاٰنًا

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ) (مزید برآں اللہ تعالیٰ نے) قرآن (کو) عربی (زبان میں اتارا ہے اور) اس میں (کسی قسم کی) کجی نہیں (رکھی) تاکہ یہ لوگ (اس کو آسانی سے سمجھ کر اللہ سے) ڈر جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ۔ (بنی اسرآءیل۔ ۹)

بے شک یہ قرآن وہ راستہ بتاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے۔

آگے فرمایا (ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ) (اے لوگو سنو) اللہ ایک مثال (اور) بیان فرماتا ہے (اور وہ یہ ہے کہ) ایک شخص ہے جس (کے مالکانہ حقوق) میں کئی آدمی شریک ہیں جو باہم ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں اور ایک شخص ہے کہ پورا خالص ایک آدمی کا (غلام) ہے، (هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا) کیا ان دونوں (غلاموں) کی حالت یکساں (ہو سکتی) ہے (نہیں تو پھر) (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے (جس کا کوئی شریک نہیں، اس کا غلام صرف اسی کا غلام ہو سکتا ہے، اس کے غلام کے مالکانہ حقوق میں کوئی اس کا شریک نہیں ہو سکتا) (بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) لیکن اکثر لوگ (اتنی معمولی بات بھی) نہیں جانتے۔

ایک غلام کے اگر کئی مختلف المزاج مالک ہوں تو غلام بڑی مصیبت میں ہوگا۔ وہ کس کس کو خوش رکھے، کس کس کی خدمت کرے اور کس کس کا حکم بجالائے، اگر کوئی ایک بات سے خوش ہوتا تو دوسرا اسی بات سے ناراض ہوتا ہے۔ ایسے غلام کی زندگی تو بڑی ضیق میں ہو جائے گی۔ برخلاف اس کے اگر کسی غلام کا مالک ایک ہو تو اسے خوش رکھنا مشکل نہ ہوگا، غلام اُسے بآسانی خوش رکھ سکتا ہے۔

ان دو غلاموں کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو دعوت دی کہ ایک آقا کے ہو جاؤ تو آرام سے رہو گے اور اگر کئی آقاؤں کو مانو گے تو مشکل میں پڑ جاؤ گے۔ ایک اللہ کو اپنا الٰہ مانو، اللہ کے علاوہ کسی کو الٰہ نہ بناؤ، اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

آگے فرمایا (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ) (اے رسول، اگر یہ توحید قبول کر کے ایمان نہیں لاتے تو ایک دن) آپ بھی مرنے والے ہیں، یہ بھی مرنے والے ہیں (ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) پھر تم (سب) قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (تو اس دن ان کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر)۔

حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں:۔

لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ

جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ

رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِىْ كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذَنْ لَشَدِيْدٌ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب تفسیر القرآن فی تفسیر سورۃ الزمر جزء ۲ ص ۲۲۸)

القیٰمۃ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنی بیشک تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ حضرت زبیر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول دنیا میں ہمارے اور کافروں کے درمیان تو جھگڑا ہوتا رہا ہے کیا (قیامت کے دن) پھر جھگڑا ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ حضرت زبیر نے کہا پھر تو یہ کام (کافروں پر) بڑا سخت ہوگا۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی مثالیں دے کر سمجھایا ہے۔ آپ ان مثالوں پر غور کیجئے۔ یہ مثالیں آپ کو راہ راست پر لانے کے لئے بڑی ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ مزید برآں قرآن مجید کے مضامین میں کہیں کجی نہیں ہے۔ قرآن مجید سیدھا اور واضح راستہ بتاتا ہے۔

اے لوگو، کئی الٰہ نہ بنائیے۔ ایک آقا کا غلام ہونا اچھا ہے یا مختلف الخیال و مختلف المزاج کئی آقاؤں کا غلام ہونا۔ ظاہر ہے کہ ایک آقا کا غلام ہونا اچھا ہے تو پھر اے لوگو صرف اللہ کو اِلٰہ مانیئے، اس کے علاوہ کسی کو الٰہ نہ مانیئے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى
اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ
جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِىْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾
لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ
عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ (اے رسول) اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس حق آئے تو اس کو جھٹلائے، کیا کافروں کے لئے دوزخ میں ٹھکانہ نہیں ہے؟ (۳۲) اور جو شخص حق لے کر آئے اور جو شخص اس کی تصدیق کرے (تو) ایسے لوگ متقی ہیں (۳۳) ان کے رب کے پاس ان کے لئے ہر وہ چیز ہوگی جو وہ چاہیں گے، نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے (۳۴) (اللہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے) کہ ان لوگوں سے ان کے برے کاموں کو جو انہوں نے کئے دُور کر دے گا (یعنی ان کی بداعمالی کو معاف کر دیگا) اور جو اچھے عمل انہوں نے کئے ان کا بدلہ انہیں عطاء فرمائے گا (۳۵)

معانی و مصادر (مَثْوًی) ثَوٰی، یَثْوِیْ، ثَوَاءٌ وثُوِیٌّ (ض) رہنا۔ مَثْوٰی = منزل، رہنے کی جگہ)۔

(اَسْوَأُ) سَاءَ، یَسُوْءُ، سَوَآءٌ (ن) بُرا ہونا

تفسیر کفار نے بہت سے معبود بنا رکھے تھے۔ وہ ان معبودانِ باطل کی عبادت بھی کرتے تھے اور ان کی نذر و نیاز بھی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى

(الزمر ۳)

اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسرے) کارساز بنا لئے ہیں (وہ ان کارسازوں کی عبادت کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ عبادت تو صرف اللہ کے لئے ہے تو وہ اس طرح جواب دیتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا، قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ، اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اور (یہ کافر) جب بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح (کرتے) پایا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں

مَالَا تَعْلَمُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۲۸)

یہی حکم دیا ہے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کی طرف ایسی بات کو منسوب کرتے ہو جس کا خود تمہیں کوئی علم نہیں (تمہارا اعتماد تو بس سُنی سُنائی باتوں پر ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا، فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ، وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○

(الانعام۔ ۱۳۷)

اور (اے رسول) یہ مشرکین اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چوپایوں میں سے اللہ کا (ایک مخصوص) حصہ مقرر کرتے ہیں، (پھر) اپنے زعم میں کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے شریکوں کا ہے، پھر (بڑی عجیب بات ہے کہ) جو شریکوں کا حصہ ہوتا ہے وہ تو اللہ کی طرف منتقل نہیں ہو سکتا اور جو اللہ کا حصہ ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ (کتنا) برا ہے وہ فیصلہ جو یہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان افتراء پردازیوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا (فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ، اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ) تو (اے رسول) اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس حق آئے تو اس کو جھٹلائے۔ کیا کافروں کے لئے دوزخ میں ٹھکانہ نہیں ہے (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں اور جو سچ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کی تکذیب کرتے ہیں یہ بہت بڑے ظالم ہیں۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا، اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ، اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○

(ھود۔ ۱۸)

اور (اے رسول) اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے، ایسے لوگ جب (قیامت کے دن) اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو گواہی دینے والے گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ، اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

(الانعام۔ ۲۱ تا ۲۴)

اپنے رب پر افتراء کیا تھا : (اے لوگو) خبردار ہوجاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر افتراء کرے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے، بیشک ایسے لوگ (کبھی) فلاح نہیں پاسکتے اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے تو (اس دن) ہم ان مشرکین سے پوچھیں گے تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن (کے الٰہ ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے۔ پھر (اس دن) ان مشرکین کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے اللہ، ہمارے رب کی قسم ہم مشرک نہیں تھے۔ (اے رسول، آپ) دیکھئے کہ کس طرح وہ اپنے اوپر جھوٹ بولیں گے، پھر اس وقت جو کچھ وہ (دنیا میں) افتراء کرتے تھے سب اُن کے پاس سے گم ہوجائے گا۔

آگے فرمایا (وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ) اور جو شخص حق لے کر آئے اور جو شخص اس کی تصدیق کرے تو ایسے ہی لوگ متقی ہوتے ہیں. (لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ، ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ) ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہوگی جو وہ چاہیں گے، نیکی کرنے والوں کا یہی صلہ ہے (لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) (اللہ نے فیصلہ کرلیا ہے) کہ ان لوگوں سے ان کے برے اعمال کو جو انہوں نے (دنیا میں) کئے تھے دور کردیگا (یعنی ان کے برے اعمال کو معاف کردے گا) اور جو اچھے عمل انہوں نے کئے تھے ان کا بدلہ انہیں عطاء فرمائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص سچ بیان کرے اور سچ کی تصدیق کرے وہ متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹادے گا اور اس کے نیک اعمال کا اسے اچھا بدلہ دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○

(محمد۔ ۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (شریعت) پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی ہے اور وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے (اللہ) ان کے گناہوں کو دور کر دے گا اور ان کی حالت کی اصلاح فرمائے گا۔

متقی کے گناہوں کی معافی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ○

(الطلاق۔ ۵)

اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس سے اس کی برائیوں کو دور کر دے گا اور اس کے لئے اجر و ثواب کو (بہت) بڑا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ، وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

(الانفال۔ ۲۹)

اے ایمان والو، اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو اللہ تمہارے لئے (حق و باطل میں) امتیاز پیدا کر دے گا، تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہاری مغفرت فرمائے گا (بے شک) اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○

(المآئدہ۔ ۶۵)

اور اگر اہل کتاب (اب بھی) ایمان لے آئیں اور پرہیز گاری اختیار کریں تو ہم ان کے گناہوں کو مٹا دیں گے اور ان کو نعمتوں کے باغات میں داخل کریں گے۔

ایمان اور عمل صالح دراصل تقویٰ ہی کا نتیجہ ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ صالح عمل کرنے والے مؤمنین کو بھی یہی خوشخبری سناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے اللہ اس کی برائیوں کو دور کر دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے

ابدًا، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

(التغابن - ۹)

نہریں بہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، (اور) یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

(العنکبوت - ۷)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم ان کے گناہ ان سے دور کر دیں گے اور جو عمل وہ (دنیا میں) کرتے تھے ان کا انہیں بہترین بدلہ دیں گے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بات منسوب نہ کیجئے، سچ بات کو نہ جھٹلائیے، سچ بات بیان کیجئے اور سچ کی تصدیق کیجئے۔ یہ چیزیں تقویٰ کی خصوصیات میں سے ہیں۔

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ

اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ
هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي
بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ
رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ
يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ
يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾
مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ
وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٤٠﴾

ترجمہ (اور اے کافرو، تم رسول کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو تو) کیا اللہ اپنے بندے (کی حفاظت) کے لئے کافی نہیں (تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) اور (اے رسول) یہ لوگ آپ کو ان (معبودوں) سے ڈراتے ہیں جو (انہوں نے) اللہ کے علاوہ (بنا رکھے ہیں (یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں) اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کو راہ راست پر چلانے والا کوئی نہیں (۳۶) اور جس کو اللہ راہ راست پر چلائے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں (اللہ ضرور ان کافروں سے رسول کو ایذاء پہنچانے کی کوشش کا بدلہ لے گا) کیا اللہ غالب اور بدلہ لینے والا نہیں ہے (۳۷) اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ نے (تو اے رسول، پھر آپ ان سے) پوچھئے بتاؤ اگر اللہ مجھے تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا جن (معبودوں) کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ اللہ کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھے رحمت سے نوازنا چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، (میرا اسی پر بھروسہ ہے) اور (صحیح معنوں میں) بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں (۳۸) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے: اے میری قوم (کے لوگو) تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو میں (اپنی جگہ پر) عمل کر رہا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا (۳۹) کہ کس پر (دنیا میں) رسوا کرنے والا عذاب اور (آخرت میں) دائمی عذاب نازل ہوتا ہے (۴۰)

معانی و مصادر

(یَحِلُّ) حَلَّ، یَحُلُّ، حَلٌّ و حَلَلٌ و حُلُوْلٌ۔
(ض، ن) اترنا، اتارنا۔

تفسیر آیات زیر تفسیر کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ ہمارے معبودوں کو برا نہ کہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی پھٹکار سے آپ تباہ و برباد ہو جائیں۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کفار نے صاف صاف کہا تھا کہ ہمارے کسی معبود کی آپ پر پھٹکار ہے یہی وجہ ہے کہ آپ بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝
(القمر - ۹)

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا، انہوں نے ہمارے بندے (نوح) کی تکذیب کی اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے اور (ہمارے بزرگوں کا) جھڑکا ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا

(کافروں نے کہا: اے ہود) ہم تو بس یہ

بِسُوْءٍ ۔

(ھود - ۵۴)

سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمہیں دیوانگی میں مبتلا کر دیا ہے (اسی لئے تم بہکی بہکی باتیں کرتے ہو)۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ڈرایا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ، قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ، وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ، وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ، اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ، فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(الانعام - ۸۱، ۸۲)

(ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی قوم ان سے بحث کرنے لگی۔ انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا کیا تم اللہ (کے معاملہ) میں مجھ سے بحث کرتے ہو؟ اس نے مجھے ہدایت دی ہے، (میں اسی سے ڈرتا ہوں) تم نے جن کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے میں ان سے نہیں ڈرتا (وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) مگر یہ کہ جو کچھ میرا رب ہی مجھے (نقصان پہنچانا) چاہے۔ علم کے لحاظ سے میرا رب ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے (تمہارے معبودوں کو تو کچھ بھی علم نہیں) تو (بتاؤ) پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ میں ان (معبودوں) سے جن کو تم نے (اللہ کا) شریک بنا رکھا ہے کیسے ڈر سکتا ہوں جبکہ تم (اس بات سے) نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں جس کی اللہ نے تم پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اگر تمہیں علم ہے تو بتاؤ ایسی صورت میں دونوں جماعتوں میں سے کون امن (وعافیت) کا زیادہ حقدار ہے۔

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ڈرایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ، وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ) (اے رسول) یہ آپ کو اللہ کے علاوہ جو (معبود انہوں نے بنا رکھے) ہیں ان سے ڈراتے ہیں تو کیا اللہ اپنے بندے (کی حفاظت) کے لئے کافی نہیں (اے رسول، یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ نے انہیں گمراہ کر دیا ہے) (وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ) اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کو

ہدایت دینے والا کوئی نہیں (وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ) اور جس کو اللہ راہ راست پر چلائے اُسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور ضلالت کے جو ضابطے بنائے ہیں انہی کے مطابق انسان ہدایت پر چلتا ہے یا گمراہ ہوتا ہے۔ جو شخص ہدایت کے ضابطوں کے مطابق عمل کرے گا وہ ہدایت پر آ جائے گا اور جو شخص ان ضابطوں پر عمل نہیں کرے گا وہ گمراہی میں پڑا رہے گا، کوئی اس کو گمراہی سے نہیں نکال سکتا۔

(نوٹ:۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے اسی صورت کی آیت ۲۳ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ) (اور اے رسول، یہ کفار جو آپ کو تکلیفیں پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں تو) کیا اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہے (وہ ضرور ان سے ان کی ایذا دہی کا بدلہ لے گا، وہ زبردست ہے اور بدلہ لینے پر قادر ہے،) (وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ) اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے (قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ) تو (اے رسول پھر) آپ ان سے) پوچھیئے کہ اگر اللہ مجھے تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا جن (معبودانِ باطل) کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ اللہ کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو (مجھ سے) دور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھے رحمت سے نوازنا چاہے تو یہ (تمہارے معبودانِ باطل) اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سوالات کا منشاء یہ ہے کہ یہ معبودانِ باطل نہ تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ رحمت الٰہی کو روک سکتے ہیں۔ یہ آسمانوں کے اور زمین کے خالق نہیں ہیں لہٰذا انہیں کوئی قدرت حاصل نہیں۔ قدرت اسی کو حاصل ہے جو خالق ہے اور جو خالق ہے وہی نفع و نقصان کا مالک ہے۔ معبودانِ باطل نہ نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نقصان کا لہٰذا ان کو پکارنا بالکل لغو اور لایعنی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ، وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ (الرعد۔ ۱۴)

حق تو یہ ہے کہ (مصیبت میں) اسی کو پکارا جائے۔ اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو یہ کافر پکارتے ہیں وہ ان کی فریاد رسی نہیں کر سکتے۔ (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے تاکہ (محض ایسا کرنے سے)

پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن پانی اس کے منہ تک (ہرگز) نہیں پہنچ سکتا، (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلانا بیکار ہے، اسی طرح) کافروں کا (اللہ کے علاوہ دوسروں کو) پکارنا بیکار ہے۔

مخلوق بے بس ہے اور خالق قادر مطلق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، قُلِ اللّٰهُ، قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ، اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ، اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ، قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

(الرعد - ۱۶)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے، بتاؤ آسمانوں کا اور زمین کا رب کون ہے، (پھر) آپ ہی کہہ دیجئے کہ اللہ۔ (پھر) ان سے پوچھئے کیا تم نے اللہ کے علاوہ ایسے کارساز بنا رکھے ہیں جو، (تمہیں تو کیا نفع، نقصان پہنچائیں گے، وہ تو) اپنے نفع، نقصان کے بھی مالک نہیں۔ (پھر اے رسول) آپ ان سے یہ بھی پوچھیے: کیا نابینا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں، کیا تاریکیاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہیں، کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے اللہ کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق بنائی ہے جس کی وجہ سے ان کو مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا (کہ کس کی بنائی ہوئی ہے)؟ آپ کہہ دیجئے (کسی نے کچھ نہیں بنایا) تمام چیزوں کا خالق اللہ ہے، وہ ایک ہے اور (سب پر) غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ○

(الفرقان - ۳)

اور (اے رسول) لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسرے الٰہ بنا لئے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ اپنے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور نہ ان کے اختیار میں مرنا ہے، نہ جینا اور نہ مر کر اٹھ کھڑا ہونا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ، وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(الانعام۔ ۱۷)

اور (اے رسول) اگر اللہ آپ کو کسی نقصان میں مبتلا کرے تو اس کو اللہ کے علاوہ دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر اللہ آپ کو خیر سے نوازے (تو وہ ایسا کر سکتا ہے کیونکہ) وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

الغرض معبودانِ باطل نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ (قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ، عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میرے لئے اللہ کافی ہے (میرا اسی پہ بھروسہ ہے) اور (صحیح معنوں میں) بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں (تمہارے خود ساختہ معبود جن سے تم مجھے ڈراتے ہو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ میری حفاظت کرنے والا ہے) (قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) (اے رسول) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم (کے لوگو) تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو، میں اپنی جگہ پر عمل کر رہا ہوں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا (مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ) (کہ) کس پہ (دنیا میں) رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پہ (آخرت میں) دائمی عذاب نازل ہوگا۔

ان آیات میں کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو دنیوی اور اُخروی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○

(الصّٰفّٰت۔ ۱۷۳ تا ۱۷۵)

اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔ تو (اے رسول) کچھ عرصہ آپ ان سے روگردانی کیجئے اور انہیں دیکھتے رہیے، یہ بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ○

(الفرقان۔ ۴۲)

اور (اے رسول) جب یہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو (اس وقت) انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستہ سے کون بھٹکا ہوا تھا۔

عمل

آسمانوں کا اور زمین کا خالق صرف اللہ تعالےٰ ہے لہذا وہی پکارے جانے کے لائق ہے۔
اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کو پکارا جاتا ہے وہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ وہ نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان لہذا ایسی ہستیوں کو پکارنا بالکل لغو ہے۔
لہذا اے لوگو، ایسی بے اختیار ہستیوں کو نہ پکاریئے۔ صرف اللہ تعالیٰ کو پکاریئے جو ہر کام پر قادر ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَٰبَ لِلنَّاسِ
بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ
وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ
وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿۴۱﴾
ٱللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ
مَوْتِهَا وَالَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ
فَيُمْسِكُ الَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا
الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ
أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
شُفَعَآءَ، قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا
لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا،
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ،
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ
اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ
إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾ قُلِ
اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا
كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ
أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا
بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

ترجمہ (اے رسول) ہم نے آپ پر لوگوں کے لئے حق کے ساتھ کتاب نازل کر دی ہے تو (اب) جو شخص ہدایت پر چلتا ہے تو اس میں اُسی کا (بھلا) ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہے اور (اے رسول) آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں (کہ ان سے زبردستی منوالیں) ﴿۴۱﴾ اللہ ہی (لوگوں کی) جانیں اس وقت بھی قبض کرتا ہے جب انہیں موت آتی ہے اور اس وقت بھی قبض کرتا ہے جب انہیں موت نہیں (بلکہ) نیند آتی ہے پھر جن جانوں پر اللہ موت کا حکم صادر فرماتا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری جانوں کو ایک وقت مقررہ تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے، اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں (اللہ کی قدرت کی بڑی) نشانیاں ہیں ﴿۴۲﴾ کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو شفاعت کا مختار بنا رکھا ہے؟ (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے اگرچہ وہ کسی بھی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ (شفاعت کے رموز کی) سمجھ بوجھ رکھتے ہوں (پھر بھی تم انہیں شفاعت کا مختار مانو گے) ﴿۴۳﴾ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے شفاعت تو سب اللہ کے اختیار میں ہے، آسمانوں میں اور زمین میں (صرف) اسی کی حکومت ہے مزید برآں تمہیں لوٹ کر بھی اسی کے پاس جانا ہے (لہٰذا بس اسی کے ہو جاؤ

اور اسی کی اطاعت کرو) (۴۴) اور (اے رسول) جب اللہ بیکتا (ولا شریک) کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہوتے ہیں اور جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں (۴۵) (اے رسول) آپ (ان لوگوں کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس طرح) دعاء کیا کریں: اے اللہ، اے آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو ہی (قیامت کے دن) اپنے بندوں کے مابین ان تمام باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں (۴۶) اور (اے رسول) اگر ان ظالموں کے پاس وہ تمام (مال ومتاع) ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی (مال ومتاع) اور ہو تو قیامت کے روز عذاب کی تکلیف سے بچنے کے لئے یہ سب (مال ومتاع) ضرور اپنے فدیہ میں دے ڈالیں گے۔ (اس دن) ان کے سامنے وہ تمام چیزیں آجائیں گی جن کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا (۴۷) ان کے اعمال کی برائیاں بھی ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ انہیں گھیر لے گا (۴۸)

معانی ومصادر

(وَكِيْلٌ) وَكَلَ، يَكِلُ، وَكْلٌ وَوُكُوْلٌ (ض) سپرد کرنا (وَكِيْلٌ = معتمد، جس پر اعتماد کیا جائے، اپنا کام جس کے سپرد کر دیا جائے۔

(اِشْمَأَزَّتْ) اِشْمِئْزَازٌ، يَشْمَئِزُّ، اِشْمِئْزَازٌ (باب اِفْعِلَّالٌ = رباعی مزید فیہ) انقباض ہونا، نفرت کرنا۔

(بَدَا) بَدَا، يَبْدُوْ، بُدُوٌّ وَبَدَاءٌ وَبَدْوٌ وَبَدَاءَةٌ (ن) ظاہر ہونا۔

(حَاقَ) حَاقَ، يَحِيْقُ، حَيْقٌ وَحُيُوْقٌ وَحَيَقَانٌ (ض) نازل ہونا، احاطہ کرنا، واجب ہونا۔

تفسیر

گذشتہ آیتوں میں گذر چکا ہے کہ کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معبودانِ باطل سے ڈراتے تھے۔ توحید کے دلائل سن کر اور لاجواب ہو کر بھی توحید کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے رسول، ان سے کہہ دیجئے کہ اچھا تو تم اپنے انجام کا انتظار کرو۔ آیاتِ زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا (اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ) (اے رسول) ہم نے آپ پر لوگوں کے لئے حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے (فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا) تو جو شخص ہدایت پر چلتا ہے تو (اس میں) اسی کا (بھلا) ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو (اس کی) گمراہی (کا وبال) اسی پہ (پڑے گا) (وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ) اور (اے رسول) آپ ان پر داروغہ نہیں (کہ زبردستی ان سے منوالیں اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں)۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کی نشانیاں بہت سی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ (اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ

فِیْ مَنَامِهَا) اللہ ہی (لوگوں کی) جانیں اس وقت بھی قبض کرتا ہے جب انہیں موت آتی ہے اور اس وقت بھی قبض کرتا ہے جب انہیں موت نہیں بلکہ نیند آتی ہے (فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی) پھر جن جانوں پر اللہ موت کا حکم صادر فرماتا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (جانوں) کو (جن کو موت نہیں آتی) انہیں ایک وقت مقررہ تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے (اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ) اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں (اللہ کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ کام کوئی نہیں کر سکتا لہذا وہ حاجت روا نہیں ہو سکتے)۔ (اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ، قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْـًٔا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ) کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو شفاعت کا مختار بنا رکھا ہے۔ (اے رسول آپ ان سے) پوچھئے کیا ایسی حالت میں بھی وہ شفاعت کے مالک ہوں گے کہ وہ کسی بھی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ وہ سمجھ بوجھ رکھتے ہوں (قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا، لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ) (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ شفاعت تو سب اللہ کے اختیار میں ہے، آسمانوں میں اور زمین میں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

(البقرۃ۔ ۲۵۵)

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ۔

(یونس۔ ۳)

(اس کے ہاں) بغیر اس کی اجازت کے کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔ وہی اللہ تمہارا رب ہے لہذا اسی کی عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○

(مریم۔ ۸۷)

(اس دن) لوگوں کو (کسی کی) سفارش کرنے کا اختیار نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰی رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○

اور (اے رسول) آپ اس (قرآن) کے ذریعہ ان لوگوں کو ڈرایئے جو (قیامت کے دن) اپنے رب کے سامنے جمع کئے جانے سے ڈرتے ہیں (اور

(الانعام۔ ۵۱) جو جانتے ہیں کہ اس دن) اللہ کے علاوہ نہ کوئی (ان کا) دوست ہو سکتا ہے اور نہ سفارش کرنے والا تاکہ (آپ کے ڈرانے سے) وہ ڈر جائیں (اور متقی بن جائیں)۔

(شفاعت کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ البقرہ کی آیت ۴۸ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)

آگے فرمایا (وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ) اور (اے رسول) جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کی جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک نشانی بتائی گئی ہے، وہ یہ کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی جائے تو ان کے دلوں میں انقباض ہوتا ہے، ان کے دل تنگ ہوتے ہیں اور وہ دل کی خوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کا ذکر نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کا بیان ان پر بار گذرتا ہے۔ وہ پسند نہیں کرتے کہ انہوں نے اپنے شرکاء کو الوہیت کا جو درجہ دے رکھا ہے، یا ان کو ان صفات سے متصف کر رکھا ہے جو صفات صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ ان کے عقیدہ پر کوئی ضرب پڑے۔ توحید کا بیان ان کے تمام شرکیہ عقائد و اعمال کا جن کو وہ خوش عقیدگی کا نام دیتے ہیں ابطال کرتا ہے تو انہیں سخت ناگوار گذرتا ہے۔

آخرت پر ایمان رکھنے والوں میں یہ بات نہیں ہوتی وہ سمجھتے ہیں کہ جب وہ قیامت کے دن اپنے خالق کے سامنے جائیں گے تو انہیں اپنے شرک کا جواب دینا ہوگا لہٰذا اس جوابدہی کے خوف سے شرک کے قریب بھی نہیں جاتے۔

آگے فرمایا (قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ) (اے رسول) آپ (ان لوگوں کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس طرح) کہیں: اے اللہ، اے آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی (قیامت کے دن) اپنے بندوں کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اگرچہ اختلافات کو ختم کرنے آتے ہیں لیکن چند لوگوں کے علاوہ تمام لوگ اپنے اختلافات پر جمے رہتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی بات نہیں مانتے۔ ایسی صورت میں اختلافات کو ختم کرنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ اب اگر اختلافات

ختم ہوسکتے ہیں تو قیامت کے دن ہی ہوسکتے ہیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا تو پھر کسی کو انکار کی مجال نہیں ہوگی۔ اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قسم کی تسلی ہے وہ یہ کہ تمام لوگوں کا اپنے اختلاف ختم کر کے آپ کی بات مان لینا ممکن نہیں لہذا آپ کو ملول نہیں ہونا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ جو چیز ممکن نہیں اس کے نہ ملنے پر ملال نہیں کرنا چاہیئے ہاں ایک وقت آئے گا کہ ان کے اختلافات کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس وقت یہ حق کو تسلیم کر لیں گے لیکن اس وقت حق کو تسلیم کرنے سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ حق کو تسلیم کرنا دنیا میں چاہیئے تھا، وہ انہوں نے نہیں کیا تو قیامت کے دن تو ان کو سزا دی جائے گی، وہ عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے (وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ) اور اگر ان ظالموں کے پاس وہ تمام (مال و متاع) ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی (مال و متاع) اور ہو تو قیامت کے روز عذاب کی تکلیف سے بچنے کے لئے یہ سب (مال و متاع) ضرور اپنے فدیہ میں دے ڈالیں گے (لیکن وہاں ان کے پاس مال و متاع نہیں ہوگا اور اگر ہو تو بھی ان سے فدیہ نہیں لیا جائے گا اور انہیں عذاب سے چھٹکارا نہیں ملے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِهٖ، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○

(آل عمران - ۹۱)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اس حالت میں مر گئے کہ وہ کافر ہی تھے تو اگر ان میں سے کوئی شخص اپنے فدیہ میں زمین بھر کر سونا دے تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ، وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ، وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○

(یونس - ۵۴)

اور اے رسول، اس دن تو یہ کیفیت ہوگی کہ اگر کسی ظالم شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں تو وہ انہیں اپنے کو (دوزخ سے) بچانے کے لئے دے ڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو (نادم ہوں گے اور اپنی) ندامت کو چھپائیں گے، پھر ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى، وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ، وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

(الرعد - ۱۸)

جن لوگوں نے اپنے رب (کو خوش کرنے) کے لئے (اس کے احکام کو) قبول کیا ان کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے اور جنہوں نے قبول نہیں کیا تو اگر (قیامت کے دن) ان کے پاس روئے زمین کی تمام دولت اور اس کے برابر اتنی ہی دولت اور ہو تو وہ اپنی نجات کے لئے سب دے ڈالیں گے (لیکن وہاں نہ دولت ہوگی اور نہ کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، وہاں تو) ان کا بہت برا محاسبہ کیا جائیگا، ان کی جگہ دوزخ ہوگی اور وہ (بہت) بُری جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(المائدۃ - ۳۶)

بے شک جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس زمین کی تمام دولت اور اتنی ہی دولت اور ہو (اور وہ چاہیں) کہ اس کے ذریعہ وہ قیامت کے دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرلیں تو وہ دولت ان سے قبول نہیں کی جائے گی بلکہ ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

ان آیات کا منشاء عذاب کی شدّت کو ظاہر کرنا ہے یعنی عذاب اتنا شدید ہوگا کہ وہ دولت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ تمام دولت دے کر عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیں گے۔

آگے فرمایا (وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ) (اس دن) ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ تمام چیزیں آجائیں گی جن کا انہیں وہم و گمان بھی نہیں تھا (وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ) ان کے اعمال کی برائیاں بھی ان پر ظاہر ہوجائیں گی اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ (عذاب) انہیں گھیر لے گا۔

کفار دنیا میں قیامت کا، حساب و کتاب کا، سزا اور جزا کا انکار کرتے تھے لیکن قیامت کے دن وہ سب چیزیں ان کے سامنے حقیقت ثابتہ بن کر آجائیں گی۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو

جائے گا کہ وہ کیسے کیسے بُرے عمل کرتے تھے لیکن اس وقت ان کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوگی اور وہ اپنی بداعمالی کی سزا بھگتیں گے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے علاوہ شفاعت کا مالک و مختار کوئی نہیں لہٰذا اس خام خیالی میں مبتلا نہ ہوں کہ فلاں بزرگ ہمیں بخشوالیں گے۔

اللہ تعالیٰ کو ایک مانیئے اور توحید کے بیان سے خوش ہوا کیجئے۔

مرنے سے پہلے اپنے بُرے اعمال سے توبہ کر لیجئے۔

فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا
ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا
قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ
بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم
مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥٠﴾ فَأَصَابَهُمْ
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ
ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَمَا هُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

ترجمہ (اے رسول) جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اپنے پاس سے اس کو کوئی نعمت دے دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے (اپنے) علم کی بدولت ملی ہے۔ (اے رسول، وہ نعمت اس کو اس کے علم کی بدولت نہیں ملی) بلکہ (وہ نعمت ہم ہی نے اس کو دی ہے لیکن بطور) آزمائش (دی ہے) لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ اس میں اللہ کی کیا مصلحت ہے) ﴿۴۹﴾ جو لوگ ان سے پہلے گذرے ہیں وہ بھی یہی کہا کرتے تھے پھر (ہوا یہ کہ) جو کام وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے وہ کام ان کے کچھ کام نہیں آئے ﴿۵۰﴾ (بلکہ) وہ اپنے اعمال کے برے نتائج میں گرفتار ہو گئے، (اسی طرح) ان لوگوں میں سے جو ظلم کر رہے ہیں عنقریب اپنے اعمال کے برے نتائج میں گرفتار ہوں گے اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکیں گے ﴿۵۱﴾ کیا انہیں نہیں معلوم کہ اللہ ہی ہے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، اس میں ایمان والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں ﴿۵۲﴾

معانی ومصادر (خَوَّلْنَا) خَوَّلَ، يُخَوِّلُ، تَخْوِيْلٌ (باب تفعیل) دینا۔

تفسیر انسان کی ناشکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ) انسان (کی بھی عجیب حالت ہے کہ اس) کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دے دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے (اپنے) علم کی بدولت ملی ہے (وہ اس کو اپنے لئے اچھا سمجھتا ہے حالانکہ وہ نعمت ناشکری کی وجہ سے اس کے لئے اچھی نہیں ہوتی) (بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ) بلکہ وہ (اس کے لئے ایک) فتنہ ہوتی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا مصلحت ہے)۔

مال فتنہ بن کر آتا ہے۔ مال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسان کی آزمائش کرتا ہے۔ اگر انسان اس مال کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو وہ آزمائش میں پورا اترتا ہے اور اگر مال کے ملنے پر وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے، اس مال کو اپنی قابلیت کا ثمرہ سمجھتا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش تو وہ آزمائش میں پورا نہیں اترتا اور دینی لحاظ سے تباہ و برباد ہو جاتا ہے لیکن عام لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ مال کی فراوانی کیا کیا خطرات لے کر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

(الانفال۔ ۲۸)

اور (اس بات کو اچھی طرح) جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہاری) آزمائش (کا ذریعہ) ہیں اور یہ کہ اللہ کے ہاں (آزمائش میں پورا اترنے والوں کے لئے) بڑا اجر ہے۔

آگے فرمایا (قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) جو لوگ ان سے پہلے گذرے ہیں وہ بھی یہی کہا کرتے تھے (لیکن جب ناشکری کی وجہ سے ان پر عذاب آیا) تو جو کچھ انہوں نے کمایا تھا وہ ان کے کچھ کام نہ آیا۔

ان گذرے ہوئے لوگوں میں سے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قارون کا ذکر فرمایا ہے۔

قارون اپنے مال و دولت پر نازاں تھا وہ اپنے مال و دولت کو اللہ کا فضل اور احسان نہیں سمجھتا تھا بلکہ بطور فخر کہتا تھا کہ یہ مال مجھے اپنی قابلیت کی بنیاد پر ملا ہے۔ اس کی یہ ناشکری اس کے آگے آئی اور وہ مال اس کے کچھ کام نہیں آیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ

بے شک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا۔ وہ (اپنی قوم کے) لوگوں پر ظلم و زیادتی کرتا تھا، ہم نے اس کو اتنے خزانے دئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک

إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ○ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ۔

(القصص ۔ ۷۶ و ۷۷)

طاقتور جماعت بھی بہ مشکل اٹھا سکتی تھی۔ جب اس کی قوم نے اس سے کہا اترا نہیں، اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور (اے قارون) اللہ نے جو مال تجھے دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کے لئے بھی کچھ فکر کر۔

قوم کی اس فہمائش کو سُن کر اس نے کہا:۔

إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي۔

(القصص ۔ ۷۸)

یہ (مال) تو مجھے میرے علم کی بدولت ملا ہے (اللہ کے فضل و رحمت سے نہیں ملا)۔

اس کے اس فخریہ کلمہ کا وبال اس پر پڑا اور وہ مع اپنے مال و متاع کے زمین میں دھسا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ، فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ○

(القصص ۔ ۸۱)

پھر ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھسا دیا تو اللہ کے علاوہ کوئی جماعت ایسی نہیں تھی جو اس کی مدد کر سکے اور نہ وہ خود ہی اپنے کو بچا سکا۔

آگے فرمایا (فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا) (بالآخر) وہ لوگ (جن کو اپنی دولت پر ناز تھا) اپنے اعمال کے برے نتیجہ میں گرفتار ہوئے (وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ) (اسی طرح) ان لوگوں میں سے وہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں عنقریب اپنے اعمال کے بُرے نتیجہ میں گرفتار ہوں گے اور یہ لوگ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکیں گے (کہ اس کو عذاب دینے سے باز رکھیں، عذاب آئے گا اور ان کو تباہ و برباد کر دے گا۔

اس آیت میں کفار مکہ کو تنبیہ کی گئی ہے۔ اگر کفار مکہ اپنی بداعمالی سے باز نہیں آئے اور مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے رہے تو جس طرح گذشتہ قوموں پر عذاب آیا ان پر بھی آئے گا اور یہ تباہ و برباد کر دئے جائیں گے۔

آگے فرمایا (أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ) (کفار کو اپنی قابلیت پر نازاں نہیں ہونا چاہئے) کیا انہیں نہیں معلوم کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے (إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ) اس میں ایمان والوں کے لئے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

دنیا میں ایسے واقعات بہت سے پیش آتے رہتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے موجب اطمینان ہوتے ہیں۔ بہت سے مالدار غریب ہو جاتے ہیں اور بہت سے غریب مالدار ہو جاتے ہیں۔ یہ واقعات ایمان

والوں کے لئے باعثِ نصیحت ہوتے ہیں۔ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ فراخی اور تنگی سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ہمیں اپنی کوششوں اور قابلیتوں پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

عمل

اے لوگو، مصیبت ہو یا راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو پکارئیے۔ فراخی ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھیئے اور اس کا شکر ادا کیجئے۔ اگر تنگی ہو تو اسی سے لو لگائیے اور اسی سے عافیت طلب کیجئے۔ فراخی اور تنگی سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنی قابلیت پر ناز نہ کیجئے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا، اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا
اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ
تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا
فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ
كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ
تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ
لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ
تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ
لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ

الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ بَلَىٰ قَدْ جَآءَتْكَ
اٰيٰتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا
عَلَى اللّٰهِ وُجُوهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ
اَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ
اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوٓءُ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦١﴾

ترجمہ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ فرماتا ہے): اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے (۵۳) اور (اے میرے بندو) قبل اس کے کہ تم پر عذاب نازل ہو اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے لئے اسلام لے آؤ (ورنہ عذاب آجانے کے بعد) پھر تمہیں (کہیں سے) مدد نہیں ملے گی (۵۴) اور (اے میرے بندو) اس بہترین (کتاب) کی جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے پیروی کرو قبل اس کے کہ اچانک تم پر عذاب نازل ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (۵۵) (پھر کہیں ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص یہ کہے اللہ کی جناب میں جو میں نے قصور کیا اس پر (صد ہزار) افسوس! (افسوس کہ) میں (اللہ کے احکام کا) مذاق ہی اڑاتا رہا (۵۶) یا یہ کہے اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا (۵۷) یا عذاب دیکھ کر یہ کہے کہ اگر ایک مرتبہ اور میرا دنیا میں جانا ہو جائے تو میں نیک بن جاؤں گا (۵۸) (اللہ فرمائے گا) کیوں نہیں (اب تو تو یہی کہے گا لیکن جب) تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں تو تو نے ان کو جھٹلایا تھا، تو نے تکبر کیا تھا اور تو کافروں میں (شامل) ہو گیا تھا (اب تیرے پچھتانے سے کچھ نہیں ہوتا) (۵۹) اور (اے رسول) جن لوگوں نے اللہ پر افتراء پردازی کی قیامت کے دن آپ دیکھیں گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے، کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ میں نہیں ہے (ضرور ہے، وہاں ان کو ان کے تکبر کی سزا مل جائے گی) (۶۰) اور (اے رسول) جو لوگ متقی ہوں گے (ان کو کامیابی حاصل ہوگی) اللہ ان کو ان کی کامیابی کی بدولت نجات دے گا، نہ انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۶۱)

معانی و مصادر (تَقْنَطُوْا) قَنِطَ، یَقْنَطُ، قَنَطٌ (س) قَنَطَ، یَقْنُطُ، قُنُوْطٌ (ن وض) قَنُطَ، یَقْنُطُ، قَنَاطَةٌ (ک) ناامید ہونا۔
(اَنِیْبُوْا) اَنَابَ، یُنِیْبُ، اِنَابَةٌ (باب افعال) رجوع کرنا۔
(بَغْتَةً) بَغَتَ، یَبْغَتُ، بَغْتٌ (ف) یکایک آنا۔
(حَسْرَتٰی) حَسِرَ، یَحْسَرُ، حَسَرٌ وحَسْرَةٌ (س) حسرت ہونا (یٰحَسْرَتٰی = ہائے افسوس)۔
(فَرَّطْتُّ) فَرَّطَ، یُفَرِّطُ، تَفْرِیْطٌ (باب تفعیل) کوتاہی کرنا، کمی کرنا۔
(جَنْبُ) جَنَبَ، یَجْنُبُ، جَنْبٌ (ن) مشتاق ہونا، جھکنا، دفع کرنا، دور کرنا (جَنْبٌ = پہلو، طرف)۔
(سَاخِرِیْنَ) سَخِرَ، یَسْخَرُ، سَخَرٌ، سُخْرٌ وسَخْرٌ وسُخْرٌ وسُخْرَةٌ ومَسْخَرٌ (س) مذاق کرنا۔
(کَرَّةً) کَرَّ، یَکُرُّ، کَرٌّ وکُرُوْرٌ (ن) لوٹنا۔
کَرَّ، یُکَرِّرُ، تَکْرِیْرٌ (ن) لوٹانا، حملہ کرنا (کَرَّةٌ = ایک مرتبہ لوٹنا، ایک حملہ)۔
(مَفَازَةً) فَازَ، یَفُوْزُ، فَوْزٌ (ن) کامیاب ہونا (مَفَازَةٌ = کامیابی)۔

شان نزول

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْا اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَنَزَلَ قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الزمر جزء ۶ ص۱۵۷ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ جزء اول ص۶۳)

کچھ مشرکوں نے بہت سے قتل کئے تھے اور زنا بھی بہت کیا تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو آپ فرماتے ہیں اور جس دین کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں وہ اچھا ہے اگر آپ ہمیں یہ بتائیں کہ جو گناہ ہم کر چکے ہیں وہ (اسلام قبول کرنے سے) معاف ہو جائیں گے (تو ہم آپ کی دعوت پر غور کریں) اس وقت (سورۃ فرقان کی یہ آیت) نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ (اور سورۃ زمر کی یہ آیت نازل ہوئی) قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

تفسیر

مندرجہ بالا حدیث میں کئی آیتوں کا شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند آیتیں سورہ فرقان کی ہیں اور چند آیتیں سورہ زمر کی ہیں۔

سورۂ فرقان کی آیات درج ذیل ہیں:۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ، وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ

اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو نہیں پکارتے اور نہ کسی ایسے نفس کو قتل کرتے ہیں جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور وہ جو زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے وہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔ قیامت کے دن اس کے لئے عذاب کو دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلیل و خوار ہو کر ہمیشہ رہے گا مگر جو توبہ کرلے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتا رہے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ

مُتَابًا ○

(الفرقان ۔ ۶۸ تا ۷۱)

نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے اور جو شخص توبہ کرے اور (پھر) نیک عمل کرتا رہے تو یقیناً وہی (صحیح معنوں میں) اللہ سے توبہ کرتا ہے۔

سورۂ زمر کی آیتیں جو اس وقت نازل ہوئیں وہی ہیں جو زیرِ تفسیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ، اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ) (اے رسول) کہہ دیجئے (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اے میرے (وہ) بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا، بے شک وہ بہت معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

سورۂ فرقان کی آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی نے شرک بھی کیا ہے، کسی کو ناحق قتل بھی کیا ہے اور زنا بھی کیا ہے تو اگر وہ توبہ کرلے، ایمان لے آئے اور عمل صالح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ نہ صرف معاف کر دے گا بلکہ ان کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا (اس لئے کہ) اللہ بہت معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

آیت زیرِ تفسیر میں بھی گناہوں کی معافی کی بشارت ہے اور آخر میں وہی الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے لہٰذا اس کے شایانِ شان یہی ہے کہ وہ اپنے بندوں کو معاف کرتا رہے اور ان پر رحم و کرم کی بارش کرتا رہے مگر شرط یہی ہے کہ وہ توبہ کرلیں، ایمان لے آئیں اور توبہ کرنے کے بعد عمل صالح کریں۔ الغرض گناہوں کی معافی کی شرط ایمان اور عمل صالح کو قرار دیا۔

گناہوں کی معافی کی خوشخبری کافروں کو دی جا رہی ہے۔ کافر بھی اگر اپنے کفر سے توبہ کرلیں، ایمان لے آئیں اور عمل صالح کریں تو ان کو ناامید نہیں ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ انہیں بھی معاف کر دے گا۔ توبہ اگر صحیح معنوں میں کرلی جائے تو یہ ایک ایسا فعل ہے کہ اس کے بعد تمام گناہ حتیٰ کہ شرک و کفر تک معاف ہو جاتے ہیں۔ ہاں کافر اگر توبہ نہ کرے اور اسی حالت میں مر جائے تو پھر اس کے لئے بخشش کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ، اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ (یوسف ۔ ۸۷)

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت سے تو بس کافر ناامید ہوتے ہیں۔

آیت زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے ناامید ہونے کی ممانعت فرمادی گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ناامید ہونے کو حرام کر دیا لہٰذا اب اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے تو گویا وہ اس آیت کا منکر ہے اور کیونکہ کسی بھی آیت کا انکار کرنا کفر ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ ہر شخص کو امید رکھنی چاہیئے کہ اگر وہ صحیح معنی میں توبہ کرے گا یعنی ایمان لے آئے گا، برے اعمال جو پہلے کرتا تھا انہیں چھوڑ دے گا اور ان کی جگہ اچھے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلٰى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلٰى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلٰى

تم سے پہلے (زمانے میں) ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اس نے دریافت کیا کہ اس زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے کہا ایک راہب ہے (جو سب سے زیادہ عالم ہے)۔ وہ شخص اس کے پاس گیا اور اس سے کہا میں نے ننانوے قتل کئے ہیں میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو قتل پورے کر دئے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا سب سے بڑا عالم زمین پر کون ہے۔ لوگوں نے ایک عالم کو بتایا۔ وہ اس کے پاس گیا اور کہا میں نے سو قتل کئے ہیں میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس نے کہا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کونسی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں لوٹ کر نہ آ، یہ برا ملک ہے۔ پھر وہ اس ملک کی طرف چلا۔ جب آدھے راستہ میں پہنچا تو اس کو موت آ گئی۔ اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت

أَيَّتُهُمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى (وَفِي رِوَايَةٍ أَقْرَبُ) مِنْهُمَا بِشِبْرٍ، فَجُعِلَ الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ۔
(صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ جزء ۲ صفحہ ۳۹۹)

کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرکے اللہ کی طرف رجوع کرکے آرہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں وہاں آیا تو انہوں نے اسے فیصلہ کرنے کے لئے ثالث مقرر کیا۔ اس نے کہا دونوں زمینوں سے (اس کی لاش تک کا) فاصلہ ناپو اور جس زمین کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے (فرشتوں نے جب فاصلہ) ناپا تو وہ اس زمین سے جس زمین کا ارادہ کرکے وہ نکلا تھا بقدر ایک بالشت زیادہ قریب تھا۔ الغرض رحمت کے فرشتوں نے اس کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ (صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب قبول من الذنوب وان تکررات الذنوب والتوبۃ جزء ۲ صفحہ ۳۹۵)

ایک بندہ نے گناہ کیا اور کہا کہ اے اللہ میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے میرے رب میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے میرے رب میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ (اے بندے)

اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ
الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ
مَھْلَکَۃٍ مَعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ
وَشَرَابُہٗ فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ
ذَھَبَتْ فَطَلَبَھَا حَتّٰی اَدْرَکَہُ الْعَطَشُ
ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِیَ الَّذِیْ کُنْتُ
فِیْہِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ
عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ وَ
عِنْدَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَطَعَامُہٗ
وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ
الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ ھٰذَا بِرَاحِلَتِہٖ
وَزَادِہٖ (صحیح مسلم کتاب التوبۃ
باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا
جزء۲ صـ۳۴۹)

اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندہ کی توبہ سے اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بے آب وگیاہ ہلاکت خیز میدان میں سو جائے اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو۔ جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پائے پھر اس کو تلاش کرے یہاں تک کہ پیاسا ہو جائے پھر کہے میں جہاں سے آیا تھا وہیں لوٹ جاؤں اور وہیں مر جاؤں۔ پھر مرنے کے لئے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھے پھر جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پائے اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کو مؤمن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا حرام ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کرنا بھی حرام ہے۔

حضرت جندبؓ فرماتے ہیں :۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ
اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَّاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ
ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ
فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ
عَمَلَکَ اَوْکَمَا قَالَ (صحیح مسلم
کتاب البر باب النھی عن تقنیط
الانسان من رحمۃ اللہ تعالٰے
جزء۲ صـ۳۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو میری قسم کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے اس کو بخش دیا اور تیرے اعمال کو ضائع کر دیا۔

آگے فرمایا (وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ) اور (اے میرے بندو) قبل اس کے کہ تم پر عذاب نازل ہو اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے لئے اسلام لے آؤ (ورنہ عذاب آجانے کے بعد) پھر تمہیں (کہیں سے) مدد نہیں ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے مراد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اس کی رضاء کی خاطر اسلام لے آؤ۔

جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا ہے تو وہ پہلے اپنے کفر و شرک سے توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرنے کا عہد کرتا ہے اور پھر نیک عمل بھی کرتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ گناہوں کی معافی کی امید کی جاتی ہے۔ الغرض اسلام لانے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ ۱/۷۳)

کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد پہلے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

کیونکہ اسلام لانے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَاَسْلِمُوْا لَهٗ) اور (اے میرے بندو، خالص طور پر) اللہ کے لئے اسلام لاؤ (یہ نہ سمجھو کہ اب تمہارے گناہ معاف ہی نہیں ہو سکتے۔ ضرور معاف ہو سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اسلام قبول کرو، اگر اسلام قبول نہیں کرو گے تو پھر عذاب آئے گا اور کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا)۔

ان آیات میں کفار کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ کہہ کر دی گئی ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، اسلام قبول کرتے ہی تمہارے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مزید برآں آیت زیر تفسیر میں دھمکی بھی دی گئی ہے کہ اگر تم نے اسلام قبول نہیں کیا تو تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور پھر تمہیں کہیں سے کسی بھی قسم کی مدد حاصل نہیں ہو سکے گی۔

آگے فرمایا (وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ) اور (اے میرے بندو، اسلام قبول کرنے کے معنی یہ ہیں کہ) تم اس بہترین (کتاب) کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے پیروی کرو قبل اس کے کہ اچانک تم پر عذاب واقع ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس آیت میں کفار کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر تم نے اسلام قبول کر کے قرآن مجید کی پیروی نہ کی تو تم پر اچانک عذاب واقع ہو جائے گا۔ عذاب کے آنے کی تم کو پہلے سے خبر نہیں ہو گی کہ عذاب کو آتا دیکھ کر توبہ کر لو۔

ایسی صورت میں تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ پہلے سے توبہ کرلو (اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ) (بعد میں ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص یہ کہے: اللہ کی جناب میں جو میں نے کوتاہی کی اس پر افسوس! بے شک میں (اللہ کی آیات کا) مذاق اڑاتا رہا (میں ہی قصوروار ہوں) (اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ) یا یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا (اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ) یا عذاب دیکھ کر یہ کہے اگر ایک مرتبہ اور دنیا میں میرا جانا ہو جائے تو میں نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔

مجرم عذاب دیکھنے کے بعد اپنی بداعمالی پہ پچھتائے گا لیکن اس وقت پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا (بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ) (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیوں نہیں (اب تو تو یہی کہے گا لیکن جب) میری آیتیں تیرے پاس پہنچی تھیں تو تو نے ان کو جھٹلایا تھا، تو نے تکبر کیا تھا اور تو کافروں میں (شامل) ہو گیا تھا (وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ) اور (اے رسول) جن لوگوں نے اللہ پر افتراء پردازی کی آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوں گے (اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ) (اور اے رسول، آخر ان لوگوں نے کیا سمجھ رکھا ہے) کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ، مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ، كَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا، اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(یونس - ۲۷)

اور جن لوگوں نے (دنیا میں) برے کام کئے تو (ان کے) برے کام کا بدلہ برائی کے برابر ہی دیا جائے گا، ان کے چہروں پر ذلت چھا رہی ہوگی، ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ان کے چہروں پہ (سیاہی اس طرح چھا رہی ہوگی) گویا (ان پر) رات کے تاریک ٹکڑے اڑھا دئے گئے ہیں، یہ لوگ اہل دوزخ ہوں گے (اور دوزخ) میں ہمیشہ رہیں گے۔

آگے فرمایا (وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) اور (اے رسول) جو لوگ متقی ہوں گے اللہ ان کو ان کی کامیابی کے ساتھ نجات دیگا (نہ وہ دوزخ میں جائیں گے) نہ انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ○

بے شک متقیوں کے لئے کامیابی ہے۔

(عم یتساءلون ۔ ۳۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ○ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ○

اور تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گذرے، یہ (ایک ایسا امر) ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور (اس کا پورا کرنا) آپ کے رب نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے پھر ہم متقی لوگوں کو (دوزخ سے) نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں دوزانو بیٹھا ہوا چھوڑ دیں گے۔

(مریم ۔ ۷۱ و ۷۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ كَذٰلِكَ ، وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○

(الدخان ۔ ۵۱ تا ۵۷)

متقی امن کے مقام میں ہوں گے، باغوں میں اور چشموں میں شاداں و فرحاں زندگی گذاریں گے) سندس اور استبرق کا لباس پہنے وہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (متقیوں کو ہم) اسی طرح (جزاء دیا کرتے ہیں)۔ ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔ وہاں وہ امن کے ساتھ ہر قسم کے میوے منگا (منگا کر) کھائیں گے، پہلی موت کے علاوہ (جس کا مزا وہ دنیا میں چکھ چکے) اب وہ وہاں (کسی اور) موت کا مزا نہیں چکھیں گے۔ اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوئیے۔ توبہ کیجئے اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا۔

اے لوگو، اسلام قبول کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیگا۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۖ وَّهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ
مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ اَفَغَیْرَ
اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْۤ اَعْبُدُ اَیُّهَا
الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ
وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَىِٕنْ
اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ
الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

ترجمہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق اور وہی ہر چیز پر نگران ہے (٦٢) آسمانوں کے اور زمین کے (خزانوں کی) کنجیاں اسی کے پاس ہیں (لہذا جو کچھ مانگنا ہو اسی سے مانگو) اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں (٦٣) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے نادانو، کیا تم مجھے یہ حکم دیتے ہو کہ میں اللہ کے علاوہ دوسروں کی پرستش کروں (٦٤) اور (اے رسول) آپ کی طرف (بھی یہی وحی کی گئی ہے) اور آپ سے پہلے جو رسول (بھیجے گئے تھے) ان کی طرف بھی یہی وحی کی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے (٦٥) (اے رسول، کسی کی عبادت نہ کیجئے) بلکہ اللہ (اکیلے) کی عبادت کیجئے اور (اس کے) شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیے (٦٦)

معانی و مصادر (مَقَالِيْدُ) مَقَالِيْدُ = مِقْلَادٌ کی جمع، کنجیاں۔
(لَيَحْبَطَنَّ) حَبَطَ، يَحْبَطُ، حَبْطٌ وحُبُوْطٌ (س) رائیگاں ہونا۔

تفسیر توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ) اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر نگران ہے۔
اللہ اکیلا خالق ہے اور وہی اکیلا ہر چیز کی نگرانی کر رہا ہے۔ کائنات کا پورا نظام اس کے ہاتھ میں ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ، يُدَبِّرُ الْاَمْرَ، مَا مِنْ شَفِيْعٍ

(اے لوگو) بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ گر ہوا، وہی ہر کام کی تدبیر کرتا

اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ، اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

(یونس۔ ۳)

ہے، (اس کے ہاں) بغیر اس کی اجازت کے کوئی سفارش نہیں کرسکتا۔ وہی اللہ تمہارا رب ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو، اے لوگو) آخر تم غور کیوں نہیں کرتے (کیا کسی اور کی بھی یہی شان ہے اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر اس کی عبادت کیوں کرتے ہو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی، یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا، وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ، اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○

(الرعد۔ ۲ و ۳)

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کر دیا جیسا کہ تم اسے دیکھتے ہو، پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا، ان میں سے) ہر ایک وقتِ مقررہ تک کے لئے گردش کر رہا ہے۔ (خبردار) اللہ ہی (کائنات کے) ہر کام کی تدبیر کرتا ہے، وہی (اپنی) آیات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہا ہے تاکہ تمہیں اپنے رب کی ملاقات کا یقین آجائے، وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کئے، (وہی ہے جس نے) زمین میں (مختلف قسم کے) پھلوں کے جوڑے بنائے، وہی رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے، (اے لوگو) غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں (اللہ کی توحید کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ، مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ، اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر رونق افروز ہوا، (اے لوگو) اس کے علاوہ نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ سفارش کا اختیار رکھنے والا تو کیا تم (پھر بھی) نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ وہی

اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○
(الٓمّٓ السجدۃ ۔ ۴، ۵)

آسمان سے (لے کر) زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے پھر ایک ایسے وقفہ میں جس کی مقدار تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے وہ کام اسی کی طرف چڑھ جاتا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے، اللہ تعالیٰ ہی مدبر ہے، کافر بھی اس بات کو تسلیم کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ، قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ، قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ، قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○
(المؤمنون ۔ ۸۴ تا ۸۹)

(اے رسول) آپ (ان سے) پوچھیے کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے (یہ سب) کس کا ہے؟ اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ)۔ یہ لوگ جواب دیں گے (یہ سب) اللہ کا ہے تو آپ ان سے پوچھیے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (اور اے رسول، آپ ان سے یہ بھی) پوچھیے بتاؤ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ یہ جواب دیں گے اللہ۔ تو آپ ان سے کہئے کہ پھر (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں (کیوں اس کے ساتھ شرک کرتے ہو اور اے رسول آپ ان سے یہ بھی) پوچھیے کہ ہر چیز کی عظیم الشان بادشاہت کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ کون ہے جو پناہ دے سکتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ۔ یہ جواب دیں گے کہ (ایسی بادشاہت تو) اللہ ہی کی ہے تو پھر آپ (ان سے) پوچھئے کہ پھر تم پر جادو کیسے ہو جاتا ہے (کہ اس اقرار کے بعد بہکی بہکی باتیں کرنے لگتے ہو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور

اللّٰہُ، فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ○ اَللّٰہُ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ
لَہٗ، اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ وَ
لَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہَا
لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ، قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ، بَلْ
اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○

(العنکبوت۔ ۶۱ تا ۶۳)

سورج کو اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، (اس بات کو تسلیم کرنے کے بعد) پھر یہ کہاں الٹے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ بادل سے پانی کون برساتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد کون زندہ کرتا ہے تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ۔ آپ کہئے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے (جو یہ کام انجام دیتا ہے) لیکن ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے نہیں (کہ جو یہ کام نہیں کر سکتے وہ مشکل کشا کیسے ہو سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَہُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ○
الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَہْدًا وَّجَعَلَ
لَکُمْ فِیْہَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ ○
وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ،
فَاَنْشَرْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا، کَذٰلِکَ
تُخْرَجُوْنَ ○ وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ
کُلَّہَا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفُلْکِ وَالْاَنْعَامِ
مَا تَرْکَبُوْنَ ○ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُہُوْرِہٖ
ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّکُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ
عَلَیْہِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا
ہٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ○

(الزخرف۔ ۹ تا ۱۳)

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہی کہیں گے کہ ان (سب) کو (اللہ) غالب اور حکمت والے نے پیدا کیا جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنا دئے تاکہ تم ان پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ سکو اور جس نے بادل سے ایک اندازے کے مطابق پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کر دیا، اسی طرح (اے لوگو، تم سب اپنی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے ہر قسم کی اشیاء پیدا کیں اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو (اور ان میں

سے ہر ایک کو تمہارے لئے مسخّر کر دیا) تاکہ تم اس کی پیٹھ پر (اطمینان سے) بیٹھ جاؤ پھر جب تم اس پر (اطمینان سے) بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور اس طرح کہو پاک ہے (وہ ذات) جس نے اس کو ہمارے لئے مسخّر کر دیا ورنہ ہم تو اس کو مسخّر نہیں کر سکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ، فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ، فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ، فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ، فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○

(یونس۔ ۳۱، ۳۲)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے کہ تم کو آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ (تمہارے کانوں اور (تمہاری) آنکھوں کا مالک کون ہے؟ کون بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور کون جاندار سے بے جان کو پیدا کرتا ہے اور کون ہے جو (کائنات کے تمام) کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ یہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ۔ تو (پھر اے رسول آپ ان سے) کہئے کہ پھر تم (اللہ سے) کیوں نہیں ڈرتے! یہی اللہ تو تمہارا ربّ برحق ہے (صرف اسی کو ربّ مانو اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ) حق (آجانے) کے بعد (اس کو نہ ماننا) گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں (اور اے مشرکین بتاؤ جب تم حق کو تسلیم کرتے ہو) تو پھر حق سے انحراف کیوں کرتے ہو۔

کافروں کے اس اعتراف کو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے سامنے بطور حجت پیش کیا ہے۔ جب خالق بھی وہی ہے اور سب کچھ کرتا بھی وہی ہے تو پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ دوسروں کو جو کچھ بھی کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

آگے فرمایا (لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ) آسمانوں کے اور زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں بھی اسی کے پاس ہیں (وہی

دے سکتا ہے، دوسروں کے پاس کیا رکھا ہے جو وہ دیں گے اور (اے رسول) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا وہ نقصان میں رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (المنٰفقون۔ ۷)

آسمانوں کے اور زمین کے تمام خزانوں کا مالک اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ (فاطر۔ ۱۳)

اور (اے لوگو) جن کو تم اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ (سبا۔ ۲۲)

(اے رسول، آپ مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ اللہ کے علاوہ جن (کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکارو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے) وہ نہ تو آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان (کی پیدائش اور انتظام) میں اللہ کے ساتھ ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

آگے فرمایا (قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ) (اے رسول) آپ (ان سے) کہئے (کہ جب سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے اور سب کچھ اسی کے قبضہ میں ہے) تو اے نادانو، کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اللہ کے علاوہ (کسی) غیر کی عبادت کروں (جس کے ہاتھ میں کچھ نہیں اس کی عبادت تو بڑی ناسمجھی کی بات ہے) (وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ) اور (اے رسول) آپ کی طرف (بھی یہی وحی کی گئی ہے) اور آپ سے پہلے جو (نبی) گذر چکے ہیں ان کی طرف بھی یہی وحی کی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور پھر تم یقیناً نقصان میں رہو گے (بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ) (اے رسول، آپ کافروں کا کہنا نہ مانیئے) بلکہ اللہ ہی کی عبادت کیجئے اور شکر گزار لوگوں میں سے ہو جایئے (اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے، آپ ایسا ہرگز نہ کیجئے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے عقیدے یا اعمال میں شرک کی آمیزش ہو گی تو اس

کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ (صحیح مسلم کتاب الزھد باب من اشرك فی عملہ غیر اللہ جزء ص ۵۹۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں (تمام) شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں (نہ مشرک سے میرا تعلق باقی رہتا ہے اور نہ اس کے مشرکانہ فعل سے)۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے، وہی ہر چیز پر نگران ہے، آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں لہٰذا صرف اسی کو پکارئیے، صرف اسی سے مانگئے، صرف اسی کی عبادت کر کے اس کے شکر گزار بندے بن جائیے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ
بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ
فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ
مَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ
اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا
هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاَشْرَقَتِ

الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ
وَجِآیْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ
قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ
نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ان کافروں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے (وہ تو اتنا عظیم الشان ہے کہ) قیامت کے دن پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور (تمام) آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ (اے رسول) جو شرک یہ کر رہے ہیں وہ اس سے پاک اور بلند و بالا ہے ﴿٦٧﴾ اور (اے رسول، جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اور زمین میں جتنے بھی ہیں سب پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سوا اس کے جس کو اللہ چاہے گا (کہ بیہوش نہ ہو)، پھر جب) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب ایک دم (قبروں سے نکل) کھڑے ہوں گے (اور حیران ہو کر ادھر اُدھر) دیکھ رہے ہوں گے ﴿٦٨﴾ اور (اے رسول، اس وقت تمام) زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی، اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا، انبیاء اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم

کا ظلم نہیں ہوگا (۶۹) اور ہر شخص کو جو عمل اس نے کئے تھے ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور (کسی شخص کا کوئی عمل ضائع نہیں ہوگا اس لئے کہ) اللہ کو جو کچھ لوگ کرتے رہے تھے اس کا بخوبی علم ہوگا (۷۰)

معانی و مصادر

(قَدَرُوْا) قَدَرَ، یَقْدِرُ، قَدْرٌ وَقَدَرٌ (ن، ض) مقدرت ہونا۔ تنگ کرنا، تعظیم کرنا۔
(قَبْضَةٌ) قَبَضَ، یَقْبِضُ، قَبْضٌ (ض) ہاتھ سے پکڑنا۔ تنگ کرنا۔ لینا (قَبْضَةٌ = مٹھی)۔
(مَطْوِیّٰتٌ) طَوٰی، یَطْوِیْ، طَیٌّ (ض) طے کرنا (مَطْوِیّٰتٌ = مَطْوِیَّةٌ کی جمع، طے کی ہوئی)۔
(صَعِقَ) صَعِقَ، یَصْعَقُ، صَعْقٌ، صَعَقٌ وصَعْقَةٌ وتَصْعَاقٌ (س) بے ہوش ہو جانا، مر جانا۔
(اَشْرَقَتْ) اَشْرَقَ، یُشْرِقُ، اِشْرَاقٌ (باب افعال) طلوع ہونا، چمکنا، روشن کرنا۔
(وُفِّیَتْ) وَفّٰی، یُوَفِّیْ، تَوْفِیَةٌ (باب تفعیل) پورا حق دینا۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

مَرَّ یَهُوْدِیٌّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا یَهُوْدِیُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ کَیْفَ نَقُوْلُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی ذِهِ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی ذِهِ وَالْمَآءَ عَلٰی ذِهِ وَالْجِبَالَ عَلٰی ذِهِ وَسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰی ذِهِ وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰی بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الزمر جزء ۲ ص ۲۴۹)

ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ہم سے کچھ بیان کرو۔ اس نے کہا: اے ابوالقاسم آپ کیا فرماتے ہیں جب اللہ آسمانوں کو اس (انگلی) پر، زمینوں کو اس (انگلی) پر، پانی کو اس (انگلی) پر، پہاڑوں کو اس (انگلی) پر اور باقی تمام مخلوق کو اس (انگلی) پر رکھ لے گا (اس نے چھوٹی انگلی سے شروع کیا پھر سلسلہ وار انگوٹھے تک پہنچ گیا) اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے)

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ) اور (اے رسول، ان کافروں نے) اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے (وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ) (وہ تو اتنا عظیم الشان اور عظیم

القدر ہے کہ) قیامت کے دن پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور (تمام) آسمان اس کے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہوئے ہوں گے (کیا کوئی اور بھی ایسی قدرت کا مالک ہے۔ ہرگز نہیں، تو پھر وہ کیسے اللہ کے شریک ہو سکتے ہیں) سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ) جو شرک یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اس سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَآئِرَ الْخَلَآئِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورہ الزمر جزء ۶ صـ۱۵۷ و صحیح مسلم کتاب صفۃ یوم القیمۃ والجنۃ والنار جزء ۲ صـ۵۱۵)

یہودیوں کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد ہم (اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہوا) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھائے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں گویا آپ نے اس عالم کی بات کی تصدیق کی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ، سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِى السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الزمر جزء ۶ صـ۱۵۸ و صحیح مسلم کتاب صفۃ القیمۃ جزء ۲ صـ۵۱۶)

اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يَطْوِى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ (صحیح مسلم کتاب صفة یوم القیمة جزء ۲ ص ۵۱۶)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبّار اور کہاں ہیں متکبرین! پھر بائیں ہاتھ پر زمینوں کو لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں جبّار کہاں ہیں، متکبرین کہاں ہیں؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرَضِيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَىْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صحیح مسلم کتاب صفة یوم القیمة جزء ۲ ص ۵۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے آسمانوں کو اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا پھر کہے گا میں اللہ ہوں پھر کبھی اپنی انگلیوں کو بند کریگا اور کبھی کھولے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ منبر نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے، میں نے سوچا کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر گرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ، كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا، اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ (الانبیآء ۔ ۱۰۴)

(اور اے رسول) جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح خطوں کا طومار لپیٹ لیا جاتا ہے (پھر) ہم نے جس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ پیدا کریں گے، (یہ) وعدہ ہے (جس کا پورا کرنا) ہم پر (لازم ہے) (اور) ہم (ایسا ضرور) کرنے والے ہیں۔

آسمان اللہ تعالیٰ کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بایاں ہاتھ نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ اَلَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر جزء ۲ ص ۱۲۱)

جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ کے پاس رحمٰن عزّ وجلّ کے داہنی جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلہ میں، اپنے اہل وعیال میں اور جس کام کے انہیں والی بنایا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں۔

اللہ کے ہاتھ سے کیا مراد ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمارے سمجھانے کے لئے بطور تمثیل ہاتھوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں مزید غور کرنے اور تاویل کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ، وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهِ، كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ○

(آل عمران۔ ۷)

(اور اے رسول) وہی ہے جس نے آپ پر (ایسی) کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں مضبوط (ہدایات وضوابط پر مشتمل) ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں اور بعض آیتیں ایسی ہیں جو متشابہ ہیں (ان کے معنی معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں) پھر (بھی) جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تاکہ اس کے حقیقی معنوں کی تلاش کریں اور کوئی فتنہ برپا کریں حالانکہ اللہ کے علاوہ نہ کوئی اس کے حقیقی معنوں کو جانتا ہے (اور نہ جان سکتا ہے) اور جن لوگوں کو علم میں رسوخ ہے وہ (متشابہ آیت کے معنوں کی تلاش میں نہیں پڑتے بلکہ وہ تو) اس طرح کہتے ہیں: "ہم اس پر ایمان لائے یہ (اور اس جیسی) تمام آیات ہمارے رب کی طرف سے (نازل ہوئی ہیں)"، (اے لوگو، خبردار ہو جاؤ، یہی عقل مند ہیں) اور عقل مند

ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ) اور (اے لوگو، جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اور زمین میں جتنے بھی ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے سوائے اُس کے جس کو اللہ (اس بے ہوشی سے بچانا) چاہے۔

اِس آیت میں "صَعِقَ" سے مراد "غشی اور بے ہوشی" ہے۔ موت نہیں ہے اس لئے کہ اگر موت مراد لی جائے تو موتیں تین ہو جائیں گی حالانکہ موتیں صرف دو ہیں :۔ ایک مجازی موت یعنی پیدائش سے پہلے عدم وجود، دوسری پیدائش کے بعد حقیقی موت۔ ان دونوں موتوں کے سلسلہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ○
(حٰمٓ المؤمن ۔ ۱۱)

(کافر) کہیں گے : اے ہمارے ربّ تو نے ہم کو دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا، ہم کو اپنے گناہوں کا اعتراف ہے تو کیا (اب ہمارے دوزخ سے) نکلنے کی کوئی سبیل ہے۔

اگر "صَعِقَ" سے موت مراد لی جائے تو پھر پیدائش کے بعد دو موتیں ہو جائیں گی حالانکہ پیدائش کے بعد صرف ایک موت ہے۔ مندرجہ ذیل دونوں آیتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پیدائش کے بعد صرف ایک موت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ○ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○
(الصّٰفّٰت ۔ ۵۷ تا ۶۰)

(جنّتی کہے گا) اور اگر (مجھ پر) میرے رب کی رحمت نہ ہوتی تو میں بھی (دوزخ کے عذاب میں) گرفتار ہوتا۔ کیا یہ بات (صحیح) نہیں کہ اب ہم (کبھی) نہیں مریں گے البتہ پہلی مرتبہ کا مرنا (تو وہ ہم مر چکے) اور کیا یہ بات (صحیح) نہیں کہ ہمیں عذاب بھی کبھی نہیں ہوگا۔ بیشک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ
الدخان ۔ ۵۶)

پہلی موت کے علاوہ (جس کا مزا وہ دنیا میں چکھ چکے) اب جنّتی وہاں (کسی اور) موت کا مزا نہیں چکھیں گے، اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

(اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ) سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا قیامت کے دن کی بے ہوشی سے بچالے گا۔ قیامت کے دن کی بے ہوشی سے بچنے والے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں گے جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے :۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

اِسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهٖ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ انما قولنا لشیء جزء ۹ ص۱۷ و صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جزء ۲ ص۲۴۵)

مسلمین میں سے ایک شخص اور یہودیوں میں سے ایک شخص کے درمیان تکرار ہوئی۔ مسلم نے کہا قسم اس ذات کی جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سارے جہان والوں میں سے منتخب فرمایا۔ یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے (حضرت) موسیٰؑ کو سارے جہان والوں میں منتخب فرمایا۔ یہ سن کر مسلم نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے ایک طمانچہ مارا۔ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ جو اس کے اور مسلم کے درمیان گذرا تھا آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن (جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو) سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر (جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو) سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا میں دیکھوں گا کہ موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) عرش کا پایا پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا وہ ان لوگوں میں داخل ہیں جن کو (اللہ نے اس آیت میں) مستثنیٰ کیا ہے۔

اس حدیث میں "اَفَاقَ، يُفِيْقُ" کے الفاظ آئے ہیں جن کا مصدر "اِفَاقَةٌ" ہے۔ اِفَاقَةٌ کے معنیٰ "افاقہ ہونا" یا "ہوش میں آنا" ہے اس لحاظ سے حدیث کے الفاظ "يَصْعَقُوْنَ" اور "صَعِقَ" سے مراد بے ہوشی ہے نہ کہ موت۔ الغرض اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آیتِ زیرِ تفسیر میں "صَعِقَ" سے مراد بے ہوشی ہے نہ کہ موت۔

آگے فرمایا (ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ) پھر جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب (ایک دم قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے (اور حیران ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○

(اقتربت الساعۃ - ۶ و ۷)

تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی فرمائیں۔ (قیامت کے دن ان کو اس کا مزا معلوم ہو جائے گا) جس دن ایک پکارنے والا ان کو ایک ناگوار بات کی طرف بلائے گا تو یہ لوگ نظریں نیچی کئے ہوئے

(اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ○

(والنازعات - ۱۳ و ۱۴)

(اے رسول) ان کا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہے) وہ تو بس (ہماری طرف سے) ایک ڈانٹ ہوگی کہ (اس کے واقع ہوتے ہی) یہ لوگ (فوراً) میدان (محشر) میں (جمع ہو جائیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ○ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُونَ ○ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُونَ ○ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ○

(الصّٰفّٰت - ۱۶ تا ۱۹)

(کافر کہتے ہیں) کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم (دوبارہ) زندہ کئے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا (بھی زندہ کئے جائیں گے)؟ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ہاں (ایسا ہی ہوگا) اور (جس دن ایسا ہوگا اس دن) تم ذلیل و خوار ہو گے۔ (اے رسول قیامت کے واقع ہونے میں کچھ دیر نہیں لگے گی) وہ تو بس ایک جھڑکی (جیسی آواز) ہوگی اور یہ سب (فوراً زندہ ہو کر حیرانی کے ساتھ) دیکھنے لگیں گے۔

آیت زیر تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ دو دفعہ صور پھونکا جائے گا۔ پہلی دفعہ صور پھونکا جائے گا تو اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سب بے ہوش ہو جائیں گے اور جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب پھر ہوش میں آجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ، وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ قَوْلُهُ الْحَقُّ، وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

(الانعام - ۷۳، ۷۴)

اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا (ان کی پیدائش بے مقصد نہیں ہے) اور جس دن وہ (قیامت سے) کہے گا کہ ہو جا تو (قیامت واقع) ہو جائے گی۔ اس کی بات سچی ہے، جس دن صور پھونکا

جائے گا اس دن اسی کی حکمرانی ہوگی، وہ پوشیدہ اور ظاہر (ہر چیز) کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا اور (ہر چیز سے) باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ، بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

(یٰسٓ ۔ ۸۱ تا ۸۳)

جس (اللہ) نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ ان (کی پہلی پیدائش) کے مثل (ان کو دوبارہ) پیدا کر دے، کیوں نہیں؟ وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ جب وہ کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام تو بس اتنا ہوتا ہے کہ اس چیز سے کہتا ہے "ہو جا" وہ چیز ہو جاتی ہے۔ تمام کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے (وہ اللہ) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف (اے لوگو) تم (سب) کو لوٹ کر جانا ہے۔

آگے فرمایا (وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ) اور (اے رسول، اس دن تمام) زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی، (ہر شخص کا) اعمال نامہ (اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا، انبیاء اور گواہ حاضر کئے جائیں گے، اور ان (سب) کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا (وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ) اور ہر شخص کو ان اعمال کا جو اس نے کئے تھے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور (کسی کا کوئی عمل ضائع نہیں ہوگا اس لئے کہ) اللہ کو ان اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کر رہے ہیں (یا کر رہے تھے) بخوبی علم ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی قدر کرو جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ وہ بہت عظیم الشان اور عظیم القدر ہے۔

اے لوگو، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کر کے اس کی شان کی ناقدری نہ کرو۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِلَىٰ جَهَنَّمَ
زُمَرًا، حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا فُتِحَتْ
أَبْوَٰبُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ
يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ
عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا، قَالُوا۟ بَلَىٰ
وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ ٱلْعَذَابِ
عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧١﴾ قِيلَ ٱدْخُلُوٓا۟
أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۷۲﴾

ترجمہ اور (اے رسول، اس دن) کافروں کی (مختلف) ٹولیاں بنا کر انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ (اس طرح چلتے چلتے) جہنم کے قریب پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ جہنم کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (اللہ کے) رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے تم کو ڈراتے۔ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں (ضرور آئے تھے) لیکن بدقسمتی سے) کافروں پر اللہ کا وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہا ﴿۷۱﴾ (پھر ان سے) کہا جائے گا جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، (اب تم) اس میں ہمیشہ رہو گے، تکبر کرنے والوں کا (بڑا) بُرا ٹھکانہ ہے ﴿۷۲﴾

معانی و مصادر (سِيقَ) سَاقَ، يَسُوقُ، سَوْقٌ وسِيَاقٌ وسِيَاقَةٌ ومَسَاقٌ (ن) ہانکنا۔

(زُمَرٌ) زَمَرَ، يَزْمُرُ، زَمْرٌ وزَمِيرٌ (ن وض) بھرنا، لکڑی میں پھونک مار کر گانا، اکسانا، پھیلانا (زُمَرٌ = زُمْرَةٌ کی جمع، جماعتیں، افواج)۔

(خَزَنَةٌ) خَزَنَ، يَخْزُنُ، خَزْنٌ (ن) جمع کرنا (خَزَنَةٌ = خَازِنٌ کی جمع۔ خزانچی)

تفسیر اوپر ذکر تھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء یا سزا دی جائے گی (وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا) اور (اے رسول، فیصلہ کے بعد) کافروں کی ٹولیاں بنا کر انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا (حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا) یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ جہنم کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے تم کو ڈراتے (قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ) وہ کہیں گے کیوں نہیں (ضرور آئے تھے) لیکن (بدقسمتی سے) کافروں پر (اللہ کا) وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہا۔

اس وعدہ سے مراد وہ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ — جو لوگ بنی آدم میں سے تیری پیروی کرینگے

مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

(الاعراف - ۱۸)

میں (تجھ کو اور ان کو اکٹھا کر کے) تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کافروں کو جہنم میں ڈال دے گا اور جہنمی جہنم کے فرشتوں سے اسی وعدہ کی طرف اشارہ کر کے اپنی بدقسمتی پر افسوس کریں گے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ، وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ○ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ، كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ○ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ، اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ○ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ، فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○

(الملك - ۶ تا ۱۱)

اور (اے رسول) جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور دوزخ بہت بری جگہ ہے۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا سنیں گے۔ وہ جوش مار رہی ہوگی۔ ایسا معلوم ہوگا گویا وہ) غیظ (و غضب کے جوش) میں پھٹنے والی ہے۔ جب کبھی اس میں کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغہ اس سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا، ہم نے اس کی تکذیب کی اور کہا اللہ نے تو کوئی چیز نازل نہیں کی، تم بڑی گمراہی میں (مبتلا) ہو۔ (پھر وہ دوزخی) کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخیوں میں (شامل) نہ ہوتے، الغرض وہ اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے، پھر اہل دوزخ کو (رحمت سے) دور (کر دیا جائے گا)۔

آگے فرمایا (قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ) (اس گفتگو کے بعد پھر ان سے) کہا جائے گا، جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اب تم) اس میں ہمیشہ رہو گے۔ الغرض تکبر کرنے والوں کا (بڑا) برا ٹھکانہ ہے۔

دوزخ کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے سے داخل ہونے والے مجرموں کی علیحدہ علیحدہ ٹولیاں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ

اللہ نے ابلیس سے فرمایا: میرے بندوں پر تو

إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○ وَإِنَّ
جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ ○ لَهَا
سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ
مَّقْسُوْمٌ ○

(الحجر۔ ۴۱ تا ۴۴)

قابو نہیں پا سکے گا البتہ گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے (ان پر تو قابو پا سکے گا) ایسے تمام لوگوں کے لئے جس جگہ کا وعدہ کیا گیا ہے وہ دوزخ ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کا ان لوگوں میں سے ایک حصّہ مقرّر ہے۔

عمل

اے لوگو، کفر سے توبہ کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے اور آپ کی تمام باتوں کی تصدیق کر کے آپ کی ہدایت کے مطابق عمل کیجئے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا
وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ
الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ
اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ

حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ
قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کو جوق در جوق جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ جنت کے داروغہ ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، خوش آمدید، تم جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ ﴿۷۳﴾ وہ کہیں گے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا اور ہم کو (اس) زمین کا وارث بنا دیا، (اب) ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں (کوئی روک ٹوک نہیں) تو (اے رسول، آپ نے دیکھا) عمل کرنے والوں کا بدلہ (کتنا) اچھا ہے ﴿۷۴﴾ اور (اے رسول، آپ اس وقت) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے اردگرد گھیرا بنائے ہوئے (کھڑے) ہوں گے۔ وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) کر رہے ہوں گے۔ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جا چکا ہوگا اور یہ کہا جا رہا ہوگا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب العلمین ہے ﴿۷۵﴾

معانی و مصادر (طِبْتُمْ) طَابَ، يَطِيْبُ، طِيْبٌ وَطَابٌ وَطِيْبَةٌ وَتَطْيَابٌ (ض) اچھا ہونا، لذیذ ہونا۔
(نَتَبَوَّأُ) تَبَوَّأَ، يَتَبَوَّأُ، تَبَوُّءٌ (باب تفعّل) مقیم ہونا۔
(حَآفِّيْنَ) حَفَّ، يَحُفُّ، حَفٌّ (ن وض) گھیر لینا۔
(حَوْلٌ) حَالَ، يَحُوْلُ، حَوْلٌ (ن) بدلنا (حَوْلٌ = اردگرد)۔

تفسیر کافروں کا حال بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے متقین کا حال بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا) اور جو لوگ (دنیا میں اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کو مختلف جماعتوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائیگا (حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ) یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ جنت کے داروغہ ان سے کہیں گے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ خوش آمدید، اب تم جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْصُقُوْنَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْأُلُوَّةُ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة جزء ۴ صـ ۱۴۳ وصحیح مسلم کتاب الجنة باب اول زمرة یدخل الجنة جزء ۲ صـ ۵۳۲)

پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔ ان کے بعد جو لوگ داخل ہوں گے وہ چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے، ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ (آپس میں) بغض ہوگا۔ ہر ایک کو دو دو بیویاں ملیں گی جن کی پنڈلی کا گودا ان کے حسن کے باعث گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا۔ جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوں گے۔ وہ نہ کبھی بیمار ہوں گے اور نہ رینٹ ان کی ناکوں سے خارج ہوگا اور نہ وہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں لوبان جلتا رہے گا۔

گذشتہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور آیات زیر تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ متقی ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ

جب جنتی لوگ جنت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو اس وقت موت کو لایا جائے گا اور دوزخ اور جنت کے درمیان

مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفة الجنة جزء ۸ ص۱۲۲ وتفسیر سورة مریم جزء ۶ ص۱۱۸ وصحیح مسلم کتاب الجنة باب النار یدخلها الجبارون جزء ۲ ص۵۳۷)

میں اس کو ذبح کر دیا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنتیو اب تم کو موت نہیں آئے گی اور اے دوزخیو اب تم کو موت نہیں آئے گی (یہ سنکر) جنتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور دوزخیوں کو رنج پر رنج ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب یدخلون الجنة سبعون الفا بغیر حساب جزء ۸ ص۱۴۱)

جنتیوں سے کہا جائے گا اے جنتیو، تم کو ہمیشہ جنت میں رہنا ہے (یہاں) موت نہیں آئے گی اور دوزخیوں سے کہا جائے گا اے دوزخیو، تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے (یہاں) موت نہیں آئے گی۔

آگے فرمایا (وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ) اور (اے رسول، جنت میں داخل ہونے کے بعد) وہ کہیں گے: سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم کو اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہم کو (جنت کی) زمین کا وارث بنایا، (اب) ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں (کوئی روک ٹوک نہیں)۔ الغرض عمل کرنے والوں کا (کتنا) اچھا بدلہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْخَیْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِی السَّمَآءِ ثَلٰثُوْنَ مِیْلًا، فِیْ كُلِّ زَاوِیَةٍ مِّنْهَا لِلْمُؤْمِنِ اَهْلٌ لَّا یَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة جزء ۴ ص۱۴۳ وصحیح مسلم کتاب الجنة باب فی صفات الجنة جزء ۲ ص۵۳۳)

(جنت کا) خیمہ کیا ہے ایک کھوکھلا موتی ہے جس کی بلندی اوپر کی طرف تیس میل ہے۔ اس کے ہر کونے میں مؤمن کے لئے ایسی بیویاں ہوں گی جن کو دوسرے نہیں دیکھ سکیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبُ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة جزء ۴ صـ۱۲۲ وصحیح مسلم کتاب الجنة جزء ۲ صـ۵۳)

جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار چلے تو سو برس تک چلتا رہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور جنت میں کمان برابر جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔

آگے فرمایا (وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) اور (اے رسول آپ قیامت کے دن) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے اردگرد گھیرا بنائے ہوئے (کھڑے) ہیں، اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) کر رہے ہیں۔ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جا چکا ہوگا اور یہ کہا جا رہا ہوگا سب تعریف اللہ رب العٰلمین کے لئے ہے۔

عمل

اے ایمان والو، اپنے رب سے ڈرتے رہیئے اور نیک عمل کرتے رہیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ حٰمٓ المؤمن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نہایت مہربان بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ② غَافِرِ الذَّنْبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ
ذِي الطَّوْلِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ،
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ
اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ
مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ
أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا
بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ
فَأَخَذْتُهُمْ، فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾
وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ
النَّارِ ﴿٦﴾

ترجمہ

حٰمٓ (۱) اس کتاب کا نزول اللہ، غالب اور علم والے کی طرف سے ہے (۲) (جو) گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور (بڑی) قدرت والا ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے (۳) اللہ کی آیات میں تو بس وہی جھگڑتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں، (کافروں کا مال و متاع ان کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں) لہٰذا (اے رسول) ان کے شہروں میں آمد و رفت (اور تاجرانہ چہل پہل) آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے (اور کہیں آپ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ وہ حق پر ہیں، نہیں، وہ حق پر نہیں) (۴) ان سے پہلے بھی قوم نوح اور ان کے بعد (بہت سی) امتوں نے (اپنے اپنے رسولوں کو) جھٹلایا تھا اور ہر امت نے اپنے رسول کے متعلق یہ ارادہ کیا تھا کہ اُسے گرفتار کر لیں، مزید برآں انہوں نے باطل (دلائل) کے ساتھ (رسولوں کے ساتھ) بحث و مباحثہ کیا تاکہ اس کے ذریعہ حق کو (اس کی جگہ سے) ہٹا دیں تو (پھر ہوا یہ کہ وہ تو رسولوں کو گرفتار نہ کر سکے) میں نے انہیں (عذاب میں) گرفتار کر لیا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا (۵) اور (اے رسول) اسی طرح (تمام) کافروں پر آپ کے رب کی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بے شک وہ دوزخی ہیں (۶)

معانی و مصادر

(ذَنْبٌ) ذَنَبَ، یَذْنِبُ، ذَنْبٌ (ن وض) پیچھے لگانا۔ ذَنْبٌ: وہ کام جس کا انجام برا ہو۔
(قَابِلٌ) قَبِلَ، یَقْبَلُ، قَبُوْلٌ وقُبُوْلٌ (س) قبول کرنا، تصدیق کرنا۔
(طَوْلٌ) طَوْلٌ = قدرت۔
(یَغُرُّ) غَرَّ، یَغُرُّ، غَرٌّ وغُرُوْرٌ (ن) دھوکا دینا۔
(یُدْحِضُوْا) اَدْحَضَ، یُدْحِضُ، اِدْحَاضٌ (باب افعال) باطل کرنا، پھسلانا۔

تفسیر

حٰمٓ۔ ح اور م یہ حروف مقطعات ہیں۔ ان کے متعلق سورۃ بقرہ کی پہلی آیت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

(تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ) اس کتاب کی تنزیل اللہ غالب اور علم والے کی طرف سے ہے (غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ) (جو) گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور (بڑی) قدرت والا ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ (الشوریٰ - ۲۵)

اور (اے رسول) وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، ان کی بداعمالیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

آگے فرمایا (مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغُرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ) اللہ کی آیات میں تو بس وہی جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں (کافروں کا مال و متاع ان کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں) لہٰذا اے (رسول) ان کی شہروں میں آمد و رفت (اور تابڑ توڑ چہل پہل) آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(سبا ۔ ۳۴ تا ۳۶)

اور (اے رسول) جس بستی میں بھی ہم نے (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا: جو چیز دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور (اے رسول، یہ کافر کہتے ہیں ہم مال اور اولاد (تم سے) زیادہ رکھتے ہیں (یہ ہمارے حق پر ہونے کی نشانی ہے) لہٰذا (آخرت میں) ہم کو عذاب نہیں ہوگا (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے: (یہ حق پر ہونے کی نشانی نہیں بلکہ) میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

(آل عمران ۔ ۱۹۶، ۱۹۷)

(اے رسول) شہروں میں کافروں کی چہل پہل آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ تو تھوڑا سا عارضی فائدہ ہے، پھر (انجام کار تو) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آگے فرمایا (كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ) (اے رسول، آپ یہ نہ خیال کریں کہ کفار آپ کی تکذیب کر رہے ہیں اس کے باوجود عیش و راحت میں ہیں، تکذیب رسول سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ تکذیب رسول سے انہیں ضرور نقصان پہنچے گا لیکن نقصان کا ایک وقت مقرر ہے۔ گذشتہ امتیں تکذیب رسول کی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہیں مثلاً) ان سے پہلے قوم نوح اور ان کے بعد اور (بہت سی) امتوں نے (اپنے اپنے رسولوں کو) جھٹلایا (وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۡ فَكَيْفَ كَانَ

عِقَابِ) (یہی نہیں بلکہ) ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو گرفتار کر لیں۔ انہوں نے باطل (دلائل) کے ذریعہ (اپنے رسولوں سے) بحث ومباحثہ بھی کیا تاکہ اس کے ذریعہ حق کو دفع کر دیں (لیکن ہوا یہ کہ وہ تو کچھ نہ کر سکے) میں نے انہیں (عذاب میں) گرفتار کر لیا پھر (دیکھئے) میرا عذاب کیسا رہا (میں نے ان کو نیست ونابود کر دیا اور وہ ناکام اور نامراد دوزخ میں داخل کر دئے گئے۔ اے رسول، اگر یہ کفار ایمان نہ لائے تو ان کا بھی یہی حشر ہوگا) (وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ اور (انہی پر کیا منحصر ہے تمام) کافروں پر اللہ کی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ بھی اسی طرح دوزخ میں داخل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ، وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ○ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ○

(الفرقان - ۳۷ تا ۳۹)

اور نوح کی قوم نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو غرق کر دیا۔ اس کے علاوہ ظالموں کے لئے ہم نے دردناک عذاب بھی تیار کر رکھا ہے اور عاد کو، ثمود کو اور کنویں والوں کو اور ان کے درمیان اور بہت سی امتوں کو (ہم نے ہلاک کر ڈالا) اور ہر جماعت کے لئے ہم نے (عبرتناک) مثالیں بیان کیں (لیکن جب وہ نہیں مانے) تو ہم نے ان سب کو ہلاک کر ڈالا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ، وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ○

(بنی اسرآءیل - ۱۷)

اور (اے رسول) نوح کے بعد ہم نے کتنی ہی امتوں کو (اسی طرح) ہلاک کر ڈالا اور آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لئے کافی ہے (اس کو کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ، دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ○

(محمد - ۱۰)

(اے رسول) کیا انہوں نے زمین میں سیر وسیاحت نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے (گذر چکے) ہیں، اللہ نے انہیں نیست ونابود کر دیا تو کیا) وہ ان کافروں (کو نیست ونابود نہیں کر سکتا

ضرور کر سکتا ہے اور اگر یہ کفر سے باز نہ آئے تو ان)
کا بھی ان ہی جیسا حال ہوگا۔

الغرض ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ گھبرائیں نہیں اور کافروں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ تکذیب سے باز نہیں آئے تو جس طرح پہلی قومیں عذابِ الٰہی سے تباہ و برباد کر دی گئیں انہیں بھی اسی طرح تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی فرما دیا ہے کہ میں کافروں سے جہنم کو بھر دوں گا اور اس کی یہ بات سچی ثابت ہو رہی ہے۔ کافر ایمان قبول نہیں کر رہے اور جوق در جوق دوزخ میں داخل ہو رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل آیات "حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ" کی تفسیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○

(الٓمٓ تنزیل ۔ ۱۳)

اور (اے رسول) اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے (میرا وہ) قول پورا ہو کر رہے گا (جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ) میں ضرور (نافرمان) جنات اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا (اگر سب کو ہدایت دے دیتا تو قول کیسے پورا ہوتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ○

(بنی اسرآءیل ۔ ۶۳)

اللہ نے (ابلیس سے) فرمایا جا (اور جو کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے کر) ان میں سے جو لوگ تیری پیروی کریں گے تو تم سب کو جہنم (میں) پوری پوری سزا (بھگتنی) ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○

(ھود ۔ ۱۱۹)

آپ کے رب کی وہ بات پوری ہو کر رہے گی (جو وہ پہلے ہی کہہ چکا ہے) کہ میں ضرور دوزخ کو جنات اور انسانوں سے بھر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ○ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ

(اللہ نے) ابلیس سے فرمایا تو پھر سچی بات (یہ) ہے اور میں سچی بات ہی کہتا ہوں کہ میں ضرور

تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

(صٓ - ۸۴، ۸۵)

تجھ سے اور ان میں سے جو بھی تیری پیروی کریں گے ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی آیات کے معاملہ میں نہ جھگڑیئے اور یہ نہ سمجھیئے کہ آپ کا مال و متاع آپ کے حق پر ہونے کی دلیل ہے۔

الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا،
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً
وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ
اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ
الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ
جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ

وَذُرِّيّٰتِهِمْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۸﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾

ترجمہ (اور اے رسول) جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے اردگرد (گھیرا باندھے ہوئے کھڑے) ہیں وہ (سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور (انسانوں میں سے) ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آئے ہیں اس طرح دعاء کرتے ہیں: اے ہمارے رب، تو (اپنی) رحمت اور (اپنے) علم کے ساتھ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے تو (اے ہمارے رب) ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کرلی اور تیرے راستہ کی پیروی کرتے رہے اور (ہمارے رب) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے ﴿۷﴾ اور اے ہمارے رب ان کو دائمی رہائش کے باغات میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور (اے ہمارے رب) ان کے آباء و اجداد، ان کی ازواج اور ان کی اولاد میں سے بھی جو نیک ہوں (ان کو بخش دے اور دائمی باغات میں داخل کر) بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے ﴿۸﴾ اور (اے ہمارے رب) ان (سب) کو (قیامت کے دن) برائیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تو نے اس دن برائیوں سے محفوظ رکھا تو تو نے اس پر (بڑا ہی) رحم (و کرم) کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے ﴿۹﴾

معانی ومصادر

(حَوْلٌ) حَالَ، یَحُوْلُ، حَوْلٌ (ن) بدلنا، پورا ہونا، گذر جانا (حَوْلٌ: اردگرد)۔
(قِ) (تَقِ) وَقٰی، یَقِیْ، وِقَایَۃٌ ووَقْیٌ (ض) بچانا (قِ: بچا)۔
(وَسِعَ) وَسِعَ، یَسَعُ، سَعَۃٌ (س وع) وسیع ہونا، گھیر لینا۔
(جَحِیْمٌ) جَحَمَ، یَجْحَمُ، جَحْمٌ (ف) روکنا، جلانا، کھولنا۔ (جَحِیْم = دوزخ)۔
(عَدْنٌ) عَدَنَ، یَعْدُنُ، عَدْنٌ وعُدُوْنٌ (ن وض) ٹھہرنا، قیام کرنا، رہنا۔
(سَیِّاٰتٌ) سَآءَ، یَسُوْءُ، سَوَاءٌ (ن) برا ہونا (سَیِّاٰتٌ ۔ سَیِّئَۃٌ کی جمع، برائیاں)۔
(صَلَحَ) صَلَحَ، یَصْلُحُ، صَلَاحٌ، صُلُوْحٌ وصَلَاحِیَۃٌ (ف، ن، ك) ٹھیک ہونا، صالح ہونا۔

تفسیر

اوپر کی آیات میں کافروں کے انجام کا ذکر تھا۔ ان آیات میں مؤمنوں کے اجر وثواب کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے اردگرد (کھڑے) ہیں وہ (ہمہ اوقات) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (وتقدیس) کرتے رہتے ہیں۔ وہ اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے دعائے مغفرت بھی کرتے رہتے ہیں (رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ) (ان کی دعاء کے الفاظ یہ ہوتے ہیں) اے ہمارے رب تو (اپنی) رحمت اور (اپنے) علم کے ساتھ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، تو (اے ہمارے رب) ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور (پھر) تیرے راستے پر چلتے رہے (اور اے ہمارے رب) ان کو دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے (رَبَّنَا وَاَدْخِلْھُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّھُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ) (اور) اے ہمارے رب (ان کو نہ صرف دوزخ کے عذاب سے بچا بلکہ) ان کو دائمی رہائش کے باغات میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور (اے ہمارے رب) ان کے آباء (واجداد)، ان کی ازواج اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں (ان کو بھی بخش دے اور دائمی باغات میں داخل کر) بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے اور (اے ہمارے رب) ان (سب) کو (قیامت کے دن) برائیوں سے محفوظ رکھ اور (اے ہمارے رب) جس کو تو نے اس دن برائیوں سے محفوظ رکھا تو تو نے اس پر (بڑا ہی) رحم (وکرم) کیا۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

① حاملانِ عرش اور دوسرے فرشتے جو عرش الٰہی کے چاروں طرف (کھڑے) ہیں اللہ تعالیٰ کی

حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور مؤمنین کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

فرشتوں کی دعاء کا ذکر ایک اور جگہ بھی آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ، اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

(الشوریٰ۔ ۵)

فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے رہتے ہیں، خبردار ہو جاؤ کہ اللہ (تو خود بھی) بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر شخص اور ہر چیز کے ساتھ شاملِ حال ہے۔ وہ تو ہر ایک کو رحمت سے نوازنے کے لئے تیار رہتا ہے اور رحمت کرتا رہتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتے ہیں اس میں ان کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ وہ حصولِ رحمت کے شرائط کو پورا نہیں کرتے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ، يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ، فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۱۵۶ و ۱۵۷)

میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے (یعنی میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لئے لکھوں گا) جو رسول، نبی امّی کی پیروی کریں گے جن (کی بشارت اور ذکرِ جمیل) کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، جو پاکیزہ چیزیں ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں اور جو ان (کی پیٹھوں) کے بوجھ اور ان (کی گردنوں) کے طوق ان سے اتار کر پھینک رہے ہیں۔ الغرض جو لوگ ان پر ایمان لائے،

ان کا احترام کیا، ان کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان پر نازل کیا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

③ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔
کوئی چیز ایسی نہیں جس کا علم اللہ تعالیٰ کو نہ ہو۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا، اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ○
(الانعام۔ ۸۱)

علم کے لحاظ سے میرا رب ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اے کافرو، (تمہارے معبودوں کو تو کچھ بھی علم نہیں) تو (بتاؤ) پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○
(الطلاق۔ ۱۲)

اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے لحاظ سے گھیر رکھا ہے۔

④ اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے پر چلنے والوں کے لئے ہمیشہ قائم رہنے والے باغات کا وعدہ فرمایا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ○ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ○
(لم یکن الذین کفروا۔ ۷ و ۸)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ (قائم) رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے، یہ (بدلہ) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ○ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ، اِنَّهٗ کَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ○

مگر جس نے توبہ کر لی، ایمان لے آیا اور نیک عمل کرتا رہا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا (یعنی وہ) بہشتہائے جاودانی (میں داخل ہوں گے) جن کا رحمٰن نے

(مریم - ۶۰، ۶۱) اپنے بندوں سے بغیر ان کو دکھائے وعدہ کیا ہے۔ بے شک اس کا وعدہ (سامنے) آنے والا ہے۔

⑤ جو شخص قیامت کی آفتوں سے بچ گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے دامن رحمت میں آگیا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

قیامت کی آفتوں سے بچ جانے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں سے کیا ہے خصوصاً ان نیک لوگوں سے جو قیامت کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں، اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور خالصۃً لوجہ اللہ مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝

(ھل اتیٰ - ۵ تا ۱۱)

بے شک (آخرت میں) نیک لوگ گلاسوں میں (ایسی شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (وہ) ایک چشمہ ہوگا جس میں سے اللہ کے بندے (شراب) پیتے رہیں گے (اور) اس کی نہریں نکال لیا کریں گے۔ (یہ اللہ کے بندے وہ لوگ ہوں گے جو) اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن کی برائی (بڑے وسیع پیمانے پر ہر طرف) پھیلی ہوئی ہوگی اور جو کھانے کی خواہش رکھتے ہوئے اپنا کھانا مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے رہتے ہیں (اور کھلاتے وقت ان سے) یہ کہہ بھی دیتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی رضاء کے لئے کھلا رہے ہیں، تم سے ہم نہ کسی بدلے کے طلب گار ہیں اور نہ کسی شکریہ کے۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا ڈر ہے جو دن کہ چہرے بگاڑ دے گا اور بڑا سخت (پریشان کن) ہوگا۔ تو اللہ ان کو اس دن کی برائی سے بچالے گا اور تروتازگی اور سرور سے ان کو بہرہ ور کرے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ
لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ
أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ
فَتَكْفُرُونَ ﴿۱۰﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا
اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ
فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى
خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ﴿۱۱﴾ ذَٰلِكُمْ
بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ
وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا، فَالْحُكْمُ

لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جن لوگوں نے کفر کیا انہیں (قیامت کے دن) پکارا جائے گا (پھر ان سے کہا جائے گا، آج جس طرح) تم اپنی جانوں پر غصہ کر رہے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ کو (تم پر) (اس وقت) غصہ آتا تھا جب (دنیا میں) تم کو ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم انکار کر دیتے تھے ﴿۱۰﴾ (کافر) کہیں گے: اے ہمارے رب تو نے ہم کو دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا، ہم کو اپنے گناہوں کا اعتراف ہے تو کیا (اب ہمارے دوزخ سے) نکلنے کی کوئی سبیل ہے ﴿۱۱﴾ (اللہ فرمائے گا نہیں، کوئی سبیل نہیں) یہ اس لئے کہ جب اللہ یکتا (ولا شریک لہٗ) کو پکارا جاتا تھا تو تم (اس کا) انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم اس کو مان لیتے تھے، تو (اب) حکم دینا اللہ ہی کے اختیار میں ہے جو بلند و بالا اور بڑائی (اور کبریائی) والا ہے ﴿۱۲﴾

معانی و مصادر (مَقْتٌ) مَقَتَ، یَمْقُتُ، مَقْتٌ (ن) غصہ ہونا، بغض رکھنا (مَقْتٌ = غصہ)۔

تفسیر گذشتہ آیات میں ایمان والوں کی کامیابی کا ذکر تھا۔ ان آیات میں کافروں کی بربادی کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَکْبَرُ مِنْ مَّقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَی الْاِیْمَانِ فَتَکْفُرُوْنَ) جن لوگوں نے کفر کیا انہیں (قیامت کے دن پکارا) جائے گا (پھر ان سے کہا جائے گا آج جس طرح) تم اپنی جانوں پر غصہ کر رہے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ کو (تم پر اس وقت) غصہ آتا تھا جب (دنیا میں) تم کو ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم انکار کر دیا کرتے تھے۔

قیامت کے دن کافر کے غم و غصہ کا یہ عالم ہوگا کہ وہ اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ○ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ، وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○

(الفرقان ۔ ۲۷ تا ۲۹)

اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ (سیدھا) راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری خرابی، کاش میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے (ایسی حالت میں) نصیحت سے منحرف کر دیا جبکہ نصیحت میرے

پاس آچکی تھی اور شیطان (کا تو یہ قاعدہ ہی ہے کہ وہ عین وقت پر) انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔

الغرض اگر کسی انسان کو ایمان کی دعوت دی جائے اور وہ اس دعوت کو ٹھکرا دے تو اس سے اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (الصف ۔ ۷)

اور (اے رسول) اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی طرف غلط بات کو منسوب کرے (خصوصاً) اس حالت میں کہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو، اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

آگے فرمایا (رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ) (کافر) جواب دیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو دفعہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا، ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو (کیا اب اس مصیبت سے) نکلنے کی کوئی سبیل ہے (ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِىَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا، فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِىِّ الْكَبِيْرِ) (اللہ فرمائے گا، نہیں، اب اس مصیبت سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں ہے) یہ اس لئے کہ جب اللہ وحدہٗ (لاشریک لہٗ) کو پکارا جاتا تھا تو تم (اس کا) انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم اس کو مان لیتے تھے (اللہ تعالیٰ کی توحید سے تم کو نفرت تھی اور اس کے ساتھ شرک کرنے کو تم پسند کرتے تھے) تو (اب) فیصلہ (اسی) بلند و بالا اور بزرگی والے اللہ کے اختیار میں ہے (جس کے ساتھ تم شرک کرتے تھے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ، وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ (الزمر ۔ ۴۵)

اور (اے رسول) جب اللہ یکتا (ولاشریک لہٗ) کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہوتے ہیں اور جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

الغرض مشرکین اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے ذکر سے اور اس کی توحید سے ناخوش ہوتے ہیں اور جب ان کے خود ساختہ شرکاء کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کا

موجب ہے وہ چیز ان کو پسند ہے تو اس قبیح حرکت پر اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن فیصلہ کریگا، اس دن اسی کی حکومت ہوگی اور اسی کو فیصلہ کا اختیار ہوگا۔

آیت زیر تفسیر میں دو موتوں کا ذکر ہے۔ ایک موت تو وہ ہے جو دنیوی زندگی کے ختم ہونے پر ہر انسان کو آتی ہے اور جو حقیقی اور معروف و مشہور ہے۔ اسی موت کا ذکر مندرجہ ذیل آیات میں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ○ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○
(الصّٰفّٰت - ۵۸ و ۵۹)

(جنتی کہے گا) کیا یہ بات (صحیح) نہیں کہ اب ہم (کبھی) نہیں مریں گے البتہ پہلی مرتبہ کا مرنا (تو وہ ہم مر چکے) اور کیا یہ بات (صحیح) نہیں کہ ہمیں عذاب بھی کبھی نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○
(الدخان - ۵۶)

پہلی موت کے علاوہ (جس کا مزا وہ دنیا میں چکھ چکے) اب وہ وہاں (کسی اور) موت کا مزا نہیں چکھیں گے، اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

موت زندگی کے بعد ہی آیا کرتی ہے۔ زندگی سے پہلے موت نہیں آسکتی لہٰذا دنیوی زندگی کے خاتمہ پر جو موت آتی ہے وہی پہلی اور حقیقی موت ہے۔ دوسری موت دنیوی زندگی سے پہلے واقع ہوتی ہے۔ وہ موت حقیقتاً موت نہیں ہوتی بلکہ عدم وجود ہوتا ہے لیکن مجازی طور پر اسے بھی موت کہہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○
(البقرۃ - ۲۸)

(اے لوگو) تم اللہ کا کیسے انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے، اس نے تمہیں زندہ کیا، پھر وہی تم کو موت دے گا، پھر وہی تم کو زندہ کریگا پھر اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

آیت زیر تفسیر میں دو دفعہ زندہ کئے جانے کا بھی ذکر ہے۔ پہلی مرتبہ زندہ کرنے سے مراد عدم وجود سے وجود میں لانا ہے یعنی اس سے انسان کی پیدائش مراد ہے۔ دوسری مرتبہ زندہ کرنے سے موت کے بعد قبر میں زندہ کرنا مراد ہے۔ قیامت کے دن جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب ہوش میں آجائیں گے۔ اب کفّار کو قیامت کا یقین ہوگا اور وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے لیکن اس دن اتنے گناہوں

کا اعتراف کرنا اور اس سے توبہ کرنا بے سود ہوگا ۔ وہ دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے اور پھر اس میں سے نکل نہیں سکیں گے ۔

(نوٹ :۔ قبر میں زندہ کئے جانے کے متعلق ہم سورۂ ابراہیم کی آیت ۲۷ کی تفسیر میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں ۔ قیامت کے دن بے ہوش ہونے کے بعد ہوش میں آنے کے متعلق سورۂ زمر کی آیت ۶۸ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں ۔

عمل

اے لوگو، آپ کو ایمان کی دعوت دی جا رہی ہے ۔ اس دعوت کو قبول کیجئے اور ایمان لے آئیے ۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات پانے کی کوئی صورت نہیں ہو گی ۔

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ
لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ، وَمَا
يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾
فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ
ذُو الْعَرْشِ ، يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ
أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُمْ
بَارِزُونَ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ

شَيْءٌ، لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ، لِلّٰهِ
الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، لَا ظُلْمَ
الْيَوْمَ، اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾

ترجمہ (اے لوگو) وہی ہے جو تم کو (اپنی قدرت اور توحید کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے اوپر سے رزق اتارتا ہے (لیکن تمہیں پھر بھی نصیحت ماننے کی توفیق نہیں ہوتی) بات یہ ہے نصیحت تو وہی حاصل کرتا ہے جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے ﴿۱۳﴾ تو (اے ایمان والو) دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے (صرف) اللہ کو پکارو خواہ (یہ بات) کافروں کو کتنی ہی بری کیوں نہ معلوم ہو ﴿۱۴﴾ (وہ) عالی مرتبہ اور عرش والا ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے احکام کی وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) ملاقات کے دن (یعنی قیامت) سے ڈرائے ﴿۱۵﴾ جس دن وہ قبروں سے) نکل کر (میدان محشر میں آکر) کھڑے ہو جائیں گے، ان کی کوئی بات اللہ سے مخفی نہ ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتاؤ) آج کس کی بادشاہت ہے؟ (پھر خود ہی فرمائے گا، آج) اللہ کی (بادشاہت ہے) جو اکیلا ہے اور غالب ہے ﴿۱۶﴾ آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، آج (کسی پر) ظلم نہیں ہوگا، بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ﴿۱۷﴾

معانی و مصادر (دَرَجَتْ) دَرَجَ، يَدْرُجُ، دُرُوْجٌ و دَرَجَانٌ (ن) چلنا، سیڑھی پر چڑھنا۔

(عَرْشٌ) عَرَشَ، يَعْرِشُ، عَرْشٌ (ن ض) لکڑی کی چھت بنانا، تعمیر کرنا، انگور کو بیل پر چڑھانا۔

(تَلَاقٍ) تَلَاقٰى، يَتَلَاقٰى، تَلَاقِيْ (باب تفاعل) باہم ملاقات کرنا۔

(یَارِزُوْنَ) بَرَزَ، یَبْرُزُ، بَرْزٌ (ن وس) ظاہر ہونا۔
بَرَزَ، یَبْرُزُ، بُرُوْزٌ (ن) کھلی فضا میں نکل آنا۔
(یَخْفٰی) خَفِیَ، یَخْفٰی، خَفَاءٌ وخُفْیَۃٌ (س) چھپنا۔
(قَہَّارٌ) قَہَرَ، یَقْہَرُ، قَہْرٌ (ف) غالب ہونا۔

تفسیر توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ھُوَالَّذِیْ یُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ وَیُنَزِّلُ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا، وَمَا یَتَذَکَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ) اور (اے لوگو، وہ اللہ ہی ہے) جو تم کو اپنی (توحید کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور اوپر سے تمہارے لئے رزق نازل کرتا ہے (اوپر سے رزق نازل کرنا بھی اس کی توحید پر دلالت کرتا ہے، کوئی اور ہے جو تمہارے لئے رزق نازل کرے، کوئی نازل نہیں کرسکتا تو پھر ظاہر ہے کہ وہی اکیلا الٰہ ہے) لیکن نصیحت تو بس وہی حاصل کرتا ہے جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَمَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ، قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

(النمل - ۶۴)

بتاؤ وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ بھی پیدا کرے گا اور وہ کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق فراہم کرتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی الٰہ ہے (جو یہ کام کرسکے؟ ہرگز نہیں، تو اے (رسول) آپ (ان سے) کہئے اگر تم سچے ہو کہ (کوئی اور الٰہ ہے جو یہ کام کرتا ہے) تو (اپنے ثبوت میں کوئی دلیل پیش کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ○

(الشوریٰ - ۱۳)

اللہ منتخب کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے اس کو جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

جو لوگ غیر اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں، مصیبت میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ نصیحت حاصل نہیں کرسکتے۔ نصیحت تو جب ہی حاصل ہوگی جب سب سے منہ موڑ کر صرف اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرے، اسی سے مانگے، اسی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھے (فَادْعُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ) لہٰذا (اے لوگو، دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے صرف اللہ کو پکارو خواہ (خالص اللہ کو پکارنا) کافروں کو کتنا ہی برا کیوں نہ معلوم ہو (رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُوالْعَرْشِ

يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ) (اللہ) عالی مرتبہ اور عرش والا ہے، وہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے اپنے حکم کی وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ (بندہ لوگوں کو) ملاقات کے دن (یعنی قیامت) سے ڈرائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ○

(الفرقان - ۱)

بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ (بندہ) تمام اقوام عالم کو ڈرائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ○ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ○

(الشعراء - ۱۹۲ تا ۱۹۵)

اور (اے رسول) بے شک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ (جبریل) لے کر اترا ہے (اور اس نے اس کو) آپ کے قلب پر (القاء کیا ہے) تاکہ آپ (لوگوں کو) ڈرائیں (اور القاء بھی) صاف عربی زبان میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ○

(الشوریٰ - ۷)

اور (اے رسول) اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی زبان میں آپ کی طرف نازل کر دیا ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور ان لوگوں کو جو لوگ اس کے اردگرد (رہتے) ہیں (اللہ سے) ڈرائیں اور جمع ہونے کے دن سے بھی ڈرائیں جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، (اس روز) ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ○ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ، تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

(النحل - ۲، ۳)

وہی اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فرشتوں کو وحی دے کر نازل فرماتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو متنبہ کر دے کہ میرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں لہٰذا مجھ ہی سے ڈریں۔ اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا

(اور) وہ اس شرک سے جو کافر کر رہے ہیں

بلند و بالا ہے۔

مندرجہ بالا آیات لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ کی گویا تفسیر ہیں۔

یوم التلاق یعنی ملاقات کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس دن انسانوں کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہوگی۔ اس دن اللہ تعالیٰ جنوں اور انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب و کتاب لے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ، حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○

(الانعام۔ ۳۱)

جن لوگوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا بلاشبہ وہ بڑے نقصان میں ہیں (اور وہ قیامت کو جھٹلاتے ہی رہیں گے) یہاں تک کہ ایک دن قیامت ان پر ناگہانی طور پر واقع ہو جائے گی. (اس وقت یہ) کہیں گے ہائے افسوس ہم نے قیامت (کے معاملہ) میں بڑی کوتاہی کی، (اس دن) وہ اپنی پیٹھوں پر اپنے (قبیح افعال کے) بوجھ اٹھائے ہوں گے (اور) خبردار ہو جاؤ جو بوجھ وہ اٹھائے ہوں گے وہ بہت بُرے (بوجھ) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا، قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○

(الانعام۔ ۱۳۱)

(اور اے رسول، قیامت کے دن اللہ) جنات اور انسانوں سے فرمائے گا: "اے جن و انس کی جماعت، کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (میرے) رسول نہیں آئے تھے جو میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے تم کو ڈراتے تھے،" وہ کہیں گے (کیوں نہیں، بے شک آئے تھے) ہم اپنے نفسوں پر (اپنی کوتاہی کے) خود گواہ ہیں۔ (بات یہ ہے کہ) ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا لیکن (میدان محشر

میں (چلکر) یہ اپنے اوپر خود گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

آگے فرمایا (یَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ) اس دن وہ (قبروں سے) نکل کر (میدان محشر میں اللہ کے) سامنے (آکر کھڑے) ہو جائیں گے۔ ان کی کوئی بات اللہ سے مخفی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اِنَّكُمْ مُلْقُوا اللّٰهَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف الحشر جزء ۸ ص ۱۳۶)۔
تم اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے ملوگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا قُدَّامَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب من نوقش الحساب عذب جزء ۸ ص ۱۲۰ وصحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الحث علی الصدقۃ وبشق تمرۃ جزء اول ص ۳۰۶)
تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس سے اللہ قیامت کے دن بغیر کسی ترجمان کے گفتگو نہ کرے پھر وہ دیکھے گا تو اپنے سامنے کسی چیز کو نہیں دیکھے گا پھر سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھائی دے گی تو تم میں سے جو کوئی بھی دوزخ سے بچ سکتا ہے تو بچے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر سہی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ○ (الحاقۃ ۔ ۱۸)
اس دن تم (اللہ کے سامنے) پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات (نہ اللہ سے پہلے پوشیدہ تھی اور) نہ (اس دن) پوشیدہ ہوگی۔

مندرجہ بالا آیت گویا لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ کی تفسیر ہے۔
آگے فرمایا (لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ، لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) (اس دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا بتاؤ) آج کس کی بادشاہت ہے؟ (پھر خود ہی فرمائے گا، آج) اللہ اکیلے کی (بادشاہت ہے)

جو بڑا زبردست ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِى السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الزمر جزء ۶ ص ۱۵۸ و صحیح مسلم کتاب صفۃ القیٰمۃ جزء ۲ ص ۵۱۶)

اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يَطْوِى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ (صحیح مسلم کتاب صفۃ القیٰمۃ جزء ۲ ص ۵۱۶)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جابر (بادشاہ) اور کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر بائیں ہاتھ پر زمین کو لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جابر (بادشاہ) اور کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟

آگے فرمایا (اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ، اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ) (پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا) آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، آج کسی پر ظلم نہیں ہوگا (لوگو، ہوشیار ہو جاؤ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۱)

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آپہنچا ہے لیکن وہ پھر بھی غفلت میں (پڑے ہوئے دین حق سے) روگردانی کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

(اٰل عمران ۔ ۲۵)

تو پھر (کافروں کی افتراء پردازی کے نتیجہ میں) ان کا اس دن کیا حال ہوگا جس دن (کے آنے) میں کچھ شک نہیں، اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

(ھود - ۱۱۱)

(وہی دن ہے جس دن) آپ کا رب ان کو اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا، بے شک وہ ان کے اعمال سے (پوری طرح) باخبر ہے۔

ان (میں سے کسی) کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہیں ہوگی۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجئے۔ دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے مانتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کو پکاریئے، صرف وہی حاجت روا اور صرف وہی قیامت کے دن کا مالک ہے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیئے، وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ
الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ
كَاظِمِينَ ، مَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ
حَمِيمٍ وَّلَا شَفِيعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾
يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا
تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِي
بِالْحَقِّ ، وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ
دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ، إِنَّ
اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾ أَوَلَمْ

يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا
مِن قَبْلِهِمْ، كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ
قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ
اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ، وَمَا كَانَ لَهُم
مِنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُم
بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ،
إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾

ترجمہ

اور (اے رسول) ان کو اس دن سے ڈرائیے جو دن کہ بہت جلد آنے والا ہے، (اس دن) جب دل (غم سے) گھٹ گھٹ کر گلوں سے آلگیں گے، ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی بات مان لی جائے (۱۸) (اللہ) آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور ان (بھیدوں) کو بھی جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں (۱۹) اور (اے رسول) اللہ حق کے ساتھ (اپنے) فرمان صادر کرتا ہے لیکن وہ (معبود) جن کو (کافر) اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں کوئی فرمان صادر نہیں کر سکتے، بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے (دوسروں میں یہ قدرت کہاں) (۲۰) اور (اے رسول) کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں، وہ قوت اور زمین میں اپنے نشانات کے لحاظ سے ان سے کہیں زیادہ مضبوط تھے۔ لیکن اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کو پکڑ لیا تو پھر ان کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں تھا (۲۱) (ان پر) (یہ عذابات) اس لئے (نازل ہوئے) کہ ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے (پھر بھی رسولوں کا) انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا، بے شک اللہ قوت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے (۲۲)

معانی و مصادر

(اٰزِفَةٌ) اَزِفَ، یَاْزَفُ، اَزَفٌ و اُزُوْفٌ (س) قریب ہونا، جلدی کرنا۔

(لَدَیٰ) لَدَیٌ = قریب۔
(حَنَاجِرُ) حَنَاجِرُ = حَنْجَرَةٌ کی جمع، حلق۔
(حَمِیْمٌ) حَمَّ، یَحُمُّ، حَمٌّ (ن) گرم کرنا (حَمِیْمٌ = دوست، گرم)۔
(خَائِنَةٌ) خَانَ، یَخُوْنُ، خَوْنٌ و خِیَانَةٌ و مَخَانَةٌ و خَانَةٌ (ن) خیانت کرنا۔
(اٰثَارٌ) اَثَرَ، یَاْثُرُ، اَثْرٌ و اَثَارَةٌ (ن و ض) نقل کرنا (اٰثَارٌ = اَثَرٌ کی جمع، نشانات)۔
(وَاقٍ) وَقٰی، یَقِیْ، وِقَایَةٌ و وَقْیٌ (ض) بچانا (وَاقٍ = اسم فاعل ہے۔ بچانے والا)۔

تفسیر

اوپر قیامت، قیامت کے دن کے حساب و کتاب اور قیامت کے دن ملنے والی سزا اور جزاء کا ذکر تھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی ہولناکیوں اور قیامت کے دن لوگوں کی بے بسی کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ كَاظِمِیْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ) اور (اے رسول) ان کو اس دن سے ڈرائیے جو دن کہ بہت قریب آلگا ہے۔ (اس دن) جب دل (غم سے) گھٹ گھٹ کر گلوں سے آلگیں گے (کلیجے منہ کو آئیں گے، تو اس وقت) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا کہ جس کی سفارش مان لی جائے۔

قیامت کا دن بہت ہی خوفناک ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○

(الحج۔ ۱، ۲)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ (بہت) بڑی چیز ہے۔ (اے رسول) جس دن آپ اسے دیکھیں گے (تو آپ دیکھیں گے کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ (نشہ میں) مدہوش ہیں حالانکہ وہ (نشہ میں) مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا (اس کو دیکھ کر مدہوش ہو جائیں گے)۔

خوف کی وجہ سے دِل دھڑک رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ○ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○

(والنازعات۔ ۸، ۹)

اس دن (لوگوں کے) دل دھڑک رہے ہوں گے، ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذَاكَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف الحشر جزء ۸ ص ۱۳۶ و صحیح مسلم کتاب الجنة باب فناء الدنیا جزء ۸ ص ۵۲)

لوگ (قیامت کے دن) ننگے پاؤں، ننگے بدن، بغیر ختنہ کئے ہوئے جمع کئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، مرد اور عورت سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ اس بات کا کسی کو ہوش بھی نہیں ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب قول اللہ تعالیٰ الا یظن اولٰئک

یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جس دن لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (وہ اتنا سخت دن ہوگا کہ) ان میں سے کسی کا پسینہ اس کے نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔

انهم مبعوثون ليوم عظيم جزء ۸ ص ۱۳۸
وصحیح مسلم کتاب الجنة باب فی
صفة یوم القیمة جزء ۲ ص ۵۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّ یُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب قول اللہ تعالیٰ الا یظن اولٰئک انهم مبعوثون لیوم عظیم جزء ۸ ص ۱۳۸ وروی مسلم نحوہٗ فی کتاب الجنة باب فی صفة یوم القیمة جزء ۲ ص ۵۴۲)

قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ زمین میں ستر ہاتھ تک پہنچے گا اور منہ میں پسینے کی لگام لگ جائے گی یہاں تک کہ وہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْهُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِیْهِ (صحیح مسلم کتاب الجنة باب فی صفة یوم القیامة جزء ۲ ص ۵۴۲)

قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا یہاں تک اس کا فاصلہ ایک میل رہ جائے گا لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک ڈوبا ہوا ہوگا، کوئی گھٹنوں تک اور کوئی کمر تک کسی کو پسینہ کی لگام لگی ہوئی ہوگی (یہ فرماتے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

صحیح مسلم کتاب الجنة باب فی صفة یوم القیامة جزء ۲ ص ۵۴۲)

قیامت کے دن نہ کوئی دوست کام آئے گا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔

حمیم اور شفیع کے سلسلہ میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ، وَالْکٰفِرُوْنَ هُمُ

اے ایمان والو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی (کام آئے گی) اور نہ سفارش (کا کسی کو کوئی

الظّٰلِمُوْنَ ○

(البقرۃ - ۲۵۴)

اختیار ہوگا) ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے رہو اور کافر (ہی درحقیقت) ظالم ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۲۳)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا، نہ کسی سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول کیا جائے گا، نہ کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں گے۔

(نوٹ:۔ شفاعت کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۃ البقرۃ کی آیت ۴۸ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ) اللہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور ان (بھیدوں) کو بھی جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپائی نہیں جا سکتی۔ کسی غیر محرم کو چوری سے یا کنکھیوں سے دیکھنا اللہ تعالیٰ سے چھپ نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○

(ال عمران - ۵)

زمین اور آسمان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ سے پوشیدہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

(الاحزاب - ۵۴)

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ (تو اللہ کے لئے دونوں برابر ہیں) اس لئے کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ کسی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا لہذا ہر عمل کا حساب و کتاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ ہر بات کو جان لے لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو معبود کافروں نے بنا رکھے ہیں وہ معبود نہیں ہو سکتے۔ معبود تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ (وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) اور (اے لوگو) اللہ تو حق کے ساتھ (اپنے) فرمان صادر فرماتا ہے اور وہ (معبود) جن کو (کافر) اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں کوئی فرمان صادر نہیں کر سکتے (ان

کے اختیار میں کچھ نہیں۔ نہ وہ ہر بات سن سکتے ہیں اور نہ ہر کام کو دیکھ سکتے ہیں لیکن) اللہ تو سننے والا اور دیکھنے والا ہے (وہ ہر بات سن لیتا ہے اور ہر کام کو دیکھتا ہے لہذا وہی اکیلا الٰہ ہے، دوسرے الٰہ نہیں ہو سکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ○

(طٰہٰ - ۷)

اور (اے رسول) اگر آپ (اللہ سے) پکار کر کوئی بات کہیں (تو اللہ کو آپ کے پکار کر کہنے کی کوئی ضرورت نہیں؛ اس لئے کہ وہ تو بھید کو بھی جانتا ہے اور چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ○

(الانبیآء - ۱۱۰)

بے شک اللہ اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔

کافروں کے شرکاء تو کچھ بھی نہیں سن سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ

(فاطر - ۱۳ و ۱۴)

اور (اے لوگو) جن جن کو تم اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سن سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری دعاء کو قبول نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○

(الاحقاف - ۵)

اور (اے رسول) ان سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں۔

توحید کے دلائل دینے کے بعد اللہ تعالیٰ کافروں کو دھمکی دیتا ہوا فرماتا ہے (اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ) اور کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں (كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ) وہ قوت اور زمین میں اپنے نشانات وعمارات کے لحاظ سے ان سے کہیں زیادہ (مضبوط) تھے لیکن اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کو (عذاب میں) پکڑ لیا پھر ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہیں تھا (ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ، اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ) (ان پر) یہ (عذابات) اس لئے (نازل ہوئے) کہ ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے ان کا انکار کیا (ان پر ایمان نہیں لائے) تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا، بے شک اللہ (بہت) قوت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا، وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○

(القصص ۔ ۷۸)

کیا اس کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اللہ نے اس سے پہلے کئی امتوں کو جو قوت کے لحاظ سے اس سے زیادہ مضبوط اور جمع (پونجی اور) جمعیت کے لحاظ سے اس سے زیادہ (بہتر حالت میں) تھیں ہلاک کر ڈالا اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے سلسلہ میں (عذاب کے وقت) کوئی سوال نہیں کیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ دستور رہا ہے کہ جن قوموں نے اپنے رسول کی تکذیب کی اور کسی طرح ایمان قبول نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا عذاب بھیج کر انہیں نیست ونابود کر دیا: اگر کفار مکہ ایمان نہیں لائے تو انہیں بھی اسی طرح عذاب بھیج کر تباہ وبرباد کر دیا جائے گا۔

عمل

اے لوگو، قیامت سے ڈریئے، وہ بہت خوفناک دن ہوگا، اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، اس دن تو ایمان اور عمل صالح کام آئیں گے لہذا ایمان لا کر نیک عمل کیجئے اور دنیا اور آخرت کے عذاب سے اپنے کو بچائیے۔

اے لوگو، مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکاریئے، وہی آپ کی پکار کو سنتا ہے، دوسرے آپ کی پکار نہیں سن سکتے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ
كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا
نِسَآءَهُمْ، وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ
ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ

رَبَّهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ
دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ
الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰۤی اِنِّیْ
عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ
مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾
وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ
رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ
جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ
وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ
بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾
يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ
يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَاۗءَنَا ۭ
قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا
مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ
يٰقَوْمِ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ
فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ
بِهٖ، حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ
لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ
رَسُوْلًا، كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾ اَلَّذِيْنَ
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ، كَبُرَ مَقْتًا

عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا
لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ
السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى
وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ
عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ

فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ
الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ
أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يَا قَوْمِ
إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ
وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ
إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ
ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾
وَيٰقَوْمِ مَا لِيٓ أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجٰوةِ
وَتَدْعُونَنِيٓ إِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُونَنِي
لِأَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَأُشْرِكَ بِهِۦ مَا لَيْسَ
لِي بِهِۦ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى
الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا
تَدْعُونَنِيٓ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُۥ دَعْوَةٌ
فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْأٰخِرَةِ وَأَنَّ
مَرَدَّنَآ إِلَى اللّٰهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ

هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ
مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۚ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ
اِلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾
فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا
وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا
وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ
اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾
وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ

الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا
إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ
عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ
الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ
إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾
وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ
جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ
عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوٓا
أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم

بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا
وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ
ضَلٰلٍ ۝۵۰

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے موسٰی کو اپنی آیات اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا (۲۳) (یعنی ان کو) فرعون، ہامان اور قارون کی طرف (رسول بنا کر بھیجا) تو وہ کہنے لگے (یہ تو) بڑا جادوگر اور بڑا جھوٹا (آدمی) ہے (۲۴) جب وہ ہماری طرف سے حق لے کر ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: جو لوگ موسٰی کے ساتھ (اللہ پر) ایمان لے آئے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دو (انہوں نے تو اپنی دانست میں بڑی زبردست تدبیر کی تھی) لیکن کافروں کی تدبیر رائیگاں ہی جاتی ہے (ان کی تدبیر بھی رائیگاں ہی گئی) (۲۵) فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں موسٰی کو قتل کر دوں اور انہیں چاہئے کہ (اپنی مدد کے لئے) اپنے رب کو بلائیں، مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ تمہارے دین کو نہ بدل ڈالیں یا ملک میں فساد نہ برپا کریں (۲۶) موسٰی نے کہا میں ہر متکبر سے جو روزِ حساب پر ایمان نہیں رکھتا اپنے اور تمہارے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں (۲۷) (جب فرعون نے موسٰی کو قتل کرنے کا تہیہ کر لیا تو) فرعون ہی کی قوم کے ایک مؤمن شخص نے جو ابھی تک اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہا: کیا تم ایک آدمی کو (صرف اس بات پر) قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور وہ (اپنے اس دعوے کے ثبوت میں) تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس معجزات بھی لے کر آیا ہے، اگر وہ جھوٹا ہے تو اُس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچّا ہے تو کوئی نہ کوئی عذاب جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر واقع ہو جائے گا (پھر سوائے نقصان کے اور کیا ہو گا) بے شک اللہ اس شخص کو سیدھے راستہ پر چلا کر منزلِ مقصود پر نہیں پہنچاتا جو حد سے گزر جانے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا ہو (۲۸) اے میری قوم، آج تمہاری ہی بادشاہت ہے اور تم ہی زمین میں غالب ہو تو (بتاؤ) اگر اللہ کا عذاب ہم پر نازل ہو گیا تو اس کو دور کرنے کے لئے کون ہماری مدد کرے گا۔ فرعون نے کہا میں تم کو وہی (راستہ) بتاتا ہوں جس کو میں (صحیح) سمجھتا ہوں اور میں تم کو ہدایت اور استقامت

ہی کا راستہ بتاتا ہوں (۲۹) اس شخص نے جو ایمان لے آیا تھا کہا اے میری قوم میں ڈرتا ہوں (کہ کہیں) تم پر (گذشتہ) امتوں کے یوم (عذاب) کی مثل کوئی یوم (عذاب) واقع نہ ہو جائے (۳۰) (یعنی کہیں تمہارا بھی وہی حشر نہ ہو جائے) جیسا حشر کہ قوم نوح، (قوم) عاد اور (قوم) ثمود کا ہوا تھا اور ان لوگوں کا ہوا تھا جو ان کے بعد ہوئے، اللہ تو (اپنے) بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (مگر اے میری قوم تم خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہو) (۳۱) اور اے میری قوم، مجھے تو تمہارے متعلق چیخ و پکار کے دن (یعنی روز قیامت) کا ڈر ہے (۳۲) جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے لیکن تم کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کو راہ راست پر چلانے والا کوئی نہیں (۳۳) اور (اے میری قوم، اس سے) پہلے یوسف تمہارے پاس معجزات لے کر آئے تھے تو جس چیز کو وہ تمہارے پاس لائے تھے اس کے متعلق تم ہمیشہ شک ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو تم کہنے لگے (ہم نے یوسف کی بڑی ناقدری کی، اب ناقدری کی سزا میں اب) اللہ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا، اللہ ان لوگوں کو جو حد سے گذرنے والے اور شک کرنے والے ہوتے ہیں اسی طرح گمراہ کرتا ہے (۳۴) (یعنی ان لوگوں کو) جو بغیر کسی ایسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیات (کی مخالفت) میں مباحثہ کرتے ہیں، اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک (ان کا یہ مباحثہ) بڑا ہی ناپسندیدہ ہے، اسی طرح اللہ ہر متکبر اور سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ (جو ان کی ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہوتی ہے) (۳۵) فرعون نے (اس مرد مؤمن کی نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا، اس نے) کہا: اے ہامان، میرے لئے ایک محل بنوا تاکہ (اس پر چڑھ کر) میں ان راستوں پر پہنچ جاؤں (۳۶) (جو راستے کہ) آسمانوں (پر جانے) کا ذریعہ ہیں، پھر میں موسیٰ کے الٰہ کو دیکھ لوں (کہ وہ کیسا ہے) اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اس طرح فرعون کو اس کے برے عمل مزین کر دیئے گئے تھے اور وہ راہ (راست) سے روک دیا گیا تھا، (الغرض) فرعون (نے تدبیریں تو بہت کیں لیکن اس) کی تمام تدبیریں بیکار گئیں (۳۷) پھر اس شخص نے جو ایمان لے آیا تھا کہا: اے میری قوم میرے پیچھے چلو، میں تمہیں ہدایت کا راستہ بتاؤں گا (۳۸) اے میری قوم، یہ دنیا کی زندگی تو بس (چند روزہ) فائدہ ہے اور آخرت (ہمیشہ) رہنے کا گھر ہے (۳۹) جو شخص کوئی برا کام کرے گا تو اس کو اسی کے مثل سزا ملے گی اور جو شخص کوئی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مؤمن ہو، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کو وہاں بے حساب رزق دیا جائیگا (۴۰) اور اے میری قوم، میرا (معاملہ بھی) کیسا (عجیب) ہے، میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو (۴۱) تم مجھے بلاتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کروں جس (کے شریک ہونے) کا مجھے کوئی علم نہیں اور میں تمہیں غالب اور بخشنے والے (الٰہ) کی طرف بلاتا ہوں (۴۲) سچ تو یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اس کو نہ دنیا

میں دعاء (قبول کرنے کی مقدرت) ہے اور نہ آخرت میں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم (سب) کو اللہ (ہی) کی طرف لوٹ کر جانا ہے (تو کیوں نہ اسی کی بندگی اور اطاعت کریں؟ اور اے لوگو، خبردار ہو جاؤ) کہ (اللہ کی مقررہ حدوں سے) تجاوز کرنے والے ہی دوزخی ہیں ﴿۴۳﴾ جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں (ایک دن میری یہ باتیں) تمہیں یاد آئیں گی (تم پچھتاؤ گے لیکن اس دن پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا)، میں اپنے کام کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں، بے شک اللہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے ﴿۴۴﴾ الغرض (قوم کے لوگوں نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی) اللہ نے ان کی (تمام) تدبیروں کی برائی سے اُسے محفوظ رکھا اور آل فرعون کو ایک بُرے عذاب نے گھیر لیا ﴿۴۵﴾ (وہ عذاب کیا ہے دوزخ کی) آگ ہے جس کے سامنے وہ صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت ہوگی (اس دن اللہ فرمائے گا) آل فرعون کو اور زیادہ سخت عذاب میں داخل کرو ﴿۴۶﴾ اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب (دوزخی) دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ ان لوگوں سے جو (دنیا میں) بزرگی (و شرف) کے حامل تھے کہیں گے: ہم تو تمہارے تابع تھے، تو کیا تم ہم سے دوزخ (کے عذاب) میں سے کچھ دور کر سکتے ہو ﴿۴۷﴾ بڑے لوگ کہیں گے ہم (اور تم) سب دوزخ میں ہیں، اللہ (اپنے) بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے (اب کیا ہو سکتا ہے) ﴿۴۸﴾ پھر جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ دوزخ میں متعین (فرشتوں) سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعاء کرو کہ (کم از کم) ایک دن کے لئے تو ہم پر سے عذاب ہلکا کر دے ﴿۴۹﴾ وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزات لے کر نہیں آئے تھے، (دوزخی) کہیں گے، کیوں نہیں، (آئے تھے) (فرشتے) کہیں گے تم ہی دعاء کرو (وہ دعاء کریں گے) لیکن کافروں کی دعاء بیکار ہی جائے گی ﴿۵۰﴾

معانی و مصادر

(ذَرُوْا) وَذَرَ، یَذَرُ، وَذْرٌ (ف) چھوڑنا (ذَرُوْا = چھوڑو)۔
(سُلْطٰنٌ) سَلِطَ، یَسْلَطُ، سَلَاطَةٌ وسُلُوْطَةٌ (س و ك) سخت ہونا (سُلْطَانٌ = دلیل، قدرت، بادشاہ)
(عُذْتُ) عَاذَ، یَعُوْذُ، عَوْذٌ وعِیَاذٌ ومَعَاذٌ ومَعَاذَةٌ (ن) پناہ مانگنا۔
(بَاْسٌ) بَؤُسَ، یَبْؤُسُ، بَأْسٌ (ك) سخت اور بہادر ہونا۔
(رَشَادٌ) رَشَدَ، یَرْشُدُ، رُشْدٌ و رَشَادٌ (ن) ہدایت پانا اور استقامت حاصل کرنا۔
(دَأْبٌ) دَأَبَ، یَدْأَبُ، دَأْبٌ ودَأَبٌ ودُؤُوْبٌ (ف) کوشش کرنا اور مشقت اٹھا اٹھا کر کسی کام کو ہمیشہ کرنا (دَأْبٌ = عادت، شان)۔
(تَنَادٍ) تَنَادٰی، یَتَنَادٰی، تَنَادِیْ (باب تفاعل) ایک دوسرے کو پکارنا۔
(زِلْتُمْ) زَالَ، یَزَالُ (ویَزِیْلُ) زَیْلٌ (ف، ض) ہٹانا۔

(مُرْتَابٌ) اِرْتَابَ، یَرْتَابُ، اِرْتِیَابٌ (باب افتعال) شک کرنا، (مُرْتَابٌ) شک کرنے والا)۔

(اِبْنٍ) بَنٰی، یَبْنِیْ، بَنْیٌ وبِنَاءٌ و بُنْیَانٌ و بِنْیَةٌ وبِنَایَةٌ (ض) بنانا، (اِبْنٍ=بنا)۔

(صَرْحٌ) صَرْحٌ = محل۔

(تَبَابٌ) تَبَّ، یَتُبُّ، تَبٌّ وتَبَبٌ وتَبَابٌ و تَبِیْبٌ (ن) ہلاک ہونا۔

(قَرَارٌ) قَرَّ، یَقَرُّ، قَرٌّ وقَرَارٌ وقُرُوْرٌ وتَقْرَارٌ و تَقِرَّةٌ (ف وض) قرار پکڑنا، ثابت وساکن ہونا۔

(لَاجَرَمَ) لَاجَرَمَ = ضرور، سچ ہے۔

تفسیر کافروں کو عبرت دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرعون، اس کے مکر وفریب کی ناکامی اور اس کے برے انجام کا حال سنایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ) اور (اے رسول) ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا۔ (اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ) (یعنی ان کو) فرعون، ہامان اور قارون کی طرف (رسول بنا کر بھیجا) تو وہ کہنے لگے (یہ تو) جادوگر اور بڑا جھوٹا (آدمی) ہے۔

روشن دلیل سے مراد وہ دو معجزے ہیں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دئے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ○
قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○
فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ○
وَنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ○

(الشعرآء ۔ ۳۰ تا ۳۳)

(موسیٰ نے) کہا اگرچہ میں تیرے سامنے (اپنی صداقت کے ثبوت میں) کوئی واضح چیز ہی کیوں نہ پیش کروں۔ (فرعون نے) کہا اگر تم سچے ہو تو وہ چیز پیش کرو۔ موسیٰ نے اپنی لاٹھی (زمین پر ڈالی) تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ (بالکل) صاف (وصریح) اژدہا ہے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ (گریبان میں سے) نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کے لئے ایک سفید (اور چمک دار) چیز بن گیا (ہے)۔

آگے فرمایا (فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ، وَمَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ) الغرض جب وہ ہماری طرف سے حق لے کر ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے (آپس میں کہا) جو لوگ موسیٰ کے ساتھ (اللہ پر) ایمان لے آئے

ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دو (تاکہ ان کی نسل ختم ہو جائے) اور یہ ناکام اور نامراد ہو جائیں (انہوں نے تو اپنی دانست میں بڑی زیردست تدبیر کی تھی لیکن) کافروں کی تدبیریں تو رائیگاں ہی جاتی ہیں (ان کی تدبیر بھی رائیگاں ہی گئی) (وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ) فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں (تاکہ قصہ ہی تمام ہو جائے) پھر طنزاً کہا) اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو (اپنی مدد کے لئے) بلائے، مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ تمہارے دین کو نہ بدل ڈالے یا ملک میں فساد برپا کرے (وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ) موسیٰ نے کہا: میں ہر متکبر سے جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا اپنے اور تمہارے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں (جب فرعون نے موسیٰ کو قتل کرنے کا پکا ارادہ کر لیا تو) (وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ) فرعون کی قوم کے ایک مؤمن شخص نے جو ابھی تک اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا (فرعون سے) کہا: کیا تم ایک آدمی کو (صرف اس بات پر) قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ (اپنے اس دعوے کے ثبوت میں) تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلے دلائل بھی لے کر آیا ہے (وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ) اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو کوئی نہ کوئی عذاب جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر واقع ہو جائے گا (پھر سوائے تباہی اور بربادی کے اور کیا ہوگا) بے شک اللہ اس شخص کو سیدھے راستہ پر چلا کر منزل مقصود پر نہیں پہنچاتا جو حد سے گذر جانے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا ہو (اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کامیاب نہیں ہوگا، اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو) (یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا) (پھر اس شخص نے کہا) اے میری قوم، آج تمہاری حکومت ہے (تم ہی) زمین میں غالب ہو (اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے اس نعمت سے تمہیں سرفراز فرمایا ہے، بتاؤ) اگر اللہ کا عذاب ہم پر نازل ہو گیا تو (اس کو دور کرنے کے لئے) کون ہماری مدد کرے گا (اللہ کے مقابلہ میں کوئی مدد نہیں کر سکے گا اور ہم نیست و نابود ہو جائیں گے) (قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ) فرعون نے کہا: میں تم کو وہی (راستہ) بتاتا ہوں جس کو میں (صحیح) سمجھتا ہوں اور میں تم کو ہدایت ہی کا راستہ بتاتا ہوں (وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ) (فرعون کے جواب میں) اس شخص نے جو ایمان لے آیا تھا کہا: اے میری قوم، میں ڈرتا ہوں (کہ کہیں) تم پر (گذشتہ) امتوں کے یوم (عذاب) کے مثل کوئی یوم (عذاب) نہ واقع ہو جائے (مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ

يَعْدِهِمْ، وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ) (یعنی کہیں تمہارا بھی ویسا ہی حشر نہ ہو جائے) جیسا حشر کہ قوم نوح، (قوم) عاد اور (قوم) ثمود کا اور ان کے بعد (آنے والے) لوگوں کا ہوا تھا، اللہ تو (اپنے) بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (کہ بغیر ہوشیار کئے عذاب بھیج دے، تم خود ہی اپنے پر ظلم کر رہے ہو کہ اس کے نبی کی بات نہیں مانتے) (وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ) اور اے میری قوم، مجھے تو تمہارے متعلق چیخ وپکار کے دن (یعنی قیامت کے دن کے عذاب) کا ڈر ہے۔

قیامت کے دن ہر مجرم افسوس کا اظہار کرے گا، مجرمین آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور اپنی بدحالی پر افسوس کا اظہار کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○

(الانبیآء - ۹۷)

اور (اے رسول) جب (قیامت کا) سچا وعدہ (پورا ہونے کا وقت) قریب آجائیگا تو یکایک کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ اس وقت وہ کہیں گے، ہائے ہماری خرابی، واقعی ہم اس (ساعت) سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے (اور صرف غفلت ہی میں پڑے ہوئے نہیں تھے) بلکہ ہم (واقعی بڑے) ظالم تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا، هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○

(یٰسٓ - ۵۲)

اور (کافر ایک دوسرے سے) کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھا کھڑا کیا؟ یہ تو وہی ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسول سچ کہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ○ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ○

کافر کہیں گے ہائے ہماری خرابی! یہ تو انصاف کا دن ہے (اس وقت ان سے کہا جائے گا ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (پھر اللہ فرشتوں سے فرمائیگا) ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن جن کی (ان کی مرضی سے) یہ

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ○ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ
مُسْتَسْلِمُونَ ○ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ○ قَالُوا بَلْ لَمْ
تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ○ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ
مِنْ سُلْطَانٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ○
فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُونَ ○
فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ○ فَإِنَّهُمْ
يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ○
(الصّٰفّٰت - ۲۰ تا ۳۳)

لوگ عبادت کرتے تھے سب کو اکٹھا کرو (یعنی ان معبودوں کو جمع کرو جن کو یہ) اللہ (تعالےٰ) کے علاوہ (پوجتے تھے) پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھا دو۔ لیکن (ابھی) انہیں روکے رکھو، ابھی ان سے باز پرس ہوگی (پھر ان سے کہا جائیگا) تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے (اور اے رسول اُس دن وہ نافرمانی نہیں کریں گے) بلکہ اس دن سب کے سب مطیع و فرمانبردار ہوں گے، پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال کریں گے (پیروی کرنے والے اپنے بزرگوں اور عالموں سے کہیں گے) تم ہمارے پاس (بڑی) قوت کے ساتھ آتے تھے (تم ہی نے ہمیں ایمان لانے سے باز رکھا)۔ وہ جواب دیں گے نہیں (ہم نے تمہیں ایمان لانے سے باز نہیں رکھا تھا) بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے۔ ہمیں تم پر کوئی قابو حاصل نہیں تھا (کہ زبردستی تم کو غلط راستے پر لے جاتے) بلکہ تم خود ہی سرکش تھے۔ ہمارے بارے میں اللہ کا وعدہ سچ ثابت ہوا اب ہم (اس وعدہ کے مطابق عذاب کا) مزا چکھیں گے۔ ہم نے تم کو بہکایا (ضرور) تھا (تو بات یہ ہے کہ) ہم خود بہکے ہوئے تھے، تو (اے رسول) اس دن وہ لوگ عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔

آگے فرمایا (يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ) (اس مومن شخص نے اپنی نصیحت جاری رکھتے ہوئے کہا) جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے (لیکن تمہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی، اس (دن) تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا (افسوس ہے کہ تم ہدایت قبول نہیں کرتے سچ ہے) جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو راہ راست پر چلانے والا کوئی نہیں

(جو شخص اللہ تعالیٰ کے قوانین ہدایت پر عمل نہیں کرتا بلکہ تکبر، ضد، ہٹ دھرمی اور حق پوشی کرتا ہے اُسے ہدایت نہیں مل سکتی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلَّا لَا وَزَرَ ○ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ○ (لا اقسم بیوم القیمۃ - ۱۰ تا ۱۲)

اس دن انسان کہے گا: کہیں بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ ہے نہیں، بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ اس دن تو (اے رسول) آپ کے رب کے پاس ہی ٹھکانہ ہوگا۔

اس مؤمن نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا (وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا) اور (اے میری قوم، ان سے) پہلے یوسف تمہارے پاس کھلے دلائل لے کر آئے تھے تو جس چیز کو لے کر وہ تمہارے پاس آئے تھے اس کے متعلق تم ہمیشہ شک ہی میں (مبتلا) رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم کہنے لگے (ہم نے یوسف کی بڑی ناقدری کی، اس ناقدری کی سزا میں اب) اللہ ان کے بعد ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجے گا (كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ) اللہ اسی طرح ان لوگوں کو جو حد سے گذرنے والے اور شک کرنے والے ہوتے ہیں گمراہ کرتا ہے۔ (اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ) (یعنی ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے) جو اللہ کی آیات میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو جھگڑتے ہیں (كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ) (ان کا اللہ کی آیات میں جھگڑنا) اللہ کے نزدیک بھی اور ایمان والوں کے نزدیک بھی بہت ناپسندیدہ ہے۔ اللہ اسی طرح ہر متکبر اور سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (جو ان کے تکبر اور سرکشی کا نتیجہ ہوتی ہے)۔

جب تک یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ رہے اہل مصر ان کی رسالت میں شک ہی کرتے رہے، ان پر ایمان نہیں لائے۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو انہوں نے یہ زیادتی کی کہ خود ہی فیصلہ کر لیا کہ اب آئندہ اللہ تعالیٰ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تکبر و سرکشی، ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کے دل پر مہر لگ گئی۔ انہوں نے ہدایت قبول نہیں کی اور مسلسل گمراہی میں پڑے رہے۔ تکبر و سرکشی، ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے دل پر مہر لگنا یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ ہدایت و ضلالت ہے۔ تکبر و سرکشی، ضد و ہٹ دھرمی کرنا ان کا فعل تھا، وہ اپنے فعل کی وجہ سے گمراہ ہوئے لیکن کیونکہ تکبر و سرکشی، ضد و ہٹ دھرمی کا نتیجہ یعنی دل پر مہر لگ جانا یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے لہٰذا ان معنوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں گمراہ کیا۔

ہر انسان اپنی گمراہی کا اصل سبب خود ہی ہوتا ہے۔ نہ وہ سبب پیدا کرے نہ گمراہ ہو، نہ

آل فرعون ہٹ دھرمی اور تکبّر کرتے نہ دل پر مہر لگتی۔

(نوٹ:۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی آیت ۱۷۷ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ) (اس مردِ مؤمن کی ناصحانہ تقریر سننے کے بعد) فرعون نے (ہامان سے) کہا: اے ہامان، میرے لئے ایک (اونچا) محل بنوا تاکہ (اس پر چڑھ کر) میں ان راستوں پر پہنچ جاؤں (اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا) (جو راستے کہ) آسمانوں (پر جانے) کا ذریعہ ہیں پھر میں موسیٰ کے الٰہ کو دیکھ لوں (کہ وہ کیسا ہے ویسے) میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں (وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ، وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ) اس طرح فرعون کے لئے اس کے برے عمل مزیّن کر دئے گئے تھے اور وہ راہ راست سے روک دیا گیا تھا (فرعون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں جو کچھ کر رہا تھا اسے اچھا سمجھتا تھا، ایسی صورت میں اس کا راہ راست پر آنا ناممکن تھا، فرعون نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بہت سی تدبیریں کیں لیکن) اس کی تمام تدبیریں رائیگاں گئیں (کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی) (وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ) پھر اس شخص نے جو ایمان لایا تھا کہا: اے میری قوم، میرے پیچھے چلو، میں تمہیں ہدایت کا راستہ بتاؤں گا (يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ) اے میری قوم، (دنیا کے فائدہ کو نہ دیکھو) دنیا کی زندگی (کا فائدہ تو) چند روزہ فائدہ ہے (یہاں کسی کو ہمیشہ رہنا نہیں ہے) اور آخرت (ہمیشہ) رہنے کا گھر ہے (دنیا کی چند روزہ زندگی تو جیسے تیسے گذر جائے گی، آخرت کی زندگی کی فکر کرو جو کبھی ختم ہونے والی نہیں) (وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ) جو شخص کوئی برا کام کرے گا تو اس کو (آخرت کی زندگی میں) اسی کے مثل سزا ملے گی اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا (خواہ وہ) مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا (وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ) اور اے میری قوم، میرا (حال بھی) کیسا (عجیب) ہے، میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو (تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ) تم مجھے بلاتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ ایسی (ہستی) کو شریک کروں جس (کے شریک ہونے) کا مجھے کوئی علم نہیں (محض سنی سنائی بے دلیل بات ہے) اور میں تمہیں غالب اور بخشنے والے (الٰہ) کی طرف بلاتا ہوں (جس کی الوہیت کی بے شمار دلیلیں موجود ہیں) (لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ

وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ) سچ تو یہ ہے کہ جس (ہستی) کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اس کو نہ دنیا میں دعاء (قبول کرنے کی قدرت) ہے اور نہ آخرت میں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم (سب) کو اللہ (ہی) کی طرف لوٹ کر جانا ہے (تو کیوں نہ اسی کی بندگی اور اطاعت کریں اور اے میری قوم کے لوگو، خبردار ہو جاؤ) کہ (اللہ کی مقررہ حدوں سے) تجاوز کرنے والے ہی دوزخی ہیں (فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ) (اور اے میری قوم) جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں (ایک دن میری یہ باتیں) تمہیں یاد آئیں گی (تم کہو گے وہ ٹھیک کہتا تھا، تم پچھتاؤ گے لیکن اس دن پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا) میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے (فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ) (قوم کے لوگوں نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی) اللہ نے ان کی تدبیروں کی برائی سے اسے محفوظ رکھا اور آلِ فرعون کو ایک برے عذاب نے گھیر لیا (اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ) یعنی (دوزخ کی) آگ نے (انہیں گھیر لیا) جس پر وہ صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت ہوگی (اس دن اللہ فرمائے گا) آلِ فرعون کو اور زیادہ سخت عذاب میں داخل کرو۔

جس طرح کسی چیز کو سیکنے کے لئے آگ کے قریب لایا جاتا ہے اسی طرح آلِ فرعون کو آگ کے قریب لایا جاتا ہے تاکہ وہ اس کی تپش سے تکلیف پائیں۔

آیت زیرِ تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن سے پہلے بھی قبر کی برزخی زندگی میں عذاب ہوتا ہے۔ قیامت کے دن اس سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔

آگے فرمایا (وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ) اور (اے لوگو، وہ وقت یاد کرو) جب (دوزخی) دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے، کمزور لوگ ان لوگوں سے جو (دنیا میں) بزرگی (و شرف) کے حامل تھے کہیں گے: (دنیا میں) ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے (یہاں) دوزخ (کے عذاب) میں سے کچھ عذاب دور کر سکتے ہو (قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ) بڑے لوگ کہیں گے ہم (اور تم) سب دوزخ میں ہیں، اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے (اب کچھ نہیں ہو سکتا)۔

دوزخیوں کے مابین جو جھگڑا ہوگا اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ، يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ

اور (اے رسول) کاش آپ (قیامت کے دن) دیکھیں جب (یہ) ظالم اپنے رب کے سامنے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا
اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ
جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا،
وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ،
وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا، هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○

(سبا ۔ ۳۱ تا ۳۳)

کھڑے ہوں گے اور (اپنی ناشائستہ) حرکتوں (کی ذمہ داری) کو ایک دوسرے پر ڈال رہے ہوں گے۔ جو لوگ کمزور سمجھتے جاتے تھے وہ ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ اس کے جواب میں وہ لوگ جو اپنے کو بڑا سمجھتے تھے ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے جاتے تھے کہیں گے جب ہدایت تمہارے پاس آئی تھی تو کیا ہم نے تم کو اس (کے قبول کرنے) سے (زبردستی) روک دیا تھا۔ (نہیں، بات یہ نہیں ہے) بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔ پھر وہ لوگ جو کمزور سمجھے جاتے تھے ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے (نہیں، ہم خود گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیریں (ہماری گمراہی کا باعث ہوئیں) جب تم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے شریک بنائیں، (وہ یہ گفتگو کر ہی رہے ہوں گے کہ عذاب ان کے سامنے آجائے گا) جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو (اپنی بداعمالیوں پر بہت نادم ہوں گے اور) اپنی ندامت کو چھپائیں گے، تو (اے رسول، پھر اس وقت) ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے، جو عمل وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے بس ان ہی کا بدلہ انہیں ملے گا (کسی پر ظلم نہیں ہوگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ
مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ، كُلَّمَا

اللہ فرمائے گا کہ تم سے پہلے جن و انس کی جو امتیں گذر چکی ہیں انہی کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل

دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا، حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ، قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

(الاعراف - ۳۸، ۳۹)

ہو جاؤ، (اس طرح) جب کبھی کوئی امت (دوزخ میں داخل ہوگی تو اپنے جیسی دوسری امت پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب سب امتیں اس میں پہنچ جائیں گی تو پچھلی امت پہلی امت کے متعلق (اللہ سے اس طرح) بددعاء کرے گی کہ اے ہمارے رب یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہذا انہیں جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائے گا (تم) سب کے لئے دوگنا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے (پھر) پہلی امت پچھلی امت سے کہے گی کہ تم کو ہمارے مقابلہ میں کسی قسم کا فضل حاصل نہیں ہو سکا تو (اب) جو عمل تم کرتے تھے اس کی سزا میں عذاب کا مزا چکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ، قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ، سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ○ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ، وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ، مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ، اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ، اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(ابراھیم - ۲۱، ۲۲)

(جب) سب لوگ اللہ کے سامنے آموجود ہوں گے تو (وہ لوگ جو دنیا میں) کمزور (تھے) ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے ہم (دنیا میں) تمہارے تابع تھے تو کیا تم (یہاں) اللہ کے عذاب میں سے کچھ عذاب کم کرا دینے کے سلسلہ میں ہمارے کام آ سکتے ہو؟ وہ کہیں گے (ہم تو خود عذاب میں مبتلا ہیں، تمہارے کیا کام آ سکتے ہیں) اگر اللہ ہمیں (نجات کا کوئی) راستہ بتاتا تو ہم بھی تمہیں بتا دیتے، اب تو ہمارے لئے برابر ہے، خواہ ہم واویلا کریں یا صبر کریں، ہمارے لئے (یہاں سے) بھاگ کر پناہ حاصل کرنے کی کوئی جگہ نہیں اور جب (سزا و جزا کا) کام ختم ہو جائے گا (اور لوگ) شیطان (کو برا بھلا کہیں گے تو وہ) کہے گا اللہ نے جو وعدہ

تم سے کیا تھا وہ سچا وعدہ تھا (اس نے پورا کر دیا) اور میں نے جو وعدہ تم سے کیا تھا (وہ جھوٹا تھا)۔ میں اسے پورا نہیں کر سکا، مجھے (دنیا میں) تم پر کوئی قدرت حاصل نہیں تھی مگر (صرف اتنی کہ) میں نے تم کو بلایا، تم نے میری بات مان لی لہٰذا اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میری مدد کر سکتے ہو، میں تو اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ تم نے پہلے کبھی مجھے (اللہ کا) شریک بنایا تھا۔ بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب (تیار) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هٰذَا، وَإِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ جَهَنَّمَ، يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ○ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ، لَا مَرْحَبًا بِهِمْ، اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ، اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ○ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ○

(صٓ - ۵۵ تا ۶۴)

یہ (نعمتیں متقیوں کے لئے ہیں) اور سرکشوں کے لئے بری جگہ ہے (یعنی) جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ یہ گرم پانی اور پیپ ہے اب وہ اس کا مزا چکھیں اور اسی قسم کی اور بہت سی چیزیں ہوں گی (جو انہیں پینے کو دی جائیں گی) جب سرداران قوم دوزخ میں جانے لگیں گے تو ان سے کہا جائے گا) یہ (تمہاری پیروی کرنے والوں کی) ایک جماعت ہے جو تمہارے ساتھ ہی (دوزخ میں) داخل ہو گی۔ (وہ کہیں گے) انہیں خوشی نصیب نہ ہو، یہ بھی دوزخ میں داخل ہو رہے ہیں۔ (پیروی کرنے والے) کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نصیب نہ ہو، یہ (مصیبت) تم ہی تو ہمارے سامنے لائے۔ یہ تو بہت برا ٹھکانہ ہے (پھر) وہ کہیں گے اے ہمارے رب جو لوگ یہ مصیبت ہمارے سامنے لائے ہیں انہیں دوزخ میں دوگنا

عذاب دے (پھر) کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے؟ کیا ہم نے ان کا (ناحق) مذاق اڑایا تھا (اس وجہ سے وہ دوزخ میں نہیں ہیں) یا (دوزخ میں تو ہیں لیکن ہماری) آنکھیں ان سے پھر گئی ہیں۔ دوزخیوں کا یہ آپس میں جھگڑنا بالکل حق ہے (اور ایسا ہو کر رہے گا)۔

آگے فرمایا (وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ) پھر جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ دوزخ پر معین (فرشتوں) سے کہیں گے کہ اپنے ربّ سے دعاء کرو کہ (کم از کم) ایک دن کے لئے تو ہم پر سے عذاب کو ہلکا کر دے (قَالُوْا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ، قَالُوْا بَلٰى، قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ) (وہ فرشتے) کہیں گے: کیا تمہارے پاس رسول کھلے دلائل لے کر نہیں آئے تھے (دوزخی) کہیں گے: کیوں نہیں (آئے تھے، فرشتے) کہیں گے: تم (خود) ہی دعاء کرو (وہ دعاء کریں گے) لیکن کافروں کی دعاء بیکار ہی جائے گی (کوئی فائدہ نہیں ہو گا)۔

جہنم پر جو فرشتے متعین ہیں ان کی بات چیت اور ملامت کا ذکر قرآن مجید میں اور بھی جگہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا، حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا، قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

(الزمر - ۷۱)

اور (اے رسول، اس دن) کافروں کی (مختلف) ٹولیاں بنا کر انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ (اس طرح چلتے چلتے) جہنم کے قریب پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جہنم کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (اللہ کے) رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے تم کو ڈراتے۔ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں (ضرور آئے تھے) لیکن (بدقسمتی سے) کافروں پر اللہ (تعالیٰ) کا وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ، كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ، اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

(الملک۔ ۷ تا ۱۰)

جب وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا سنیں گے، وہ جوش مار رہی ہو گی (ایسا معلوم ہو گا گویا کہ وہ) غیظ (و غضب کے جوش) میں پھٹنے والی ہے، جب کبھی اس میں کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغہ اس سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا، ہم نے اس کی تکذیب کی اور کہا اللہ نے تو کوئی چیز نازل نہیں کی، تم بڑی گمراہی میں (مبتلا) ہو۔ (پھر وہ دوزخی) کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخیوں میں (شامل) نہیں ہوتے۔

کافروں کی دعاء بیکار جانے سے مراد یہ ہے کہ عذاب میں تخفیف نہیں ہو گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

(النحل۔ ۸۵)

اور جب یہ لوگ جنہوں نے (دنیا میں) ظلم کیا تھا (اپنے چاروں طرف) عذاب کو دیکھیں گے تو پھر نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دیگا جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا حالانکہ وہ شہادت دے چکے تھے کہ یہ رسول حق ہیں اور ان کے پاس کھلے دلائل بھی پہنچ چکے تھے۔ اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔ ان لوگوں کی سزا تو یہ ہے کہ ان پر اللہ کی بھی لعنت ہے، فرشتوں اور تمام

يُنظَرُونَ ○ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا، فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

(آل عمران - ۸۶ تا ۸۹)

انسانوں کی بھی لعنت ہے۔ اس لعنت میں وہ ہمیشہ گرفتار رہیں گے، ان سے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی (مسلسل عذاب ہوتا رہے گا) مگر ہاں جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور (اپنی) اصلاح کرلی تو اللہ (انہیں معاف کردے گا کیونکہ وہ) غفور رحیم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ○

(البقرۃ - ۱۶۱، ۱۶۲)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی بھی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی بھی لعنت ہے۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کی کوئی تدبیر کام نہیں آئے گی۔

اے ایمان والو، تبلیغ کے دوران جب آپ آزمائش میں مبتلا ہو جائیں تو پناہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے رجوع کیجئے۔ وہی پناہ دیتا ہے، دوسرا کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

اے ایمان والو، بے باکانہ تبلیغ کیا کیجئے۔ گھبرائیے نہیں، انشاء اللہ آپ دشمنوں کی ایذا رسانیوں سے محفوظ رہیں گے۔

اے ایمان والو، تبلیغ کے دوران ناصحانہ و خیر خواہانہ انداز اختیار کیجئے۔ نرمی سے سمجھائیے۔

اے لوگو، اس دن سے ڈریئے جس دن اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کیجئے۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کو پکارنے اور اس سے دعاء کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ
الْأَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

ترجمہ (اور اے رسول) ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جس دن گواہ (گواہی دینے کے لئے) کھڑے ہوں گے ﴿۵۱﴾ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی، ان پر لعنت (برس رہی) ہوگی اور ان کے (رہنے کے) لئے (بہت ہی) بُرا گھر ہوگا ﴿۵۲﴾

معانی و مصادر (اَشْهَادٌ) شَهِدَ، يَشْهَدُ، شَهَادَةٌ (س و ك) گواہی دینا۔ (اَشْهَادٌ = شَاهِدٌ کی جمع، گواہ)

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ) (اور اے رسول) ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے مدد کرتے رہتے ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور اس دن بھی مدد کرینگے جس دن گواہ (گواہی دینے کے لئے) کھڑے ہوں گے (يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ) (یعنی اس دن جس) دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی، ان پر لعنت (برس رہی) ہوگی اور ان (کے رہنے) کے لئے (بہت ہی) بُرا گھر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی اور اپنے مؤمن بندوں کی مدد کرتا رہتا ہے۔ رسولوں اور مؤمنین کا جب کبھی کافروں سے مقابلہ ہوگا تو آخری فتح رسولوں اور مؤمنین ہی کی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور پورا ہوتا رہا ہے قبل جنگ یا دوران جنگ اگر رسولوں کو یا مؤمنین کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ آزمائش ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ، اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

(البقرۃ ۔ ۲۱۴)

(اے ایمان والو) کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں یونہی داخل ہو جاؤ گے حالانکہ جو لوگ تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان لوگوں جیسی مصیبتیں تمہیں ابھی پیش نہیں آئیں۔ ان کو بڑی بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ خوب جھنجوڑے گئے یہاں تک کہ رسول اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) خبردار ہو جاؤ، اللہ کی مدد عنقریب آنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(اٰل عمران ۔ ۱۴۲)

(اے ایمان والو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں یونہی داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے نہ تو تم میں سے جہاد کرنے والوں کو ممیز کیا اور نہ ثابت قدم رہنے والوں کو۔

میدان جنگ میں آخری فتح رسولوں اور ایمان والوں ہی کی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(الصّٰفّٰت ۔ ۱۷۱ تا ۱۷۳)

اور (اے رسول) پیغام پہنچانے والے بندوں کے متعلق ہمارا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے کہ ان کی مدد ضرور کی جائے گی اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا

اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے (بہت سے) رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے، وہ

مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ، وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(الروم - ۴۷)

ان کے پاس معجزے لے کر آئے (لیکن قوم کے لوگوں نے جھٹلایا اور بدستور گناہ کرتے رہے) تو ہم نے ان گنہگاروں سے (ان کی سرکشی کا) انتقام لیا (اور انہیں نیست و نابود کر دیا) اور مؤمنین کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے (اور ہم مدد کرتے رہتے ہیں)۔

آزمائش اور آخری فتح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ، وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○

(یوسف - ۱۱۰)

(اے رسول، آپ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے وہ استقامت کے ساتھ تبلیغ کرتے رہے) حتیٰ کہ (ایک وقت ایسا آیا کہ) وہ (کفار کے ایمان لانے سے) مایوس ہو گئے (اور نصرت الٰہی آنے میں بھی تاخیر ہوئی تو) کفار نے یقین کر لیا کہ رسولوں سے (نصرت الٰہی کا) جھوٹا وعدہ کیا گیا تھا تو (عین وقت پر) ہماری نصرت ان کے پاس آ گئی۔ پھر وہی شخص (اللہ کے عذاب) سے بچ سکا جس کو اللہ نے (بچانا) چاہا (رہے) مجرم (تو ایسے) لوگوں سے ہمارا عذاب ٹلا نہیں کرتا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ سے مراد قیامت کا دن ہے جس دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے لوگ کافروں کی افتراء پردازی اور مجرموں کی بداعمالی کی گواہی دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ○

(النسآء - ۴۱)

(اور اے رسول اس دن) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کو بلائیں گے اور ان گواہوں پر آپ کو گواہ بنائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ○ (البقرۃ - ۱۴۳)

(اے ایمان والو جس طرح ہم نے تم کو ہدایت دے کر تم پر احسان کیا) اسی طرح (تم پر ہم نے یہ بھی احسان کیا کہ) تم کو معتدل امت بنایا تاکہ

تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہ بنے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا، اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ، اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○

(هود - ۱۸)

اور (اے رسول) اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے، ایسے لوگ جب (قیامت کے دن) اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو گواہی دینے والے گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ افترا کیا تھا (اے لوگو) خبردار ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت دونوں جگہ اپنے رسولوں کی اور اپنے مؤمن بندوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن کافروں کو ذلیل کرے گا اور مؤمنین پر کرم فرمائے گا اور ان کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِی الدُّنْيَا وَاِنِّیْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنٰفِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَآئِقِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ

(صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب قبول توبۃ القاتل جزء ۲ صـ۵)

مؤمن قیامت کے دن اپنے رب کے پاس لایا جائے گا یہاں تک کہ اللہ اپنا بازو اس پر رکھ دے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اللہ فرمائے گا کیا تو اپنے گناہوں کو پہچانتا ہے وہ کہے گا اے رب میں پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے ان گناہوں کو دنیا میں لوگوں سے چھپایا تھا اور آج میں تیرے ان گناہوں کو بخشتا ہوں پھر اسے نیکیوں کی کتاب دی جائے گی اور کافر اور منافقوں کے لئے مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے تاکہ دنیا اور آخرت میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى
وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾
هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے موسٰی کو (کتاب) ہدایت دی تھی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا تھا ﴿۵۳﴾ (جو) عقل والوں کے لئے ہدایت اور سراسر نصیحت تھی ﴿۵۴﴾

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ) اور (اے رسول) ہم نے موسٰی کو (کتاب) ہدایت دی تھی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا تھا (هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ) جو عقل والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتاب دی تھی اسی طرح اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کتاب عطاء فرمائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ○
(النمل - ۶)

اور (اے رسول) یہ قرآن آپ کو حکمت والے اور علم والے (اللہ کی طرف سے) القاء کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ، فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○
(الشوریٰ - ۷)

اور (اے رسول) اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی زبان میں آپ کی طرف نازل کر دیا ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور ان لوگوں کو جو لوگ ان کے ارد گرد (رہتے) ہیں ڈرائیں اور جمع ہونے کے دن سے بھی ڈرائیں جس کے (آنے)

میں کوئی شک نہیں، (اس روز) ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ، وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○

(النسآء۔ ۱۱۳)

اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو ایسی ایسی باتوں کی تعلیم دی ہے جن کو (پہلے) آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر تو اللہ کا بڑا فضل ہے۔

جس طرح بنی اسرائیل کو کتاب (یعنی توریت) کا وارث بنایا گیا تھا اس امت کو بھی کتاب (یعنی قرآن مجید) کا وارث بنایا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ، وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ، وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○

(فاطر۔ ۳۲)

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تو ان میں سے کچھ (تو ایسے ہیں جو) اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، کچھ (ایسے ہیں جو) میانہ رو ہیں اور کچھ (ایسے ہیں جو) اللہ کے حکم سے نیکیوں کی طرف سبقت کرتے ہیں اور یہ (نیکیوں کی طرف سبقت کرنا اللہ کا) بڑا فضل ہے (جو خوش قسمت لوگوں کو ہی ملا کرتا ہے)۔

ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قسم کی تسلی ہے۔ توریت پر عمل کرنے والے وہی لوگ تھے جو عقل والے تھے اسی طرح قرآن مجید پر بھی وہی عمل کریں گے جو عقل والے ہوں گے۔ کافر جو قرآن مجید پر ایمان نہیں لاتے تو بات یہ ہے کہ یہ لوگ نادان ہیں۔ ان میں اتنی عقل بھی نہیں کہ یہ اپنا نقصان خود کر رہے ہیں لہذا ان کی گمراہی پر افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى، اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

(الرعد۔ ۱۹)

(اور اے رسول) کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے حق ہے وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو (روحانی) بینائی سے محروم ہے

(اسے کچھ عقل و شعور نہیں ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے اور اے رسول حق سے تو) وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جنہیں عقل و شعور ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

(اور اے رسول) یہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے بڑی بابرکت ہے (اور ہم نے اس کو بابرکت اس لئے بنایا ہے) تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں تدبر کریں اور اہل عقل نصیحت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ، اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

(الزمر - ۹)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کیا جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں (نہیں ہو سکتے، اور اے رسول) نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہوتے ہیں۔

عمل

اے لوگو، نادان نہ بنئے۔ قرآن مجید پر ایمان لائیے اور اس پر عمل کیجئے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ، فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ، اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾

ترجمہ تو (اے رسول) آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور (اے رسول) اپنے (ہر اس) کام سے جس کا انجام اچھا نہ ہو حفاظت کی درخواست کیا کیجئے اور صبح و شام اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہا کیجئے ﴿۵۵﴾ بیشک

جو لوگ بغیر کسی ایسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں، ان کے دلوں میں کچھ نہیں بس بڑائی (کی ایک ہوس) ہے حالانکہ وہ بڑائی تک پہنچ نہیں سکتے تو (اے رسول، ان لوگوں کی شرارتوں سے) اللہ کی پناہ طلب کرتے رہا کیجئے، بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے (۵۶)

معانی و مصادر

(عَشِیٌّ) عَشِیٌّ = شام۔
(اِبْکَارٌ) اَبْکَرَ، یُبْکِرُ، اِبْکَارٌ (باب افعال) آگے بڑھنا، جلدی کرنا، صبح کو آنا (اِبْکَارٌ = صبح)۔
(کِبْرٌ) کَبُرَ، یَکْبُرُ، کِبْرٌ و کُبْرٌ و کُبَارَۃٌ (ک) بڑا ہونا۔

تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ ھٰذِہٖ لَقِسْمَۃٌ مَا اُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَغَضِبَ حَتّٰی رَاَیْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْھِہٖ ثُمَّ قَالَ یَرْحَمُ اللّٰہُ مُوْسٰی قَدْ اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا فَصَبَرَ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب طوفان من السیل جزء ۴ صـ ۱۹۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کیا۔ ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے (اس کا قول) بیان کیا۔ آپ کو غصہ آگیا میں نے آپ کے چہرے پر غصہ کا اثر دیکھا پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی پھر بھی انہوں نے صبر کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت صابر تھے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا مختصراً ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فَاصْبِرْ) (اے رسول) آپ بھی صبر کیجئے (جلدی نہ کیجئے) (اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ) اللہ تعالیٰ کا وعدہ (بالکل) سچا ہے (کفار پر عذاب آکر رہے گا لیکن اپنے وقت پر آئے گا۔ وقت سے پہلے نہیں آسکتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّھُمْ۔
(الاحقاف - ۳۵)

(اے رسول) جس طرح اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے آپ بھی صبر کرتے رہیں اور ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کریں۔

یعنی جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے

اسی طرح آپ بھی صبر کرتے رہیئے۔

ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین فرماتا ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ (النحل - ۱۲۷)

اور (اے رسول) آپ (تو) صبر ہی کرتے رہیں آپ کا صبر کرنا اللہ (تعالیٰ) کی توفیق سے ہے۔ (کافر اگر ایمان نہیں لاتے تو نہ لائیں) آپ ان (کے ایمان نہ لانے) پر رنج نہ کریں اور جو تدبیریں وہ کر رہے ہیں اس سے (دل میں) تنگی محسوس نہ کریں۔

صبر کی تلقین کے ساتھ کسی صابر کو بطور مثال پیش کرنا نفسیاتی طور پر بہت ہی ہمت افزا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع پر گذشتہ انبیاء کا جو صبر و استقامت کے جبل عظیم تھے ذکر فرمایا ہے۔ ایسے ہی ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین کی اور داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○ (صٓ - ۱۷)

(اے رسول) کافر جو کچھ کہہ رہے ہیں آپ اس پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤد کا ذکر کیجئے جو (بڑی) قوت والے تھے۔ بیشک وہ (اللہ کی طرف) بہت زیادہ رجوع کرنے والے تھے۔

آگے فرمایا (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ) اور (اے رسول) اپنے (ہر اس) کام سے جس کا انجام برا ہو محافظت کی درخواست کیا کیجئے۔

ذَنْبٌ کے معنیٰ گناہ کے بھی ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ گار نہیں تھے اگر گناہگار ہوتے (نعوذ باللہ من ذٰلک) تو آپ کی سیرت دوسروں کے لئے بہترین نمونہ کیسے ہوتی۔

اگر "ذنب" کے معنیٰ گناہ بھی کر لئے جائیں تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ گناہ کوئی نہ کیا ہو پھر بھی معافی طلب کی جائے اس میں ایک عجیب خوبی پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی شخص کسی کے ہاں مہمان ہوتا ہے تو میزبان باوجود خاطر خواہ تواضع کے مہمان کو رخصت کرتے وقت کہتا ہے: "آپ کی خاطر مدارات میں اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو معاف کر دیجئے گا۔" یہ جملہ میزبان کے حسن اخلاق کا بہترین نمونہ ہوتا ہے۔ مہمان اس کے اس جملہ سے بہت متاثر اور محظوظ ہوتا ہے۔ اسی طرح باوجود گناہ نہ ہونے کے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوتا ہوگا۔ ایسی حالت میں بندے کا اپنے مالک سے معافی مانگنا

بندے کے عجز وانکسار اور عبودیت کا بہترین نمونہ ہوتا ہے۔ اس قسم کی معافی سے معافی مانگنے والے بندے کے عزّت وشرف میں اضافہ ہوتا ہے اور معافی دینے والا اللہ اپنے بندے پر مزید رحم وکرم فرماتا ہے۔

حکمِ الٰہی کی تعمیل میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بار بار استغفار کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:۔

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلۃ جزء ۸ ص ۸۳)

اللہ کی قسم میں ہر روز ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار فرماتے تھے۔ استغفار کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچ جاتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب استحباب الاستغفار والاستکبار منہ ۲/۳۴۴)

اے لوگو، اللہ سے توبہ کرو، میں اللہ سے دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہیں:۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَاِلَیْکَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے رات کو کھڑے ہوتے تو اس طرح دعاء کرتے: یا اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں تو آسمانوں کا زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں سب کا نور ہے، ہر قسم کی تعریف کے تو ہی لائق ہے، تو ہی آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، تو ہی تعریف کا سزاوار ہے، تو حق ہے، تیرا کلام حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنّت حق ہے، دوزخ حق ہے،

أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ باللیل جزء ۸ ص ۸۶ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ جزء اول ص ۲۱۱ واللفظ للبخاری)۔

قیامت حق ہے، تمام انبیاء حق ہیں، محمد حق ہیں۔ یا اللہ میں نے تیرے حکم پر سر کو جھکا دیا، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد سے دشمنوں سے مقابلہ کیا، تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں، میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے سب گناہ بخش دے تو جس کو چاہے آگے کر دے اور جس کو چاہے پیچھے کر دے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں:۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ما قدمت جزء ۸ ص ۱۰۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعاء کیا کرتے تھے: اے میرے رب، میری خطاء معاف کر دے اور میری نادانی اور زیادتی کو بھی معاف کر دے جو میں نے سارے کاموں میں کی ہے اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ میری بھول چوک کو اور جو کام میں نے قصداً کیا ہے اس کو، میری لاعلمی کو اور میرے مذاق کو معاف کر دے، یہ سب باتیں یعنی بھول چوک وغیرہ مجھ میں ہیں۔ اے اللہ میرے اگلے، پچھلے، چھپے اور کھلے سب گناہوں کو بخش دے، تو جس کو چاہے آگے کر دے اور جس کو چاہے پیچھے ڈال دے (تو سب کچھ کر سکتا ہے) اور تجھے ہر بات پر قدرت حاصل ہے۔

(نوٹ:۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے سورۂ محمد کی آیت ۱۹ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

ذَنْبٌ کے دوسرے معنی ہیں:۔ "ہر وہ کام جس کا انجام اچھا نہ ہو"۔ اس لحاظ سے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کا مطلب یہ ہوگا کہ اپنے ہر اس کام سے جس کا انجام اچھا نہ ہو محافظت طلب کیا کیجئے یعنی اس طرح دعاء کیا کیجئے کہ "اے اللہ مجھے میرے ہر ایسے کام سے بچا جس کا انجام اچھا نہ ہو"۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ایک دعا کی تعلیم دی ہے جس سے آیت کے اس معنیٰ پر روشنی پڑتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمْ فِرَاشَهٗ (فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ وَلْیُسَمِّ اللّٰهَ) فَلْیَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْیَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ فَارْحَمْهَا) وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ (صحیح بخاری کتاب التوحید جزء ۹ ص ۱۴۵ وکتاب الدعوات جزء ۸ ص ۸۷ وصحیح مسلم کتاب الذکر جزء ۲ ص ۳۷۹)

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر آئے تو بسم اللہ کہہ کر اپنے کپڑے کے کونے سے بستر کو تین دفعہ جھاڑے پھر یہ کہے: اے میرے رب، تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی (نام کے) ساتھ اپنے پہلو کو اٹھاؤں گا۔ اگر تو میرے نفس کو روک لے تو اس کو بخش دے (اس پر رحم فرما) اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی اس چیز کے ساتھ حفاظت فرما جس چیز کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے (یعنی ہر ایسے کام سے بچا جس کا انجام برا ہو)۔

آگے فرمایا (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ) اور (اے رسول) صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (و تقدیس) کرتے رہیئے۔

صبر کی تلقین کے ساتھ جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد اور تسبیح کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی ○

(طٰہٰ ۔ ۱۳۰)

(اے رسول) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اس پر آپ صبر کیجئے اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح پڑھا کیجئے اور رات کے اوقات میں (بھی کچھ دیر) اور دن کے (دونوں) حصوں میں (بھی کچھ دیر) تسبیح پڑھا کیجئے تاکہ (قیامت کے دن) آپ شاداں و فرحاں ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ○ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○

(قٓ ۔ ۳۹، ۴۰)

تو (اے رسول) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اس پر آپ صبر کیجئے اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح پڑھا کیجئے اور رات میں بھی کچھ دیر اس کی تسبیح پڑھا

کیجئے اور نماز کے بعد بھی۔

حمد و تسبیح سے صبر میں اضافہ ہوتا ہے، دل کو تسکین ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ (الرعد۔ ۲۸)

(اے لوگو) خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ) جو لوگ بغیر کسی ایسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں کچھ نہیں بس بڑائی (کی ایک ہوس) ہے حالانکہ وہ بڑائی تک پہنچ نہیں سکتے (فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ، اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) تو (اے رسول، ان کی شرارتوں سے) اللہ کی پناہ طلب کرتے رہا کیجئے، بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے (وہ سن رہا ہے جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اور دیکھ رہا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔ آخر یہ اس سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینے پر قادر ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ (الحج۔ ۸ تا ۱۰)

اور (اے رسول) لوگوں میں سے بعض شخص بغیر علم، بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے (پھر تکبر سے) اپنے پہلو کو موڑتا ہے (اور حق کا انکار کر دیتا ہے) تاکہ (دوسرے لوگوں کو) اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے۔ اس کے لئے دنیا میں (ذلت و) رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے عذاب سوزاں کا مزا چکھائیں گے (اور اس سے کہیں گے کہ) یہ تیرے ان اعمال کی سزا ہے جو تو نے آگے بھیجے تھے بے شک اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

متکبر انسان حق کو تسلیم نہیں کرتے۔ حق کے خلاف بغیر ایسی دلیل کے جو ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہو جھگڑتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ حق کو تسلیم کرنا اپنے لئے عار سمجھتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ حق کو تسلیم کرنے سے ان کی عزت خاک میں مل جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي (اور (اے رسول) لوگوں میں بعض شخص ایسا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ○ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ، وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ، فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ، وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

(البقرۃ - ۲۰۴ تا ۲۰۶)

بھی ہے جس کی گفتگو جو وہ اپنی دنیوی زندگی (کے مفاد کی خاطر بڑے خوشامدانہ انداز میں کرتا ہے) آپ کو (بڑی) اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر اللہ کو گواہ کرتا ہے (کہ وہ جھگڑالو نہیں ہے) حالانکہ (درحقیقت) وہ بڑا جھگڑالو ہے۔ (اس کی تو یہ حالت ہے کہ) جیسے ہی وہ (آپ کے پاس سے) لوٹتا ہے تو زمین پر فساد برپا کرنے اور فصلوں اور نسلوں کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے (اس کی یہ باتیں اللہ کو پسند نہیں کیونکہ) اللہ فساد کو (کبھی) پسند نہیں کرتا، اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر (اور یہ باتیں چھوڑ دے) تو (اپنی غلطی تسلیم کرنے کو وہ اپنی توہین سمجھتا ہے) عزت (کی خواہش) اس کو گناہ پر جمائے رکھتی ہے، ایسے شخص (کی سزا) کے لئے دوزخ کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

یہ متکبر اتنا نہیں سمجھتے کہ عزت و ذلت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب چاہے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(آل عمران - ۲۶)

اے رسول، آپ (اللہ کی حمد و ثنا اس طرح) بیان کیا کیجئے: "اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے، تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں :۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَنَعْلُہٗ حَسَنَۃً قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ جزء اول ص ۵۱ و ۵۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی غرور و گھمنڈ ہوگا۔ ایک شخص نے کہا ہر آدمی چاہتا ہے اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو۔ آپ نے فرمایا اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبّر یہ ہے کہ انسان حق کو تسلیم نہ کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

الغرض حق کو تسلیم نہ کرنا اور اس کے مقابلہ میں باطل نظریات کو پیش کرنا تکبر کی علامت ہے۔ متکبر اپنی اس روش سے عزت و بڑائی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن بڑائی اس کو مل نہیں سکتی ، دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور آخرت میں تو اس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جو مصیبتیں آئیں ان پر صبر کیجئے۔ احکام الٰہی پر جمے رہیئے، اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہا کیجئے، صبح و شام اللہ کی حمد و تسبیح بیان کیا کیجئے۔

اے لوگو، بغیر دلیل کے حق کا مقابلہ نہ کیجئے، اپنے دلوں سے بڑائی کی ہوس کو نکال کر پھینک دیجئے،

اے ایمان والو، متکبرین کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہا کیجئے۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ
مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ
السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ

لَكُمْ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ
جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾

ترجمہ آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا، لوگوں کے پیدا کرنے سے یقیناً زیادہ بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ جو آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے انسانوں کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے) ﴿٥٧﴾ اور (اے رسول) نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ اور برے عمل کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے (لیکن اے لوگو) تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو ﴿٥٨﴾ بے شک قیامت آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ (پھر بھی) ایمان نہیں لاتے ﴿٥٩﴾ اور (اے رسول، لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ مجھ سے دعاء کرو، میں تمہاری دعاء قبول کروں گا اور جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کریں گے وہ لوگ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے ﴿٦٠﴾

معانی و مصادر (مُسِيْئٌ) اَسَآءَ، يُسِيْءُ، اِسَآءَةٌ (باب افعال) بُرا کرنا۔ (مُسِيْءٌ = برائی کرنے والا، بگاڑنے والا)۔
(دَاخِرِيْنَ) دَخَرَ، يَدْخَرُ دَخْرًا وَدُخُوْرًا (ف و س) ذلیل ہونا۔

تفسیر کفار مکہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے قائل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ دلائل دے کر انہیں سمجھایا۔ آیت زیر تفسیر میں بھی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کی مثال دے کر انہیں سمجھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ) آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے زیادہ بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ جو آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے انسانوں کا دوبارہ

پیدا کرنا کیا مشکل ہے)

اس آیت نے کافروں کی عقل کو جھنجوڑ ڈالا ہے۔ کیا کافروں میں اتنی عقل بھی نہیں کہ جو اللہ آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ جو کام انسان کو مشکل نظر آتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کام کو کر سکتا ہے تو کیا وہ اس کام کو نہیں کر سکتا جو انسان کو آسان نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ○ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ○ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ○ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ○ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ○

(والنازعٰت - ۲۷ تا ۳۲)

(اے کافرو، بتاؤ) کیا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان (کا بنانا) اللہ نے تو آسمان کو بنایا، اس کی چھت کو بلند کیا، پھر اسے ہموار کیا، اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی صبح کو نکالا، اس کے بعد زمین کو بچھا دیا (پھر) زمین سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا۔

آگے فرمایا (وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ، قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ) اور (اے لوگو) نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے (اسی طرح) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ اور جو برے عمل کرتے رہے وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے (اللہ تعالیٰ کے ہاں دونوں کا درجہ برابر نہیں ہے۔ صالح مؤمن کو جو درجہ حاصل ہے وہ بدکردار شخص کو حاصل نہیں ہو سکتا) لیکن تم لوگ نصیحت کم ہی حاصل کرتے ہو (اگر ایمان لے آؤ گے اور عمل صالح کرو گے تو خود وہ چیز نظر آنے لگے گی جس کا تم انکار کر رہے ہو۔ بے ایمانی نے تمہاری عقلوں پر پردہ ڈال دیا ہے، تم روحانی طور پر نابینا ہو لہٰذا تمہیں کیسے نظر آئے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے، اس کے لئے کیا چیز مشکل ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ، اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ○

(الانعام - ۵۰)

(اور اے رسول) آپ ان سے پوچھئے (بتاؤ) نابینا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں! (ہرگز نہیں تو پھر میں اور تم بھی برابر نہیں ہو سکتے، مجھے جو سیدھا راستہ نظر آ رہا ہے، میں کس طرح اسے چھوڑ کر تمہاری مثل نابینا بن جاؤں جنہیں راستہ ہی نظر نہیں آ رہا)، آخر (تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ) تم غور نہیں کرتے۔

آگے فرمایا (اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ) (اور اے لوگو! تم (قیامت کو مانو یا نہ مانو وہ) تو آکر رہے گی، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں (اور جب وہ آئے گی تو تم کو ضرور زندہ کیا جائے گا) لیکن اکثر لوگ (قیامت پر) ایمان نہیں لاتے (تو ان کے ایمان نہ لانے سے قیامت ٹل نہیں سکتی، وہ ضرور آئے گی اور حساب وکتاب ضرور ہوگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ○

(طٰہٰ - ۱۵)

قیامت یقیناً آنے والی ہے اگرچہ میں اس (کے وقت) کو چھپائے ہوئے ہوں (قیامت اس لئے قائم ہوگی) تاکہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ○

(الحج - ۶، ۷)

یہ (تمام چیزیں اس بات کی دلیل ہیں) کہ اللہ ہی برحق (الٰہ) ہے، وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ (قیامت کے دن) اللہ ان تمام لوگوں کو جو قبروں میں ہیں (زندہ کر کے) اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ، قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ، لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○

(سبا - ۳ تا ۵)

اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت قائم نہیں ہوگی۔ آپ کہہ دیجئے: کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم جو غیب کا جاننے والا ہے وہ ضرور تم پر واقع ہوگی۔ آسمانوں میں اور زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں اور ذرّے سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو روشن کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی نہ ہو (الغرض قیامت ضرور آکر رہے گی) تاکہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے (ان کے نیک اعمال) کا بدلہ دے

یہی (وہ) لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کا رزق ہے اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں کوشش کرتے ہیں (اور چاہتے ہیں) کہ ہمیں عاجز کر دیں ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے۔

الغرض قیامت ضرور آئے گی، اس دن مشرکین کو جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں ان کے شرک کی سخت سزا دی جائے گی۔ ان کو چاہئے کہ دوسروں کو پکارنا چھوڑ دیں، صرف اللہ تعالیٰ کو پکاریں (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ) اور (اے رسول، ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) تمہارا ربّ فرماتا ہے کہ مجھ سے دعاء کرو (مجھے پکارو) میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دعاء قبول کرے گا اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دعاء وہی قبول کر سکتا ہے؟ دوسرے دعاء کو نہ سنتے ہیں اور نہ دعاء قبول کر سکتے ہیں اور اگر وہ سن بھی لیں تو وہ کیا کر سکتے ہیں؟ وہ کچھ نہیں کر سکتے، ان کو نہ قدرت ہے اور نہ وہ کسی چیز کے مالک ہیں۔ ان کے پاس رکھا ہی کیا ہے کہ وہ کسی کو دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ۝ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ، وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝

(فاطر۔ ۱۳، ۱۴)

اور (اے لوگو) جن جن کو تم اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سن سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری دعاء کو قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور (اے رسول، اللہ) باخبر جیسی تمہیں کوئی کوئی خبر نہیں دے سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ، لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ۝

(سبا۔ ۲۲)

(اے رسول، آپ مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ اللہ کے علاوہ جن (کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکار دو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے) وہ نہ تو آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں (کسی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○

(النمل ۔ ۶۲)

چیز کے مالک ہیں) اور نہ ان (کی پیدائش اور انتظام) میں اللہ کے ساتھ ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

(اے رسول، ان سے پوچھئے) بتاؤ وہ کون ہے جو پریشان حال کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مصیبت کو دور کرتا ہے اور وہ کون ہے جو زمین میں تمہیں خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے)؟ ہرگز نہیں، (لیکن) تم لوگ نصیحت کم ہی حاصل کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○

(الاحقاف ۔ ۴ تا ۶)

(اے رسول، آپ ان سے) کہئے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی اشیاء میں) سے انہوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو تو (اپنے دعوی کے ثبوت میں) اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کرو یا علوم (انبیاء میں) سے کوئی اثر (پیش کرو) اور (اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں اور جب (قیامت کے دن) تمام لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا بیکار ہے وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

آگے فرمایا (اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ)

جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کریں گے وہ لوگ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دعاء کرنا بھی عبادت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانے اور دعاء مانگنے کو اپنے لئے باعثِ ذلت سمجھتے ہیں وہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (رواہ الترمذی وصححه فی ابواب الدعوات فی باب ماجاء فی فضل الدعاء جزء ۲ صـ ۴۶)

دعاء عبادت ہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، یعنی تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا، جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر داخل ہوں گے۔

(نوٹ:۔ دعاء کے جملہ آداب کے لئے سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۵۵ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

عمل

اے لوگو قیامت پر ایمان لائیے۔ انسان کا دوبارہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

اے لوگو، صرف اللہ تعالیٰ کو پکاریئے، صرف اسی سے مانگئے۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ سے دعاء کرنے کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں وہ ذلیل خوار ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ
لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ
شَیْءٍ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ
الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
یَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ

لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ، ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ
اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ
الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ
اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ
عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا
شُيُوْخًا، وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى
مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا

مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾
هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ، فَاِذَا
قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾

ترجمہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا (تاکہ اس میں کام کرو) بے شک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (۶۱) یہی اللہ تمہارا رب ہے، (وہ) ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، پھر (اے لوگو، اس کو چھوڑ کر) تم کہاں بھٹک رہے ہو (۶۲) جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ اسی طرح بھٹکتے رہتے ہیں (۶۳) اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے جائے قرار بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور اچھی صورتیں بنائیں اور (کھانے کے لئے) تمہیں پاکیزہ چیزیں عطاء کیں، یہی اللہ تو تمہارا رب ہے، بابرکت ہے اللہ جو رب العالمین ہے (۶۴) وہ زندہ ہے (اسے کبھی موت نہیں آئے گی)، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں لہٰذا دین کو خالص اس کے لئے مانتے ہوئے صرف اس کو پکارو، سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے (۶۵) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ جب میرے رب کی طرف سے میرے پاس کھلے دلائل آچکے ہیں (تو) مجھے (منجملہ اور باتوں کے اس بات کی بھی) ممانعت کر دی گئی ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کی عبادت تم اللہ کے علاوہ کرتے ہو اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں (اللہ) رب العالمین کا مطیع و فرمانبردار رہوں (۶۶) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پیدا کیا، پھر لوتھڑے سے پیدا کیا، پھر (وہی ہے) جو تم کو (ماں کے پیٹ سے) بچہ (کی شکل میں) باہر نکالتا ہے، پھر (تمہاری نشوونما کرتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ، پھر (تمہیں زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔ تم میں سے بعض تو (بوڑھے ہونے سے)

پہلے ہی مرجاتے ہیں اور (تم میں سے بعض کو زندہ رکھا جاتا ہے) تاکہ تم (اپنے) مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور (اے لوگو، یہ سب کچھ اس لئے بیان کیا جارہا ہے) تاکہ تم سمجھ جاؤ (کہ جو اللہ یہ سب کچھ کرسکتا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے) (۶۷) وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس (کام) سے کہتا ہے "ہوجا" وہ ہوجاتا ہے (۶۸)

معانی ومصادر

(مُبْصِرًا) اَبْصَرَ، یُبْصِرُ، اِبْصَارٌ (باب افعال) دیکھنا، بینا بنانا، واضح ہونا۔

(تُؤْفَكُوْنَ) (یُؤْفَكُ) اَفَكَ، یَأْفِكُ، اَفْكٌ واُفُوْكٌ (ض) جھوٹ بولنا۔

(یَجْحَدُوْنَ) جَحَدَ، یَجْحَدُ، جَحْدٌ وجُحُوْدٌ (ف) انکار کرنا، کفر کرنا، تکذیب کرنا۔

(نُطْفَةٌ) نَطَفَ، یَنْطِفُ، نَطْفٌ، تَنْطَافٌ ونَطَفَانٌ ونَطَافَةٌ (ن، ض) ٹپکنا۔

(عَلَقَةٌ) عَلَقَ، یَعْلُقُ، عَلْقٌ وعُلُوْقٌ (ن) چرنا، چرانا، چوسنا۔ عَلَقٌ = خون، لوتھڑا)

(اَشُدَّ) شَدَّ، یَشِدُّ، شِدَّةٌ (ض) قوی ہونا۔ (اَشُدٌّ = قوت، بلوغ)

(شُیُوْخًا) شَاخَ، یَشِیْخُ، شَیْخٌ، شِیْوُخَةٌ، شَیْخُوْخَةٌ (ض) بوڑھا ہونا (شُیُوْخٌ = شیخ کی جمع، بوڑھے)۔

تفسیر

توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن بنایا روشنی دینے والا (تاکہ تم روزی تلاش کرو) (اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ) بے شک اللہ لوگوں پر (بڑا) مہربان ہے لیکن اکثر لوگ (پھر بھی اس کا) شکر ادا نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اور (اے لوگو) اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم (رات کو) آرام کرسکو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کرسکو اور (اس نعمت پر) اللہ کا شکر ادا کرو۔ (القصص - ۷۳)

آگے فرمایا (ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ) (اے لوگو) یہی اللہ تو تمہارا رب ہے (جو) ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے)، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، پھر تم کدھر بہکے چلے جارہے ہو (کہ ایسے الٰہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہو) (كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں وہ اسی طرح بھٹکتے رہتے ہیں۔

اللہ کی آیات پر ایمان لانے والے بھٹکتے نہیں۔ وہ ایک اللہ کو مانتے ہیں تو بس اسی ایک کے ہو جاتے ہیں اور اس کی ہدایت کے مطابق چلتے رہتے ہیں۔

آگے فرمایا (اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ) اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے جائے قرار بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور اچھی صورتیں بنائیں اور (کھانے کے لئے) تمہیں پاکیزہ چیزیں عطاء کیں، (ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ) یہی اللہ تو تمہارا رب ہے، بابرکت ہے اللہ (جو) رب العالمین (ہے) (هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) وہ زندہ ہے (اسے کبھی موت نہیں آئے گی) اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں لہٰذا دین کو خالص اس کے لئے مانتے ہوئے اسی کو پکارو، سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

ہر شخص کا فرض ہے کہ اللہ کے دین میں کسی دوسرے کے قول و فعل کو شامل نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص رکھے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں کمی بیشی اور تبدیلی کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین خالص میں یہ بات موجود ہے کہ کسی کو نہ پکارا جائے سوائے اللہ تعالیٰ کے تو اب کسی کو کوئی اختیار نہیں رہتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارے اور اللہ کے دین میں عملاً تحریف کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ۝

(الزمر۔ ۲و۳)

(اے رسول) ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے لہٰذا آپ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتے رہیئے۔ خبردار ہو جاؤ، اللہ کا تو خالص دین ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِیْنِیْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ، قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝

(الزمر۔ ۱۴، ۱۵)

(اے رسول، آپ) کہہ دیجئے میں اپنے دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے اللہ (تعالیٰ) کی عبادت کرتا ہوں۔ تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو (تمہیں اختیار ہے لیکن یہ یاد رکھو ایسا کرنے والے نقصان اٹھائیں گے اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ نقصان اٹھانے والے تو در حقیقت وہی لوگ ہیں جنہوں نے

قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو نقصان میں ڈالا، خبردار ہو جاؤ یہی تو صریح نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب۔۵)

انہیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ اللہ (اکیلے) کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں یہی راہِ راست پر چلنے والی امّت کا دین ہے۔

آگے فرمایا (قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ایسی صورت میں کہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس کھلے دلائل آچکے ہیں (جن میں) مجھے ممانعت کر دی گئی ہے کہ میں اُن (معبودوں) کی عبادت کروں جن معبودوں کی عبادت تم اللہ کے علاوہ کرتے ہو (تو میں ان دلائل کی خلاف ورزی کیسے کر سکتا ہوں، میں اپنے رب کی نافرمانی نہیں کر سکتا) مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں (بس) رب العالمین کی اطاعت (اور فرمانبرداری) کروں۔

آگے فرمایا (هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے (پیدا کیا) اور پھر لوتھڑے سے (پیدا کیا) پھر (وہی ہے) جو تم کو (ماں کے پیٹ سے) بچہ (کی شکل میں) باہر نکالتا ہے پھر (تمہاری نشوونما کرتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ پھر (تمہیں زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ (وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ) اور تم میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ (جوان یا بوڑھے ہونے سے) پہلے ہی (ان کی موت کا مقررہ وقت آجاتا ہے اور وہ) مر جاتے ہیں (وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ) اور (تم میں سے بعض کو زندہ رکھا جاتا ہے) تاکہ تم (اپنی موت کے) مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور (یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے) تاکہ تم سمجھو (کہ الٰہ وہی ہے جو یہ سب کام کر رہا ہے۔ جو یہ کام نہیں کر رہے اور کر بھی نہیں سکتے وہ الٰہ کیسے ہو سکتے ہیں اور جب وہ الٰہ نہیں ہو سکتے تو وہ معبود، حاجت روا، مشکل کشا کیسے ہو سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

اور (اے رسول) ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ کی شکل میں ایک محفوظ مقام میں رکھا۔ پھر نطفہ کا لوتھڑا بنایا

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ، فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ○

(المؤمنون - ۱۲ تا ۱۴)

پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اس کو (بالکل ہی) دوسری مخلوق کی شکل میں بنا دیا، (واقعی) اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے (بہت) بابرکت ہے۔

(هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ) (اور اے لوگو) وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس (کام) سے (بس اتنا) کہتا ہے: "ہو جا" وہ ہو جاتا ہے۔

کفار کے شرکاء مندرجہ بالا کاموں کو انجام نہیں دیتے اور نہ وہ دے سکتے ہیں تو پھر نہ وہ معبود ہو سکتے ہیں، نہ حاجت روا ہو سکتے ہیں اور نہ مشکل کشا ہو سکتے ہیں لہٰذا ان کو پکارنا بے سود اور لایعنی ہے۔

عمل

اے لوگو، صرف اللہ کی عبادت کرو جس نے آسمانوں کو پیدا کیا، زمین کو پیدا کیا، آپ کو پیدا کیا اور آپ کی اچھی صورت بنائی اور آپ کو پاکیزہ رزق عطاء فرمایا، جو زندہ کرتا ہے اور جو مارتا ہے اور جس کو یہ قدرت حاصل ہے کہ جب وہ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس سے بس اتنا کہتا ہے کہ "ہو جا" وہ ہو جاتا ہے، کسی دوسرے کو یہ قدرت حاصل نہیں لہٰذا وہ پکارے جانے کے قابل نہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾
اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ
اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾
فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ
يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ
مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ

دُونِ اللّٰهِ، قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ
لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا،
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾
ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ

بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ
نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ
قَبْلِكَ، مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا
عَلَیْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ
عَلَیْكَ، وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ
یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا
جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ
خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾

ترجمہ

(اے رسول) کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا جو اللہ کی آیتوں (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں، یہ بھٹک کر کہاں جا رہے ہیں؟ (۶۹) جن لوگوں نے کتاب (اللہ) کو جھٹلایا اور اس چیز کو جھٹلایا جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوتا ہے) (۷۰) جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور جب وہ گھسیٹے جائیں گے (۷۱) (یعنی جب وہ) گرم پانی میں (گھسیٹے جائیں گے) پھر آگ میں جھونکے جائیں گے (۷۲) پھر ان سے کہا جائے گا (بتاؤ) وہ کہاں ہیں جن کو تم (اللہ کا) شریک بناتے تھے (۷۳) (یعنی جن کو تم) اللہ کے علاوہ (اپنا الٰہ سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں، انہیں اپنی مدد کے لئے پکارو) وہ کہیں گے وہ تو ہمیں چھوڑ کر (کہیں) غائب ہو گئے (بہرحال ہمیں ان سے کیا مطلب؟ ہم انہیں کیوں پکاریں جبکہ) ہم تو پہلے (دنیا میں بھی اللہ کے علاوہ) کسی کو نہیں پکارتے تھے، اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے (کہ وہ عذاب کو دیکھ کر جھوٹ بولنے لگتے ہیں) (۷۴) (پھر ان سے کہا جائے گا) تم جو زمین میں ناحق خوشیاں منایا کرتے تھے اور (ان خوشیوں میں مگن ہو کر) اترایا کرتے تھے یہ اسی کی سزا ہے (جو تمہیں یہاں ملنے والی ہے) (۷۵) جاؤ (اب) تم دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اب تم) اس میں ہمیشہ رہو گے، (اے لوگو، ہوشیار ہو جاؤ کہ) متکبرین کا ٹھکانہ (بہت ہی) برا ہے (۷۶) تو (اے رسول) آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، ہو سکتا ہے کہ جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں سے کچھ آپ کو (آپ کی زندگی میں) دکھا دیں یا آپ کو وفات دے دیں (تو کیا یہ ہمیشہ زندہ رہیں گے) ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (وہاں ہم اپنا وعدۂ عذاب پورا کریں گے) (۷۷) اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے (بہت سے) رسول بھیجے، ان میں سے کچھ رسولوں کا حال تو ہم نے آپ کو سنا دیا اور ان میں سے کچھ رسولوں کا حال آپ کو نہیں سنایا، (ان میں سے) کسی رسول کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ بغیر اللہ کے حکم کے کوئی معجزہ دکھا سکے، پھر جب اللہ کا حکم (عذاب) آگیا تو (ان میں) حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا، پھر اس موقع پر اہل باطل ہی نقصان میں رہے (۷۸)

معانی و مصادر

(یُصْرَفُوْنَ) صَرَفَ، یَصْرِفُ، صَرْفٌ (ض) لوٹانا، پھیر دینا۔
(اَغْلَالٌ) غَلَّ، یَغُلُّ، غَلٌّ (ن) داخل ہونا، پہننا، طوق پہنانا۔
(اَغْلَالٌ = غُلٌّ کی جمع، طوق)۔
(سَلَاسِلُ) سَلْسَلَ، یُسَلْسِلُ، سَلْسَلَةٌ (بابِ فعللة۔ رباعی مجرد) ایک کو دوسری چیز سے ملانا (سَلَاسِلُ = سِلْسِلَةٌ کی جمع، زنجیریں)۔
(یُسْحَبُوْنَ) سَحَبَ، یَسْحَبُ، سَحْبٌ (ف) گھسیٹنا۔
(حَمِیْمٌ) حَمَّ، یَحُمُّ، حَمٌّ (ن) گرم کرنا (حَمِیْمٌ = گرم، دوست)۔

(یُسْجَرُوْنَ) سَجَرَ، یَسْجُرُ، سَجْرٌ (ن) بھڑکانا، آگ میں جھونکنا۔
(تَفْرَحُوْنَ) فَرِحَ، یَفْرَحُ، فَرَحٌ (س) خوش ہونا، اترانا۔
(تَمْرَحُوْنَ) مَرِحَ، یَمْرَحُ، مَرَحٌ (س) اترانا۔
(مَثْوًی) ثَوٰی، یَثْوِیْ، ثَوَاءٌ وثُوِیٌّ (ض) قیام کرنا (مَثْوًی: جائے قیام)۔
(خَسِرَ) خَسِرَ، یَخْسَرُ، خُسْرٌ وخَسَرٌ وخُسْرٌ وخَسَارٌ وخَسَارَۃٌ وخُسْرَانٌ (س) نقصان اٹھانا۔
(مُبْطِلُوْنَ) اَبْطَلَ، یُبْطِلُ، اِبْطَالٌ (باب افعال) باطل قرار دینا، جھوٹ گھڑنا (مُبْطِلُوْنَ: جھوٹ گھڑنے والے)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰہِ، اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ) (اے رسول) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں (اور طرح طرح کے لایعنی اعتراض کرتے ہیں، آخر) یہ بھٹک کر کہاں جا رہے ہیں۔

جن لوگوں کے دلوں میں تکبر ہوتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی آیات میں طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔ یہ اعتراضات لغو اور لایعنی ہوتے ہیں۔ ان کی بنیاد نہ علم پر مبنی ہوتی ہے اور نہ ہدایت پر۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ۔

(حٰمٓ المؤمن - ۵۶)

بے شک جو لوگ بغیر کسی ایسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں، ان کے دلوں میں کچھ نہیں بس بڑائی (کی ایک ہوس) ہے حالانکہ وہ بڑائی تک پہنچ نہیں سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ○

(الحج - ۸) (لقمان - ۲۰)

اور (اے رسول) لوگوں میں سے بعض شخص بغیر علم، بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا

اور ہم رسولوں کو تو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہ (مؤمنین کو) خوشخبریاں سنائیں اور (فاسقین کو) ڈرائیں پھر بھی جو لوگ کافر ہیں

اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ○
(الکھف - ۵۶)

وہ باطل کی بنیاد پر جھگڑا کرتے ہیں اور باطل ہی کے ذریعہ حق کو دفع (کرنے کی کوشش) کرتے ہیں، انہوں نے ہماری آیات کو اور جس چیز سے ان کو ڈرایا جاتا ہے ہنسی کھیل بنا رکھا ہے۔

آگے فرمایا (اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا، فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ) جن لوگوں نے (اللہ کی) کتاب کو جھٹلایا اور اس چیز کو جھٹلایا جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوتا ہے) (اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ، يُسْحَبُوْنَ) جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور (جب) وہ گھسیٹے جائیں گے (فِي الْحَمِيْمِ، ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ) گرم پانی میں پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ○ (الرحمٰن - ۴۳ و ۴۴)

یہی وہ جہنم ہے جسے مجرم جھٹلایا کرتے تھے وہ دوزخ اور گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے۔

(ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ) پھر (اے رسول، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جب اس سے پہلے میدان محشر میں) ان سے کہا جائیگا (بتاؤ) وہ کہاں ہیں جن کو تم شریک بناتے تھے۔ (مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا، كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ) (یعنی) اللہ کے علاوہ (جن کو تم الٰہ سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں؟ انہیں اپنی مدد کے لئے پکارو تو وہ کیا جواب دیں گے) وہ کہیں گے: وہ تو ہمیں چھوڑ کر (کہیں) غائب ہو گئے (ہم اپنی مدد کے لئے انہیں نہیں پکارتے) بلکہ ہم تو پہلے (دنیا میں بھی اللہ کے علاوہ) کسی کو نہیں پکارتے تھے، اسی طرح اللہ کافروں کو (سب کچھ) بھلا دے گا۔

جب کافروں کو کوئی راہ نجات نظر نہیں آئے گی تو وہ اپنے شرک سے انکار کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ، اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ (تعالیٰ) پر جھوٹ افتراء کرے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے، بے شک ایسے لوگ (کبھی) فلاح نہیں پا سکتے اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے تو اس

تَزْعُمُوْنَ ○ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

(الانعام - ۲۱ تا ۲۴)

دن) ہم ان مشرکین سے پوچھیں گے وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن (کے الٰہ ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے۔ پھر (اس دن) ان مشرکین کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے اللہ، ہمارے رب، کی قسم ہم مشرک نہیں تھے (اے رسول، آپ) دیکھئے کہ کس طرح وہ اپنے اوپر جھوٹ بولیں گے، پھر اس وقت جو کچھ وہ (دنیا میں) افتراء کرتے تھے سب ان کے پاس سے گم ہو جائے گا۔

الغرض عذاب کو دیکھ کر کافر سب کچھ بھول جائیں گے، انہیں اس وقت صرف اللہ یاد رہے گا، اس وقت وہ صرف اسی کو پکاریں گے اور اسی کے سامنے گڑگڑائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ، قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ، بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○

(النحل - ۲۷ تا ۲۹)

پھر قیامت کے دن اللہ کافروں کو ذلیل و خوار کرے گا اور ان سے پوچھے گا بتاؤ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے معاملہ میں تم (مؤمنین کی) مخالفت کیا کرتے تھے۔ (وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے البتہ) وہ لوگ جن کو علم دیا گیا تھا کہیں گے آج کے دن کی ذلت اور تباہی (سب) کافروں کے لئے ہے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جنہوں نے (دنیا میں) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تو جب فرشتے ان کی جان نکالنے لگے تو وہ صلح کی پیش کش کرنے لگے (اور کہنے لگے) ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے، (انہیں جواب دیا جائے گا) کیوں نہیں (تم یقیناً برے کام کرتے تھے اور) اللہ کو علم ہے جو کچھ تم کرتے تھے پھر (ان سے کہا جائے گا) دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اب تم) دوزخ میں ہمیشہ رہو گے، بے شک تکبر کرنے والوں

کا ٹھکانہ (بہت) بُرا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○
(النحل۔ ۸۷)

پھر (وہ مشرک) اس دن اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں گے اور جو افترا پردازیاں وہ کیا کرتے تھے سب ان سے غائب ہو جائیں گی۔

آگے فرمایا (ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ) (پھر ان سے کہا جائے گا) تم جو زمین میں ناحق خوشیاں منایا کرتے تھے اور (ان خوشیوں میں مگن ہو کر) اترایا کرتے تھے یہ اسی کی سزا ہے (جو اب تمہیں ملنے والی ہے)۔

کافروں کو اپنے علم اور اپنے مال و دولت پر ناز تھا۔ انبیاء علیہم السلام اور ایمان والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا، اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ○
(الفرقان۔ ۴۱)

اور (اے رسول) یہ لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں (اور اس طرح کہتے ہیں) کیا یہی وہ صاحب ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ○ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ○ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ○ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا، بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ، بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ○
(صٓ۔ ۴ تا ۸)

(اے رسول) انہیں اس بات پر تعجب ہے کہ ان کے پاس انہی میں سے ڈرانے والا آگیا۔ کافر کہتے ہیں یہ بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس نے (تمام) معبودوں کی جگہ ایک معبود بنا دیا، یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ ان میں جو سردار تھے وہ نکل کر چل دئے (اور آپس میں کہنے لگے) چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو، اس دعوٰی نبوت سے اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔ ہم نے پچھلے مذہب میں یہ بات کبھی نہیں سُنی، یہ محض افتراء ہے۔ کیا ہم لوگوں میں (یہی رہ گیا تھا کہ) اس پر نصیحت (کی کتاب) اتاری گئی،

(اے رسول) بات یہ ہے کہ ان کو میری نصیحت کے سچا ہونے میں شک ہے بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) انہوں نے (ابھی) عذاب کا مزا ہی نہیں چکھا (اس لئے ایسی باتیں بنا رہے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ، اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ، وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝

(ھود - ۲۵ تا ۲۷)

اور (اے رسول) ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے (اپنی قوم سے کہا) میں تمہیں صاف صاف (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں (اللہ نے حکم دیا ہے) کہ تم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو (اور اگر تم اللہ کے علاوہ دوسروں کی عبادت کرو گے تو) مجھے تمہارے متعلق المناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے ہم کو تو تم ہمارے ہی جیسے آدمی نظر آتے ہو اور ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ تمہاری پیروی کرنے والے صرف ظاہر بین اور وہ لوگ ہیں جو ہم میں سب سے زیادہ حقیر (مانے جاتے) ہیں اور ہم یہ بھی نہیں دیکھتے کہ تم لوگوں کو ہم پر کوئی برتری (حاصل) ہے، ہم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ ءَاُلْقِىَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝

(اقتربت الساعۃ - ۲۳ تا ۲۵)

(قوم) ثمود نے بھی (اپنے) ڈرانے والوں کو جھٹلایا تھا۔ کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک آدمی کی پیروی کریں، اگر ہم ایسا کریں تو ہم یقیناً گمراہی اور جنون میں (مبتلا ہو گئے)۔ کیا ہم لوگوں میں بس یہی ایک رہ گئے تھے کہ ان پر نصیحت نازل کی گئی (نہیں، بات یہ نہیں ہے) بلکہ یہ جھوٹے اور شیخی خورے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

(سبا ۳۴ تا ۳۶)

اور (اے رسول) جس بستی میں بھی ہم نے (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا: جو چیز دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور (اے رسول، یہ کافر) کہتے ہیں: ہم مال اور اولاد تم سے زیادہ رکھتے ہیں، (یہ ہمارے حق پر ہونے کی نشانی ہے) لہذا (آخرت میں) ہم کو عذاب نہیں ہوگا۔ (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے: (یہ حق پر ہونے کی نشانی نہیں بلکہ) میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰی حِیْنٍ ○ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ، بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ○

(المؤمنون- ۵۳ تا ۵۶)

لیکن انہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (اب) جو چیز جس فرقہ کے پاس ہے وہ اسی میں مگن ہے تو (اے رسول، آپ) ایک وقت تک کے لئے ان کو غفلت میں پڑا رہنے دیجئے۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ فراوانی کے ساتھ جو مال اور بیٹے ہم ان کو عطاء فرما رہے ہیں (اس میں ان کی بہتری ہے، نہیں) ہم تو ان کی بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں (کیونکہ آخرت میں تو ان کو کوئی بھلائی ملے گی ہی نہیں) لیکن وہ (ہماری مصلحت کو) سمجھتے نہیں۔

آگے فرمایا (اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ) پھر ان سے کہا جائے گا: دوزخ کے دروازوں (سے دوزخ) میں داخل ہو جاؤ (اب تم) اس میں ہمیشہ رہو گے (یہ تمہارے تکبر کی سزا ہے) الغرض متکبرین کا ٹھکانہ (بہت ہی) برا ہے۔

آگے فرمایا (فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ) تو (اے رسول) آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدۂ (عذاب) سچا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں سے کچھ آپ کو (آپ کی زندگی میں) دکھا دیں یا (عذاب کے آنے سے پہلے) ہم آپ کو وفات دے دیں بہر صورت (کچھ بھی ہو یہ جائیں گے کہاں؟) ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے (تو جب یہ قیامت کے دن ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے ہم اس دن ان کو عذاب دیں گے۔ الغرض وعدۂ عذاب ضرور پورا ہو کر رہے گا)

(وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ)

اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے (بہت سے) رسول بھیجے۔ ان میں سے کچھ رسولوں کا حال تو ہم نے آپ کو سنا دیا ہے اور ان میں سے بعض کا حال آپ کو نہیں سنایا (وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ) ان میں سے کسی رسول کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ بغیر اللہ کے حکم کے کوئی معجزہ دکھا سکے (لہٰذا کافروں کا یہ اعتراض بے جا ہے کہ یہ معجزہ کیوں نہیں دکھاتے، یہ معجزہ اس لئے نہیں دکھاتے کہ معجزہ دکھانا ان کے اختیار میں نہیں۔ معجزہ دکھانا تو اللہ کے اختیار میں ہے۔ رہی یہ بات کہ پھر اللہ تعالیٰ معجزہ کیوں نہیں دکھاتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ معجزہ نہ دکھانے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی مصلحت اور حکمت ہے، اس کا کوئی کام بغیر حکمت اور مصلحت کے نہیں ہوتا)

مطلوبہ معجزہ دکھانے کے بعد اگر لوگ ایمان نہ لائیں تو پھر انہیں مہلت نہیں ملتی، اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو جاتا ہے اور کافر نیست و نابود کر دئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ، وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا، وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝

(بنی اسرآئیل۔ ۵۹)

اور (اے رسول) (مطلوبہ) معجزہ بھیجنے سے ہمیں کوئی امر مانع نہیں سوائے اس کے کہ اگلوں نے معجزوں کو جھٹلایا تھا۔ (معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے تھے) مثلاً ہم نے (قوم) ثمود کو اونٹنی دی تھی جو کھلی (نشانی) تھی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا (اور ایمان نہیں لائے) اور ہم تو (مطلوبہ) معجزات صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ (کافروں کو) ڈرا دیں (کہ اگر وہ مطلوبہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے تو عذاب سے ہلاک کر دئے جائیں گے)۔

معجزے کے تاخیر کرنے میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت یہ ہے کہ مہلت کے زمانہ میں لوگ ایمان

لے آئیں اور عذابِ الٰہی سے بچ جائیں۔ تمام نبیوں کے زمانے میں ایسا ہی ہوتا رہا۔ کافروں کو مہلت ملتی رہی بالآخر (فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ) جب اللہ کا حکم آپہنچا (معجزہ دکھایا گیا اور نہ ماننے والوں پر عذاب نازل کیا گیا تو) حق کے ساتھ (رسولوں اور کافروں کے مابین) فیصلہ کر دیا گیا اور اس وقت پھر وہی لوگ نقصان میں رہے جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) جھوٹ منسوب کیا کرتے تھے۔

مشرکین اور اہل کتاب بہت سی باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کیا کرتے تھے مثلاً۔

(۱) مشرکین بے حیائی کی باتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا، قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ، اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(الاعراف - ۲۸)

اور (یہ کافر) جب بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح (کرتے) پایا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کی طرف ایسی بات کو منسوب کرتے ہو جس کا خود تمہیں بھی علم نہیں (تمہارا اعتماد تو بس سنی سنائی باتوں پر ہے)۔

(۲) مشرکین کھانے کی بعض حلال چیزوں کو حرام کر لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ۔ (الانعام۔ ۱۴۱)

مشرکین نے اللہ کے دئے ہوئے رزق کو اللہ پر بہتان لگا کر حرام کر لیا۔

(۳) مشرکین بعض جانوروں پر ذبح کے وقت قصداً اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے تھے اور اس فعل کو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ۔ (الانعام۔ ۱۳۹)

مشرکین چوپایوں پر اللہ کا نام نہیں لیتے، یہ سب کچھ اللہ پر افتراء ہے۔

(۴) مشرکین زینت کی بعض چیزوں کو استعمال نہیں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۔
(الاعراف - ۳۲)

(اور اے رسول آپ ان سے) پوچھئے کہ اللہ کی (پیدا کی ہوئی) آرائش وزیبائش کی چیزوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اور پاکیزہ کھانے کی چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے۔

⑤ یہودی کہتے تھے کہ ہم دوزخ میں نہیں جائیں گے مگر چند دن کے لئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً، قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
(البقرة - ۸۰)

یہودی کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں چند روز سے زیادہ ہرگز نہیں چھوئے گی۔ (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا تم نے اللہ سے (اس قسم کا) کوئی عہد لے لیا ہے (اگر عہد لے لیا ہے تو پھر تو تمہارا دعویٰ صحیح ہے اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ اپنے عہد کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا (اور اگر عہد نہیں لیا ہے تو) کیا تم اللہ پر ایسی بات کا افتراء کرتے ہو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

⑥ یہودی اور عیسائی کہتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ، قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ، بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ، يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ، وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○
(المآئدة - ۱۸)

اور (اے رسول) یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ آپ (ان سے) پوچھئے کہ پھر اللہ تمہیں عذاب میں کیوں مبتلا کرتا رہتا ہے (تمہارا یہ دعویٰ کہ تم اللہ کے بیٹے اور محبوب ہو غلط ہے) بلکہ اس کی مخلوقات میں سے تم بھی ایک (مخلوق یعنی) انسان ہو، (ان انسانوں میں سے) وہ جس کو چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے (اس کا قانون سب کے لئے یکساں ہے)، آسمانوں پر، زمین پر اور جو کچھ ان دونوں کے

درمیان ہے سب پر اللہ کی حکمرانی ہے اور اسی
کی طرف (قیامت کے دن سب کو) لوٹ
کر جانا ہے (اس دن بھی اسی کی حکمرانی ہوگی
اس سے بچ کر کہاں جاؤ گے)۔

الغرض کفار نے بہت سی باتیں خود گھڑ لی تھیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ امتوں کے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف غلط باتوں کو منسوب کرتے تھے نقصان میں رہے اسی طرح جب عذاب آئے گا تو یہ لوگ بھی جو اللہ تعالےٰ کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے ہیں نقصان میں رہیں گے۔ ان الفاظ میں کفار کو ایک قسم کی دھمکی ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی آیات پر بغوا اعتراض نہ کیا کیجئے اور نہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنائیے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ
لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾
وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ
وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾
وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ
تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی
الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً
وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا
بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ

يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ
سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ
فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

ترجمہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے تاکہ ان میں سے بعض پر تم سوار ہو اور (اللہ ہی ہے جس نے) بعض چوپائے ایسے بنائے جن کو تم کھاتے ہو ﴿۷۹﴾ مزید برآں ان چوپایوں میں تمہارے لئے اور بھی فائدے ہیں اور (اے لوگو، ان چوپایوں کی تخلیق کا ایک مقصد یہ بھی ہے) کہ ان پر سوار ہو کر تم ان ضروریات کی تکمیل کے لئے جن کی تکمیل کا ارادہ تمہارے دلوں میں ہو (مقررہ مقام پر) پہنچ سکو۔ الغرض تم ان چوپایوں پر سوار ہونے ہو اور کشتیوں پر بھی سوار ہوتے ہو ﴿۸۰﴾ اور (اے لوگو) اللہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے تو (اب) تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے ﴿۸۱﴾ (اور اے رسول) کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں، وہ ان سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت اور زمین میں آثار کے لحاظ سے بھی (ان سے) زیادہ مضبوط تھے لیکن جو عمل انہوں نے کئے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے ﴿۸۲﴾ پھر جب ان کے رسول کھلے دلائل کے ساتھ ان کے پاس پہنچے تو جو علم ان کے پاس تھا اس پر اترانے لگے، الغرض جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس (عذاب) نے انہیں (چاروں طرف سے) گھیر لیا ﴿۸۳﴾ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے ہم اللہ اکیلے پر ایمان لاتے ہیں اور جن لوگوں کو ہم اللہ کے ساتھ شریک کرتے تھے ان کا انکار کرتے ہیں ﴿۸۴﴾ لیکن جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو (اس وقت) ایمان لانا ان کے لئے نفع بخش نہیں ہوا، یہ اللہ کا دستور ہے جو اس

کے بندوں میں (پہلے سے) ہوتا آیا ہے کہ (عذاب دیکھنے کے بعد ایمان لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ) ایسے موقع پر کافروں کو نقصان ہی اٹھانا پڑا ہے (۸۵)

معانی و مصادر (اٰثَارٌ) اَثَرَ، یَاْثُرُ، اَثْرٌ واَثَارَۃٌ واُثْرَۃٌ (ن وض) نقل کرنا (اٰثَارٌ = اَثْرٌ کی جمع۔ نشانات)۔

(اَشَدُّ) شَدَّ، یَشُدُّ، شَدٌّ (ن وض) بلند ہونا، قوی کرنا، مضبوط کرنا، حملہ کرنا۔

تفسیر توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْھَا وَمِنْھَا تَاْکُلُوْنَ) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے پیدا کئے تاکہ ان میں سے بعض پر تم سوار ہو اور ان میں سے بعض (چوپائے ایسے بنائے جن) کو تم کھاتے ہو (وَلَکُمْ فِیْھَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْھَا حَاجَۃً فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَعَلَیْھَا وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ) مزید برآں ان (چوپایوں) میں تمہارے لئے (اور بھی) کئی فائدے ہیں (اور ان چوپایوں کی تخلیق کا ایک مقصد اور بھی ہے وہ یہ) کہ ان پر سوار ہو کر تم اس ضرورت (کی تکمیل) کے لئے جس (کی تکمیل) کا ارادہ تمہارے دلوں میں ہو (مقررہ مقام پر) پہنچ سکو۔ الغرض تم ان چوپایوں پر سوار ہوتے ہو اور (ان کے علاوہ) کشتیوں پر بھی سوار ہوتے ہو۔

چوپایوں کے منافع کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَھَا لَکُمْ فِیْھَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْھَا تَاْکُلُوْنَ ○ وَلَکُمْ فِیْھَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ○ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَکُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَکُوْنُوْا بٰلِغِیْہِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ، اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَزِیْنَۃً وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (النحل۔ ۵ تا ۸)

اسی نے چوپایوں کو پیدا کیا جن (کی کھالوں اور اون) میں تمہارے لئے سردی سے بچاؤ کا سامان ہے۔ (اس کے علاوہ) ان چوپایوں میں (اور بھی) بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض (چوپائے ایسے بھی ہیں جن) کو تم کھاتے ہو اور (شام کے وقت) جب تم ان کو چرا کر (واپس) لاتے ہو اور (صبح کے وقت) جب ان کو چرانے لے جاتے ہو تو ان کا لانا اور لے جانا بھی تمہارے لئے کتنا حسین و جمیل منظر پیش کرتا ہے اور (ان میں سے بعض چوپائے) تمہارے بوجھ اٹھا کر ایک (شہر سے دوسرے) شہر تک لے جاتے ہیں حالانکہ تم (اگر) اس شہر تک (پہنچنا چاہو تو) اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے (یہ سب کچھ تمہارے رب

کا رحم وکرم ہے) بے شک تمہارا رب (بڑا) شفیق اور (بڑا) رحیم ہے اور (اے لوگو) اسی نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہوا کرو اور وہ تمہارے لئے باعث زیب وزینت بھی ہوں۔ (ان کے علاوہ) وہ (اور بھی بہت سی چیزیں) پیدا کرتا رہتا ہے جن کو تم جانتے بھی نہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ، نُسْقِيْكُمْ مِمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ○

(النحل ۔ ۶۶)

اور (اے لوگو) تمہارے لئے چارپایوں میں بھی عبرت (کا سامان موجود) ہے۔ (کیا تم نہیں دیکھتے کہ) ہم ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) تمہیں پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے (بڑا) خوشگوار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی صرف ان کی تخلیق ہی نہیں ہے بلکہ ان کا انسانوں کے قابو میں کر دینا بھی ایک نشانی ہے اور انسانوں پر اس کا احسان بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ○ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ○

(الزخرف ۔ ۱۲، ۱۳)

اور (اے لوگو، الٰہ تو وہ ہے) جس نے ہر قسم کی اشیاء پیدا کیں اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔ (اور چوپایوں کو اس لئے بنایا) تاکہ تم ان کی پیٹھ پر (اطمینان سے) بیٹھ کر ایک مقام سے دوسرے مقام تک جا سکو پھر جب تم ان پر (اطمینان سے) بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور اس طرح کہو: پاک ہے (وہ ذات) جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ورنہ ہم تو اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے۔

سمندروں کو انسانوں کے قابو میں کر دینا بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور اس کی

قدرت کی ایک بڑی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(الجاثیۃ ۔ ۱۲)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس میں اس کے حکم سے جہاز چلتے رہیں تو تم اس کا فضل تلاش کر سکو اور (پھر اس کا) شکر ادا کر سکو۔

آیات زیر تفسیر میں جن چوپایوں کی پیدائش کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانی بتایا وہ اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا، كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ، اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ، مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ، قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ، نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ، قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ، اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ، اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○

(الانعام ۔ ۱۴۳ تا ۱۴۴)

اسی نے چوپایوں میں سے ایسے چوپائے پیدا کئے جو بار برداری کے کام آتے ہیں اور اسی نے فرشی چوپائے بھی پیدا کئے (جو دوسرے کام آتے ہیں، اے لوگو) جو کچھ اللہ نے تمہیں عطاء فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (اور اے لوگو) یہ چوپائے آٹھ قسم کے ہیں، بھیڑ میں سے دو (نر اور مادہ) بکری میں سے دو (نر اور مادہ)، (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کے رحموں میں جو بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے اسے حرام کیا ہے۔ اگر تم سچے ہو تو سند کے ساتھ بتاؤ اور (اے لوگو) اونٹ میں سے دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ، یہ سب اللہ ہی نے پیدا کئے ہیں)، (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں

کے رحموں میں جو بچہ لپٹ رہا ہے اسے حرام کیا ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے یہ حکم تم کو دیا تھا (اللہ نے یہ حکم تم کو ہرگز نہیں دیا بلکہ تم نے خود افتراء کیا ہے) ایسی صورت میں اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرنے کے لئے اللہ پر جھوٹ افتراء کرے، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

ان چوپایوں میں سے اونٹ پر سواری کی جاتی ہے، اس کا گوشت کھایا جاتا ہے، اس پر سامان لاد کر دور دراز مقامات پر لے جایا جاتا ہے اس کی کھال اور بال کا اون استعمال کیا جاتا ہے اور اونٹنی کا دودھ بھی پیا جاتا ہے۔ گائے کا گوشت کھایا جاتا ہے. اس کی کھال استعمال کی جاتی ہے، اس کا دودھ پیا جاتا ہے اور بیل کے ذریعہ ہل چلایا جاتا ہے گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ بکری اور بھیڑ کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا دودھ پیا جاتا ہے، ان کے بال اور ان کی اون اور کھال کو استعمال کیا جاتا ہے غرض یہ کہ ان چوپایوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بہت سے فائدہ رکھے ہیں۔

چوپایوں کی تخلیق، پھر ان کا انسان کے قابو میں کر دینا، کشتیوں کا چلانا اور سمندر کو انسان کے قابو میں کر دینا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ معبود جن کو کفار پوجتے ہیں انہوں نے یہ کام نہیں کئے اور نہ وہ یہ کام کر سکتے ہیں لہذا وہ اس قابل نہیں کہ ان کو پکارا جائے اور ان کی عبادت کی جائے۔

آگے فرمایا (وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ) اور (اے لوگو) اللہ اپنی قدرت کی بے شمار) نشانیاں تم کو دکھاتا ہے، آخر تم کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کی بے شمار نشانیاں اس کائنات میں موجود ہیں لیکن کافر ان نشانیوں کے ذریعہ توحید کو تسلیم نہیں کرتے، برابر شرک کئے جا رہے ہیں (اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ) کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں (كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) وہ ان سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت اور زمین میں آثار (قلعے، محل اور دوسری عمارتوں) کے لحاظ سے بھی ان سے کہیں زیادہ مضبوط تھے لیکن (جب ہمارا عذاب آیا تو) جو عمل انہوں نے کئے تھے وہ ان کے کام نہ آئے (نہ قلعے کام آئے اور نہ محلات کام آئے، کوئی ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکا) (فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ) (اور عذاب ان پر اس لئے آیا کہ) جب ان کے رسول ان کے پاس کھلے دلائل کے ساتھ پہنچے تو جو علم ان کے پاس تھا اس پر اترانے لگے (وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ہم اپنے علم وہنر کے ذریعہ ہر قسم کی آفت سے اپنے آپ کو بچالیں گے لیکن ان کا علم وہنر ان کے کچھ کام نہ آسکا) جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس عذاب نے ان کو (چاروں طرف) سے گھیر لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ، كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ، وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ، اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

(حٰمٓ المؤمن - ۲۱، ۲۲)

اور (اے رسول) کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ قوت اور زمین میں اپنے آثار کے لحاظ سے ان سے کہیں زیادہ مضبوط تھے، لیکن اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کو پکڑ لیا تو پھر ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ (ان پر) یہ (عذابات) اس لئے (نازل ہوئے) کہ ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے (رسولوں کا) انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا، بے شک اللہ قوت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

آگے فرمایا (فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ) جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے ہم اللہ اکیلے پر ایمان لاتے ہیں اور جن لوگوں کو ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے ان کا انکار کرتے ہیں (فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا، سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىْ قَدْ خَلَتْ فِىْ عِبَادِهٖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ) لیکن جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو (اس وقت) ایمان لانا ان کے لئے نفع بخش نہیں ہوا۔ یہ اللہ کا دستور ہے جو اس کے بندوں میں (پہلے سے) چلا آیا ہے (یعنی عذاب دیکھنے کے بعد ایمان لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا) الغرض (جب عذاب آیا تو) کافر نقصان ہی میں رہے۔

اس آیت میں کفار مکہ کو ایک قسم کی دھمکی ہے کہ اگر وہ عذاب آنے سے پہلے ایمان نہیں لائے تو تباہ و برباد کر دئے جائیں گے۔ ان کی تدبیریں اور ان کا علم وہنر ان کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ○ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ، اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ○

(فاطر - ۴۳ و ۴۴)

تو کیا یہ اگلوں کے (ساتھ جو ہمارا) دستور (رہا ہے اس) کے منتظر ہیں تو (اے رسول) آپ اللہ کے دستور میں نہ کوئی تبدیلی پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور کو ٹلتا ہوا پائیں گے (جس طرح اور قوموں پر عذاب آیا ان پر بھی آئیگا)۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں کی یا زمین کی کوئی چیز اسے عاجز کر سکے، وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ، قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ ثُمَّ نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(یونس - ۱۰۲، ۱۰۳)

(اے رسول) کیا یہ ویسی ہی (گردش) ایام کے منتظر ہیں جیسی (گردش) ایام ان سے پہلے لوگوں پر آچکی ہے۔ (اے رسول) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ پھر تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ پھر (جب گذشتہ لوگوں کو گردش ایام نے اپنی گرفت میں لے لیا تو) ہم نے اپنے رسول کو اور ایمان والوں کو (عذاب سے) بچا لیا (اور) اسی طرح تمام مؤمنین کو (عذاب سے) بچانا ہم پر لازم ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے کارناموں کو غور سے دیکھئے۔ کیا یہ سب کارنامے اس بات کی دلیل نہیں ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی الٰہ ہے۔ دوسرے لوگ یہ کام نہیں کر سکتے لہٰذا وہ الٰہ نہیں ہو سکتے۔ ان کی عبادت سے بچئے، ان کو نہ پکاریئے اور نہ ان کی نذر و نیاز کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ حٰمٓ السجدۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

حٰمٓ ① تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِیۡمِ ② کِتٰبٌ فُصِّلَتۡ
اٰیٰتُہٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوۡمٍ
یَّعۡلَمُوۡنَ ③ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا ۚ
فَاَعۡرَضَ اَکۡثَرُہُمۡ فَہُمۡ
لَا یَسۡمَعُوۡنَ ④ وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِیۡۤ

أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَآ إِلَيْهِ وَفِىٓ
أَذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ
حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَٰمِلُونَ ۝٥
قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ
إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ
فَٱسْتَقِيمُوٓا۟ إِلَيْهِ وَٱسْتَغْفِرُوهُ
وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝٦ ٱلَّذِينَ
لَا يُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ
هُمْ كَٰفِرُونَ ۝٧ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾

ترجمہ حٰمٓ ﴿۱﴾ (یہ کتاب) رحمٰن و رحیم (اللہ) کی طرف سے نازل ہوئی ہے ﴿۲﴾ (یہ ایک ایسی) کتاب (ہے) جس کی آیتیں علیحدہ علیحدہ کر دی گئی ہیں (تاکہ سمجھنے میں الجھن نہ ہو مزید برآں یہ کتاب یعنی) قرآن ان لوگوں (کی ہدایت) کے لئے جو علم (وفہم) رکھتے ہیں عربی زبان میں (اتارا گیا) ہے ﴿۳﴾ (یہ قرآن ایمان والوں کو) خوشخبری سناتا ہے اور (کافروں کو) ڈراتا ہے، لیکن (ان تمام خوبیوں کے باوجود) ان میں سے اکثر لوگوں نے اس سے منہ پھیر لیا ہے اور اس کو سنتے ہی نہیں ﴿۴﴾ اور کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں اس سے ہمارے دل (متاثر نہیں ہو سکتے اس لئے کہ وہ) پردوں میں (محفوظ) ہیں، ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ (پڑا ہوا) ہے (لہٰذا ہم آپ کی تعلیمات کو قبول کرنے سے قاصر ہیں) تو (اب بہتری اسی میں ہے کہ) آپ (اپنی جگہ پر) عمل کرتے رہیں، ہم (اپنی جگہ پر) عمل کر رہے ہیں ﴿۵﴾ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میں تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں (البتہ) مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے (جو تم پر نہیں ہوتی، وحی کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے) کہ تمہارا الٰہ ایک الٰہ ہے لہٰذا اسی کی طرف استقامت کے ساتھ متوجہ رہو، اسی سے معافی مانگو اور (خبردار ہو جاؤ کہ) مشرکین کی بڑی خرابی ہے ﴿۶﴾ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں ﴿۷﴾ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے غیر منقطع اجر ہے ﴿۸﴾

معانی و مصادر (فُصِّلَتْ) فَصَّلَ، یُفَصِّلُ، تَفْصِیْلٌ (باب تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
(قُرْاٰنٌ) قَرَأَ، یَقْرَءُ، قَرْأٌ وقِرَاءَۃٌ وقُرْاٰنٌ (ف) پڑھنا۔
(لِبَشِیْرٌ) بَشَرَ، یَبْشِرُ، بَشْرٌ (ض) خوش ہونا۔
(اَکِنَّۃٌ) کَنَّ، یَکُنُّ، کَنٌّ وکُنُوْنٌ (ن) چھپانا (اَکِنَّۃٌ = کِنٌّ کی جمع، پردے)۔
(وَقْرٌ) وَقَرَ، یَقِرُ، وَقْرٌ (ض) وَقِرَ، یَوْقَرُ، وَقْرٌ (س) بوجھل ہونا۔ وَقُرَ، یَوْقُرُ، وَقَارٌ (ک) باوقار ہونا۔
(حِجَابٌ) حَجَبَ، یَحْجُبُ، حَجْبٌ وحِجَابٌ (ن) ڈھانکنا۔
(مَمْنُوْنٌ) مَنَّ، یَمُنُّ، مَنٌّ (ن) کاٹنا، احسان کرنا۔

تفسیر حٰمٓ ۔ ح اور م یہ حروف مقطعات ہیں ۔ ان کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی پہلی آیت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

(تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (یہ کتاب) رحمٰن اور رحیم (اللہ) کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

(نوٹ :۔ رحمٰن اور رحیم کی تفسیر کے لئے سورۂ فاتحہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

(كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ) (یہ ایک ایسی) کتاب (ہے) جس کی آیتیں علیٰحدہ علیٰحدہ کر دی گئی ہیں (تاکہ سمجھنے میں کوئی الجھن نہ ہو، مزید برآں یہ کتاب یعنی) قرآن مجید ان لوگوں (کی ہدایت) کے لئے جو علم رکھتے ہیں عربی زبان میں (اتارا گیا) ہے (بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ) (یہ قرآن ایمان والوں کو) خوشخبری سناتا ہے اور (کافروں کو) ڈراتا ہے لیکن (ان تمام خوبیوں کے باوجود) ان (کافروں) میں سے اکثر لوگوں نے اس سے منہ موڑ لیا ہے اور اس کو سنتے ہی نہیں۔

(فُصِّلَتْ) کا مصدر تفصیل ہے جس کے معنیٰ ہیں "فصل کرنا"، "علیٰحدہ علیٰحدہ کرنا"، "کاٹنا" "ٹکڑے ٹکڑے کرنا"، "واضح کرنا" مندرجہ ذیل آیت میں بھی یہ لفظ علیٰحدہ علیٰحدہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ۔

پھر (اے رسول) ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون (کا عذاب) بھیجا۔ (یہ سب) نشانیاں علیٰحدہ علیٰحدہ بھیجی گئی تھیں۔

(الاعراف ۔ ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات کو علیٰحدہ علیٰحدہ اور فصل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ احکام و قوانین کو خلط ملط نہیں کیا تاکہ ان کے سمجھنے میں کوئی دقت اور الجھن نہ ہو۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ کافر اس پر ایمان لاتے اور اس پر عمل کرتے لیکن (وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ) (ہٹ دھرمی کے ساتھ) وہ کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں اس سے ہمارے دل (متاثر نہیں ہو سکتے اس لئے کہ وہ) پردوں میں (محفوظ) ہیں، ہمارے کانوں میں بوجھ ہے (لہٰذا آپ ہمیں سنا نہیں سکتے) اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ (حائل) ہے (لہٰذا ہم آپ کی تعلیمات کو قبول کرنے سے قاصر ہیں) آپ (اپنی جگہ پر) عمل کرتے رہیں ہم (اپنی جگہ پر) عمل کر رہے ہیں (نہ آپ ہم سے کچھ کہیں اور نہ ہم آپ سے کچھ کہیں)۔

اہل کتاب نے بھی اسی قسم کی بات کہی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○

(البقرۃ - ۸۸)

اہل کتاب (ایمان والوں سے) کہتے ہیں ہمارے دل غلاف میں (محفوظ) ہیں (ان پر تمہارا رنگ نہیں چڑھ سکتا، اے رسول، بات یہ نہیں ہے جو یہ کہہ رہے ہیں) بلکہ (بات دراصل یہ ہے کہ) ان کی (ہٹ دھرمی اور) حق پوشی کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کردی ہے (یہ رحمت سے دور کردئے گئے ہیں)۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

الغرض کفار مکہ نے صاف صاف کہہ دیا کہ ہم آپ کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم سے آپ ایمان لانے کی توقع نہ رکھیں۔

آگے فرمایا (قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ، وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ) (اے رسول، آپ ان کی باتوں سے آزردہ اور مایوس نہ ہوں، آپ اپنا کام جاری رکھیں اور تبلیغ کرتے ہیں، آپ ان کے اس اعتراض کی بھی پرواہ نہ کریں کہ ہم ہی جیسا آدمی رسول کیسے بن سکتا ہے) آپ (صاف صاف) کہہ دیں (اس میں کوئی شک نہیں) کہ میں تم ہی جیسا آدمی ہوں (لیکن ایک فرق ضرور ہے اور وہ یہ کہ) میرے پاس وحی آتی ہے کہ تمہارا الٰہ ایک الٰہ ہے لہٰذا استقامت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ رہو، اس سے معافی مانگو اور (خبردار ہو جاؤ کہ قیامت کے دن) مشرکین کی بڑی خرابی ہے (اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ) جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

استقامت کی اہمیت بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(الاحقاف - ۱۳، ۱۴)

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر (اسی پر) انہوں نے استقامت اختیار کی تو (قیامت کے دن) نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ اہل جنت ہیں اور اس (جنت) میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بدلہ ہوگا ان عملوں کا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے۔

جو لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں انہیں کیا ضرورت کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر کے بقیہ مال کو اپنے لئے پاک کریں۔ جب حساب و کتاب ہی نہیں تو ڈر کس بات کا، جو چاہیں کریں۔ قیامت کا انکار ان کے زکوٰۃ نہ دینے کے عمل سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ انسان کا عمل خود بتا دیتا ہے کہ کون قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر مال خرچ کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا یہ عمل ایمان بالآخرت کی غمازی کرتا ہے اور جو شخص خرچ نہیں کرتا تو اس کا یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ آخرت پر اس کا ایمان نہیں۔

کسی انسان کا یتیم کو دھکے دینا اور مساکین کو کھلانے کی ترغیب نہ دینا اگرچہ عمل ہیں لیکن یہ عمل اس کے باطن کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو قیامت سے بے خوف ہوگا وہی ایسے عمل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

(ارءیت الذی یکذب - ۱ تا ۳)

(اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو (روز) جزاء کو جھٹلاتا ہے، یہ وہی شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

ان آیات میں مشرکین کی دو خاص صفتیں بتائی گئی ہیں:۔ زکوٰۃ نہ دینا (یعنی اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ نہ کرنا) اور آخرت کا انکار کرنا۔ ان میں سے دوسری پہلی کا سبب ہے اور پہلی دوسری کے وجود کی مظہر ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ) (برخلاف مشرکین کے) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے غیر منقطع اجر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ، عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝

(ھود - ۱۰۸)

اور وہ لوگ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے جس میں وہ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں ہمیشہ رہیں گے مگر یہ کہ جو آپ کا رب چاہے۔ (بے شک آپ کے رب کی) عطاء (کردہ نعمت کبھی) منقطع نہیں ہوگی۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید اللہ رحمٰن اور رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے، اس کو سچ مانئے۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ
خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ
تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۹ وَجَعَلَ فِیْهَا
رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ
فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ
اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝۱۰
ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ
دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا، قَالَتَآ
اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰهُنَّ
سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ
اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا، وَزَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

ترجمہ (اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے: کیا تم اس ہستی (کے واحد الٰہ ہونے) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا اور کیا تم اس کے شریک بناتے ہو (حالانکہ) وہی تو (تمام) جہانوں کا مالک ہے (دوسرے کسی چیز کے بھی مالک نہیں) ﴿۹﴾ اسی نے زمین میں اس کے اوپر (کی طرف) پہاڑ بنائے، پھر اس میں (ہر قسم کی) برکتیں رکھیں اور ضروریات زندگی کا اہتمام کیا، (یہ سب کچھ) چار دن میں (ہوا) اور (اب تمام) مانگنے والوں کے لئے (اس میں) برابر (کا حصہ) ہے ﴿۱۰﴾ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان (اس وقت) دھواں تھا، اس نے آسمان اور زمین سے کہا: دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے (ادھر) آؤ، ان دونوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں ﴿۱۱﴾ پھر اللہ نے دو دن میں اس کے سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کے کام کے متعلق احکام صادر کئے اور (اے رسول) پھر ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت بخشی اور

(ان کو ذریعۂ) حفاظت (بھی بنایا)۔ یہ (اللہ) غالب اور علم والے کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں (جن کے مطابق کائنات کا نظام چل رہا ہے) (۱۲)

معانی و مصادر (رَوَاسِیَ) رَوَاسِیَ = پہاڑ۔
(اَقْوَاتٌ) قَاتَ، یَقُوْتُ، قَوْتٌ وقِیَاتَۃٌ (ن) رزق دینا۔ (اَقْوَاتٌ = قُوْتٌ کی جمع، رزق)
(طَوْعٌ) (طَآئِعِیْنَ) طَاعَ، یَطُوْعُ ویَطَاعُ، طَوْعٌ (ن وف) مطیع ہونا (طَآئِعٌ = مطیع)
(مَصَابِیْحُ) صَبَحَ، یَصْبَحُ، صَبْحٌ (ف) چمکنا، روشن ہونا (مَصَابِیْحُ = مِصْبَاحٌ کی جمع، چراغ)۔
(حِفْظٌ) حَفِظَ، یَحْفَظُ، حِفْظٌ (س) حفاظت کرنا، نگرانی کرنا۔

تفسیر توحید کے دلائل اور قدرت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
قُلْ اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَہٗٓ اَنْدَادًا، ذٰلِکَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ) (اے رسول، آپ کافروں سے) پوچھئے کیا تم اس ہستی (کے الٰہ واحد ہونے) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا اور دوسروں کو اس کا شریک بناتے ہو حالانکہ وہی تو تمام جہانوں کا مالک ہے (وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِھَا وَبٰرَکَ فِیْھَا وَقَدَّرَ فِیْھَآ اَقْوَاتَھَا فِیْٓ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ، سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ) اسی نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ رکھ دیئے (تاکہ زمین ڈگمگا نہ جائے)، اسی نے زمین میں (ہر قسم کی) برکتیں رکھیں اور اسی نے زمین میں اشیائے ضرورت کا اندازہ مقرر کیا (یہ سب کچھ) چار دن میں ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰھَا وَاَلْقَیْنَا فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ○ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَہٗ بِرٰزِقِیْنَ ○ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○

(الحجر۔ ۱۹ تا ۲۱)

ہم ہی نے زمین کو پھیلا دیا، ہم ہی نے اس میں پہاڑوں کو گاڑ دیا اور ہم ہی نے اس میں موزوں (و مناسب) چیزوں کو اگایا۔ ہم ہی نے زمین میں تمہارے لئے اور نہ صرف تمہارے لئے بلکہ ان جانداروں کے لئے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے سامانِ معیشت پیدا کیا اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس موجود نہ ہوں لیکن ہم اس کو مقررہ مقدار میں اتارتے ہیں۔

اس آیت اور آیت زیرِ تفسیر سے معلوم ہوا کہ معیشت کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے زمین

میں پیدا کیں، پھر ان چیزوں کے اندازے مقرر کئے تاکہ ہر شخص کی ضرورت پوری ہو سکے لیکن یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ان چیزوں کی کمی ہے۔ اس کے پاس تو ان چیزوں کے خزانے ہیں لیکن وہ ان چیزوں کو ضرورت کے مطابق ہی نازل کرتا ہے۔ ہر ضرورتمند کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہ برکتیں عام ہیں۔ سب اس سے برابر فائدہ حاصل کر سکتے ہیں، کسی کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہے۔ (سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ) میں اسی طرف اشارہ ہے۔

پہاڑوں کی پیدائش کی غرض و غایت بتائے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ، وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○

(لقمان ۔ ۱۰)

اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑ دئے تاکہ زمین تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اسی نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئے اور (اے رسول) ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا پھر (ہم ہی نے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں اگائیں۔

اس آیت میں ہر قسم کے چوپائے اور ہر قسم کی عمدہ عمدہ نباتات کے پیدا کرنے کا ذکر ہے۔ یہ گویا (بٰرَكَ فِيْهَا) کی تفسیر ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے دو دن میں زمین پیدا کی اور چار دن میں زمین کی تمام اشیاء مثلاً چوپائے نباتات وغیرہ پیدا کیں۔ (ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ، قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ) پھر اللہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ اس وقت (محض) دھواں تھا۔ اللہ نے آسمان سے اور زمین سے کہا دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے (ادھر) آؤ۔ ان دونوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں۔

انسان اور جنات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرتابی کوئی نہیں کرتا اور کوئی نہیں جس کو اس کا حکم ناگوار گذرے سب اس کے احکام کے برضاء و رغبت تابع ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○

(آل عمران ۔ ۸۳)

کیا یہ کافر اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کے متلاشی ہیں (کیا یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے مطیع بننا چاہتے ہیں) حالانکہ آسمان والے اور زمین والے تو خوشی سے یا ناخوشی سے سب اُس کے مطیع و فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں (کفّار کو بھی

اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے لہٰذا اسی کی اطاعت کرنی چاہیئے)۔

آگے فرمایا (فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ) پھر دو دن میں اللہ نے اس ایک آسمان سے سات آسمان بنائے (وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا) پھر ہر آسمان میں اس کے کاموں کے متعلق احکام صادر فرمائے (یعنی جو امور کہ آسمانوں میں انجام پانے تھے ان کے متعلق احکام جاری کر دئے جو کام جس کو کرنا تھا اس کے متعلق اس کو ہدایات جاری کر دیں) (وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا) اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے زینت بخشی اور (ان کو ذریعۂ) حفاظت (بنایا) (ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ) یہ (اللہ) غالب اور علم والے کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے (اور پیمانے) ہیں (جن کے مطابق کائنات کا نظام چل رہا ہے)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو چراغوں سے تشبیہ دی اور ان کے دو مقصد بتائے:۔

(۱) آسمان دنیا کی زینت۔

(۲) شیطانوں سے آسمانی خبروں کی حفاظت کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۝
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ
وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝
(الصّٰفّٰت - ۶ تا ۱۰)

بے شک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزیّن کیا اور تمام سرکش شیطانوں سے اس کو محفوظ بنایا (اب) وہ اوپر کی مجلس کی طرف (ان کی باتوں کو سننے کے لئے) کان بھی نہیں لگا سکتے (اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو) ان کو وہاں سے نکالنے کے لئے ہر طرف سے انگارے پھینکے جاتے ہیں (یہ تو دنیا کا عذاب ہوا) (قیامت کے دن) ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ (الغرض شیاطین مجلس بالا کی باتیں نہیں سن سکتے) مگر ہاں جو (شیطان) کوئی بات اُچک ہی لے جائے تو چمکتا ہوا انگارا اس کا پیچھا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ
جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا

اور (اے رسول) ہم ہی نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت بخشی اور ہم ہی نے ان

لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ○ (الملک - ۵)

چراغوں کو شیطانوں کے مارنے کی چیز بنایا اور (آخرت میں) ہم نے ان کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیات زیر تفسیر سے معلوم ہوا کہ زمین دو دن میں بنائی گئی اور زمین کی تمام چیزیں چار دن میں بنائی گئیں۔ آسمان دو دن میں بنائے گئے۔ اس طرح آسمان اور زمین کے درمیان کی تمام چیزوں کی تخلیق چھ دن میں مکمل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ (الاعراف - ۵۴)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ (الٓمٓ تنزیل - ۴)

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر رونق افروز ہوا۔

دن سے مراد وہ وقفہ ہے جو ہمارے لحاظ سے ایک دن ایک رات کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو بھی فوراً بن جانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ہر چیز کی تخلیق کے لئے وقفے مقرر کئے مثلاً زمین سے کہا: دو وقفوں میں بن جا، لہٰذا وہ دو وقفوں میں بن گئی۔ زمین کی چیزوں سے کہا: چار وقفوں میں بن جاؤ وہ چیزیں چار وقفوں میں بن گئیں۔ آسمانوں سے کہا: دو وقفوں میں بن جاؤ وہ دو وقفوں میں بن گئے اس طرح آسمان، زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزیں چھ وقفوں میں بن گئیں۔ پھر یہ وقفے ہمارے لئے چھ دن اور چھ رات بن گئے۔

زمین اور آسمان کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ○ وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ○ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ○ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ○ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ○ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ○ (والنّٰزعٰت - ۲۷ تا ۳۳)

(اے کافرو، بتاؤ) کیا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان (کا بنانا)۔ اللہ نے آسمان کو بنایا، اس کی چھت کو بلند کیا، پھر اسے ہموار کیا، اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی صبح کو روشن بنایا اس کے بعد زمین کو بچھایا (پھر) زمین سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا۔ (یہ سب

کچھ) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے
لئے (کیا)۔

مندرجہ بالا آیات اور آیات زیر تفسیر کے ملانے سے جو نتیجہ نکلا وہ یہ ہے کہ پہلے دو دن میں زمین پیدا کی گئی، پھر چار دن میں زمین کو بچھایا گیا، اس میں پہاڑ گاڑے گئے اور دوسری چیزیں پیدا کی گئیں۔ ان چار دن کے ابتدائی دو دن میں آسمان کی بھی تخلیق ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ (صحیح مسلم کتاب صفۃ القیٰمۃ باب ابتداء الخلق وخلق آدم علیہ السلام جزء ۲ صفحہ ۵۱۶)

اللہ تعالیٰ نے مٹی کو (یعنی زمین کو) ہفتہ کے دن پیدا کیا، اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا، پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا، مکروہ چیزیں منگل کو پیدا کیں، نور کو بدھ کے دن پیدا کیا، جمعرات کے دن جانور پھیلائے اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا مخلوقات میں سب سے آخر جمعہ کی سب سے آخری ساعت میں (یعنی) عصر اور مغرب کے درمیان آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام کو پیدا کیا۔

قرآن مجید کی آیات زیر تفسیر اور حدیث مذکور کے مضامین سے ثابت ہوا کہ:۔

(۱) ہفتہ کو مٹی بنائی گئی (حدیث مذکور)
(۲) اتوار کو پہاڑ بنائے گئے (حدیث مذکور)
(۳) آسمان کا دھواں پیدا کیا گیا (والنازعات ۔ ۲۷) (حٰمٓ السجدۃ ۔ ۱۱)

زمین کے ابتدائی اجزاء یہی دو ہیں یعنی مٹی اور پہاڑ گویا زمین دو دن میں تیار ہوگئی۔ (حٰمٓ السجدۃ ۔ ۹) آسمان کا دھواں پیدا کیا گیا۔

(۴) پیر کو نباتات پیدا کی گئیں (حدیث مذکور)
(۵) منگل کو مکروہات پیدا کئے گئے (حدیث مذکور)

دھوئیں سے سات آسمان بنائے گئے (حٰمٓ السجدۃ ۔ ۱۲)

(۶) بدھ کو روشنی پیدا کی گئی (حدیث مذکور) (والنازعات ۔ ۲۹)
(۷) زمین بچھائی گئی۔ چارہ اور پانی نکالا گیا، پہاڑ گاڑے گئے (والنازعات ۔ ۳۰ تا ۳۲) جانور زمین میں پھیلائے گئے (حدیث مذکور)

ان چار دنوں میں زمین بچھائی گئی۔ زمین کی تمام چیزیں پیدا کی گئیں۔ پہاڑ گاڑے گئے (حٰمٓ السجدۃ ۔ ۱۰) (والنازعات ۔ ۳۰ تا ۳۲) ابتدائی دو دنوں میں سات آسمان بنائے گئے بدھ کو روشنی پیدا کی گئی (حدیث مذکور) (والنازعات ۔ ۲۹)

(۸) جمعہ کو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے (حدیث مذکور)

ان چھ دنوں میں آسمان، زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزیں پیدا کی گئیں۔ (الٓمٓ تنزیل ۔ ۴)

پورے ایک ہفتہ میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام چیزیں پیدا کی گئیں۔

آیات زیر تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمان کا، زمین کا، پہاڑوں کا اور زمین کی تمام برکات کا پیدا کرنے والا اور ستاروں کو آسمان دنیا کی زینت اور شیطانوں سے حفاظت کا ذریعہ بنانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا صرف وہی الٰہ ہے۔ دوسرے یہ کام نہیں کر سکتے لہٰذا وہ الٰہ نہیں ہو سکتے۔ ان کو پکارنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہ الٰہ نہیں لہٰذا انہیں کوئی اختیار نہیں اور وہ مدد نہیں کر سکتے۔

عمل

اے لوگو، تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا صرف اسی کی عبادت کیجئے، اسی کو پکاریئے اور اسی کی نذر و نیاز کیجئے۔

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ
صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ
ثَمُودَ ﴿١٣﴾ إِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ
مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا اللّٰهَ، قَالُوا لَوْ
شَآءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَإِنَّا
بِمَآ أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا
عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً،

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي
خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ
وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۱۵﴾
فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا
فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ
لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۶﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ
فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ

عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ (اور اے رسول) اگر یہ پھر بھی (آپ کی نصیحت سے) منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے کہ عاد اور ثمود (پر جس قسم) کی کڑک (کا عذاب آیا تھا اس) جیسی کڑک (کے عذاب) سے میں تمہیں (پہلے ہی) ڈرا چکا ہوں (لہٰذا اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ) ﴿۱۳﴾ (اور وہ وقت یاد کرو) جب ان قوموں کے پاس ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے رسول آئے (تو ان رسولوں نے اپنی قوم سے کہا) اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، قوم کے لوگوں نے کہا اگر اللہ (رسول بھیجنا) چاہتا تو فرشتے نازل فرماتا لہٰذا جو (شریعت) دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں ﴿۱۴﴾ الغرض عاد نے زمین میں بغیر حق کے تکبر کیا اور کہنے لگے قوت میں ہم سے زیادہ کون ہے؟ (اے رسول) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے (بہرحال) وہ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے ﴿۱۵﴾ تو ہم نے ان پر نحوست کے دنوں میں تیز آندھی چلائی تاکہ انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزا چکھائیں اور آخرت کا عذاب (تو) اور زیادہ ذلیل کرنے والا ہے اور (وہاں) انہیں کہیں (سے) مدد بھی نہیں ملے گی ﴿۱۶﴾ اور رہے ثمود تو ہم نے ان کو بھی سیدھا راستہ بتایا تھا لیکن انہوں نے بھی ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنا پسند کیا تو جو عمل وہ کر رہے تھے اس کی سزا میں ذلت دینے والے عذاب کی ایک کڑک نے انہیں پکڑ لیا ﴿۱۷﴾ (وہ سب اس عذاب سے ہلاک کر دئے گئے لیکن) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور تقویٰ اختیار کیا ہم نے ان کو (اس عذاب) سے بچا لیا ﴿۱۸﴾

معانی و مصادر

(صٰعِقَةٌ) صَعَقَ، یَصْعَقُ، صَاعِقَةٌ (ف) بجلی گرانا۔
(یَجْحَدُوْنَ) جَحَدَ، یَجْحَدُ، جَحْدٌ و جُحُوْدٌ (ف) انکار کرنا۔ تکذیب کرنا۔
(رِیْحٌ) رَاحَ، یَرَاحُ، رِیْحٌ (ف) ہوادار ہونا (رِیْحٌ = ہوا)
(صَرْصَرٌ) صَرْصَرَ، یُصَرْصِرُ، صَرْصَرَةٌ (باب فعللۃ، رباعی مجرّد) بہت تیز آواز نکالنا۔ (صَرْصَرٌ = شدید)۔
(نَحِسَاتٌ) نَحُسَ، یَنْحُسُ، نَحَاسَةٌ و نَحُوْسَةٌ (ک) منحوس ہونا۔
نَحِسَ، یَنْحَسُ، نَحْسٌ (س) منحوس ہونا (نَحِسَاتٌ = نَحِسَةٌ کی جمع، منحوس۔ نَحِسَةٌ نَحِسٌ کا مؤنث ہے۔
(خِزْیٌ) خَزِیَ، یَخْزٰی، خِزْیٌ (س) رسوا ہونا۔
(عَمٰی) عَمِیَ، یَعْمٰی، عَمًی (س) اندھا ہونا (عَمٰی = بصارت کا نہ ہونا، گمراہی)۔
(ھُوْنٌ) ھَانَ، یَھُوْنُ، ھُوْنٌ و ھَوَانٌ و مَھَانَةٌ (ن) ذلیل ہونا (ھُوْنٌ = ذلت)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ) (اے رسول، توحید کے اتنے دلائل دینے کے باوجود) اگر یہ لوگ (آپ کی نصیحت سے) منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے کہ عاد اور ثمود (پر جس قسم) کی کڑک (کا عذاب آیا تھا اس) جیسی کڑک (کے عذاب) سے میں تمہیں پہلے ہی ڈرا چکا ہوں (اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو تم پر پھر بھی ویسا ہی عذاب نازل ہوگا) (اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ) جب ان قوموں کے پاس ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے رسول آئے (تو انہوں نے اپنی قوموں سے) کہا کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو (قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ) تو (قوم کے لوگوں نے) کہا: اگر ہمارا رب (کسی کو رسول بنا کر بھیجنا ہی) چاہتا تو فرشتوں کو (رسول بنا کر) نازل کرتا (تم کو رسول نہ بناتا، تم تو ہم ہی جیسے انسان ہو لہٰذا) تم جس چیز کو دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے۔

آگے سے اور پیچھے سے رسول آنے سے مراد یہ ہے کہ کثرت سے رسول آئے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ، اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ، اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○

اور (اے رسول، عاد کے بھائی (ہود) کا ذکر کیجئے، جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف (کے مقام) میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرایا اور (وہ کوئی انوکھے ڈرانے والے نہیں تھے بلکہ)

(الاحقاف۔ ۲۱)

ان سے پہلے (بھی) بہت سے ڈرانے والے گذر چکے تھے اور ان کے بعد میں بھی بہت سے ڈرانے والے آئے (انہوں نے اپنی قوم سے کہا) اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہارے متعلق بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

قوم عاد کے لوگ بڑے قدآور اور بڑے طاقتور تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ○ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ○

الحاقۃ۔ ۶، ۷)

اور عاد کو انتہائی تیز آندھی سے ہلاک کیا گیا۔ اللہ نے اس (آندھی کو) سات منحوس راتوں اور آٹھ منحوس دن ان پر مسخر کر دیا تو (اے رسول اگر) آپ (عذاب کے بعد) ان لوگوں کو دیکھتے (تو یہ دیکھتے) کہ وہ اس طرح زمین پر پڑے ہوئے تھے گویا کھجور کے گرے ہوئے تنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ○ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ○ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ○

(والفجر۔ ۶ تا ۸)

(اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا (جو) ارم (کے رہنے والے) اور (بڑے بڑے) ستونوں والے تھے (یعنی وہ) جن کے مثل کسی شہر میں کوئی قوم پیدا نہیں کی گئی۔

آگے فرمایا (فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً) (رسولوں کی نصیحت سننے کے بعد) قوم عاد (کے لوگوں) نے زمین میں بغیر حق کے تکبر کیا۔ کہنے لگے قوت میں ہم سے کون زیادہ ہے؟ (ہمیں کون سزا دے سکتا ہے) (اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ) کیا انہیں علم نہیں تھا کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا قوت میں ان سے کہیں زیادہ ہے (الغرض وہ اپنی قوت پر ناز کرتے رہے) اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے (فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى) تو ہم نے ان پر نحوست کے دنوں میں تیز آندھی

بھیجدی تاکہ انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت کا مزا چکھائیں، اور آخرت کا عذاب (تو) اور بھی زیادہ ذلیل کرنے والا ہے (وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ) (وہاں) انہیں (کہیں سے) مدد نہیں ملے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ○ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ○ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ○

(اقتربت الساعۃ - ۱۸ تا ۲۰)

(قوم) عاد نے بھی (اپنے رسول) کی تکذیب کی تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا۔ ہم نے ان پر ہمیشہ باقی رہنے والی نحوست کے دن ایک تیز آندھی چلائی۔ وہ (لوگوں کو) اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی (کہ اکھڑ جانے کے بعد وہ ایسے معلوم ہوتے تھے) گویا وہ کھجور کے اکھڑے ہوئے درختوں کے تنے ہیں۔

(نوٹ:۔ بدشگونی کے متعلق پوری معلومات کے لئے سورۂ یٰسٓ کی آیات نمبر ۱۸ و ۱۹ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) اور رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ بتایا لیکن انہوں نے بھی ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنا پسند کیا تو جو عمل وہ کر رہے تھے اس کی سزا میں ذلت دینے والے عذاب کی ایک کڑک نے انہیں پکڑ لیا (ہم نے ان کو ہلاک کر دیا) (وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور تقویٰ اختیار کیا ان کو ہم نے (عذاب سے) بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ○

(اقتربت الساعۃ - ۳۱)

ہم نے ان پر ایک زوردار آواز بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے کسی باڑھ والے کی روندی ہوئی باڑھ۔

آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو انہیں بھی اسی طرح نیست و نابود کر دیا جائے گا جس طرح عاد اور ثمود نیست و نابود کر دئے گئے۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے اس سے قبل کہ عذاب آئے اور آپ کو نیست و نابود کر دے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ
فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۱۹﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا
جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ
أَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ
لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا، قَالُوا أَنْطَقَنَا
اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ
وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ

أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ
وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ
وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ
كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ
ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ
أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ
الْخٰسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ يَّصْبِرُوا
فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ، وَإِنْ
يَّسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِّنَ

الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ
فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تو وہ (یعنی آگے والے پیچھے والوں کے انتظار میں) روک لئے جائیں گے ﴿۱۹﴾ یہاں تک کہ جب (سب) اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی جلدیں ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گی ﴿۲۰﴾ (اس موقع پر) وہ اپنی جلدوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی جس اللہ نے ہر چیز کو گویائی دی اسی نے ہمیں بھی گویائی دی (اور ہم سے گواہی دلوائی) اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور (اب) اسی کی طرف تم لوٹائے جا رہے ہو ﴿۲۱﴾ اور (گناہ کرتے وقت) تم اس لئے پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں کہیں تمہارے خلاف گواہی نہ دیں بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ (پردہ کرنے کے بعد) اللہ کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں ہوگی ﴿۲۲﴾ تو جو گمان تم نے اپنے رب کے متعلق (قائم) کر لیا تھا اسی گمان

نے تمہیں تباہ و برباد کیا اور تم نقصان میں جا پڑے (۲۳) تو (اے رسول، اس موقع پر) اگر وہ صبر کریں (یا صبر نہ کریں ہر حال میں) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور اگر وہ (اللہ کو) راضی بھی کرنا چاہیں گے تو انہیں راضی نہیں کیا جائے گا (۲۴) (دنیا کی زندگی میں) ہم نے ان کے (ایسے) ساتھی مقرر کر دئے تھے جنہوں نے ان کے اگلے پچھلے (تمام اعمال) کو مزین کر دیا تھا، الغرض جنات کی اور انسانوں کی جتنی بھی (سرکش) جماعتیں ان سے پہلے گذر چکی ہیں ان پر (اللہ کا) وعدہ (عذاب پورا ہو کر رہا اور انہوں نے یقیناً نقصان اٹھایا (۲۵)

معانی و مصادر

(یُوْزَعُوْنَ) وَزَعَ، یَزَعُ و یَزِعُ، وَزْعٌ (ف وض) ترتیب دینا، روکنا، اول کو آخر پر روکنا۔
(یُحْشَرُ) حَشَرَ، یَحْشُرُ، حَشْرٌ (ف، ن، ض) جمع کرنا، ہانکنا۔
(اَنْطَقَنَا) اَنْطَقَ، یُنْطِقُ، اِنْطَاقٌ (باب افعال) گویائی دینا، بولنے کی قوت دینا۔
(تَسْتَتِرُوْنَ) اِسْتَتَرَ، یَسْتَتِرُ، اِسْتِتَارٌ (باب افتعال) چھپنا۔
(اَرْدٰی) اَرْدٰی، یُرْدِیْ، اِرْدَاءٌ (باب افعال) ہلاک کرنا، گرا دینا۔
(یَسْتَعْتِبُوْا) اِسْتَعْتَبَ، یَسْتَعْتِبُ، اِسْتِعْتَابٌ (باب استفعال) رضا چاہنا، راضی کرنے کی خواہش کرنا، منانا۔
(مُعْتَبِیْنَ) اَعْتَبَ، یُعْتِبُ، اِعْتَابٌ (باب افعال) ناراضگی اور ملامت کا سبب دور کرنا۔ وہ کام چھوڑ دینا جس کی وجہ سے اس پر عتاب ہوا ہو۔
(قَیَّضْنَا) قَیَّضَ، یُقَیِّضُ، تَقْیِیْضٌ (باب تفعیل) مقدر کرنا، متعین کرنا۔
(قُرَنَآءُ) قَرَنَ، یَقْرِنُ، قَرْنٌ (ض) وقَرَنَ یَقْرُنُ قِرَانٌ (ن) دو چیزوں کو ملانا۔ دو چیزوں کو جمع کرنا (قُرَنَآءُ = قَرِیْن کی جمع، ساتھی)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ نے گذشتہ آیات میں قوم عاد اور قوم ثمود پر جو عذابات دنیا میں بھیجے گئے تھے ان کا ذکر فرمایا۔ آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ ان قوموں اور ان جیسے تمام لوگوں کے اخروی عذاب کا ذکر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ) اور (اے رسول) جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تو وہ (یعنی آگے والے پیچھے والوں کے انتظار میں) روک لئے جائیں گے (حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ) یہاں تک کہ جب (سب) اس کے (یعنی دوزخ کے) پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں، اور ان کی جلدیں ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گی۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ (کافروں سے کہا جائیگا) یہ وہی جہنم ہے جس کا

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

(یٰسٓ - ۶۳ تا ۶۵)

تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ جو کفر تم کرتے رہتے ہو اس کے بدلے میں آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ اس دن ہم ان کے مونہوں پہ مہر لگا دیں گے پھر جو اعمال وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے ان اعمال کو ان کے ہاتھ ہم سے بیان کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔

(وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا، قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ) (اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے دشمن اپنی جلدوں سے) کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ جلدیں کہیں گی جس اللہ نے ہر چیز کو گویائی دی اس نے ہمیں بھی گویائی دی (اور ہم سے گواہی دلوائی، وہ بڑی قدرت والا ہے) اسی نے تم کو پہلی بار بھی پیدا کیا تھا (اور اب تم کو دوبارہ بھی پیدا کیا ہے) اور اب تم اسی کی طرف لوٹائے جا رہے ہو۔

شانِ نزول

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ حٰمٓ السجدۃ جزء ۶ ص ۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب صفات المنافقین واحکامھم جزء ۲ ص ۵۱۲)

بیت (اللہ) کے پاس دو قرشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قرشی جمع ہوئے۔ ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی لیکن عقل کم تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے۔ دوسرے نے کہا پکار کر باتیں کریں تو سنتا ہے اگر آہستہ بات کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا اگر ہم پکار کر بات کریں تو سنتا ہے تو آہستہ سے جو بات کریں گے وہ بھی سنے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ آخر آیت تک۔

مندرجہ بالا واقعہ اگرچہ اس آیت کا شانِ نزول ہے لیکن درحقیقت یہ جلدوں کے جواب کا ایک حصہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر نازل فرما کر ان بیوقوفوں کی تردید فرمائی جن کا ذکر

مندرجہ بالا حدیث میں ہے الغرض اس آیت کے دو مقاصد ہوئے۔ ایک ان بیوقوفوں کی تردید، دوسرے میدان محشر میں جلدوں کے انسان کو ملامت کرنے کی خبر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ) (جلدیں کہیں گی): اور (اے انسانو، گناہ کرتے وقت) تم اس لئے پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں (تم کو گناہ کرتے دیکھ کر) کہیں (میدان محشر میں) تمہارے خلاف گواہی نہ دیں بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ (پردہ کرنے کے بعد) اللہ کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر نہیں ہوگی (وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ) تو جو گمان تم نے اپنے رب کے متعلق (قائم) کر لیا تھا اسی گمان نے تمہیں تباہ و برباد کیا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں (شامل) ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کا منشاء یہ ہے کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے بہت سے عملوں کی خبر نہیں ہوگی۔ یہ غلط عقیدہ انسان کو بے باک کر دیتا ہے اور وہ گناہ کرتا رہتا ہے۔ اگر انسان یہ سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے ہر عمل کی خبر ہوگی خواہ وہ اس عمل کو چھپا کر کرے یا علانیہ کرے تو اس کو اپنی بداعمالی پر جرأت اور دلیری نہیں ہوتی اور اس بات کا امکان تھا کہ وہ گناہوں سے بچ جاتا۔ بہرحال انسان اللہ تعالیٰ سے تو اپنے گناہ کو چھپاتا ہے لیکن اپنے اعضاء سے اس گناہ کو نہیں چھپاتا۔ وہ کبھی یہ خیال نہیں کرتا کہ اس کے اعضاء دیکھ رہے ہیں۔ یہ میدانِ محشر میں اس کے اس گناہ کی گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انسان کو متنبہ کیا کہ اے بے وقوف انسان تو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کو کیا چھپائے گا پہلے اپنے اعضاء سے تو اپنے گناہ کو چھپا، تیرے اعضاء تیرے خلاف گواہی دیں گے۔

الغرض ہر انسان کو چاہئے کہ اپنے اعضاء کو اپنے خلاف بولنے کا موقع نہ دے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ انسان یہ عقیدہ رکھے کہ جب میں مخلوق سے اپنے گناہ کو نہیں چھپا سکتا تو خالق کائنات سے کیسے چھپا سکتا ہوں۔ میں جہاں کہیں بھی گناہ کروں گا اللہ تعالیٰ کو یقیناً اس کا علم ہوگا اور اگر وہ چاہے گا تو اس کی سزا دے گا۔

آگے فرمایا (فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ) (الغرض جلدوں کی شہادت اور ملامت کے بعد گنہگاروں کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا) تو اگر وہ صبر کریں تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے (اور اگر وہ صبر نہ کریں تب بھی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے) (وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ) اور اگر وہ (اللہ کو) راضی بھی کرنا چاہیں گے تو اللہ انہیں (معافی دے کر) راضی نہیں کرے گا (یعنی وہ کتنی ہی معافی مانگیں، انہیں معاف کر کے خوش نہیں کیا جائے گا)۔

آگے فرمایا (وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ) اور (اے

رسول، دنیا کی زندگی میں) ہم نے ان (کافروں) کے (ایسے) ساتھی مقرر کر دئے تھے جنہوں نے ان کے اگلے پچھلے (تمام اعمال) کو ان کے لئے مزیّن کر دیا تھا اور (اس طرح) جنات کی اور انسانوں کی جتنی بھی (سرکش) جماعتیں ان سے پہلے گذر چکی ہیں ان پر (اللہ کا) وعدۂ (عذاب) پورا ہو کر رہا اور انہوں نے یقیناً نقصان اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ پہلے ہی فیصلہ کر چکا ہے کہ جو لوگ ابلیس کی پیروی کریں گے ان سے دوزخ کو بھر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ○ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ○

(ص - ۸۴، ۸۵)

(اللہ نے ابلیس سے) فرمایا تو پھر سچی بات (یہ) ہے اور میں سچی بات ہی کہتا ہوں کہ میں ضرور تجھ سے اور ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

یہی وہ وعدۂ عذاب ہے جو اس طرح پورا ہوا کہ کفار کے ساتھ ایسے ہم نشین مقرر کر دئے گئے جنہوں نے کفار کو ان کے برے اعمال مزیّن کر کے دکھائے۔ کفار نے جب ان اعمال کو مزیّن دیکھا تو خوب برے کام کئے اور دوزخ کا کندہ بنے۔

برے ساتھیوں سے مراد شیطان اور برے انسان ہیں۔ شیطان تو بہکاتا ہے رہے برے انسان تو وہ صرف بہکاتے ہی نہیں بلکہ ان کی بری صحبت کا بھی اثر پڑتا ہے۔

شیطان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ○ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ○ حَتّٰى إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ○ وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ○

(الزخرف - ۳۶ تا ۳۹)

اور (اے رسول) جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑے تو ہم اس پر ایک شیطان کو مقرر کر دیتے ہیں پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے اور (اے رسول) یہ شیاطین ہی ہیں جو انسانوں کو (اللہ کے) راستے سے روکتے ہیں اور انسان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے راستہ پر ہیں یہاں تک کہ جب (وہ) انسان ہمارے پاس آئے گا تو (شیطان کو دیکھ کر اس سے کہے گا) کاش میرے اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا تو (اے لوگو، اچھی طرح ہوشیار ہو جاؤ) وہ بہت برا ساتھی ہے اور (اے رسول، اس وقت

شیطان کی پیروی کرنے والوں سے کہا جائے گا) جب تم (دنیا کی زندگی میں) ظلم کرتے رہے تو آج تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ عذاب میں شریک ہونا تمہیں کوئی نفع نہیں دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّآ اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ (صحیح مسلم کتاب صفة یوم القیٰمة باب تحریش الشیطان بعثه سرایاه جزء ۲ صـ۵۲۷)

تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان کو اس کا ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی ہے تو وہ مسلم ہو گیا ہے اور مجھے نیکی کے سوا اور کوئی بات نہیں بتاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں :-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَآءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَآئِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَدْ جَآءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّيْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ (صحیح مسلم کتاب صفة یوم القیٰمة باب تحریش الشیطان وبعثه سرایاه جزء ۲ صـ۵۲۷)

ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر نکلے۔ مجھے تشویش ہوئی۔ پھر آپ لوٹ کر واپس آئے اور میرا حال دیکھا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اے عائشہ کیا تمہیں غیرت آئی۔ میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میرے جیسی بیوی کو آپ جیسے شوہر پر غیرت نہیں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے رب نے میری مدد کی وہ مسلم ہو گیا ہے۔

سورۂ زخرف کی آیت مذکورہ بر صـ۶۶۳ میں اس شیطان کا بیان ہے جو انسان خود ذکر الٰہی سے

غفلت برت کر اپنے اوپر مسلط کر لیتا ہے۔ احادیث مذکورہ بالا میں اس شیطان کا بیان ہے جو ہر انسان کے ساتھ متعین ہے کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

جنات ساتھیوں کے علاوہ کچھ انسان ساتھی بھی ایسے ہوتے ہیں جو شیطانوں کی طرح بہکاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

(قل اعوذ برب الناس۔ ۱ تا ۶)

(اے رسول) آپ (اس طرح) کہا کیجئے کہ میں پناہ طلب کرتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے الٰہ کی، شیطان کے وسوسوں کی برائی سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے (جو) جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ○ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○

(الفرقان۔ ۲۷ تا ۲۹)

اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ (سیدھا) راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری خرابی! کاش میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے (ایسی حالت میں) نصیحت سے منحرف کر دیا جبکہ نصیحت میرے پاس آ چکی تھی اور شیطان (کا تو یہ قاعدہ ہی ہے کہ وہ عین وقت پر) انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے (قیامت کے روز بھی وہ انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جائے گا)

برے انسانوں کی صحبت بھی دینی نقصان کا باعث ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِیْسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِیْرِ الْحَدَّادِ لَا یَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِمَّا تَشْتَرِیْهِ اَوْ تَجِدُ رِیْحَهٗ وَكِیْرُ الْحَدَّادِ

اچھی صحبت والے اور بری صحبت والے کی مثال ایسی ہے جیسے مشک والے اور لوہار کی بھٹی کی۔ تمہارا مشک والے کے پاس بیٹھنا فائدے سے خالی نہیں یا تو تم مشک

يُمْزِقُ بَدَنَكَ اَوْ ثَوْبَكَ اَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً (صحیح بخاری کتاب البیوع باب فی العطار و بیع المسک جزء ۳ صـ ۸۲ و صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب مجالسۃ الصالحین و مجانبۃ قرناء السوء ۲/۴۴۶)

خریدو گے، (اگر خریدو گے) نہیں تو خوشبو تو (بہر حال) آئے گی اور لوہار کی بھٹی یا تو تمہارا بدن یا تمہارا کپڑا جلا دے گی ورنہ بدبو تو (بہر حال) آئے گی۔

الغرض جو لوگ شیطان کو اور برے انسانوں کو اپنا دوست بناتے ہیں وہ نقصان میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○

(الٓمٓ تنزیل السجدۃ - ۱۴)

لیکن میری طرف سے (میرا وہ) وعدہ پورا ہو کر رہے گا (جو میں پہلے کر چکا ہوں کہ) میں ضرور (نافرمان) جنات اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا (اگر سب کو ہدایت دے دیتا تو وعدہ کیسے پورا ہوتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ○

(قٓ - ۱۵)

سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو ان سب پر میرا وعدۂ عذاب ثابت ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○

(حٰمٓ المؤمن - ۷)

اور (اے رسول) اسی طرح (تمام) کافروں پر آپ کے رب کی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بے شک وہ دوزخی ہیں۔

الغرض جو لوگ شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدۂ عذاب پورا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوزخ میں بھیجنے کا جو فیصلہ کر لیا ہے اس فیصلے کے مطابق وہ دوزخ میں داخل ہو کر رہتے ہیں۔

عمل

اے لوگو، اپنے اعضاء کو برے عمل سے بچائیے کہیں ایسا نہ ہو کہ میدانِ محشر میں آپ کے اعضاء آپ کے خلاف گواہی دیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا
لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾
ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ،
لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ، جَزَآءً بِمَا
كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا

الَّذَيْنَ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمہ اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب وہ پڑھا جائے تو) اس (کی قرأت) کے دوران شور مچایا کرو تاکہ تم غالب رہو (۲۶) تو (اے رسول) ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے اور ان کے برے اعمال کی جو وہ کرتے تھے ضرور سزا دیں گے (۲۷) اللہ کے دشمنوں کی یہی سزا ہے (یعنی) دوزخ جس میں ان کے لئے دائمی رہائش گاہ ہے (اور) وہ جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اس کی یہی سزا ہے (۲۸) اور (اے رسول، قیامت کے دن) کافر کہیں گے: اے ہمارے رب، جنات میں سے اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا ان کو (ذرا) ہمیں بھی تو دکھا دے تاکہ ہم ان کو اپنے قدموں کے نیچے (روند) ڈالیں اور وہ ذلیل و خوار ہو جائیں (۲۹)

معانی و مصادر

(اَلْغَوْا) لَغِیَ، یَلْغٰی، لَغْیٌ ولَغَایَۃٌ ولَاغِیَۃٌ ومُلْغَاۃٌ (س) شور مچانا۔ بغیر سوچے سمجھے بولنا۔

(تَغْلِبُوْنَ) غَلَبَ، یَغْلِبُ، غَلْبٌ وغَلَبٌ وغَلَبَۃٌ ومَغْلَبٌ ومَغْلَبَۃٌ (ض) غالب آنا۔

(اَسْوَأُ) سَاءَ، یَسُوْءُ، سَوَاءٌ (ن) برا ہونا (اَسْوَأُ = زیادہ برا)

(اَرِ) اَرٰی، یُرِیْ، اِرَاءَۃٌ (باب افعال) دکھانا (اَرِ = دکھا)

(اَسْفَلِیْنَ) سَفَلَ، یَسْفُلُ، سَفَالٌ وسُفُوْلٌ (ن) نیچے ہونا۔

تفسیر

آیات کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو شور مچا دیا کرو تاکہ نہ قرآن مجید کی آواز کسی کے کان میں پڑے اور نہ کوئی بہکے۔ اللہ تعالیٰ نے آیات زیر تفسیر نازل فرما کر ان کے راز کو ظاہر کر دیا اور انہیں اس فعل بد پر

سخت تنبیہ کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ) اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب وہ پڑھا جائے تو) اس (کی قرأت) کے درمیان میں شور مچا دیا کرو شاید ایسا کرنے سے تم غالب رہو (اور تمہاری خواہش کہ اسلام ترقی نہ کرنے پائے پوری ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) (فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) تو (اے رسول) ہم بھی کافروں کو (قیامت کے دن) سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے اور ان کے برے اعمال کی جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے (سخت) سزا دیں گے (ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ، جَزَآءً بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ) اللہ کے دشمنوں کی یہی سزا ہے (یعنی) دوزخ جس میں ان کے لئے دائمی رہائش گاہ ہے۔ ہماری آیتوں کا جو وہ انکار کرتے تھے اس کی یہی سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

(اٰل عمران ۔ ۱۹)

اور جو شخص اللہ کی آیات کا انکار کرے تو (وہ اچھی طرح سمجھ لے کہ) اللہ جلد حساب لینے والا ہے (اور پھر اس کفر کی سزا دینے والا ہے)۔

آگے فرمایا (وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ) اور (اے رسول، قیامت کے دن) کافر کہیں گے: اے ہمارے رب۔ جنات میں سے اور انسانوں میں سے جن (ساتھیوں) نے ہمیں گمراہ کیا تھا ان کو (ذرا) ہمیں بھی تو دکھا دے تاکہ ہم ان کو اپنے قدموں کے نیچے (روند) ڈالیں (اور) وہ (اچھی طرح سے) ذلیل و خوار ہو جائیں۔

کافر نے دنیا کی زندگی میں جن کو دوست اور ساتھی بنا رکھا تھا قیامت کے دن وہ ان کا دشمن ہو جائے گا اور ان کو جتنا اس کے امکان میں ہوگا ذلیل و خوار کرنے کی خواہش کرے گا۔ دنیا کی دوستیاں سب ختم ہو جائیں گی بلکہ عداوتوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ○

(الزخرف ۔ ۶۷)

اس دن تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے (وہ ایک دوسرے کے دوست ہی رہیں گے)۔

عمل

اے (ایمان والو) جب قرآن مجید پڑھا جائے تو شور نہ مچایا کیجئے۔ یہ کافروں کا شیوہ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا
بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾
نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ، وَلَكُمْ فِيهَا
مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا
مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ
رَحِيمٍ ﴿۳۲﴾

ترجمہ (اے رسول) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ (اس پر) جم گئے (تو) ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو یہ کہتے ہیں) ڈرو نہیں، غمگین نہ ہو اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (اب) اس (میں داخل ہونے) کی خوشی مناؤ (۳۰) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے دوست ہیں)، جنت میں جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا تمہارے لئے (موجود) ہوگی اور جو چیز تم مانگو گے تمہارے لئے (مہیا) ہوگی (۳۱) (یہ) بخشنے والے اور رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہوگی (۳۲)

معانی ومصادر (اَبْشِرُوْا) اَبْشَرَ، یُبْشِرُ، اِبْشَارٌ (باب افعال) خوشی منانا۔

تفسیر اوپر کافروں کے انجام کا ذکر تھا، ان آیات میں مؤمنین کے انجام کا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ (اس عقیدہ پر) جم گئے (تو موت کے) وقت ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو یہ کہتے ہیں) ڈرو نہیں، غمگین نہ ہو اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (اب) اس (میں داخل ہونے) کی خوشی مناؤ۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ، قَالَتْ عَآئِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ ذَالِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَكْرَهَ اِلَیْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ جزء ۸ صفحہ ۱۳۲
وصحیح مسلم کتاب الذکر باب من احب

جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا ناپسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ یا اور کسی بیوی نے کہا یا رسول اللہ موت کو تو ہم بھی برا جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (اللہ سے ملنے سے) موت مراد نہیں ہے (بلکہ) بات یہ ہے کہ مؤمن کی جب موت قریب آتی ہے تو اس کو اللہ کی رضامندی اور اس کی سرفرازی کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اس وقت ان باتوں سے زیادہ جو آگے اس کو ملنے والی ہیں کوئی بات پسند نہیں کرتا۔ (اس وقت) وہ اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے

لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ جزء ۲ ص ۲۶۵)

اور اللہ اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور کافر کو جب موت آتی ہے تو اس کو اللہ کے عذاب اور اللہ کی (مقررہ کردہ) سزا کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔

آگے فرمایا (نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت (کی زندگی) میں بھی تمہارے دوست ہیں۔ جنت میں جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا تمہارے لئے (موجود) ہوگی اور جو چیز تم طلب کرو گے تمہیں فراہم کی جائے گی (نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ) یہ بخشنے والے اور رحم کرنے والے اللہ کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہوگی۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(الاحقاف ۔ ۱۳، ۱۴)

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر (اسی پر) جمے رہے تو (قیامت کے دن) نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ اہل جنت ہیں اور اس (جنت) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بدلہ ہوگا ان عملوں کا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے۔

حضرت سفیان بن عبداللہؓ فرماتے ہیں:۔

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام جزء اول ص ۳۷)

میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کے متعلق آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ نے فرمایا کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر جمے رہو۔

مؤمن کی ہر خواہش پوری کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ

لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب اس پر ابر نہ ہو۔

فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَّبِعُ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ

انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب اس پر ابر نہ ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اسی طرح تم اپنے رب کو بھی دیکھ گے (اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری نہیں ہوگی) قیامت کے روز لوگ جمع کئے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے تو کوئی سورج کے ساتھ ہو جائے گا اور کوئی چاند کے ساتھ اور کوئی شیطانوں اور بتوں کے ساتھ۔ اس امت کے لوگ رہ جائیں گے ان میں منافق وغیرہ سب ملے جلے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا رب آئے جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے (بے شک) تو ہمارا رب ہے پھر اللہ ان کو بلائے گا پھر پل صراط کو دوزخ کے بیچ میں رکھا جائے گا۔ پھر سب رسولوں سے پہلے میں اپنی امت کو لے کر اسے پار کروں گا۔ اس دن سوائے رسولوں کے کوئی بات نہ کر سکے گا۔ رسولوں کی بات اس دن یہ ہوگی یا اللہ محفوظ رکھ، محفوظ رکھ۔ دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی شکل کے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا بس وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی شکل کے ہوں گے مگر اتنے بڑے کہ اللہ ہی ان کی بڑائی

مَآءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ
فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ
الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا
الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ
فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ
فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَآؤُهَا
فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ
بِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ
لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَا
يَشَآءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ
وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَآ اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى
الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَآءَ
اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ
قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ
لَهٗٓ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ
اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ
فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَآ اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ
فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ
ذٰلِكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ
لَآ اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَآءَ
مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗٓ اِلٰى بَابِ
الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا
وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ
مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ
اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ
قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ

کو جانتا ہے۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے موافق اچک لیں گے۔ کوئی تو اپنے (بُرے) عمل کی وجہ سے بالکل ہلاک ہو جائے گا اور کوئی چکنا چور ہو کر پھر بچ جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں سے بعضوں پر رحم کرنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا (دوزخ کی طرف جاؤ اور) جو اللہ کی عبادت کرتا تھا اس کو نکال لو۔ فرشتے ایسے (موحد) لوگوں کو نکال لیں گے۔ وہ سجدے کے نشان سے ان کو پہچان لیں گے۔ اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے وہ سجدے کا مقام نہیں کھا سکتی۔ الغرض وہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ آدمی کا سارا بدن آگ کھا لے گی لیکن سجدے کا نشان باقی رہ جائے گا۔ وہ لوگ کوئلہ کی طرح جلے ہوئے دوزخ سے نکلیں گے پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح اگیں گے جس طرح دانہ پانی کے بہاؤ کی جگہ اُگ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کا فیصلہ کرے گا۔ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان رہ جائے گا۔ وہ سب دوزخیوں کے بعد جنت میں جائے گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے مالک میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی لپٹ نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کی چمک نے مجھے جلا دیا ہے۔ اللہ فرمائے گا اچھا اگر میں تیری یہ مراد پوری کر دوں تو پھر تو کوئی اور درخواست کرے گا۔ وہ عرض کرے گا تیری بزرگی کی قسم نہیں پھر جیسے عہد و پیمان اللہ چاہے گا وہ عہد و پیمان کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ

غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَاتَجْعَلْنِيْ
اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ
فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ
اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كَذَا وَ
كَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ
بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ
مَعَهٗ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب
فضل السجود جزء اول ص ۲۰۴، ۲۰۵)

کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی
طرف منہ کرے گا تو وہاں کی بہار دیکھ کر جتنی
دیر اللہ کو منظور ہے خاموش رہے گا پھر اس سے
رہا نہیں جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے
رب مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے۔
اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا
تھا کہ تو اور درخواست نہیں کرے گا۔ بندہ عرض
کریگا اے اللہ لیکن کیا تیری ساری مخلوق میں
ایک میں ہی سب سے زیادہ بدنصیب رہوں
گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا اگر تیری یہ درخواست
بھی میں پوری کردوں تو پھر کوئی اور چیز طلب
نہیں کریگا بندہ عرض کرے گا تیری بزرگی کی قسم
نہیں، میں اب اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ پھر جو اللہ کو منظور
ہوگا ویسے ہی وہ قول و قرار کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ
اس کو جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب
جنت کے دروازے پر پہنچے گا وہاں کی بہار تازگی
فرحت دیکھ کر جتنی دیر اللہ کو منظور ہے خاموش
رہے گا پھر عرض کرے گا اے اللہ مجھے جنت میں
پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے تجھ
پر افسوس ہے تو کتنا وعدہ خلاف ہے کیا تو نے
وعدے نہیں کئے تھے کہ آئندہ کوئی اور درخواست
نہیں کروں گا۔ وہ عرض کرے گا بے شک کئے
تھے لیکن) اے اللہ مجھے اپنی ساری مخلوق میں
سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا یہ سن کر اللہ
تعالیٰ ہنسے گا اور اس کو جنت میں جانے کی اجازت
دے گا اور فرمائے گا جو مانگنا ہے مانگ لے۔
جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو
ارشاد ہوگا یہ بھی تو مانگ یہ بھی تو مانگ۔ خود

اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا جب اللہ اس کی ساری آرزوئیں پوری کر چکے گا تو فرمائے گا یہ سب چیزیں تجھ کو دیں اور اتنی ہی اور۔

یہ حدیث گویا (مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ) کی تفسیر ہے یعنی ادنی درجہ کے مؤمن تک کی بھی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔

الغرض رَبُّنَا اللّٰهُ کہنے اور اس پر جم جانے کے صلہ میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ وہ بشارتیں سناتے ہیں اور خوشخبری دیتے ہیں کہ اب اللہ غفور رحیم کی طرف سے تمہاری مہمانی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(الٓمٓ تنزیل - ۱۹)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا ٹھکانہ باغات ہوں گے۔ یہ ان کی مہمانی ہوگی ان اعمال کے بدلے میں جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

عمل

اے لوگو صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا ربّ مانیئے اور اس پر استقامت اختیار کیجئے، اسی عقیدہ پر جمے رہیئے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ
اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ اور (اے رسول) بات کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے، نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمین میں سے ہوں ﴿۳۳﴾

معانی ومصادر (اَحْسَنُ) حَسُنَ، یَحْسُنُ، حُسْنٌ (ک) اچھا ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ) اور (اے لوگو) بات کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے، نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمین میں سے ہوں (یعنی اس شخص سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف بلائے بشرطیکہ وہ عمل صالح کرتا ہو اور علی الاعلان کہتا ہو کہ میں مسلمین میں سے ایک مسلم ہوں)۔

اس آیت میں تبلیغ دین کی اہمیت اور فضیلت کا واضح بیان ہے۔ تبلیغ دین گویا تمام باتوں سے افضل وبرتر ہے۔ کوئی بات اتنی وقیع نہیں جتنی وقیع دعوت الی اللہ ہے۔ زبان سے نکلنے والی تمام باتوں میں سب سے بہتر بات دعوت الی الاسلام ہے۔

حضرت سہلؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر کی فتح عطاء فرمائے گا۔ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ کا

يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر جزء ۵ ص۱۷۱ و صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن ابی طالب جزء ۲ ص۳۶۱)

یہ فرمان سن کر لوگ رات بھر مضطرب و پریشان رہے کہ دیکھو جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ صبح ہوتے ہی سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا اُسے ملے گا۔ آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ ان کو لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لئے دعاء کی۔ پھر تو وہ ایسے تندرست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں اُن سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح اسلام قبول نہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا تم باوقار طریقے سے جاؤ جب تم ان کی زمین پر پہنچو تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور اللہ کے جو حقوق ان پر واجب ہیں وہ انہیں بتانا۔ اللہ کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے حق میں لال اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

دعوت الی اللہ کے بہترین عمل ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں:۔

پہلی شرط دعوت الی الاسلام دینے والا نیک عمل کرتا ہو۔ جس چیز کی وہ دعوت دے رہا ہے اس پر خود بھی عمل کرتا ہو یعنی اس کے فعل و قول میں تضاد نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○

(الصف - ۲،۳)

اے ایمان والو، ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی ناپسندیدہ بات ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ، اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

(البقرۃ - ۴۴)

(اور اے بنی اسرائیل) کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو (با وجود اس بات کے کہ) تم کتاب کی تلاوت کرتے رہتے ہو (تم خود اس پر عمل نہیں کرتے) کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے (کہ یہ تو بڑی بری بات ہے کہ دوسروں کو نیک کام کا حکم دو اور خود نیک کام نہ کرو)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِى النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَىْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ النار جزء ۱۲ ص ۱۲۷ وکتاب الفتن جزء ۹ ص ۷ وصحیح مسلم کتاب الزھد باب عقوبۃ من یامر بالمعروف ولا یفعلہ جزء ۶ ص ۵۹۲)

ایک شخص کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی۔ وہ اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ دوزخی (اس کے گرد) جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے شخص یہ کیا بات ہے تو تو (دنیا میں) ہمیں اچھی بات کا حکم دیتا تھا اور بری بات سے روکتا تھا۔ وہ کہے گا بے شک میں تم کو تو نیک بات کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور تم کو بری بات سے منع کرتا تھا لیکن خود بری بات کرتا تھا۔

دوسری شرط

دوسری شرط یہ ہے کہ دعوت الی اللہ دینے والا یہ کہے کہ میں مسلمین میں سے ہوں یعنی میں مسلم ہوں، اور جماعت المسلمین کا ایک فرد ہوں۔ میں مسلم ہوں اور تمہیں بھی مسلم بننے کی دعوت دیتا ہوں اگر تم مسلم نہیں بنتے تو سن لو کہ میں تو مسلم ہوں۔

اس آیت میں اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہنے کا تقاضا یہ ہے کہ تبلیغ کرنے والا منفرد نہ ہو بلکہ جماعت المسلمین میں شامل ہو۔

مزید برآں اس شرط کا تقاضا یہ بھی ہے کہ تبلیغ کرنے والا اپنے کو کسی فرقے کی طرف منسوب نہ کرے اپنے کو کسی فرقے کی طرف منسوب کرنے والا درحقیقت اسلام کی دعوت نہیں دیتا بلکہ اپنے فرقہ وارانہ مذہب کی دعوت دیتا ہے۔ اس آیت نے فرقہ وارانہ مذاہب کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ اگر کوئی

شخص فرقہ وارانہ مذہب کی دعوت دے اور زبان سے یہ کہے کہ میں مسلم ہوں تو اس کے قول وفعل میں تضاد ہوگا۔ وہ لوگوں کو دھوکا دے کر اپنے فرقہ وارانہ مذہب کی دعوت دے رہا ہے۔ فرقہ واریت ایک لعنت ہے۔ قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ (اٰل عمران۔ ۱۰۳)

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

فرقہ وارانہ مذاہب کی طرف دعوت دینے سے ہدایت نصیب نہیں ہوگی۔ ہدایت تو صرف اسلام کی طرف دعوت دینے سے نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ، وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ، وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ، وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ، فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ، وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ○

(اٰل عمران۔ ۱۹، ۲۰)

بے شک دین (حق) تو اللہ کے نزدیک بس اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو آپس میں اختلاف کیا تو ایسی حالت میں کیا کہ (اختلافی امور کے سلسلہ میں) ان کے پاس (دین کا یقینی) علم آچکا تھا، (پھر) محض آپس کی ضد کی وجہ سے (وہ اس اختلاف پر جمے رہے، اللہ کی آیات کا انکار کیا) اور جو شخص اللہ کی آیات کا انکار کرے تو (وہ اچھی طرح سمجھ لے کہ) اللہ جلد حساب لینے والا ہے (اور پھر اس کفر کی سزا دینے والا ہے)۔ پھر (اے رسول) اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑیں (اور بحث ومباحثہ کریں) تو آپ کہہ دیجئے کہ میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے تو اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے (ہم تو بس دین اسلام ہی کو حق سمجھتے ہیں) اور (اے رسول) آپ اہل کتاب اور ناخواندہ لوگوں سے کہئے: "کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟" اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ہدایت یاب ہو جائیں گے اور اگر وہ (اسلام سے) منہ موڑیں تو آپ کی ذمہ داری سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ آپ (دین اسلام

ان تک) پہنچا دیں، اللہ (اپنے) ان بندوں کو دیکھ رہا ہے (اور وہ خود ان سے سمجھ لے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(اٰل عمران - ۸۵)

اور (اے لوگو) جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو (اور اس پر کاربند رہے) تو وہ دین اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا (اس کے سارے عمل بیکار کر دئے جائیں گے) اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

(اٰل عمران - ۶۴)

(اے رسول اللہ کے راستہ کی طرف انہیں دعوت دیجئے، ان سے) کہئے: اے اہل کتاب، ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے (وہ یہ) کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کریں اور اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں پھر (اے ایمان والو) اگر یہ اس بات سے منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو (کہ اے اہل کتاب) تم گواہ رہنا کہ ہم تو مسلم ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ، لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۳۶)

اور (اے ایمان والو ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور ان کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جو ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئی تھیں اور ہم ان کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئیں تھیں اور (نہ صرف ان کتابوں پر بلکہ ہم تو ان کتابوں

پر بھی ایمان لاتے ہیں) جو تمام انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھیں۔ ہم ان نبیوں میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہیں، ہم تو سب کو مانتے ہیں) اور ہم سب اللہ (اکیلے) کے مسلم ہیں۔

وہ شخص بڑا ظالم ہے جو اپنے خود ساختہ مذہب کی طرف بلائے اور اسلام کی دعوت نہ دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ، وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

(الصف ۔ ۷ تا ۹)

اور (اے رسول) اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی طرف غلط بات کو منسوب کرے (خصوصًا) اس حالت میں کہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو، اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔ (اے رسول) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے (پھونک مار کر) بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گذرے۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکین کو برا ہی کیوں نہ لگے۔

الغرض جو شخص اپنے فرقہ وارانہ مذہب کو فروغ دے، اسی کی تبلیغ کرے اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کرے تو اس کی یہ کوشش اس کے لئے بڑی نقصان دہ ہوگی۔

(نوٹ:۔ تبلیغ کے جملہ آداب کے لئے سورہ نحل کی آیت ۱۲۵ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیجئے۔ لوگوں کو توحید کی طرف بلائیے

لیکن مندرجہ ذیل دو شرطوں کو ملحوظ رکھیئے۔

۱ عمل صالح کیجئے۔

۲ اپنے مسلم ہونے اور جماعت المسلمین میں شامل ہونے کا اعلان کیجئے۔

اگر آپ ان شرطوں کے ساتھ اسلام کی طرف بلائیں گے تو آپ کی بات سے بہتر کوئی اور بات نہیں ہو گی۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ
ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا
الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ
كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا
الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا
ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ
بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾

ترجمہ اور (اے رسول) بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتیں، (برائی کو ایسے طریقے سے) دفع کیجئے جو بہت اچھا ہو، ایسا کرنے سے وہ شخص کہ اس کے اور آپ کے مابین عداوت ہے (ایسا ہو جائے گا) گویا کہ وہ آپ کا بڑا گہرا دوست ہے (۳۴) اور یہ چیز انہی لوگوں کو ملتی ہے جو

صبر کرتے ہیں اور ان ہی کو حاصل ہوتی ہے بڑے (خوش) نصیب ہوتے ہیں (۳۵) اور (اے رسول) اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ طلب کیا کیجئے، بے شک وہ سننے والا، جاننے والا ہے (۳۶)

معانی و مصادر (تَسْتَوِی) اِسْتَوٰی، یَسْتَوِیْ، اِسْتِوَاءٌ (باب استفعال) برابر ہونا، معتدل ہونا، استقامت اختیار کرنا، جوانی اور قوت کو پہنچ جانا، غالب ہونا، قرار پکڑنا، متوجہ ہونا، قصد کرنا۔ بادشاہت و حکومت کرنا۔
(حَمِیْمٌ) حَمَّ، یَحُمُّ، حَمٌّ (ن) گرم کرنا (حَمِیْمٌ = گرم، دوست)۔
(یُلَقّٰی) لَقّٰی، یُلَقِّیْ، تَلْقِیَۃٌ (باب تفعیل) ہمکنار کرنا، دینا۔
(حَظٌّ) حَظَّ، یَحُظُّ، حَظٌّ (ف) خوش نصیب ہونا۔
(یَنْزَغُ) نَزَغَ، یَنْزَغُ، نَزْغٌ (ف و ض) فساد ڈالنا، کھینچ لینا۔

تفسیر خوش اخلاقی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ) اور (اے رسول) بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتیں (اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ) (برائی کو) اس (چیز) کے ساتھ دفع کیجئے جو (بہت) اچھی ہو (فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ) ایسا کرنے سے وہ شخص کہ آپ کے اور اس کے مابین دشمنی ہے (ایسا ہو جائے گا) گویا کہ وہ آپ کا بڑا گہرا دوست ہے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے برائی کے دفعیہ کے لئے نیکی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے ساتھ برائی کرتا ہے تو آپ اس کے ساتھ برائی نہ کریں بلکہ اس کے ساتھ نیکی کریں۔ آپ کی نیکی آپ کے دشمن پر ایسا اخلاقی بوجھ ہوگا کہ وہ آپ کا گرمجوش دوست بن جائے گا۔ آپ کی نیکی دشمن کے دل سے بغض و عداوت کو نکال دے گی اور دوستی اور محبت پیدا کر دے گی۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ، نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ (المؤمنون - ۹۶)

(اور اے رسول) برائی کا جواب بھلائی سے دیجئے، جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں ہمیں (سب) معلوم ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا یُلَقّٰىھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰىھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ) اور یہ چیز انہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور انہی لوگوں کو ملتی ہے جو بڑے (خوش) نصیب ہوتے ہیں۔

برائی کے بدلہ بھلائی کرنا ایک ایسی عظیم الشان خصلت ہے کہ ہر کس و ناکس کے حصہ میں نہیں آتی۔ یہ تو انہی لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جو صبر کرتے ہیں، برائی کے بدلہ برائی کرنے سے اپنے نفس

کو روکتے ہیں، غصہ کو پی جاتے ہیں اور معاف اور درگذر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(آل عمران۔ ۱۳۳، ۱۳۴)

اور (اے ایمان والو) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف تیزی سے آؤ جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (اور متقی وہ لوگ ہیں) جو فراخی اور تنگی ہر حال میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں (یہ نیکی کرنے والے ہیں) اور اللہ نیکی کرنے والوں ہی سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

(الشوریٰ۔ ۴۳)

اور جو صبر کرے اور (بدلہ نہ لے بلکہ) معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝

(الاعراف۔ ۱۹۹)

اور (اے رسول) عفو و درگذر (کا شیوہ) اختیار کیجئے، نیک کام کا حکم دیتے رہئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب جزء ۸ صـ۳۲ وصحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل من یملک نفسہ عند الغضب جزء ۲ صـ۴۳۹)

پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو جائے پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

آگے فرمایا وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ، اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ) اور (اے رسول) اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں جھگڑے اور فساد

کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ سے پناہ طلب کیا کیجئے، بے شک وہ سننے والا ہے (وہ آپ کی دعاء کو ضرور سنے گا) وہ جاننے والا ہے (وہ جانتا ہے کہ کس خلوص سے آپ اس کی پناہ طلب کر رہے ہیں)۔

انسان میں انتقام کی ایک فطری خواہش ہوتی ہے۔ اس فطری خواہش کو شیطان برانگیختہ کرتا ہے، انسان کو بدلہ لینے پر ابھارتا ہے۔ بدلہ لینے سے فساد بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔ انتقام در انتقام کا ایک طویل سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ امن و چین مفقود ہو جاتا ہے۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ دنیا میں فساد پھیلے، ایک انسان دوسرے انسان کے خون کا پیاسا ہو، برخلاف اس کے اگر کوئی شخص انتقام نہ لے بلکہ اگر انتقام کا وسوسہ بھی دل میں پیدا ہو تو اللہ سے پناہ طلب کرے تو فساد کا سدّباب ہی نہیں ہوتا بلکہ محبت و الفت کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔ دشمن دوست بن جاتا ہے، فساد ختم ہو جاتا ہے، امن و چین سے زندگی گذرتی ہے اور یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جو اسلام کے اعلےٰ اخلاقی اصولوں کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

عمل

اے ایمان والو، برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا کیجئے۔ اگر شیطان انتقام کے لئے ابھارے تو اس کے وسوسہ سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ طلب کیا کیجئے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ
وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ
خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا
فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ
لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا
يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ
تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ

اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ
رَبَتْ، اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْیِ
الْمَوْتٰی، اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ
فِیْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ
يُّلْقٰی فِی النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِیْٓ
اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا
شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

ترجمہ اور (اے لوگو) رات اور دن ، سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں (الہٰ نہیں ہیں لہٰذا) نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ اگر تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو صرف اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان (سب) کو پیدا کیا ﴿۳۷﴾ پھر (اے رسول) اگر

یہ تکبر کریں (اور آپ کی بات نہ مانیں) تو (کیا آپ کے رب کے پاس تسبیح کرنے والوں کی کوئی کمی ہے، نہیں) آپ کے رب کے پاس جو (فرشتے) ہیں وہ رات اور دن اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تھکتے نہیں ﴿۳۸﴾ اور (اے رسول) اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ زمین کو دیکھتے ہیں کہ خشک پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور خوب پھلتی ہے، بے شک جو زمین کو زندہ کرتا ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۳۹﴾ (اور اے رسول) جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں، تو کیا وہ شخص بہتر ہے جو قیامت کے دن دوزخ میں ڈالا جائے یا وہ شخص بہتر ہے جو (اس دن) امن کے ساتھ آئے، (اے لوگو) جو عمل تم کرنا چاہو کرو، بے شک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے ﴿۴۰﴾

معانی و مصادر

(یَسْئَمُوْنَ) سَئِمَ، یَسْئَمُ، سَئْمٌ وسَأَمَةٌ وسَئْمٌ وسَأْمٌ وسَامَةٌ (س) تھکنا، اکتانا۔
(خَاشِعَةً) خَشَعَ، یَخْشَعُ، خُشُوْعٌ (ف) ذلیل ہونا، جھکنا، خشک ہونا۔
(اِهْتَزَّتْ) اِهْتَزَّ، یَهْتَزُّ، اِهْتِزَازٌ (باب افتعال) ہلنا، جلدی کرنا، اگانا، لہلہانا۔
(رَبَتْ) رَبَا، یَرْبُوْا، رَبَاءٌ ورُبُوٌّ (ن) بڑھنا اور پھلنا پھولنا۔
(یَخْفَوْنَ) خَفِیَ، یَخْفٰی، خَفَاءٌ وخُفْیَةٌ (س) چھپنا۔

تفسیر

توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ) اور (اے لوگو) رات اور دن اور سورج اور چاند (اللہ کی قدرت کی) نشانیوں میں سے ہیں (اللہ نے ان چیزوں کو پیدا کیا اور انسان کی خدمت کے لئے مسخر کر دیا۔ کیا اللہ کے علاوہ کوئی ہے جو یہ کام کر سکے۔ ہرگز نہیں تو پھر اللہ اکیلے کو پکارو، اسی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ۔
(ابراھیم۔ ۳۳)

اسی نے سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کر دیا اس حالت میں کہ وہ دونوں ہمیشہ (اپنی اپنی گردشوں پر) قائم ہیں، اسی نے تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ، اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○

اسی نے تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کیا، اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا اور اسی کے حکم سے تارے بھی مسخر ہیں، عقل والوں کے لئے

(النحل ۔ ۱۲) اس میں (توحید الٰہی کی بڑی) نشانیاں ہیں۔

آگے فرمایا (لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (اے لوگو) نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ اگر تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان (چیزوں کو) پیدا کیا۔

سورج اور چاند مخلوق ہیں۔ مخلوق کا مخلوق کو سجدہ کرنا بالکل لغو ہے۔ سجدہ اسے کرنا چاہئے جو خالق ہو، مخلوق نہ ہو۔ ایسی ہستی سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں لہذا سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کیا جائے۔ سجدہ ایک قسم کی عبادت ہے اور کیونکہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کی جانی چاہئے لہذا سجدہ بھی صرف اسی کو کرنا چاہئے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام اور شرک ہے۔

(نوٹ:۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سجدہ تعظیمی جائز تھا۔ آیت زیر تفسیر نے اس آیت کو منسوخ کر دیا)۔

آگے فرمایا (فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ) (اے رسول) اگر (توحید کے ان دلائل کے بعد بھی) یہ لوگ تکبر کریں (اور اللہ اکیلے کی عبادت نہ کریں تو اللہ کو ان کی عبادت کی کیا پرواہ ہے کیا اللہ کے پاس عبادت کرنے والوں کی کوئی کمی ہے، نہیں۔ اے رسول) آپ کے رب کے پاس جو (فرشتے) ہیں وہ رات اور دن اللہ کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور (کبھی) تھکتے نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

(الصّٰفّٰت ۔ ۱۶۴ تا ۱۶۶)

اور (اے رسول، فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے۔ ہم (اللہ کے سامنے) صف بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ ہم (اللہ کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝

(الاعراف ۔ ۲۰۶)

(اور اے رسول) جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اللہ کی عبادت سے سرتابی نہیں کرتے وہ اس کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

(اے رسول، لوگوں کے شرک کرنے کی وجہ سے) قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۔ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○
(الشوریٰ - ۵)

(لیکن ایسا ہوتا نہیں اس لئے کہ) فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے رہتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ (تو خود بھی) بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (کہ جلدی عذاب نازل نہیں فرماتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ۔
(حٰمٓ المؤمن - ۷)

(اور اے رسول) جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے اردگرد (گھیرا باندھے ہوئے کھڑے) ہیں وہ (سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ○
(الانبیآء - ۱۹، ۲۰)

جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں سب اس کے محکوم ہیں اور جو لوگ اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ وہ رات و دن اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں اور (اس سے) اکتاتے نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا:۔

اَتَسْمَعُوْنَ مَا اَسْمَعُ ؟ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ اَطِيْطَ السَّمَآءِ وَمَا تُلَامُ اَنْ تَئِطَّ وَمَا فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ اَوْ قَائِمٌ (رواہ الطبرانی فی الکبیر و سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ المجلد الاول ص۸۱ حدیث ۹۵)

کیا تم سنتے ہو جو میں سنتا ہوں؟ میں آسمان کا چڑ چڑ کرنا سنتا ہوں اور وہ چڑ چڑ کرنے پر ملامت نہیں کیا جاتا اور اس میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں ہے کہ جس پر کوئی فرشتہ سجدہ یا قیام نہ کر رہا ہو۔

آگے فرمایا (وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ) اور (اے رسول) اس کی (توحید کی) نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ زمین کو دیکھتے ہیں کہ خشک پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور خوب پھلتی پھولتی

ہے (اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاھَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی، اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ) بے شک جو زمین کو زندہ کرتا ہے وہی مُردوں کو زندہ کرے گا بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی دلیل میں جگہ جگہ کھیتی کی مثال دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا، اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(الروم ۔ ۵۰)

تو (اے رسول) اللہ کی رحمت کے آثار کو دیکھئے کس طرح اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے بے شک اللہ (اسی طرح) مُردوں کو بھی زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْۢبَتْنَا بِہٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ ○ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّھَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ○ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْیَیْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا، کَذٰلِکَ الْخُرُوْجُ ○

(قٓ ۔ ۹ تا ۱۱)

اور ہم ہی بادل سے برکت والا پانی برساتے ہیں، پھر اس سے باغ اور کھیتی کا غلہ اگاتے ہیں اور لمبی لمبی کھجوریں بھی (اگاتے ہیں) جن کا خوشہ تہ بہ تہ ہوتا ہے (یہ سب کچھ ہم) بندوں کو (رزق) فراہم کرنے کے لئے کرتے ہیں) اور ہم ہی اس پانی کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں۔ (جس طرح درخت اور پودے پانی برستے ہی زمین سے نکل پڑتے ہیں) اسی طرح (قیامت کے روز مُردے) نکل پڑیں گے۔

الغرض جس طرح اللہ تعالیٰ مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی کام مشکل نہیں۔ وہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا، اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ، اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ) جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں (وہ ضرور دوزخ میں ڈالے جائیں گے) تو کیا وہ شخص بہتر ہے جو (قیامت کے دن) دوزخ میں ڈالا جائے یا وہ شخص بہتر ہے جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے۔ (اے لوگو) جو عمل تم کرنا چاہتے ہو کرتے رہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں کجی نکالنے والے اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ رہ سکتے ہیں اور نہ ان کے اعمال اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ وہ کجی نکالنے والوں کو بھی اچھی طرح

جانتا ہے اور جو عمل وہ کر رہے ان اعمال کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ لوگ اپنی بداعمالی کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔

آیات میں کجی پیدا کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آیتوں کے معنیٰ اپنی مرضی کے مطابق کرے، آیتوں کا مذاق اڑانے کے لئے ان کے مفہوم اور منشاء کو بدلے اور لوگوں کو گمراہ کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا، اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

(ابراھیم - ۲، ۳)

(ایسے) کافروں کے لئے شدید عذاب کے باعث بڑی خرابی ہے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی سے محبت کرتے ہیں، (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

قرآن مجید سیدھے اور واضح راستے کی ہدایت کرتا ہے۔ اس کے معانی اور مطالب میں نہ کسی قسم کی کجی ہے نہ پیچیدگی اور نہ ابہام۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝

(الکھف - ۱ و ۲)

سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں (کسی طرح کی) کجی نہیں رکھی، وہ ایک سیدھی (اور صاف راہ بتانے والی) کتاب ہے تاکہ اللہ (نافرمانوں) کو اپنے عذاب شدید سے ڈرائے اور ان مؤمنین کو جو نیک عمل کرتے ہیں خوشخبری سنائے کہ ان کے لئے (بہت) اچھا اجر (وثواب) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

(الزمر - ۲۸)

(ہم نے) قرآن (کو) عربی زبان میں (اتارا ہے) (اور) اس میں (کسی قسم کی) کجی نہیں (رکھی)، تاکہ یہ لوگ (اس کو سمجھ کر اللہ سے) ڈر جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

بے شک یہ قرآن وہ راستہ بتاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ان ایمان والوں کو جو نیک

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ○ (بنی اسرآءیل - ۹)

عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے (آخرت میں بہت) بڑا اجر ہے۔

الغرض قرآن مجید صاف اور واضح الفاظ میں احکام نافذ کرتا ہے۔ قرآن مجید کے احکام میں کوئی پیچیدگی ہے اور نہ کجی۔ جو لوگ احکام الٰہی کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

عمل

اے لوگو، صرف خالق کائنات کو سجدہ کیجئے۔ مخلوق کو سجدہ نہ کیجئے۔

اے لوگو، رات اور دن، سورج اور چاند، بارش اور کھیتی ان سب کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا وہی عبادت کے لائق ہے۔ صرف اسی کی عبادت کیجئے۔ کفار نے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے انہوں نے تو کچھ بھی پیدا نہیں کیا لہٰذا وہ مستحق عبادت نہیں ہیں، انہیں ہرگز نہ پکاریئے۔

اے لوگو، قیامت کے دن دوبارہ پیدا ہونے پر ایمان لائیے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو اسی طرح زندہ کرے گا جس طرح وہ بارش کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ اور سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا
جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾
لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ، تَنْزِيلٌ مِنْ
حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يُقَالُ لَكَ
إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ
قَبْلِكَ ، إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ
وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ
قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ

ءَاَعۡجَمِیّٞ وَّعَرَبِیّٞۗ قُلۡ
هُوَ لِلَّذِینَ اٰمَنُوا هُدٗی وَّشِفَآءٞۖ
وَالَّذِینَ لَا یُؤۡمِنُونَ فِیٓ اٰذَانِهِمۡ
وَقۡرٞ وَّهُوَ عَلَیۡهِمۡ عَمًیۚ اُولَٰٓئِكَ
یُنَادَوۡنَ مِن مَّكَانِۭ بَعِیدٖ ﴿٤٤﴾
وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوسَی الۡكِتَٰبَ
فَاخۡتُلِفَ فِیهِۚ وَلَوۡلَا كَلِمَةٞ سَبَقَتۡ
مِن رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡۚ وَاِنَّهُمۡ
لَفِی شَكّٖ مِّنۡهُ مُرِیبٖ ﴿٤٥﴾ مَّنۡ

عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ، وَمَنْ
اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ، وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ،
وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ
اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ
اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ، وَ
يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِىْ
قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾

ترجمہ بے شک جن لوگوں نے اس کتاب کا انکار کیا جبکہ یہ کتاب ان کو پہنچی (تو انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا)، بے شک یہ کتاب تو بڑی باعزت کتاب ہے ﴿۴۱﴾ باطل، اس کے پاس نہ آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے، (یہ تو) حکمت والے اور تعریف والے (اللہ) کی طرف سے نازل ہوئی ہے ﴿۴۲﴾ (اور اے رسول) آپ سے وہی کہا جا رہا ہے جو آپ سے پہلے (دوسرے) رسولوں سے کہا گیا تھا، بے شک آپ کا رب (بہت) معاف کرنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب دینے والا بھی ہے (وہ اگر چاہے تو توبہ کی توفیق دے کر انہیں معاف کر دے اور اگر چاہے تو ان کی بداعمالی کی ان کو سزا دے) ﴿۴۳﴾ اور (اے رسول) اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں (نازل) کرتے تو یہ لوگ ضرور کہتے کہ اس کی آیتوں کو علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا گیا، کیا قرآن تو عجمی اور مخاطب عربی (یہ تو بڑی عجیب بات ہے، اے رسول)، آپ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں (سراسر) ہدایت اور شفاء ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں (ایک قسم کا) بوجھ ہے اور یہ بوجھ ان (کی آنکھوں) میں نابینائی کا سبب ہے (گویا) ان لوگوں کو بڑے دور دراز مقام سے آواز دی جا رہی ہے ﴿۴۴﴾ اور (اے رسول) ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی، پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر پہلے سے آپ کے رب کا حکم صادر نہ ہوا ہوتا تو ان کے درمیان (کبھی کا) فیصلہ ہو گیا ہوتا، بے شک یہ لوگ اس (قرآن کے بارے میں ابھی تک) شک میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۴۵﴾ (اور اے رسول) جو نیک عمل کرے گا تو اپنے (فائدے) کے لئے اور جو برا عمل کرے گا تو (اس کا وبال) اسی پر پڑے گا اور (یہ ایک حقیقت ہے کہ) آپ کا ربّ (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا ﴿۴۶﴾ (اور اے رسول) قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے (کسی اور کو اس کے واقع ہونے کا علم نہیں) اور جو پھل اپنے غلافوں سے نکلتے ہیں، جو مادہ (اپنے پیٹ میں) اٹھائے پھرتی ہے اور جو (بچہ) وہ جنتی ہے سب اس کے علم میں ہوتا ہے اور جس دن اللہ ان (مشرکین) کو پکار کر فرمائے گا: (بتاؤ جن کو تم) میرے شریک (سمجھتے تھے اب وہ) کہاں ہیں، وہ جواب دیں گے (اے اللہ) ہم تجھے بتاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی (اس بات کی) گواہی نہیں دیتا (کہ تیرا بھی کوئی شریک ہو سکتا ہے) ﴿۴۷﴾ الغرض

جن جن کو وہ پہلے (دنیا کی زندگی میں مدد کے لئے) پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ خیال کریں گے کہ اب کہیں ان کے لئے بھاگنے کی جگہ نہیں (۴۸)

معانی ومصادر (عَزِیْزٌ) عَزَّ، یَعِزُّ، عِزٌّ وعِزَّۃٌ وعَزَازَۃٌ (ض) قوی ہونا، نایاب ہونا، بہنا، باعزت ہونا۔

عَزَّ، یَعُزُّ، عَزٌّ (ن) قوت دینا (عَزِیْزٌ = شریف، قوی، نایاب ونادر، باعزت، بادشاہ، بے مثل، غیر مغلوب اور غیر عاجز)۔

(اَعْجَمِیٌّ) عَجُمَ، یَعْجُمُ، عُجْمَۃٌ (ک) زبان میں لکنت ہونا، (اَعْجَمِیٌّ = عَجَمِیٌّ، جو غیر عرب سے منسوب ہو۔ عَجَمٌ = عرب کے علاوہ۔ اَعْجَمُ = جو عربی نہ ہو، اگرچہ عجمی زبان فصیح و بلیغ بولتا ہو، گونگا)۔

(وَقْرٌ) وَقَرَ، یَقِرُ، وَقْرٌ (ض) وَقِرَ، یَوْقَرُ، وَقْرٌ (س) بوجھل ہونا، سماعت کا نہ ہونا (وَقْرٌ = بوجھ)۔

(عَمًی) عَمِیَ، یَعْمٰی، عَمًی (س) اندھا ہونا۔

(اَکْمَامٌ) کَمَّ، یَکُمُّ، کَمٌّ (ن) ڈھانکنا (اَکْمَامٌ = کِمٌّ کی جمع، پھول یا پھل کا غلاف)۔

(اٰذَنَّا) اٰذَنَ، یُؤْذِنُ، اِیْذَانٌ (باب افعال) مطلع کرنا۔

(مَحِیْصٌ) حَاصَ، یَحِیْصُ، حَیْصٌ وحَیْصَۃٌ وحُیُوْصٌ ومَحِیْصٌ (ض) ہٹ جانا، بھاگ جانا (مَحِیْصٌ = جائے فرار)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ) جن لوگوں نے اس نصیحت (کی کتاب) کا انکار کیا جبکہ یہ نصیحت (کی کتاب) ان کو پہنچی (تو انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا، وہ اس انکار کا انجام عنقریب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ نَارًا، کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ○

(النسآء ۔ ۵۶)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم عنقریب ان کو دوزخ میں داخل کریں گے، (پھر) جب کبھی ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم (جلی ہوئی کھال کو) دوسری کھال سے بدل دیں گے تاکہ وہ (مسلسل) عذاب کا مزا چکھتے رہیں، بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓئِکَ

جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○
(الحج - ۵۷)

جھٹلایا تو ان کے لئے ذلت آمیز عذاب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○
(حٰمٓ المؤمن - ۷۰)

جن لوگوں نے کتاب (اللہ) کو جھٹلایا اور اس چیز کو جھٹلایا جس کو دے کر ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوتا ہے)۔

آگے فرمایا (وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ) (کافر اس کتاب کا انکار کرتے ہیں تو کرتے رہیں) یہ کتاب بہر حال عزت والی کتاب ہے (کافروں کے انکار سے اس کتاب پر کوئی حرف نہیں آتا، یہ بے مثل لاثانی اور مغلوب کر دینے والی کتاب ہے۔ کافر اس کتاب کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں پھر بھی ان کا اس کتاب پر ایمان نہ لانا تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ○
(بنی اسرآءیل - ۸۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات اس قرآن جیسی کوئی کتاب لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو وہ اس جیسی کتاب نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ (اس کام میں) ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔

الغرض قرآن مجید تمام کلاموں پر غالب ہے اس کی عزت اور غلبہ کی کوئی انتہا نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ○ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ○
(الواقعہ - ۷۵ تا ۸۲)

(اور اے لوگو) میں تاروں کی منزلوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ (بہت) بڑی قسم ہے کہ یہ قرآن (بہت) باعزت ہے، جو پوشیدہ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (مکتوب ہے) اسکو صرف پاک لوگ ہاتھ لگاتے ہیں، یہ رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے، تو کیا تم (ایسے) کلام کا انکار کرتے ہو اور اس کے جھٹلانے کو تم نے اپنا رزق سمجھ رکھا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان قسم کھا کر قرآن مجید کی عزت و عظمت کو بیان کیا ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ○ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ○ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ○ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ○ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○

(عبس ۔ ۱۱ تا ۱۶)

قرآن مجید سننے کے لئے کفّار کا کوئی شرط لگانا ہرگز (قبول) نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے، جو چاہے اسے یاد رکھے (اور جو چاہے اسے بھلا دے)۔ (یہ قرآن) بڑے عزّت والے اوراق میں (لکھا ہوا) ہے جن کو بلندی دی گئی ہے اور جو (نہایت) پاک ہیں (یہ اوراق ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں (میں رہتے ہیں) جو (بڑے) باعزّت اور (بہت) نیک ہیں۔

آگے فرمایا (لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ) باطل اس (کتاب) کے پاس نہ آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے، (یہ) حکمت والے اور تعریف والے (اللہ) کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

قرآن مجید، حکمت والے اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے اور یہ خود بھی حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○

(يٰسٓ ۔ ۱ تا ۵)

یٰسٓ۔ حکمت والے قرآن کی قسم، آپ بے شک رسولوں میں سے ہیں (اور آپ) صراط مستقیم پر ہیں (اور یہ قرآن) غالب اور بہت رحم کرنے والے (اللہ) کا نازل کردہ ہے۔

آگے فرمایا (مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ، اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ) (اور اے رسول) آپ سے وہی کہا جا رہا ہے جو آپ سے پہلے (دوسرے) رسولوں سے کہا گیا تھا (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ایسا ہوتا رہا ہے، لہٰذا آپ صبر کیجئے) بے شک آپ کا رب (بہت) معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قسم کی تسلی دی گئی ہے اور کفار کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے اور ایمان نہ لانے کے انجام سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ اگر کفّار ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا، ان کو رحمت اور مغفرت سے نوازے گا اور اگر کفار ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ ان کو دردناک عذاب دے گا۔

پہلے نبیوں سے کیا کیا کہا گیا تھا اس کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہ بیان ہوا ہے مثلاً

① نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا :۔

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ ہم دیکھتے ہیں کہ تم صریح گمراہی میں (مبتلا) ہو۔
(الاعراف۔ ۶۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ، اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ○
(سبا۔ ۵۰)

(اے رسول) کہہ دیجئے اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی برکت سے جو میرا رب میری طرف بھیج رہا ہے، بے شک وہ (ہر ایک کی) سننے والا ہے اور (ہر ایک کے) قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ○
(الفرقان۔ ۴۲)

اور (اے رسول) جب یہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو (اس وقت) انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستہ سے کون بھٹکا ہوا تھا۔

(۲) قوم عاد نے ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے وقوف اور جھوٹا کہا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ (الاعراف۔ ۶۶)

ہمیں تو تم بے وقوف معلوم ہوتے ہو اور ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

گذشتہ انبیاء کو جادوگر اور مجنون کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ○
(الذاریات۔ ۵۲)

(اور اے رسول، یہ آپ کو جادوگر یا دیوانہ کہتے ہیں تو رنجیدہ ہونے کی کوئی بات نہیں) ان سے پہلے کے لوگوں کے پاس بھی جب کبھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح اپنے رسول کو جادوگر یا دیوانہ کہا۔

کفار مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون بھی کہا، کذاب بھی کہا اور جادوگر بھی کہا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ○

اور (اے رسول، یہ کافر آپ سے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس کا دعویٰ ہے کہ (اس) پر

(الحجر - ۶)

(اللہ کی طرف سے) نصیحت نازل ہوتی ہے تو دیوانہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کذاب بھی کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ○

(ص - ۴)

(اے رسول) انہیں اس بات پر تعجب ہے کہ ان کے پاس انہی میں سے ڈرانے والا آگیا۔ کافر کہتے ہیں یہ بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔

(۳) موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسحور (جادو زدہ) کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ○

(بنی اسرآءیل - ۱۰۱)

اور (اے رسول) ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دی تھیں۔ آپ بنی اسرائیل سے پوچھ کر معلوم کرلیں (کہ ان کا کیا نتیجہ نکلا)۔ جب موسیٰ ان (کافروں) کے پاس پہنچے تو (کافروں کے بادشاہ) فرعون نے ان سے کہا اے موسیٰ مجھے یقین ہے کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مسحور کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ○

(بنی اسرآءیل - ۴۷)

(اور اے رسول) جب یہ آپ کی طرف متوجہ ہو کر سنتے ہیں تو جو کچھ یہ سنتے ہیں ہمیں اس کا بخوبی علم ہے اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں (تو اس کا بھی ہمیں علم ہوتا ہے اور) جب یہ ظالم (چپکے چپکے) کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے (تو ان کا یہ قول بھی ہم سے پوشیدہ نہیں ہوتا)۔

(۴) گذشتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر صرف اس لئے اعتراض کیا گیا کہ وہ انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ، وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○

(التغابن ۔ ۶)

(درد ناک عذاب کی) یہ (سزا ان کو اس لئے دی جائے گی) کہ (جب) ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہا کیا کوئی آدمی ہمیں ہدایت دے گا؟ (یہ کہہ کر) انہوں نے (ان کا) انکار کیا اور (ان سے) منہ پھیر لیا تو پھر اللہ نے بھی (ان سے) لاپرواہی اختیار کی اور اللہ بڑا بے نیاز اور تعریف والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ○

(بنی اسرآءیل ۔ ۹۴)

اور (اے رسول) جب ان لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو (اب) ان کو ایمان لانے سے اور کوئی امر مانع نہیں سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں کیا اللہ کسی انسان کو بھی رسول بنا کر بھیج سکتا ہے۔

⑤ گذشتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مذاق اڑایا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

(یٰسٓ ۔ ۳۰)

بندوں پر افسوس ہے کہ جب (کبھی) ان کے پاس رسول آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مذاق اڑایا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا، اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۳۶)

اور (اے رسول) کافر جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں (کی بے بسی) کا ذکر کرتا ہے (اور ان کی الوہیت کا انکار کرتا ہے) حالانکہ (یہ خود اپنے کو نہیں دیکھتے کہ)

یہ خود رحمٰن (جیسے قادر مطلق) کے ذکر کا انکار کرتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ) اور (اے رسول، کفار پر ہمارا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس قرآن کو انہی کی زبان میں اتارا) اگر ہم قرآن کو عجمی زبان میں (نازل) کرتے تو یہ لوگ ضرور (اعتراضاً) کہتے کہ اس کی آیتوں کو (عربی زبان میں نازل کرکے) علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا گیا (اگر یہ کتاب عربی زبان میں ہوتی تو اس کا ہر حکم علیحدہ علیحدہ آیت میں بیان ہوتا تو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوتی) کیا قرآن (مجید تو) عجمی (زبان میں) اور (مخاطبین) عربی (جو عجمی زبان نہیں سمجھتے، یہ تو عجیب بات ہے کہ لوگوں کے لئے ہدایت نامہ ایسی زبان میں بھیجا گیا ہے جس کو وہ سمجھتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کو اعتراض کا موقع ہی نہیں دیا، قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ وہ عذر پیش نہ کرسکیں)۔

اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی رسول بھیجا تو اس رسول کی زبان وہی ہوتی تھی جو اس قوم کی زبان ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ، فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(ابراھیم - ۴)

اور (اے لوگو) ہم نے جو رسول بھی بھیجا وہ اپنی قوم ہی کی زبان میں (بات کرتا تھا اور یہ ہم اس لئے کرتے تھے) تاکہ وہ اپنی قوم کے لئے (کتاب الٰہی کی) تشریح و توضیح کردے بہرحال اللہ (اپنے قوانینِ ہدایت کے مطابق) جس کو چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت پر چلاکر منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے (بیشک) وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

اہل عرب کی طرف بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے رسول کو بھیجا جس کی زبان عربی تھی پھر جو کتاب اس پر اتاری گئی وہ بھی عربی زبان میں تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا، وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ○

(الاحقاف - ۱۲)

اور یہ کتاب (توریت کی) تصدیق کرتی ہے اور عربی زبان میں (اس لئے نازل کی گئی) ہے تاکہ ظالموں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائے اور نیکی کرنے والوں کو (جنت کی) خوشخبری سنائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○

(الشعرآء۔ ۱۹۲ تا ۱۹۵)

اور (اے رسول) بے شک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ (جبریل) لے کر اترا ہے (اور اس نے اس کو) آپ کے قلب پر (القاء کیا ہے) تاکہ آپ (لوگوں کو) ڈرائیں (اور القاء بھی) صاف عربی زبان میں (کیا ہے)۔

آگے فرمایا (قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ) (اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ یہ کتاب ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ہدایت بھی ہے اور (امراض روحانی کے لئے) شفاء بھی ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

(یونس ۔ ۵۷)

اے لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، امراض قلب کے لئے شفاء (تم سب کے لئے) ہدایت اور مؤمنین کے لئے رحمت آچکی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۸۲)

اور ہم قرآن میں ایسی ایسی باتیں نازل فرماتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفاء اور (باعث) رحمت ہیں اور (رہے وہ لوگ) جو ظالم ہیں تو ان باتوں سے ان کے تو نقصان ہی میں اضافہ ہوتا ہے (وہ ان کا انکار کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتے ہیں)

الغرض قرآن مجید ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفاء ہے ایمان والے اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں (وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى) لیکن جو لوگ ایمان نہیں لاتے (تو اس میں قرآن مجید کا کوئی قصور نہیں بلکہ اُن کا اپنا قصور ہے) ان کے کانوں میں (ایک قسم کا) بوجھ ہے (جس کی وجہ سے وہ قرآن مجید کو سن نہیں سکتے) اور (یہی وجہ ہے کہ) وہ ان سے اوجھل ہوگیا ہے (سنتے تو اپنا انجام دیکھتے، ہوشیار ہوتے اور بچنے کی فکر کرتے)۔

کافروں کے کانوں میں تکبر، نفسانیت اور ہٹ دھرمی کا بوجھ ہے۔ اگر کافر تکبر، نفسانیت اور ہٹ دھرمی کے بوجھ کو کانوں سے نکال دیں تو پھر حق کی آواز انہیں سنائی دے سکتی ہے لیکن وہ

تکبر، نفسانیت اور ہٹ دھرمی کے بوجھ کو نکالنے کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ اس بوجھ پر فخر کرتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ○

(حٰمٓ السجدۃ - ۵)

ان میں سے اکثر لوگوں نے اس سے منہ پھیر لیا ہے اور اس کو سنتے ہی نہیں اور کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں اس سے ہمارے دل (متاثر نہیں ہو سکتے اس لئے کہ وہ) پردوں میں (محفوظ) ہیں، ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ (پڑا ہوا) ہے (لہٰذا ہم آپ کی تعلیمات کو قبول کرنے سے قاصر ہیں) تو (اب بہتری اسی میں ہے کہ) آپ (اپنی جگہ پر) عمل کرتے رہیں، ہم (اپنی جگہ پر) عمل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

(لقمان - ۷)

اور جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تکبر کے ساتھ پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے ان کو سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کانوں میں بوجھ ہے، تو (اے رسول) اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

الغرض کافر حق کی آواز کو نہیں سنتے (اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ) (ایسا معلوم ہوتا ہے گویا) ان لوگوں کو بڑے دور دراز مقام سے آواز دی جا رہی ہے (لہٰذا آواز ان تک نہیں پہنچتی)۔

اگر دور دراز مقام سے کسی کو آواز دی جائے تو وہ سُن نہیں سکتا، یہی حالت ان کی ہے۔ انہوں نے تکبر اور نفسانیت، ضد اور ہٹ دھرمی، تعصب اور لاپرواہی کی وجہ سے حق کی آواز کی طرف سے غفلت برتی، حق سے بہت دور نکل گئے، اب وہ حق کی آواز سُنیں تو کیسے سنیں (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ) اور (اے رسول) ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا (کھلے دلائل کے باوجود وہ لوگ اختلاف پر قائم رہے اور کئی فرقوں میں بٹ گئے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ، وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور (اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور کھلے دلائل

عَذَابٌ عَظِيمٌ ○
(آل عمران ۔ ۱۰۵)

آجانے کے بعد بھی اختلاف پر (قائم) رہے، ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ
(لم یکن الذین کفروا ۔ ۴)

اور (یہ جو) اہل کتاب متفرق ہوئے تھے تو کھلی دلیل کے آجانے کے بعد (متفرق ہوئے تھے)۔

آگے فرمایا (وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ) اور (اے رسول) اگر پہلے سے آپ کے رب کا حکم صادر نہ ہوا ہوتا (کہ فیصلہ قیامت کے دن ہی ہوگا) تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

اہل کتاب کے اختلافات کا فیصلہ صرف اس لئے نہیں ہوا کہ فیصلہ کا ایک دن مقرر ہے۔ فیصلہ اسی مقررہ دن ہوگا۔ اس سے پہلے نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان بھی فیصلہ مقررہ وقت ہی پر ہوگا۔

(وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ) (کیونکہ فیصلہ یعنی عذاب میں تاخیر ہو رہی ہے لہذا) کافر اس (کتاب کی صداقت کے بارے) میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

اگر عذاب آجاتا تو انہیں یقین آجاتا کہ یہ کتاب حق ہے اور اس کے وعدے سچے ہیں لیکن عذاب کا مقررہ وقت نہ آنے کی وجہ سے عذاب میں تاخیر ہوئی۔ کافر یہ سمجھے کہ عذاب کا وعدہ سچا نہیں نکلا اور کیونکہ عذاب کا وعدہ سچا نہیں نکلا لہذا وہ قرآن مجید کے سچا ہونے کے سلسلہ میں شک میں پڑ گئے۔ بہرحال فیصلہ کا ایک دن مقرر ہے۔ اسی دن حق و باطل میں فیصلہ ہوگا (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا ، وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ) جو نیک عمل کرے گا تو اپنے فائدہ کے لئے اور جو برا عمل کرے گا تو (اس کا وبال) اسی پر پڑے گا اور (اے رسول) آپ کا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا (اور نہ قیامت کے دن ظلم کرے گا کہ کسی کی سزا کسی کو دیدے یا کسی کو اس کے نیک عمل کا ثواب بالکل نہ دے یا کم کر دے یا کسی کو اس کے برے عمل کی جو سزا مقرر ہے اس سے زیادہ سزا دیدے۔ ہر ایک کو اس کے عمل کی پوری سزا یا جزاء ملے گی، کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○
(آل عمران ۔ ۲۵)

تو پھر کافروں کا اس دن کیا حال ہوگا جس دن (کے آنے) میں کچھ شک نہیں۔ اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، ان (میں سے کسی) کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی

نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝
(والنجم - ۳۶ تا ۴۱)

کیا حق سے منہ موڑنے والے کو وہ باتیں نہیں پہنچیں جو موسیٰ کے صحیفوں میں تھیں اور (جو) ابراہیم (کے صحیفوں میں تھیں) جنہوں نے (اپنے فرائض کو) پوری طرح ادا کیا تھا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کے بوجھ نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ انسان کو اتنا ہی ملتا ہے جتنا وہ کوشش کرے اور یہ کہ وہ اپنی کوشش کو (قیامت کے دن) دیکھ لے گا، پھر اسے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔

الغرض قیامت آکر رہے گی اور حق و باطل کا فیصلہ ہو کر رہے گا (اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ) (رہی یہ بات کہ) قیامت (کب آئے گی تو اس کے واقع ہونے) کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے (کسی اور کو اس کے واقع ہونے کا علم نہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝
(والنازعات - ۴۲ تا ۴۴)

(اے رسول، لوگ) آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی تو اس کے (وقت کو) بتانے کے سلسلہ میں آپ کس (خلجان) میں ہیں۔ اس کا علم تو آپ کے رب ہی پر منتہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ
(لقمٰن - ۳۴)

قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ، لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ، ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً، يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

(اور اے رسول) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو میرے رب کو ہے، وہی اس کو اس کے وقت (مقررہ) پر ظاہر کرے گا۔ (اے لوگو) وہ آسمان میں اور زمین میں ایک بڑی بھاری (آفت) ہوگی جو

لَا یَعْلَمُوْنَ ○
(الاعراف - ۱۸۷)

اچانک تم پر واقع ہو جائے گی (اور اے رسول) یہ لوگ (وقوع قیامت کے متعلق) آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو (صرف) اللہ کو ہے لیکن (بات یہ ہے کہ) اکثر لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔

ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا :-
مَتَی السَّاعَۃُ ؟
قیامت کب آئے گی ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
(صحیح بخاری کتاب الایمان باب سؤال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان والاسلام والاحسان جزء اول ص۱۲ و صحیح مسلم کتاب الایمان باب الایمان ما ھو و بیان خصالہ جزء اول ص۲۳)
جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ (اس بات کو) نہیں جانتا (یعنی دونوں نہیں جانتے کہ قیامت کب واقع ہوگی)۔

آگے فرمایا (وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِھَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ) اور جو پھل اپنے غلافوں سے نکلتے ہیں، جو مادہ (اپنے پیٹ میں) اٹھائے پھرتی ہے اور جو بچہ وہ جنتی ہے سب اس کے علم میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّکَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَا اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْبَرَ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○
(یونس - ۶۱)
(اے رسول) ذرہ برابر چیز بھی آپ کے رب سے پوشیدہ نہیں ہے، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور کوئی چیز خواہ وہ ذرہ سے چھوٹی ہو یا بڑی ایسی نہیں ہے جو روشن کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ
اللہ اس بچہ سے (بخوبی) واقف ہوتا ہے جو

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ○ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ○ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ○

(الرعد - ۸ تا ۱۰)

ہر مادہ (اپنے پیٹ میں) لئے پھرتی ہے (حتیٰ کہ) وہ رحموں کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہوتا ہے اس کے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے، وہ غیب کا بھی جاننے والا ہے اور ظاہر کا بھی جاننے والا ہے، وہ بڑا ہے اور بلند و بالا ہے۔ تم میں سے جو چھپا کر بات کرے یا بلند آواز سے بات کرے (اس کے لئے دونوں) برابر ہیں (اسی طرح) جو رات کو چھپ کر کہیں بیٹھ جائے یا دن کے وقت کہیں چلا جا رہا ہو (اس کے لئے یہ بھی دونوں برابر ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ، وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

(الانعام - ۵۹)

غیب کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں۔ انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، خشکی اور تری کی تمام چیزوں کا اسے علم ہے۔ کوئی پتا نہیں جھڑتا مگر وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں ایک دانہ بھی ایسا نہیں اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ایسی ہے جو روشن کتاب میں (لکھی ہوئی) نہ ہو۔

الغرض اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ دوسرا کوئی شخص اس صفت میں اس کا شریک نہیں۔ الٰہ درحقیقت وہی ہے جس کی یہ صفت ہو۔ کافروں نے جو شریک بنا رکھے ہیں ان میں یہ صفت قطعاً نہیں ہے لہٰذا وہ الٰہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ ان کو پکارنا بے سود ہے۔ وہ سن نہیں سکتے، انہیں علم ہی نہیں ہوتا کہ کون انہیں پکار رہا ہے، کون ان سے فریاد کر رہا ہے۔ دنیا میں یہ کافر ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے سے باز نہیں آتے لیکن (وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِىْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ) (ایک دن آنے والا ہے) جس دن اللہ ان (مشرکین) کو پکار کر فرمائے گا: (بتاؤ تمہارے عقیدے میں جو لوگ) میرے شریک (تھے وہ اب) کہاں ہیں۔ وہ جواب دیں گے: ہم تجھے بتاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی (اس بات کی) گواہی نہیں دیتا کہ (تیرا بھی کوئی شریک ہو سکتا ہے)۔

(وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ) الغرض جن کو وہ پہلے (دنیا کی زندگی میں) پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ

اب کہیں ان کے لئے بھاگنے کی جگہ نہیں ہے (تو غلط بیانی شروع کر دیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ○ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ○ انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

(الانعام ۔ ۲۲ تا ۲۴)

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے تو (اس دن) ہم ان مشرکین سے پوچھیں گے وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن (کے الٰہ ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے۔ پھر (اس دن) ان مشرکین کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے اللہ ہمارے ربّ کی قسم، ہم مشرک نہیں تھے۔ (اے رسول، آپ) دیکھئے کہ کس طرح وہ اپنے اوپر جھوٹ بولیں گے، پھر اس وقت جو کچھ وہ (دنیا میں) افتراء کرتے تھے سب ان کے پاس سے گم ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا، فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ○ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ○ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ○ مِنْ دُونِ اللَّهِ، قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُو مِنْ قَبْلُ شَيْئًا، كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ○

(حٰمٓ المؤمن ۔ ۷۰ تا ۷۴)

جن لوگوں نے کتاب (اللہ) کو جھٹلایا اور اس چیز کو جھٹلایا جس کو دے کر ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوتا ہے)۔ جب ان کی گردنوں میں طوق اور (پیروں میں) زنجیریں ہوں گی اور جب وہ گھسیٹے جائیں گے (یعنی جب وہ) گرم پانی میں (گھسیٹے جائیں گے) پھر آگ میں جھونکیں جائیں گے، پھر ان سے کہا جائے گا (بتاؤ) کہاں ہیں وہ جن کو تم (اللہ کا) شریک بناتے تھے (یعنی جن کو تم) اللہ کے علاوہ (اپنا الٰہ سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں انہیں اپنی مدد کے لئے پکارو) وہ کہیں گے وہ تو ہمیں چھوڑ کر (کہیں) غائب ہو گئے (بہر حال ہمیں ان سے کیا مطلب! ہم انہیں یوں پکاریں جبکہ) ہم تو پہلے (دنیا میں بھی اللہ کے علاوہ) کسی کو نہیں پکارتے تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو

گمراہ کرتا ہے (کہ وہ عذاب دیکھ کر جھوٹ بولنے لگتے ہیں)۔

الغرض مشرکین قیامت کے دن اپنے معبودوں کو بھول جائیں گے اور صاف صاف کہیں گے کہ ہم ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی یہ غلط بیانی اس گمان پر ہوگی کہ شاید وہ یہ کہہ کر عذاب سے بچ جائیں لیکن ایسا ہوگا نہیں۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید پر ایمان لائیے، یہ بڑی عزت والی کتاب ہے اور ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اس میں کوئی ردوبدل نہیں کر سکتا۔ یہ خالص عربی زبان میں نازل ہوئی ہے اور بڑی فصیح و بلیغ ہے۔

اے لوگو، نیک عمل کیجئے۔ اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ برے عمل سے بچئے۔ یہ آپ ہی کے لئے نقصان دہ ہے۔ قیامت پر یقین رکھیئے وہ ضرور آئے گی۔ اس دن آپ کے شریک آپ کے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور حقوق میں شریک کرنے سے دنیا کی زندگی میں توبہ کیجئے۔ آخرت میں ان کی شرکت کا انکار کرنے اور غلط بیانی کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ
وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ
بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا
لِيْ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً
وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ
لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى فَلَنُنَبِّئَنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا
وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

ترجمہ انسان خیر کے لئے دعائیں کرنے سے نہیں اکتاتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے ﴿۴۹﴾ اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزا چکھائیں تو کہتا ہے یہ (سب کچھ) میرے لئے ہے (اور میری کارگذاری کا نتیجہ ہے)، میں نہیں سمجھتا کہ قیامت (کبھی) قائم ہوگی اور اگر (قائم ہو بھی گئی اور) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو اس کے پاس بھی میرے لئے بھلائی ہی بھلائی ہوگی۔ (اے رسول، یہ سب اس کی خام خیالیاں ہیں) ہم (قیامت کے دن اس کو اور تمام) کافروں کو بتائیں گے کہ وہ (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے پھر ان کو سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے ﴿۵۰﴾ اور (اے رسول) جب ہم انسان پر (اپنا) فضل و کرم کرتے ہیں تو وہ (ہم سے) منہ موڑ لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے ﴿۵۱﴾

معانی و مصادر

(یَسْئَمُ) سَئِمَ، یَسْئَمُ، سَئْمٌ و سَئَمٌ و سَآمَةٌ و سَآمَةٌ (س) تھکنا، اکتانا۔

(یَؤُسُ) یَئِسَ، یَیْئَسُ و یَیْأَسُ، یَأْسٌ، یَئَاسَةٌ (ح، س) ناامید ہونا (یَئُوْسٌ = ناامید)۔

(قُنُوْطٌ) قَنِطَ، یَقْنَطُ، قَنَطٌ (س) قَنَطَ، یَقْنُطُ، قُنُوْطٌ (ن) قَنُطَ، یَقْنُطُ، قَنَاطَةٌ (ك) ناامید ہونا۔

(غَلِیْظٌ) غَلَظَ، یَغْلُظُ، غِلَظٌ، غُلْظَةٌ و غِلَاظَةٌ (ن، س، ك) سخت ہونا، موٹا ہونا۔

(نَاْیٌ) نَأٰی، یَنْأٰی، نَأْیٌ (ف) دور ہونا۔

(عَرِیْضٌ) عَرُضَ، یَعْرُضُ، عِرَضٌ و عَرَاضَةٌ (ك) چوڑا ہونا (عَرِیْضٌ = چوڑا)

تفسیر انسان کی کمزوری اور ناشکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ) انسان خیر کے لئے دعاء کرنے سے نہیں تھکتا (مسلسل دعاء کئے چلا جاتا ہے)۔ اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو (فوراً) مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے (اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اب اس کے اچھے دن کبھی نہیں آئیں گے)۔ (وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ) اور اگر تکلیف کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو (ہمارا شکر ادا نہیں کرتا بلکہ) کہتا ہے یہ تو میرا (حق) ہے (جو مجھے اپنے فن، ہنر، محنت اور کارگذاری سے ملا ہے (پھر ناز اور تکبر کرتا ہوا کہتا ہے) (وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى) میں نہیں سمجھتا کہ قیامت (کبھی) قائم ہوگی اور اگر (قائم ہو بھی گئی اور) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو اس کے پاس میرے لئے (خیر ہی) خیر ہے (وہاں بھی میں اسی طرح نعمت اور دولت سے مالا مال ہوں گا) (فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ) (سنو، یہ سب اس کی خوش فہمیاں ہیں) ہم (قیامت کے دن نہ صرف اس کو بلکہ تمام) کافروں کو بتائیں گے کہ وہ (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے اور (پھر) ہم ان کو (ان کی بداعمالی اور ناشکری کی سزا میں) سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے (وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ) اور (اے رسول) جب ہم انسان پر (دنیا کی زندگی میں) فضل و کرم کرتے ہیں تو وہ (ہم سے) منہ موڑ لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے (مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے)۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان خیر کے لئے خوب دعائیں کرتا ہے لیکن جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے نیک امید نہیں رکھتا، فوراً مایوس ہو جاتا ہے حالانکہ مایوس ہونا بہت ہی برا فعل ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ مایوسی کو اپنے سے دور رکھے، صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے خوشحالی کی امید رکھے۔ مزید برآں انسان کی یہ بھی عادت ہے کہ اگر اس مصیبت کے بعد خوشحالی کا زمانہ آتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں سمجھتا بلکہ اس کو اپنی محنت اور علم کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اپنے مال اور اپنی دولت پر اتراتا ہے اور متکبرانہ انداز سے کہتا ہے کہ قیامت کبھی قائم نہیں ہوگی اور اگر ہو بھی گئی تو وہاں بھی اس کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔ یہ سب اس کی خوش فہمی اور خام خیالی ہے وہاں تو ایسے ناشکروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

خوشحالی کے زمانہ میں اسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے تھا لیکن نہ شکر ادا کیا اور نہ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منہ موڑ لیا، اس کے احکام سے بغاوت اور سرکشی کی پھر جب خوشحالی بدحالی سے بدل دی گئی تو پھر (لمبی) چوڑی دعائیں کرنے لگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ○ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ، اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ○

(ھود - ۹ تا ۱۱)

اور (اے رسول) اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے (نعمت و) رحمت کا مزا چکھائیں پھر وہ (نعمت و) رحمت اس سے چھین لیں تو وہ (فوراً) مایوس ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے اور اگر ہم اس کو تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی ہو راحت کا مزا چکھائیں تو کہتا ہے سب مصیبتیں مجھ سے دور ہو گئیں ، (پھر) وہ خوشی میں مگن ہو جاتا ہے اور اترانے لگتا ہے ۔ مگر (ہاں وہ لوگ ایسا نہیں کرتے) جو (مصیبت میں) صبر کرتے ہیں ، (ناشکری نہیں کرتے) اور (ہر حال میں) نیک عمل کرتے رہتے ہیں ، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ، وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ○

(بنی اسرآءیل - ۸۳)

اور (اے رسول) جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں تو وہ (ہم سے) روگردانی کرتا ہے اور پہلوتہی اختیار کر لیتا ہے اور جب اس کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو (فوراً) ناامید ہو جاتا ہے ۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے کبھی ناامید نہ ہوا کیجئے ۔ اگر مصیبت ٹل جائے اور خوشحالی آجائے تو اسے اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھیے ، اس کا شکر ادا کرتے رہیے اور اس کے احکام پر عمل کرتے رہیے ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ
اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ
بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ
وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ
اَنَّهُ الْحَقُّ ، اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾
اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ
رَبِّهِمْ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾

ترجمہ (اے رسول) آپ ان سے) پوچھئے: اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کا انکار کرو تو بتاؤ ایسے شخص سے جو (انکار بھی کرے اور) پرلے درجہ کی مخالفت میں ہو کون زیادہ گمراہ ہو سکتا ہے ۵۲ (اے رسول) ہم عنقریب ان کو اطراف (عالم) میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی، یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ (اے رسول) کیا آپ کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ آپ کا رب ہر چیز پر گواہ ہے ۵۳ خبردار ہو جاؤ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات (کے سلسلہ) میں شک میں پڑے ہوئے ہیں، خبردار ہو جاؤ کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ۵۴

معانی و مصادر (اٰفَاقٌ) اَفَقَ، یَأْفَقُ، اَفْقٌ (ف) اطراف میں جانا (اٰفَاقٌ = اُفُقٌ کی جمع، اطراف)

(یَکْفِ) کَفٰی، یَکْفِیْ، کِفَایَۃٌ (ض) کفایت کرنا۔

(مِرْیَۃٌ) مِرْیَۃٌ = شک۔

تفسیر اللہ تعالیٰ اسلام کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے (قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرْتُمْ بِہٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ ھُوَ فِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ) (اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے: اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو پھر بھی تم اس کا انکار کرو تو بتاؤ ایسے شخص سے جو (انکار بھی کرے اور) پرلے درجہ کی مخالفت میں ہو کون زیادہ گمراہ ہو سکتا ہے (یعنی اگر یہ قرآن مجید اللہ کی طرف سے ہو پھر بھی محض مخالفت کی وجہ سے تم اس کا انکار کرو گے تو بتاؤ تم سے زیادہ گمراہ کون ہو گا۔ جو شخص قرآن مجید کا انکار تو کرتا ہے لیکن مخالفت کی وجہ سے انکار نہیں کرتا بلکہ اس کے انکار کرنے کی کوئی اور وجہ ہوتی ہے تو وہ اتنی بڑی گمراہی میں نہیں ہوتا جتنی بڑی گمراہی میں وہ شخص ہوتا ہے جو حق کو پہچاننے کے باوجود مخالفت کی وجہ سے انکار کرتا ہے) (سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ) (اے رسول) ہم عنقریب ان کو اطراف میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں (اپنی نشانیاں دکھائیں گے) یہاں تک کہ ان پر اچھی طرح ظاہر ہو جائے گا کہ قرآن (مجید) حق ہے۔ (قرآن مجید نے مکہ اور مکہ کے اطراف و اکناف میں جن فتوحات کی پیشین گوئیاں کی تھیں وہ پیشین گوئیاں سب پوری ہو گئیں۔ پیشین گوئیوں کا پورا ہونا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ وہ پیشین گوئیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھیں یعنی قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے)۔

قرآن مجید میں متعدد پیشین گوئیاں مذکور ہیں مثلاً:۔

① اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا اور (اے ایمان والو) تم میں سے جو لوگ ایمان

الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ، يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ، وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(النور ۔ ۵۵)

لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ کا ان سے وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلافت عطاء فرمائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو عطاء کی تھی اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے ان کے لئے مستحکم (و مضبوط) کر دے گا اور ان کے (موجودہ) خوف (کو ختم کرنے) کے بعد (اس کے) بدلے میں انہیں امن (و سکون) عطاء فرمائے گا ، (وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ صرف) میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہیں کریں گے اور جو اس (نعمت کے مل جانے) کے بعد بھی کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہوتے ہیں ۔

اس آیت میں قیام حکومت کی طرف اشارہ ہے ۔ یہ پیشین گوئی بھی پوری ہوئی ۔ حکومت قائم ہوئی اور بڑی شاندار حکومت قائم ہوئی ۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ○ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ○

(اقتربت الساعۃ ۔ ۴۴ ، ۴۵)

(اور اے رسول) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم غالب آنے والی (مضبوط) جماعت ہیں ۔ عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے ۔

اس آیت میں کفار کی شکست کی پیشین گوئی ہے ۔ یہ پیشین گوئی بھی حرف بحرف پوری ہوئی ۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

(الصف ۔ ۸ و ۹)

(اے رسول) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے (پھونک مار کر) بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گذرے ۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب

کرے خواہ مشرکین کو بُرا ہی کیوں نہ لگے۔

اس آیت میں غلبۂ اسلام کی پیشین گوئی ہے اور یہ پیشین گوئی بھی پوری ہوئی۔

پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا، وَاللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ، وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ○

(الرعد ۔ ۴۲)

اور (اے رسول) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم ہر طرف سے ان کے ملک کو کم کرتے چلے جا رہے ہیں اور (اسلامی سلطنت کو بڑھاتے چلے جا رہے ہیں، کیا انہیں اس سے بھی عبرت نہیں ہوتی، بہرحال) اللہ جو (چاہتا ہے) حکم دیتا ہے، اس کے حکم کا تعاقب کرنے والا کوئی نہیں اور وہ (بہت) جلد حساب لینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا، اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۴۵)

یہ (اس بات کو) کیوں نہیں دیکھتے کہ ہم (مسلمین کو فتح دے کر کافروں کی) زمین کو ہر طرف سے گھٹاتے چلے آتے ہیں تو (اب یہ بتائیں کہ) یہ غالب ہیں (یا مسلم)

"فِی الْاٰفَاقِ" سے وہ فتوحات مراد ہیں جو مکہ معظمہ کے اطراف و اکناف میں مسلمین کو حاصل ہوتی رہیں اور "فِیْ اَنْفُسِهِمْ" سے کفار مکہ کی مغلوبیت اور فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے۔

الغرض ایک وقت آیا کہ قرآن مجید کی تمام پیشین گوئیاں پوری ہو گئیں اور یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن مجید حق ہے۔

آیت زیر تفسیر میں انہی نشانیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کافروں کو دھمکی دی گئی کہ وہ عنقریب مغلوب ہو جائیں گے، ان کا غلبہ ختم ہو جائے گا اور ان کی سلطنتیں نیست و نابود ہو جائیں گی۔ انہیں چاہئے کہ وہ اس سے پہلے کہ یہ پیشین گوئیاں پوری ہوں اسلام قبول کر لیں۔

آگے فرمایا (اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ) (اس دھمکی کے باوجود بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور اپنی ریشہ دوانیاں بدستور جاری رکھتے ہیں تو اے رسول، گھبرانے کی کوئی بات نہیں) کیا آپ کے لئے یہ کافی نہیں کہ آپ کا رب ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (تمام حالات اس کے سامنے سے گذر رہے ہیں، جو سازشیں کافر آپ کے خلاف کر رہے ہیں وہ ان سے واقف ہے، وہ عنقریب ان سے بدلہ لے گا، ان کی تمام سازشیں اور تدبیروں کو ناکام کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝
(والسمآء والطارق۔ ۱۵ تا ۱۷)

(اے رسول) یہ لوگ (آپ کے خلاف) تدبیریں کر رہے ہیں اور میں (ان کی تدبیروں کو بے نتیجہ کرنے کی) تدبیر کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں کو مہلت دے دیجئے (اور زیادہ نہیں بس) تھوڑی سی مہلت دے دیجئے (پھر میں ان کو دیکھ لوں گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ، فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝
(والطور۔ ۴۲)

کیا یہ کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں تو (یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ) کافر (ہمیشہ اللہ کی) تدبیر میں گرفتار ہوتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝
(الزخرف۔ ۷۹)

(اور اے رسول) کیا ان (کفار) نے کسی کام کے متعلق کوئی مضبوط تدبیر کر لی ہے، (اگر ایسا ہے) تو ہم بھی مضبوط تدبیر کر رہے ہیں۔

آگے فرمایا (اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ، اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ) خبردار ہو جاؤ (کافروں کی مخالفانہ سازشیں صرف اس لئے ہیں کہ) یہ اپنے رب سے ملاقات (کے معاملہ) میں شک میں پڑے ہوئے ہیں (اگر انہیں قیامت کا یقین ہوتا تو کبھی ایسی باتیں نہیں کرتے۔ بہرحال یہ بھاگ کر کہاں جائیں گے) خبردار ہو جاؤ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے (انہیں بھی گھیرے ہوئے ہے، یہ اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتے)۔

آیات زیر تفسیر میں پہلے اللہ تعالیٰ نے کافروں کی پے در پے شکستوں کی خبر دی۔ شکستوں کی خبر ان کے لئے عذاب اور ذلت کی ایک دھمکی تھی۔

دوسری دھمکی قیامت کے دن کے عذاب کی تھی۔ ان دو دھمکیوں کا منشاء یہ تھا کہ کافر ہوشیار ہو جائیں، اپنے نقصان سے اپنے آپ کو بچائیں، ایمان لے آئیں اور ایمان لا کر اللہ کی رحمت کے حق دار بن جائیں۔

عمل

اے لوگو، آپ نے دیکھ لیا کہ قرآن مجید کی پیشین گوئیوں کے مطابق قرون اولیٰ کے مسلمین کو شاندار فتوحات حاصل ہوئیں، ان کی ایک مستحکم حکومت قائم ہوئی، اسلام کا غلبہ ہوا۔ پیشین گوئیوں کا پورا ہونا قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی بیّن دلیل ہے لہٰذا اس بیّن دلیل پر غور کیجئے اور اسلام لے آئیے۔ اگر اب بھی آپ ایمان نہیں لائے تو پھر قیامت کا دن بھی دور نہیں اس دن حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی لیکن اس دن ایمان لانا مفید نہیں ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ شوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ
اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ
اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ لَهٗ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ، وَ
هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④ تَكَادُ
السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ
اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٥
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۫ وَمَآ
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝٦ وَكَذٰلِكَ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ
اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ
يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ

فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝٧
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ
رَحْمَتِهٖ، وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٨ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ، فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ
وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ
مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ، ذٰلِكُمُ

اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ
اُنِیْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ، جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا، یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ، لَیْسَ
كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ
الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ، یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ، اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ

عَلِيمٌ ﴿۱۲﴾

ترجمہ حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ (اے رسول، جس طرح یہ سورت نازل کی جا رہی ہے) اسی طرح اللہ، غالب اور حکمت والا آپ پر اور ان (رسولوں) پر جو آپ سے پہلے گذر چکے ہیں وحی بھیجتا رہا ہے ﴿۳﴾ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہ بلند و بالا اور عظمت والا ہے ﴿۴﴾ (اے رسول، اہل زمین کے شرک کی وجہ سے) قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں (لیکن ایسا ہوتا نہیں اس لئے کہ) فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے رہتے ہیں، خبردار ہو جاؤ کہ اللہ (تو خود بھی) بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (کہ جلدی عذاب نازل نہیں فرماتا) ﴿۵﴾ اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا رکھے ہیں اللہ ان پر نگران ہے (اور ضرور ان کو سزا دے گا، لیکن اے رسول) آپ ان پر نگران نہیں ہیں ﴿۶﴾ اور (اے رسول) جس طرح گذشتہ انبیاء پر وحی نازل ہوتی رہی اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی زبان میں آپ کی طرف نازل کر دیا ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور ان لوگوں کو جو اس کے اردگرد (رہتے) ہیں (اللہ تعالیٰ) سے ڈرائیں اور جمع ہونے کے دن سے بھی ڈرائیں جس کے (آنے) میں کوئی شک نہیں، (اس روز) ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں ﴿۷﴾ اور (اے رسول) اگر اللہ چاہتا تو ان (سب) کو ایک جماعت بنا دیتا لیکن (اللہ ایسا نہیں کرتا) وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور (رہے) ظالم تو (قیامت کے دن) ان کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار ﴿۸﴾ کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ (دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں حالانکہ اللہ (اکیلا) ہی کارساز ہے، وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ﴿۹﴾ اور (اے لوگو) تم جس بات میں اختلاف کر رہے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ ہی کرے گا۔ (اے رسول، آپ کہہ دیجئے کہ) یہ اللہ ہی میرا رب ہے، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ﴿۱۰﴾ (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے)، اسی نے تم ہی میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چارپایوں کے بھی جوڑے بنائے، (وہی جوڑوں کے ذریعہ) تم کو زمین میں پھیلاتا رہتا ہے، اس کے مثل کوئی چیز نہیں، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ﴿۱۱﴾ آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اس کے قبضہ میں ہیں، وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، وہ ہر چیز سے واقف ہے ﴿۱۲﴾

معانی ومصادر (تَکَادُ) کَادَ، یَکَادُ، کَوْدٌ وَمَکَادٌ وَمَکَادَۃٌ (ف) ارادہ کرنا، کرنے کے قریب ہونا۔
(وَکِیْلٌ) وَکَلَ، یَکِلُ، وَکْلٌ وَوُکُوْلٌ (ض) سپرد کرنا، حوالہ کردینا۔
(اُمٌّ) اَمَّ، یَؤُمُّ، اَمٌّ (ن) قصد کرنا، آگے ہونا۔
اَمَّ، یَؤُمُّ، اَمٌّ وَاِمَامَۃٌ وَاِمَامٌ (ن) امامت کرنا، آگے ہونا۔
(قُرٰی) قُرْیَۃٌ کی جمع، بستیاں۔
اُمُّ الْقُرٰی = مکّہ۔
(سَعِیْرٌ) سَعَرَ، یَسْعَرُ، سَعْرٌ (ف) بھڑکانا (سَعِیْرٌ = دوزخ)۔
(یَذْرَؤُ) ذَرَأَ، یَذْرَءُ، ذَرْءٌ (ف) پیدا کرنا، پھیلانا، زیادہ کرنا۔
(مَقَالِیْدُ) مَقَالِیْدُ = مِقْلَادٌ کی جمع، کنجیاں۔
(یَقْدِرُ) قَدَرَ، یَقْدِرُ، قَدْرٌ وَقَدَرٌ (ض) تنگ کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حٰمٓ، عٓسٓقٓ) حٰ، مٓ، عٓ، سٓ اور قٓ یہ حروف مقطعات ہیں۔ ان کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی آیت ۱ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔
آگے فرمایا (کَذٰلِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ) (اے رسول، جس طرح یہ سورت آپ پر نازل کی جارہی ہے) اسی طرح اللہ (جو) غالب (اور) حکمت والا (ہے) آپ پر اور ان (رسولوں) پر جو آپ سے پہلے گذر چکے ہیں وحی بھیجتا رہا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ۔ (النسآء۔ ۱۶۳)
(اے رسول) ہم نے آپ پر بالکل اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور ان کے بعد آنے والے نبیوں پر وحی بھیجی تھی۔
آگے فرمایا (لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ، وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ) اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ بلند و بالا ہے اور عظمت والا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں مندرجہ ذیل دعائیں پڑھا کرتے تھے:۔
① سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل ۱/۳۱۲) پاک ہے میرا رب عظمت والا۔
② سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ پاک ہے (اللہ جو) بڑی قدرت، بڑی بادشاہت، بڑائی اور عظمت والا ہے۔

(رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ باب نوع أخر من الذکر فی الرکوع جزء اول ص۱۱۹ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی جزء اول ص۲۷۸)

آگے فرمایا (تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ) (اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اتنا قبیح فعل ہے کہ اس کی قباحت سے) قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں (یعنی نظام عالم درہم برہم ہو جائے)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ○ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ○ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○

(مریم۔ ۸۸ تا ۹۱)

اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے (آپ ان سے کہئے کہ) یہ تو تم بہت بُری بات (زبان پر) لاتے ہو، (یہ تو اتنی بری بات ہے کہ) اس (کی وجہ) سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔

آگے فرمایا (وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ) اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے رہتے ہیں (یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فوراً عذاب نہیں بھیجتا، درگذر کرتا رہتا ہے) (أَلَا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ) خبردار ہو جاؤ اللہ تو (خود بھی) بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ عذاب میں تاخیر کرتا رہتا ہے۔ اس آیت میں اس کی دو وجہیں بیان کی گئی ہیں :-

① فرشتوں کی دعاء۔

② اللہ تعالیٰ کا غفور اور رحیم ہونا۔

آگے فرمایا (وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ) اور (اے رسول) جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا رکھے ہیں اللہ ان پر نگران ہے (اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور ایک وقت آئے گا کہ ان کو ان کی بداعمالی کی سزا دے گا) اور اے رسول، آپ ان پر نگران نہیں ہیں (کہ ان کی بداعمالی کی ذمہ داری آپ پر ہو، آپ کا کام تو بس پہنچا دینا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا، اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ○

(الشوریٰ۔ ۴۸)

تو (اے رسول) اگر یہ روگردانی کریں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ سوائے تبلیغ کے اور کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ○

(الرعد۔ ۴۰)

آپ کی ذمہ داری تو بس یہ ہے کہ آپ (احکام الٰہی کو) پہنچا دیں، پھر حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذَكِّرْ، اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ○ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ○ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ○ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ○

(هل اتٰك حدیث الغاشیۃ۔ ۲۱تا۲۶)

(اے رسول) آپ نصیحت کرتے رہیئے، آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں، ان پر داروغہ نہیں ہیں، مگر ہاں جس نے (اس نصیحت سے) منہ موڑا اور کفر کیا تو اللہ اس کو بہت بڑا عذاب دیگا۔ بے شک ان (سب) کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر ہم کو ان (سب) کا حساب لینا ہے۔

آگے فرمایا (وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا) اور (اے رسول، جس طرح گذشتہ انبیاء پر وحی نازل ہوتی رہی) اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی زبان میں (یہ) قرآن نازل کر دیا ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور ان لوگوں کو جو اس کے اردگرد رہتے ہیں (اللہ تعالیٰ سے) ڈرائیں (وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ، فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ) اور روز محشر سے بھی ڈرائیں جس (کے واقع ہونے) میں کوئی شک نہیں (اس دن) ایک فریق جنت میں (داخل) ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں (داخل) ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں:۔

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے۔ آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا تم ان دونوں کتابوں کے متعلق جانتے ہو؟ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول، ہم نہیں جانتے مگر یہ کہ آپ ہمیں بتا دیں آپ نے اس کتاب کے متعلق جو آپ کے دائیں ہاتھ

وَاَسْمَآءُ اٰبَآءِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِىْ فِىْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ (رواہ الترمذی فی ابواب القدر باب ماجاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الجنۃ واھل النار وصححہ جزء ۲ صـ ۸۹)

میں تھی فرمایا یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے، اس میں جنت والوں کے نام ہیں، ان کے آباء واجداد کے اوران کے قبیلوں کے نام ہیں اور پھر اس کے آخر میں میزان کر دیا گیا ہے اب نہ ان میں کسی شخص کا اضافہ کیا جائے گا اور نہ کمی کی جائے گی۔ پھر آپ نے اس کتاب کے متعلق جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی فرمایا یہ کتاب رب العلمین کی طرف سے ہے۔ اس میں دوزخ والوں کے نام ہیں ان کے آباء اجداد کے اوران کے قبیلوں کے نام ہیں پھر ان کے آخر میں میزان کر دیا گیا ہے اب نہ ان افراد میں اضافہ کیا جائے گا اور نہ اس میں کمی کی جائے گی۔ آپ کے اصحاب نے کہا: اے اللہ کے رسول، پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے بے شک یہ تو ایسا امر ہے جو طے پا چکا ہے (یعنی جنتی دوزخی جب مقرر ہو چکے ہیں پھر عمل سے کیا حاصل؟) آپ نے فرمایا سیدھے راستہ پر چلو اور (حق کے) قریب رہو اس لئے کہ جنت والے کو جنتیوں کے عمل پر ختم کیا جائے گا اگرچہ وہ خاتمہ سے پہلے کیسے ہی عمل کیوں نہ کرے اور دوزخ والے کو دوزخیوں کے عمل پر ختم کیا جائیگا اگرچہ خاتمہ سے پہلے وہ کیسے ہی عمل کیوں نہ کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو جھکایا اوسان دونوں کتابوں کو رکھ دیا پھر فرمایا تمہارے رب نے اپنے بندوں کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق دوزخ میں۔

آگے فرمایا (وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ)

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو (ہدایت دے کر) ایک جماعت بنا دیتا لیکن (اللہ ایسا کرتا نہیں)۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے (اور جس کو چاہتا ہے رحمت سے دور کر دیتا ہے) اور (وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ) (وہ رحمت سے دور انہی کو کرتا ہے جو ظالم ہوتے ہیں) ظالموں کے لئے (قیامت کے دن) نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔

اگر اللہ چاہتا تو قوانین ہدایت ایسے بنا دیتا کہ سب ہدایت قبول کر لیتے لیکن اللہ نے ایسا کیا نہیں اس لئے کہ پھر آزمائش کیسے ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے قوانین ہدایت ایسے بنائے کہ آزمائش ہو سکے۔ ہر شخص کو اختیار ہو کہ ہدایت قبول کرے یا گمراہی اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○

(ھل اتی - ۳)

پھر ہم نے اسے (سیدھا) راستہ بتا دیا (پھر اسے اختیار دیا کہ وہ شکر گزار بن جائے یا ناشکر گزار بن جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ، فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔

(الکھف - ۲۹)

اور (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ حق تمہارے رب کی طرف سے آچکا ہے، تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

الغرض موجودہ قوانین ہدایت کی رو سے جو لوگ ہدایت قبول کر لیتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہوتے ہیں اور جو لوگ ہدایت قبول نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتے ہیں۔

آگے فرمایا (اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ، فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ (دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں حالانکہ اللہ (اکیلا) کارساز ہے، وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (دوسرے نہ کسی چیز پر قادر ہیں اور نہ وہ کارسازی اور مشکل کشائی کر سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ○

(الرعد - ۱۱)

اور نہ اللہ کے علاوہ کوئی ان لوگوں کی مدد کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ، اِتَّخَذَتْ بَيْتًا، وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

(اے رسول) جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال ایسی ہے جیسی مثال مکڑی کی، وہ ایک گھر

الْعَنْكَبُوْتِ، لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○
(العنکبوت - ۴۱).

بناتی ہے (اور سمجھتی ہے کہ وہ گھر اس کو محفوظ رکھے گا) حالانکہ تمام گھروں میں سب سے زیادہ کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے (وہ کیا حفاظت کرے گا)، کاش یہ (کافر) اس (بات کو) سمجھتے (کہ جس طرح مکڑی کا جالا کارسازی نہیں کرسکتا اسی طرح اللہ کے علاوہ جتنے بھی ہیں ان میں سے کوئی بھی کارسازی نہیں کرسکتا)۔

آگے فرمایا (وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ) اور (اے رسول، آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو) تم جس بات میں اختلاف کررہے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے حوالہ ہے، وہی اللہ میرا رب ہے، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ○
(الرعد - ۳۰)

آپ کہہ دیجئے وہی تو میرا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ، وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
(ھود - ۱۲۳)

اور (اے رسول) آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو بس اللہ ہی جانتا ہے، تمام کام اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، لہٰذا اسی کی عبادت کیجئے، اسی پر بھروسہ رکھئے اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو آپ کا رب اس سے غافل نہیں ہے۔

آگے فرمایا (فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) (وہی) آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے) (جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ) اسی نے تم ہی میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چوپایوں کے بھی جوڑے بنائے، وہی (جوڑوں کے ذریعہ) تم کو زمین میں پھیلاتا رہتا ہے (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) اس کے مثل کوئی چیز نہیں، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے (اس کی سماعت و بصارت غیر مشروط اور لامحدود ہے) (لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ، اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ) آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں، وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کردیتا ہے اور (جس کے لئے

چاہتا ہے، تنگ کر دیتا ہے، وہ ہر چیز سے واقف ہے:
ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے مندرجہ ذیل دلائل کا ذکر فرمایا ہے۔
(۱) آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش،
(۲) نر اور مادہ کا پیدا کرنا،
(۳) بے مثل اور بے نظیر ہونا،
(۴) آسمانوں کی اور زمین کی کنجیوں کا مالک ہونا،
(۵) رزق کا کشادہ کرنا اور تنگ کرنا۔
(۶) ہر چیز سے واقف ہونا۔
یہ کام صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے، وہی ان صفات کا حامل ہے لہٰذا صرف وہی الٰہ ہے، وہی کارساز ہے، دوسرا نہ کوئی یہ کام کر سکتا ہے اور نہ ان صفات سے متصف ہے لہٰذا وہ نہ الٰہ ہو سکتا ہے اور نہ مشکل کشا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ، فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○
(العنکبوت - ۶۱)

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، (اس بات کو تسلیم کرنے کے بعد) پھر یہ کہاں الٹے چلے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ، وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِىْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ، بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○
(لقمٰن - ۱۰، ۱۱)

اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ تم انہیں دیکھتے ہو بے ستونوں کے پیدا کیا، اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑ دئے تاکہ زمین تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اسی نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئے اور (اے رسول) ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا پھر (ہم ہی نے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں اگائیں تو (اے کافرو) یہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں، اب تم مجھے بتاؤ کہ اس کے علاوہ جو (تمہارے معبود) ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ

یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ کفار بھی آسمانوں کا اور زمین کا خالق صرف اللہ ہی کو مانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○

(الزمر - ۶۲ تا ۶۴)

اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔ آسمانوں کے اور زمین کے (خزانوں کی) کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ (ان سے وہی لوگ مستفیض ہوں گے جو اللہ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں) اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہ نقصان میں رہیں گے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے نادانو، کیا تم مجھے یہ حکم دیتے ہو کہ میں اللہ کے علاوہ دوسروں کی پرستش کروں۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ اکیلا ہر چیز کا خالق ہے، وہی مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں، وہی ہر چیز کا مالک ہے، وہی رزق میں فراخی دیتا ہے اور وہی رزق کو تنگ کر دیتا ہے لہٰذا صرف اسی کو الٰہ مانیئے، اسی کے سامنے جھکیئے، صرف اسی کو پکاریئے اور صرف اسی سے مدد مانگیئے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى
بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى
وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ، كَبُرَ عَلَى
الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ،
اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾
وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ

بَيْنَكُمْ، اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ،
لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ،
لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، اَللّٰهُ
يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

ترجمہ اس نے تمہارے لئے دین کا واضح راستہ مقرر کیا (وہی راستہ) جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور (اے رسول) جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم کو، موسیٰ کو اور عیسیٰ کو دیا تھا (اور ہم نے ان کو یہ بھی حکم دیا تھا اور آپ کو بھی یہ حکم دے رہے ہیں) کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں متفرق نہ ہونا، (اے رسول) جس چیز کی طرف آپ مشرکین کو بلا رہے ہیں وہ ان پر بڑی (گراں) ہے۔ اللہ منتخب کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے اس کو جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے ﴿۱۳﴾ اور (اے رسول) لوگ متفرق نہیں ہوئے مگر آپس کی ضد میں اور وہ بھی اس وقت جب ان کے پاس علم آچکا تھا اور اگر آپ کے رب کے فیصلہ کا پہلے سے وقت مقرر نہ ہوتا تو ان (لوگوں) کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا، پھر ان کے بعد جو لوگ (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ (اپنے آباء واجداد کے اختلاف کے باعث ہی) شک وشبہ میں (مبتلا) ہیں ﴿۱۴﴾ تو (اے رسول) آپ اسی دین کی طرف بلائیے (جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے) اور جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر استقامت اختیار کیجئے، ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اور (صاف صاف) کہہ دیجئے کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم لوگوں کے درمیان انصاف کروں، اللہ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں، ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں، اللہ ہم سب کو (ایک دن) جمع کرے گا اور اسی کی طرف (ہم سب کو) لوٹ کر جانا ہے (وہی فیصلہ کرے گا کہ کون حق پر ہے اور کون باطل ہے ﴿۱۵﴾

معانی ومصادر (شَرَعَ) شَرَعَ، یَشْرَعُ، شَرْعٌ (ف) شریعت بنانا، شریعت یا کسی اور کام کو جاری کرنا، طریقہ بنانا، راستہ ظاہر کرنا، واضح راستہ مقرر کرنا، پانی میں داخل ہونا، حق ظاہر کرنا اور باطل کو مٹانا، بہت بلند کرنا، ظاہر ہونا، شروع کرنا۔

(تَتَفَرَّقُوْا) تَفَرَّقَ، یَتَفَرَّقُ، تَفَرُّقٌ، (باب تفعّل) متفرق ہونا۔

(یَجْتَبِیْ) اِجْتَبٰی، یَجْتَبِیْ، اِجْتِبَاءٌ (باب افتعال) پسند کرنا۔

(اَعْدِلُ) عَدَلَ، یَعْدِلُ، عَدْلٌ (ض) ہٹ جانا، برابر کرنا، سیدھا کرنا، انصاف کرنا۔

(حُجَّةٌ) حَجَّ، یَحُجُّ، حَجٌّ (ن) حجت میں غالب آنا، حج کرنا (حُجَّةٌ = دلیل)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ) (اے ایمان والو، اللہ نے) تمہارے لئے دین کا واضح راستہ مقرر کیا (وہی راستہ) جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور (اے رسول) جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم کو، موسیٰ کو اور عیسیٰ کو دیا تھا (اور ہم نے ان کو یہ بھی حکم دیا تھا اور آپ کو بھی یہ حکم دے رہے ہیں) کہ (اس) دین کو قائم کریں اور اس میں متفرق نہ ہونا (كَبُرَ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ) (اگرچہ یہ بات ضرور ہے کہ) جس چیز کی طرف آپ مشرکین کو بلا رہے ہیں وہ ان پر (بڑی) گراں ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پانچ نبیوں کا ذکر فرمایا۔ ان پانچ نبیوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ بھی فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ○

(الاحزاب۔ ۷)

اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا، خصوصاً آپ سے، نوح سے، ابراہیم سے، موسیٰ سے اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ نبیوں کو کوئی خاص اہمیت حاصل ہے۔

ان پانچوں کو یکساں طور پر حکم دیا گیا کہ دین کو قائم کریں اور اس میں متفرق نہ ہوں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تو دین قائم کرنے کے لئے ہی آتے ہیں۔ ان کے متعلق تو دین میں تفریق پیدا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

(الصف ۔ ۹)

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکین کو برا ہی کیوں نہ لگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۔

(الانفال ۔ ۳۹)

اور (اے ایمان والو) ان کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (و فساد) باقی نہ رہے اور پوری طرح سے اللہ کا قانون نافذ ہو جائے۔

دین میں تفریق تو ان کے جانے کے بعد ان کی امت کے لوگ کرتے رہے اور یہ حکم کہ دین میں متفرق نہ ہوں ان کے توسط سے اور ان کو مخاطب کر کے دراصل امتوں ہی کو دیا گیا تھا اور اس امت کو بھی دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ، وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○

(اٰل عمران ۔ ۱۰۵)

اور (اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور کھلے دلائل آجانے کے بعد بھی اختلاف پر (قائم) رہے، ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔

(اٰل عمران ۔ ۱۰۳)

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ، اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَفْقَهُوْنَ ○

(الانعام ۔ ۶۵)

(اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیج دے، یا تمہارے پیروں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقہ فرقہ بنا کر ایک دوسرے سے الجھا دے اور آپس کی لڑائی کا مزا چکھائے۔ (اے رسول) آپ دیکھئے ہم کس کس طرح الفاظ بدل بدل کر اپنی آیتوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ

یہ لوگ سمجھ جائیں۔

فرقہ بندی کی برائی کی حد ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بندی کو شرک کہہ کر گویا فرقہ پرست کو دائمی عذاب میں مبتلا کرنے کا اعلان فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○

(الروم۔ ۳۱، ۳۲)

(اے ایمان والو) اسی کی طرف رجوع کرتے رہو، نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ (یعنی) ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے، تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذہب) ان کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

مشرکین اپنے شرک کو شرک نہیں سمجھتے بلکہ اسے عین توحید یا خوش عقیدگی سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ توحید کی دعوت کفار پر گراں گذرتی ہے اور وہ اسلام قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں (اَللّٰهُ يَجْتَبِيٓ إِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيٓ إِلَيْهِ مَنْ يُّنِيبُ) (بہرحال پھر بھی) اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرما لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔ ہدایت دراصل انسان کی کوشش اور اللہ کی توفیق پر منحصر ہے۔ جو شخص بھی خلوص کے ساتھ حق کی جستجو کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے لو لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون ہدایت کے مطابق اسے چن کر سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا تَفَرَّقُوٓا إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ) اور (اے رسول) (گذشتہ) امتوں کے لوگ متفرق نہیں ہوئے مگر آپس کی ضد کی وجہ سے اور وہ بھی اس حالت میں کہ ان کے پاس علم آچکا تھا، (حق کی روشنی انہیں پہنچ چکی تھی جس سے وہ حق و باطل میں فیصلہ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے علم کے باوجود اختلاف کو قائم رکھا۔ ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے حق کو تسلیم نہیں کیا اور فرقے فرقے بن گئے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ○ وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ○

(لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب۔ ۴۔ ۵)

اور (یہ جو) اہل کتاب متفرق ہوئے تھے تو کھلی دلیل کے آجانے کے بعد (متفرق ہوئے تھے) حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ اللہ (اکیلے) کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی سیدھی اور مضبوط امت کا دین ہے (لیکن

وہ اس واضح دین پر قائم نہیں رہے بلکہ اپنے اختلافات پر اڑ گئے)۔

آگے فرمایا (وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ) اور (اے رسول) اگر آپ کے رب کی بات پہلے سے نہ طے پا گئی ہوتی تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات طے شدہ ہے کہ لوگوں کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ قیامت کے روز ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ (الحج - ۶۹)

(اور) جن باتوں میں تم اختلاف کر رہے ہو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا۔

اگر قیامت کے روز فیصلہ کرنے کی بات طے نہ ہو گئی ہوتی تو مؤمنین اور کفار کے مابین کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

آگے فرمایا (وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ) اور (جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا) ان کے بعد ایسے لوگ (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے جو (اپنے آباء و اجداد کے اختلاف کے باعث) دین (حق) کے بارے میں (شک و شبہ میں مبتلا رہے اور اب بھی اسی) شک و شبہ میں مبتلا ہیں (فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ) تو (اے رسول، اگر آپ کی دعوت ان کو گراں گذرتی ہے تو آپ ان کی پرواہ نہ کیجئے بلکہ) اسی (دین) کی طرف (انہیں) بلائیے (جو دین کہ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے) اور جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ (اس پر) استقامت اختیار کیجئے (مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہیئے) اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ (وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ، اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ، وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ، لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ) اور (صاف صاف) کہہ دیجئے کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے نازل فرمائی ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں، ہم (لوگوں) میں اور تم (لوگوں) میں کوئی جھگڑا نہیں (تم بھی عمل کئے جاؤ، ہم بھی عمل کر رہے ہیں پھر آخر ایک دن) اللہ ہم کو اور تم کو جمع کریگا اور اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے (وہی اس دن فیصلہ کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا
عَلَيْهِ، فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ
لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ،
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا، وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ
لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ،
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ
اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ
ذُنُوْبِهِمْ، وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
لَفٰسِقُوْنَ ○ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ،
وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ
يُّوْقِنُوْنَ ○

(المآئدۃ - ۴۸ تا ۵۰)

اور (اے رسول) ہم نے آپ پر حق کے ساتھ
کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے آنے
والی (ہر) کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور اس
کی حفاظت بھی کرتی ہے (اس طرح کہ اس
کے احکام کی ترجمانی کرتی ہے اور دشمنانِ اسلام
کی تحریف کی نشاندہی کرتی ہے) تو (اے رسول)
آپ ان کے درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت
کے مطابق حکم دیا کیجئے (اور فیصلہ کیا کیجئے)، جو
حق آپ کے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان
کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ ہم نے تم میں
سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور (اس
پر عمل کرنے کا) واضح راستہ مقرر کیا ہے اگر اللہ
چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن
(اللہ تو یہ چاہتا ہے) کہ جو شریعت تم کو دی ہے
اس میں تمہاری آزمائش کرے (کہ کون اس پر عمل
کرتا ہے اور کون نہیں کرتا تو اے ایمان والو،
اس شریعت کے مطابق) نیک کاموں میں سبقت
کرو، (دوسروں کے اختلاف کی پرواہ نہ کرو)
تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر وہ
تم کو بتائے گا کہ تم کن کن باتوں میں اختلاف کرتے
تھے (اور حق کیا تھا) اور (اے رسول، آپ کو
پھر تاکید کی جاتی ہے) کہ آپ ان لوگوں کے
درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق
ہی حکم دیں (یا فیصلہ کریں) اور ان کی خواہشات
کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں ایسا
نہ ہو کہ یہ کہیں اللہ کی نازل کردہ شریعت سے
(ہٹا کر) آپ کو فتنہ میں مبتلا کر دیں۔ اگر یہ پھر
بھی (اللہ کی نازل کردہ شریعت سے) منہ

موڑیں تو آپ خبردار ہو جائیے کہ اللہ ان کو ان کے بعض گناہوں کے سبب مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور اس بات سے بھی خبردار ہو جائیے کہ بے شک بہت سے لوگ فاسق ہوتے ہیں (اے رسول) کیا یہ (ایّام) جاہلیت کے حکم (یا شریعت) کے متلاشی ہیں لیکن یقین (و ایمان) رکھنے والوں کے لئے اللہ سے بہتر حکم کس کا ہو سکتا ہے۔

آیت زیرِ تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) مسلمین کو کفار کی خواہش کی پیروی نہیں کرنی چاہئے بلکہ استقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے منزّل من اللہ احکام کی پیروی کرنی چاہئے اور اسی کی طرف دعوت دینی چاہیئے۔

(۲) لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کرنا چاہئے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کو قائم کیجئے، فرقہ وارانہ مذاہب اور فرقہ بندی کو نیست و نابود کر دیجئے، استقامت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے دین پر قائم رہیئے، لوگوں کے درمیان انصاف کیجئے اور کفار کی خواہشات کی پیروی ہرگز نہ کیجئے۔

وَالَّذِينَ يُحَآجُّونَ فِي اللَّهِ مِنۢ
بَعۡدِ مَا اسۡتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمۡ
دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمۡ وَعَلَيۡهِمۡ
غَضَبٞ وَلَهُمۡ عَذَابٞ شَدِيدٞ ١٦
ٱللَّهُ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ ٱلۡكِتَٰبَ
بِٱلۡحَقِّ وَٱلۡمِيزَانَ، وَمَا يُدۡرِيكَ
لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ قَرِيبٞ ١٧ يَسۡتَعۡجِلُ
بِهَا ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ بِهَا
وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مُشۡفِقُونَ مِنۡهَا

وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ، أَلَا إِنَّ
الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ
لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿۱۸﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جو لوگ اللہ (کے دین کے بارے) میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ اسے (بہت سے لوگوں نے) قبول کر لیا ہے ان کی حجت ان کے رب کے ہاں بالکل باطل ہے، ان پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿۱۶﴾ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان (عدل) نازل فرمایا اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی آ پہنچی ہو ﴿۱۷﴾ جو لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں، وہ جانتے کہ وہ (بالکل) حق ہے، خبردار ہو جاؤ کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں (جا پڑے) ہیں ﴿۱۸﴾

معانی و مصادر (دَاحِضَةٌ) دَحَضَ، يَدْحَضُ، دَحْضٌ ودُحُوضٌ (ف) ابطال کرنا، باطل ہونا۔
(مِيزَان) وَزَنَ، يَزِنُ، وَزْنٌ، وَزِنَةٌ (ض) تولنا (مِيزَانٌ = ترازو)۔
(يُمَارُونَ) مَارٰى، يُمَارِي، مُمَارَاةٌ ومِرَاءٌ (باب مفاعلة) جھگڑنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ) اور جو لوگ اللہ (کے دین کے بارے) میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ اسے بہت سے لوگوں نے قبول کر لیا ہے ان کی حجت ان کے رب کے ہاں (بالکل) باطل ہے۔ ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

دین اسلام کو ہزارہا آدمیوں نے قبول کر لیا حتیٰ کہ اہل کتاب میں سے ایک عالم نے دین

اسلام کے حق ہونے کی شہادت دی تو اب ایمان نہ لانے کے لئے کفار کے پاس کون سی حجت باقی رہ گئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

(الاحقاف ۔ ۱۰)

(اے رسول) آپ ان سے کہئے اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی جیسی ایک کتاب کی گواہی دی اور وہ (اس پر) ایمان بھی لے آیا لیکن تم نے تکبر کیا (ایمان نہیں لائے) تو بتاؤ (تمہارا انجام کیا ہوگا؛ کیا تم منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے؛ ہرگز نہیں) بے شک اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً، اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ، وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ، فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(ھود ۔ ۱۷)

کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر قائم ہو اور اس کی طرف سے ایک گواہ بھی اس کی تائید کرتا ہو، مزید برآں اس سے پہلے (آنے والی کتاب) توریت جو رہنما اور رحمت تھی (وہ بھی اس کی تصدیق کرتی ہو، تو کیا ایسا شخص ایمان سے محروم رہ سکتا ہے نہیں) ایسے ہی لوگ ہیں جو قرآن (مجید) پر ایمان لاتے ہیں اور (دنیا کی) تمام جماعتوں میں سے جو شخص بھی اس کا انکار کرے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور (اے رسول) آپ قرآن (مجید) کے سلسلہ میں کسی قسم کا شک نہ کرنا، یہ آپ کے رب کی طرف سے (بالکل) حق ہے لیکن اکثر لوگ (پھر بھی) ایمان نہیں لاتے۔

اہل کتاب یہی نہیں کہ دوسروں کو ایمان لانے سے روکتے تھے بلکہ ایمان والوں کو بھی طرح طرح کے اعتراض کرکے ورغلانے کی کوشش کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ○ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ، وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(آل عمران - ۱۰۰ تا ۱۰۱)

(اور) اے ایمان والو اگر تم اہل کتاب کی اس جماعت کا کہنا مان لو (جو اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں) تو یہ تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے اور (اے ایمان والو) تم کیسے کفر کر سکتے ہو جبکہ اللہ کی آیات تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جا رہی ہیں اور تم میں اللہ کا رسول موجود ہے (تمہیں چاہیئے کہ اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہو) اس لئے کہ جس شخص نے اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت پائی۔

الغرض کفار کے پاس دین اسلام کو جھٹلانے کی کوئی دلیل نہیں تھی لیکن پھر بھی لایعنی قسم کی حجتیں پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ان کی دلیلیں باطل ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

آگے فرمایا (اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ، وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ) اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب یعنی میزان عدل نازل فرمادیا (یہ کتاب ایک ایسی ترازو ہے جس میں حق و باطل کو تولا جاتا ہے۔ یہ کتاب حق و باطل میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتی ہے یعنی حق و باطل میں خط امتیاز کھینچتی ہے۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے ان کیلئے قیامت کے دن دردناک عذاب ہے رہی یہ بات کہ قیامت کب آئے گی تو اے (رسول) آپ کو کیا معلوم کہ قیامت قریب (آپہنچی) ہو (يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ) اس لئے کہ جلدی وہی کرتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور جو لوگ ایمان لے آتے ہیں وہ تو اس سے ڈرتے رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قیامت (کا آنا برحق ہے (قیامت آکر رہے گی، کوئی اسے ٹال نہیں سکتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ

(الحجر - ۸۵)

بے شک قیامت (ایک دن) ضرور آنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قیامت (کے واقع ہونے) کا حکم (جب اللہ صادر فرمائے گا تو اس کا واقع ہونا) مثل پلک

قَدِیْرٌ ○

(النحل - ۷۷)

جھپکنے کے ہوگا بلکہ اس سے بھی کم وقت میں، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ○

(الحج - ۷)

بے شک قیامت آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور (بے شک اللہ قیامت کے دن) ان تمام لوگوں کو جو قبروں میں ہیں (زندہ کرکے) اٹھائے گا

آگے فرمایا (اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ) خبردار ہو جاؤ جو لوگ قیامت (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔

کفار قیامت کے بارے میں مسلمین کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِى الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○

(سبا - ۷، ۸)

اور (اے رسول) کافر (آپ کا مذاق اڑانے کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مرکر) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر از سر نو پیدا کئے جاؤ گے۔ یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ افتراء پردازی کی ہے یا اسے جنون ہے۔ (اے رسول، بات یہ ہے کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے (وہی ایسی باتیں بناتے ہیں، ایسے لوگ آخرت میں) عذاب میں (مبتلا ہوں گے) اور (دنیا میں) پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے دین میں عیب نہ نکالئے، اسلام پر لایعنی اعتراضات نہ کیجئے۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ
نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ
يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا
وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

ترجمہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے، وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے، وہ (بہت) قوی اور غالب ہے (۱۹) جو شخص آخرت کی کھیتی کا طلب گار ہو تو ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں برکت دیں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا طلب گار ہو تو ہم اس میں سے اسے (کچھ) دے دیں گے لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا (۲۰)

معانی و مصادر (حَرْثٌ) حَرَثَ، يَحْرُثُ، حَرْثٌ (ن، ض) ہل چلانا، کھیتی کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ) اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے، وہ جس کو چاہتا ہے رزق عطاء فرماتا ہے اور وہ (بہت) قوت والا (اور) بہت زبردست ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق کے ملنے کا انحصار انسان کی محنت اور اس کے لئے وسائل اور ذرائع اختیار کرنے پر ہے۔ جو شخص جتنی محنت کرے گا اور جتنے وسائل اور ذرائع اختیار کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق عطاء کیا جائے گا یہی اللہ تعالیٰ کی مشیّت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○

(ھود۔ ۱۵)

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوتے ہیں ہم ان کو ان کے اعمال کا صلہ دنیا ہی میں پورا پورا دے دیتے ہیں، ان کے صلہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی۔

آگے فرمایا (مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ) جو شخص آخرت کی کھیتی کا طلبگار ہو تو ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں برکت عطاء فرمائیں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا طلبگار ہو تو ہم اس میں سے اسے (کچھ) دیدیں گے لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

جو لوگ صرف دنیا کی زندگی میں مال و دولت، آرام و آسائش کے طلبگار ہیں تو یہ ان کی بدبختی ہے۔ انہیں ان کی کوشش کے مطابق دنیا مل تو جائے گی لیکن آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(ھود۔ ۱۶)

ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں، جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب رائیگاں گئے اور جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے سب باطل (و بے سود) تھا۔

جو لوگ آخرت کی زندگی میں آرام و آسائش اور انعامات الٰہی کے طلبگار ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان کی خواہش سے زیادہ آخرت کا آرام و آسائش اور انعامات دیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ○ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ

جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جس کو چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں اسی دنیا میں دے دیتے ہیں پھر (آخرت میں تو) ہم نے اس کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے، جس میں وہ مذموم اور راندۂ درگاہ ہو کر داخل ہوگا اور جو شخص آخرت کا طلب گار ہو اور اس کے لئے ایسی کوشش کرے جیسی کوشش

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ، وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ○

(بنی اسرآءیل - ۱۸ تا ۱۲)

کہ اس کے (حصول کے) لئے ضروری ہے اور وہ مؤمن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدردانی کی جائے گی (اور اے رسول) ہم آپ کے رب (یعنی اپنی) بخشش میں سے اُن لوگوں کو بھی دیتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی دیتے ہیں (یعنی ہماری بخشش سے دنیا کے طالب بھی فیضیاب ہوتے ہیں آخرت کے طالب بھی) آپ کے رب کی بخشش (کا دروازہ کسی پر) بند نہیں ہے۔

الغرض محض دنیا کی طلب اچھی چیز نہیں بلکہ دنیا کی طلب کے ساتھ آخرت کی طلب بھی کرے اور آخرت کو ترجیح دے۔ دنیا کا مال و دولت اور اشیائے زینت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ، قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ، كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

(الاعراف - ۳۲)

(اور اے رسول آپ ان سے) پوچھیئے کہ اللہ کی (پیدا کی ہوئی) آرائش و زیبائش کی چیزوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اور کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے؟ (اے رسول) آپ ہی انہیں بتا دیجئے کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں (اگرچہ کافر بھی ان نعمتوں میں ان کے شریک ہیں لیکن) قیامت کے دن یہ چیزیں خالص ایمان والوں کے لئے ہوں گی (اور اے رسول) سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنی آیتوں کو اس طرح علیحدہ علیحدہ بیان فرما رہے ہیں (کہ آسانی سے سمجھ میں آجائیں)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کی نعمتوں کی طلب اور ان کا استعمال بری چیز نہیں لیکن ایک حد تک۔ ہاں دنیا کی طلب میں اتنا کھو جانا کہ آخرت خراب ہو جائے یہ اچھی چیز نہیں۔ مؤمن کا کام ہے کہ دنیا کو بھی طلب کرے اور آخرت کو بھی طلب کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

(البقرۃ۔ ۲۰۰ تا ۲۰۲)

بعض لوگ دعاء کرتے ہیں تو کہتے ہیں "اے ہمارے رب ہمیں دنیا ہی میں (سب کچھ) دے دے" تو ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو (دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کے بھی طلبگار ہوتے ہیں) وہ اس طرح دعاء کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی نعمتیں عطاء فرما اور آخرت میں بھی نعمتیں عطاء فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہمیں بچا" (اس طرح دعاء کرنے والے ہی) وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کے صلہ میں (آخرت میں بہت بڑا) حصہ ہے (اور اے لوگو روز محشر کے حساب و کتاب سے غافل نہ ہو جانا حساب و کتاب کا دن بہت جلد آنے والا ہے) اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے (پھر حساب و کتاب کے بعد فوراً ہی جنت و دوزخ کا فیصلہ ہو جائے گا)۔

عمل

اے لوگو، صرف دنیا کے طلبگار نہ بنیئے بلکہ دنیا کے ساتھ آخرت کے بھی طلبگار بنیئے اور آخرت کو ہر حال میں ترجیح دیجئے۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوا لَهُمْ مِّنَ
الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَ
لَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ
مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا
يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ

هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ
يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ، قُلْ لَّآ
اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى ، وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً
نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ، اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾

ترجمہ (اے رسول) کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) شریک بنا لئے ہیں جو ان کے لئے دین کا راستہ وضع کرتے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ کا وعدہ (مقررہ وقت تک کے لئے ملتوی) نہ ہوتا تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا، بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے (جو مقررہ وقت ہی پر ان کو ملے گا ﴿۲۱﴾ (اے رسول) آپ دیکھیں گے کہ ظالموں نے جو اعمال کئے ہوں گے وہ (قیامت کے دن) اس (کے وبال) سے ڈر رہے ہیں اور وہ (وبال) ان پر واقع ہو کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ باغہائے بہشت کی کیاریوں میں

ہوں گے، ان کے لئے ان کے رب کے پاس جو کچھ وہ چاہیں گے (موجود) ہوگا، (اور) یہ (اللہ کا) بڑا فضل ہوگا (جس سے وہ بہرہ ور ہوں گے) (۲۲) یہی وہ (نعمت) ہے جس کی خوشخبری اللہ (اپنے) ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں (اور اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر ہاں رشتہ کی محبت (تو تمہیں کرنی چاہیئے) اور جو شخص نیکی کمائے گا تو ہم اس نیکی (کے صلہ) میں ثواب کو بڑھاتے رہیں گے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے (۲۳)

معانی و مصادر

(مَوَدَّۃٌ) وَدَّ، یَوَدُّ، وَدٌّ وَوُدٌّ وَوِدٌّ وَوُدَادَۃٌ وَمَوَدَّۃٌ وَمَوْدُوْدَۃٌ (ف) محبت کرنا۔
(یَقْتَرِفْ) اِقْتَرَفَ، یَقْتَرِفُ، اِقْتِرَافٌ (باب افتعال) کمانا۔
(قُرْبٰی) قَرِبَ، یَقْرَبُ، قُرْبٌ و قُرْبَانٌ (س و ک) قریب ہونا (قُرْبٰی = قرابت، رشتہ)

تفسیر

شریعت سازی، مسائل سازی، تحلیل و تحریم صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ۔
(الشوریٰ - ۱۳)

اس نے تمہارے لئے دین کا واضح راستہ مقرر کیا۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ شریعت سازی یا حلال و حرام کا فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○
(النحل - ۱۱۶)

اور (اے لوگو) (اپنی طرف سے) یونہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آجائے یہ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے تاکہ (اس طرح) تم اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگ جاؤ، بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پا سکتے۔

شریعت سازی یا حلال و حرام کا فیصلہ کفار مکہ بھی کرتے رہے اور اہل کتاب کے علماء اور مشائخ بھی کرتے رہے۔ کفار مکہ کی شریعت سازی یا حلال و حرام کے فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ، سَيَجْزِيْهِمْ

اور مشرکین یہ بھی کہتے ہیں یہ چوپائے اور یہ کھیتی (ہر ایک کے لئے) جائز نہیں، وہ اپنے زعم باطل میں کہتے ہیں کہ انہیں کوئی نہیں کھا سکتا سوائے اس کے جس کو ہم چاہیں (اور یہ

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ، سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ، إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ، قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○

(الانعام - ۱۳۹ تا ۱۴۱)

لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض چوپائے ایسے ہیں جن پر سوار ہونا اور سامان لادنا حرام کر دیا گیا ہے اور بعض چوپایوں پر اللہ کا نام نہیں لیتے، یہ سب کچھ اللہ پر افتراء ہے (اللہ نے ان باتوں کا ان کو حکم نہیں دیا) عنقریب اللہ ان کو اس افتراء پردازی کی سزا دیگا اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان چوپایوں کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ ہمارے مردوں کے لئے مخصوص ہے، ہماری بیویوں پر حرام ہے اور اگر بچہ مرا ہوا پیدا ہو تو پھر اس (کے کھانے) میں سب شریک ہو جاتے ہیں، اللہ ان کو ان باتوں کی بہت جلد سزا دیگا، (عذاب میں تاخیر اس کے علم و حکمت پر مبنی ہے) بے شک وہ حکمت والا اور علم والا ہے، جن لوگوں نے بے وقوفی اور بے علمی سے اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ کے دئے ہوئے رزق کو اللہ پر بہتان لگا کر حرام کر لیا وہ (بڑے) نقصان میں مبتلا ہو گئے، یقیناً یہ لوگ راہ راست سے بھٹک گئے اور یقیناً یہ لوگ ہدایت پر نہیں ہیں۔

اہل کتاب کے علماء اور مشائخ بھی حلال و حرام کا فیصلہ کیا کرتے تھے اور عوام ان کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا کرتے تھے۔ عوام کے اس فعل کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ، سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

(التوبۃ - ۳۱)

انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے علماء اور مشائخ کو اور عیسیٰ بن مریم کو بھی (اپنا) رب (اور معبود) بنا رکھا ہے حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک الٰہ کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (اور جو الٰہ نہیں وہ رب یا معبود کیسے ہو سکتے ہیں) یہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک کر رہے ہیں) اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

سورہ نحل اور سورہ انعام کی مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ کفار مکہ حرام و حلال کا فیصلہ خود

کرتے تھے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کر دیا کرتے تھے۔ یہ ان کی اللہ تعالیٰ پر افتراء پردازی تھی۔ سورۂ توبہ کی مندرجہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ علماء اور مشائخ کے حلال و حرام کے فیصلہ کو ماننا ان کو رب بنانا تھا، یہ ان کی عبادت تھی، الٰہ ایک ہے تو شریعت ساز، تحلیل و تحریم کرنے والا بھی ایک ہے یعنی صرف اللہ تعالیٰ شریعت سازی اور حرام و حلال کا فیصلہ کر سکتا ہے، دوسرا کوئی نہیں کر سکتا۔ سورۂ توبہ کی اس آیت کے آخری جملہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عوام علماء اور مشائخ کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا کرتے تھے اور یہ فعل اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک تھا۔

الغرض شریعت سازی، تحلیل و تحریم کفار مکہ بھی کرتے تھے اور اہل کتاب کے علماء اور پیران طریقت بھی کرتے تھے۔ دونوں نے اللہ تعالیٰ کے حق پر قبضہ کر رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت زیر تفسیر میں ان کے اس فعل کی تردید کرتے ہوئے فرمایا (اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ) کیا انہوں نے (اللہ کے) شریک بنا لئے ہیں جو ان کے لئے دینی معاملات میں شریعت سازی کرتے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی (وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ) اور اگر فیصلہ کا وعدہ (مقررہ وقت تک کے لئے ملتوی) نہ ہوتا تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

(یونس - ۱۹)

اور اگر آپ کے رب کی طرف سے (یہ) بات پہلے سے طے نہ کی گئی ہوتی (کہ ان کے اختلافات کا فیصلہ قیامت سے پہلے نہیں ہوگا) تو جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ان کے سلسلہ میں ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ، وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ، وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

(الشوریٰ - ۱۴)

اور (اے رسول) لوگ متفرق نہیں ہوئے مگر آپس کی ضد میں اور وہ بھی اس وقت جب ان کے پاس علم آ چکا تھا اور اگر آپ کے رب کے فیصلہ کا پہلے سے وقت مقرر نہ ہوتا تو ان (لوگوں) کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا پھر ان کے بعد جو لوگ (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ (اپنے آباء و اجداد کے اختلاف کے باعث ہی) کتاب کے سلسلہ میں شک و شبہ میں (مبتلا) ہیں۔

آگے فرمایا (وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب

ہے (جو وقت مقررہ ہی پر ان کو دیا جائے گا)۔

آیت زیر تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں شریعت سازی کرنے والا گویا خود شارع بن بیٹھتا ہے۔ اس کا یہ فعل گویا اللہ تعالیٰ کے منصب میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرکت ہے اور جو لوگ ان کے فیصلوں کو تسلیم کرتے ہیں وہ لوگ یا ان کو شریعت سازی میں اللہ تعالیٰ کا شریک مانتے ہیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کر رہے ہیں اور یہ لوگ بڑے ظالم ہیں۔

آگے فرمایا (تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ) (اے رسول) آپ دیکھیں گے کہ (قیامت کے دن یہ) ظالم ان اعمال (کی سزا) سے ڈر رہے ہوں گے جو اعمال انہوں نے (دنیا میں) کئے تھے اور وہ سزا ان پر واقع ہو کر رہے گی (یہ اس سے بچ نہیں سکتے) (وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ باغہائے بہشت کی کیاریوں میں رہیں گے۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہوگی جو وہ چاہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ○

(حٰمٓ السجدۃ۔ ۳۱، ۳۲)

جنت میں جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا تمہارے لئے (موجود) ہوگی اور جو چیز تم مانگو گے تمہارے لئے (مہیا کی جائے گی)۔ (یہ) بخشنے والے اور رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ○ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۭ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

اس دن تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے (وہ ایک دوسرے کے دوست ہی رہیں گے۔ اللہ ان سے فرمائے گا) اے میرے بندو، آج نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور مسلم ہو گئے تھے (اللہ ان سے فرمائے گا) تم اور تمہاری بیویاں شاداں و فرحاں جنت میں داخل ہو جاؤ، ان پر سونے کی رکابیوں اور سونے کے جاموں کا دور چلے گا اور اس میں (ان کے لئے) ہر وہ

كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ○
(الزخرف - ۶۷ تا ۷۳)

چیز (میسّر) ہوگی جس کو (ان کا) جی چاہے اور جو (ان کی) آنکھوں کو لذت بخشے اور (انہیں یہ خوشخبری دی جائے گی کہ) تم اس میں ہمیشہ رہو گے، یہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے ہو ان اعمال کے صلہ میں ہے جو تم (دنیا میں) کرتے تھے، تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ○
(البروج - ۱۱)

(اور جو) لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور) یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

آگے فرمایا (ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) یہی وہ (نعمت) ہے جس کی خوشخبری اللہ (اپنے بندوں) کو دیتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں (قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ) (اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ (اے لوگو) میں تم سے اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا سوائے رشتہ کی محبت کے۔ تمہیں اور کسی وجہ سے نہیں تو رشتہ داری کی بنیاد پر تو مجھ سے محبت کرنی چاہئے۔ تمہیں رشتہ داری کا تو لحاظ کرنا چاہئے اور جو زیادتی تم میرے ساتھ کر رہے ہو اس سے باز آجانا چاہئے (وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا، إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ) اور جو شخص نیکی کمائے گا تو ہم اس نیکی کے (صلہ) میں اس کے لئے ثواب کو زیادہ کر دیں گے، بے شک اللہ (گناہوں کا) بخشنے والا اور (نیکیوں کا) قدردان ہے۔

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کہہ دیا کہ میں تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا کہ تم اس کے بوجھ سے دبے چلے جا رہے ہو۔ میں تو تمہاری بے لوث خیر خواہی کر رہا ہوں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم ایمان لاؤ اور نیک عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کا بس یہی ذریعہ ہے۔

عمل

اے لوگو، نہ شریعت سازی کیجئے اور نہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی خود ساختہ شریعت

کو تسلیم کیجئے۔ شریعت سازی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، دوسرے کو یہ حق دینا یا کسی شخص کا خود اس منصب کو اختیار کر لینا شرک فی التشریع ہے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا بہت بڑا گناہ اور ظلم عظیم ہے۔

اے لوگو، ایمان لائیے اور نیک عمل کیجئے۔ آخرت میں یہی چیز کام آنے والی ہے اور اسی سے آپ کا مرتبہ بلند ہوگا۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ
كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ
عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾

ترجمہ کیا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر افترا پردازی کی ہے (اگر آپ ایسا کرتے تو) اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا (یہ آپ کا کلام نہیں ہے، یہ اللہ کا کلام ہے) اللہ اپنے کلمات کے ذریعہ باطل کو مٹا رہا ہے اور حق کو قائم کر رہا ہے۔ بے شک وہ سینہ والی باتوں کو بھی خوب جانتا ہے ﴿۲۴﴾

معانی و مصادر (یَمْحُ) مَحَا، یَمْحُو، مَحْوٌ (ن، ف) مٹا دینا۔
(یُحِقُّ) اَحَقَّ، یُحِقُّ، اِحْقَاقٌ (بابِ افعال) ثابت کرنا، جما دینا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا) کیا یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ رسول نے اللہ پر افتراء پردازی کی ہے (قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا، انہوں نے خود اسے بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے) (فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ) (اگر آپ ایسا کرتے) تو اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا (پھر آپ کچھ نہیں بنا سکتے تھے، یہ کلام معجز کلام ہے آپ ایسا کلام نہیں بنا سکتے اور نہ کوئی اور بنا سکتا ہے، ایسی صورت میں اس کے

کلام الٰہی ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے) (وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ، اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ) (بہرحال) اللہ اپنے کلمات کے ذریعہ باطل کو مٹا رہا ہے اور حق کو جما رہا ہے (اور) وہ سینے والی باتوں کو بھی جانتا ہے (اُسے معلوم ہے کہ کافروں کے دلوں میں کیا ہے اور وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں)۔

کفار بار بار اس بات کا اعادہ کرتے تھے کہ یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنا لیا ہے، ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کفار کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ، كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ، وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ○

(یونس - ۳۷ تا ۴۰)

اور یہ قرآن ایسا (کلام) نہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اسے بنا سکے (اور نہ یہ ایسا کلام ہے کہ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی پہلی کتابوں کی تکذیب کرے) بلکہ یہ ان (سب کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے (اللہ کی طرف سے) آچکی ہیں، مزید برآں (اس قرآن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ) شریعت (کی باتوں) کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہے (تاکہ سمجھنے میں کوئی الجھن نہ ہو اور) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے (نازل ہوا) ہے۔ (اس وضاحت کے بعد بھی) کیا یہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول نے اسے خود ہی بنا لیا ہے؟ (اے رسول، آپ ان سے) کہئے کہ اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ (اس کام میں اپنی مدد کے لئے) تم جس کو بلا سکتے ہو بلا لو (اور یہ کام کر کے دکھاؤ لیکن (اے رسول، وہ ایسا کر نہیں سکتے، بات یہ ہے کہ) اپنے علم کی بنیاد پر یہ جس چیز کا احاطہ نہ کر سکے اور نہ اس کی حقیقت ان پر منکشف ہوئی تو بس انہوں نے اسے جھٹلا دیا، اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں تو پھر (اے رسول) آپ دیکھ

لیں کہ ان ظالموں کا کیسا انجام ہوا اور (اے رسول) ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس (قرآن) پر ایمان لے آئیں گے اور بعض ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لائیں گے (تو جو لوگ ایمان نہیں لائیں گے وہ سمجھ لیں کہ ان کا انجام کیا ہوگا)، آپ کا رب مفسدین سے (بخوبی) واقف ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ، فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ○

(الفرقان - ۴)

اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ یہ (سب) جھوٹ ہے جو اس (رسول) نے خود بنا لیا ہے اور اس (کام) پر دوسرے لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے (یہ بات کہہ کر) وہ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

الغرض قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، کافروں کا دعویٰ غلط ہے۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید پر ایمان لائیے۔ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ باطل کو مٹا رہا ہے اور حق کو جما رہا ہے۔ یہ کامیابی اس کے کلام الٰہی ہونے کی کھلی دلیل ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ
عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ
وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَیَسْتَجِیْبُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ
الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۲۶﴾

ترجمہ اور (اے رسول) وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کی بداعمالیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو ﴿۲۵﴾ اور (اے رسول) وہ ان لوگوں کی دعاء قبول فرماتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے رہتے ہیں اور اللہ ان کو اپنے فضل سے (ان کی خواہش سے) زیادہ بھی عطاء فرماتا ہے اور (اے رسول) کافروں کے لئے بڑا سخت عذاب (تیار) ہے ﴿۲۶﴾

معانی ومصادر (یَقْبَلُ) قَبِلَ، یَقْبَلُ وقُبُوْلٌ (س) قبول کرنا۔
(شَدِیْدٌ) شَدَّ، یَشُدُّ، شَدٌّ، (ن وض) قوت دینا، حملہ کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ) اور (اے لوگو) وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کی بداعمالیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو (اسے تمہارے تمام اعمال کی خبر ہے)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور گناہوں کو معاف کرنے کا ذکر فرما کر کافروں کو ترغیب دی ہے کہ اگر وہ توبہ کر کے ایمان لے آئیں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور ان کے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو پھر وہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال سے واقف ہے، وہ ان اعمال کی انہیں سزا دے گا۔ اس آیت میں گویا ترغیب بھی ہے اور ترہیب بھی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلٰى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ (وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ) (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب حدیث الغار جزء ۴ صـ۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل جزء ۲ صـ۴۹۹)

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ وہ (لوگوں سے) پوچھنے کے لئے نکلا۔ وہ ایک راہب کے پاس پہنچا۔ اس نے اس راہب سے پوچھا کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ راہب نے کہا نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر بھی وہ (لوگوں سے) پوچھتا ہی رہا (کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے) ایک شخص نے اس سے کہا تم فلاں گاؤں میں چلے جاؤ (وہ وہاں جانے کے لئے روانہ ہو گیا۔ راستے میں) اس کو موت آ گئی اس نے (مرتے وقت) اپنے سینہ کو اس گاؤں کی طرف جھکا دیا۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی زمین کو وحی بھیجی کہ قریب ہو جا اور اس طرف کی زمین کو وحی بھیجی کہ دور ہو جا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: دونوں طرف کی زمین ناپو زمین ناپی گئی تو وہ اس گاؤں سے ایک بالشت زیادہ قریب تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ

رحمت کے فرشتوں نے اُسے اپنی تحویل میں لے لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا (صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ عن الذنوب جزء ۲ صـ ۳۹۶)

بے شک اللہ عزت و بزرگی والا رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرلے (اور ہر دن و رات ایسا ہوتا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :۔
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْکِیْ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَبْدِیْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ (صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ من الذنوب جزء ۲ صـ ۳۹۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کی کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے میرے رب میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے میرے رب میرا گناہ بخش دے اللہ تعالےٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔

آگے فرمایا (وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ) اور (اے لوگو) اللہ ان لوگوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اور اللہ ان (لوگوں) کو اپنے فضل سے (جتنا وہ مانگتے ہیں اس سے بھی) زیادہ عطاء فرماتا ہے۔

(وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ) اور (رہے) کافر تو (دنیا میں ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور آخرت میں) ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

آیت زیر تفسیر سے معلوم ہوا کہ دعاء کی قبولیت کی دو شرطیں ہیں۔

① ایمان اور
② عمل صالح

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ، اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ، فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۸۶)

اور (اے رسول) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں (کہ میں دور ہوں یا نزدیک) تو کہہ دیجئے کہ میں نزدیک ہوں، جب دعاء کرنے والا مجھ سے دعاء کرتا ہے تو میں اس کی دعاء کو قبول کرتا ہوں، لہٰذا لوگوں کو چاہیئے کہ (جس طرح میں ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں) وہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ انہیں (دعاء کی قبولیت کے ساتھ) ہدایت بھی مل جائے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا مطالبہ کیا ہے:۔

① ایمان باللہ اور
② احکام الٰہی کو قبول کرنا یعنی عمل صالح کرنا۔

اعمال صالح میں حلال روزی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ

اے لوگو، بے شک اللہ پاک ہے اور پاک ہی چیز قبول فرماتا ہے اور بے شک اللہ نے مؤمنین کو وہی حکم دیا ہے جو حکم مرسلین کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے رسولو، پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرتے رہو، جو کچھ تم کر رہے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو، ہم نے جو پاک چیزیں تمہیں دی ہیں انہیں کھاؤ۔ ابوہریرہ

يَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَ
مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِّيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى
يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ (صحیح مسلم کتاب
الزکوٰۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب
الطیب وتربیتہا جزء اول ص۳۲۶)

کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا۔ لمبا سفر کر رہا ہے۔ بال بکھرے ہوئے ہیں، جسم غبار آلود ہے، ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کرتا ہے (اور کہتا ہے) اے میرے رب، اے میرے رب، اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے، وہ حرام سے پرورش پا رہا ہے تو پھر اس کی دعاء کیسے قبول ہوگی۔

الغرض آیت زیر تفسیر میں بھی اللہ تعالیٰ نے کفار کو ایمان لانے کی ترغیب دی ہے اور ساتھ ساتھ ڈرا بھی دیا ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو ان کے لئے آخرت میں (بہت) سخت عذاب ہے۔

عمل

اے لوگو، اپنے کفر اور برے اعمال سے توبہ کیجئے۔ ایمان لائیے اور نیک عمل کیجئے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ
لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ
بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ
الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ
يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ
عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ

أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾
وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ
وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾
إِنْ يَّشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ
رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ، إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ
عَن كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ
يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا، مَا لَهُم
مِّن مَّحِيصٍ ﴿٣٥﴾

ترجمہ اور (اے رسول) اگر اللہ اپنے (تمام) بندوں کا رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں (بڑی) سرکشی کرتے لیکن اللہ (مقررہ) اندازے کے مطابق جتنا چاہتا ہے نازل کرتا ہے، بے شک وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے (اور انہیں) دیکھ رہا ہے ﴿۲۷﴾ اور (اے رسول) وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد پانی برساتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے، وہی کارساز اور تعریف والا ہے ﴿۲۸﴾ آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش اور ان جانوروں کی پیدائش جو اس نے ان میں پھیلا دئے ہیں اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ جب چاہے ان کو جمع کرنے پر قادر ہے ﴿۲۹﴾ اور (اے لوگو) جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور بہت سے گناہ تو اللہ (ویسے ہی) معاف کر دیتا ہے ﴿۳۰﴾ اور (اے لوگو) تم زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور (آخرت میں) اللہ کے علاوہ تمہارا نہ کوئی کارساز ہوگا اور نہ مددگار ﴿۳۱﴾ اور (اے لوگو) اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ سمندر میں جہاز (چلتے رہتے) ہیں، (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا وہ پہاڑ ہیں ﴿۳۲﴾ اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور جہاز اس کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، اس میں ہر صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۳۳﴾ یا اگر اللہ چاہے تو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان جہازوں کو تباہ و برباد کر دے یا (اگر اللہ چاہے تو ان کے) بہت سے گناہ معاف کر دے (وہ سب کچھ کر سکتا ہے) ﴿۳۴﴾ (جہازوں کی تباہی کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے) کہ جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ (جب ہمارا عذاب آجائے گا تو) ان کے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہوگی ﴿۳۵﴾

معانی ومصادر (بَغْوًا) بَغٰی، یَبْغِیْ، بُغَاءٌ، بَغْیٌ وبُغًی وبُغْیَۃٌ (ض) تلاش کرنا، نافرمانی کرنا، حد سے گذر جانا، زنا کرنا۔
(غَیْثٌ) غَاثَ، یَغِیْثُ، غَیْثٌ (ض) پانی برسانا، برسنا، روشن کر دینا (غَیْثٌ: بارش)۔
(جَوَارٌ) جَرٰی، یَجْرِیْ، جَرْیٌ وجَرَیَانٌ وجِرْیَۃٌ (ض) بہنا، جاری ہونا۔ (جَوَارٍ = جَارِیَۃٌ کی جمع، جَارِیَۃٌ، جَارٌ کا مؤنث ہے، کشتیاں)۔
(اَعْلَامٌ) اَعْلَامٌ = عَلَمٌ کی جمع، پہاڑ۔
(رِیْحٌ) رَاحَ، یَرَاحُ، رِیْحٌ (ف) ہوادار ہونا۔
(یَظْلَلْنَ) ظَلَّ، یَظَلُّ، ظَلٌّ وظُلُوْلٌ (ف) ہمیشہ رہنا۔
(رَوَاکِدُ) رَکَدَ، یَرْکُدُ، رُکُوْدٌ (ن) ٹھہر جانا، برابر ہونا۔ (رَوَاکِدُ = رَاکِدَۃٌ کی جمع، ٹھہرنے والیاں)۔
(یُوْبِقْ) اَوْبَقَ، یُوْبِقُ، اِیْبَاقٌ (باب افعال) قید کرنا، ذلیل کرنا، ہلاک کرنا۔
(مَحِیْصٌ) حَاصَ، یَحِیْصُ، حَیْصٌ وحَیْصَۃٌ وحُیُوْصٌ، ومَحِیْصٌ وحَیَصَانٌ (ض) کسی چیز سے ہٹ جانا۔

تفسیر آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے دلائل بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ) اور (اے لوگو، رزق کا دینے والا اللہ ہے، اللہ کے علاوہ رزق دینے والا کوئی نہیں، البتہ وہ ہر ایک کو بے حساب رزق نہیں دیتا) اگر اللہ اپنے (تمام) بندوں کا رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کرتے (کوئی کسی کی نہیں سنتا، ہر ایک آپے سے باہر ہو جاتا، سب ایک دوسرے سے بے نیاز ہو جاتے کوئی کسی کا کام نہیں کرتا اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کی مصلحت کے خلاف ہوتی، دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ○ (الزخرف۔ ۳۲)

دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کے درمیان ان کی معیشت کو تقسیم کیا ہے اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجات کے لحاظ سے بلندی عطاء کی ہے تاکہ ایک دوسرے کو (اپنا) خادم بنائے۔

آگے فرمایا (وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ، اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ) لیکن اللہ (جس کے لئے) جتنی (روزی) چاہتا ہے (مقررہ) اندازے کے مطابق نازل کرتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے (اور انہیں) دیکھ رہا ہے (اسے معلوم ہے کہ کس شخص کو کتنی روزی کی ضرورت ہے اور اگر

اس سے زیادہ روزی اسے دے دی گئی تو وہ بگڑ جائے گا)۔

روزی کا یہ نظام اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے یہ کام نہیں کر سکتے لہٰذا وہ نہ تو عبادت کے لائق ہیں، نہ فریاد رسی کے قابل۔ نہ وہ کسی چیز کے مالک ہیں اور نہ انہیں کسی قسم کا تصرف حاصل ہے۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں لہٰذا صرف اللہ تعالےٰ ہی الٰہ ہے۔

آگے فرمایا (وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ، وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ) اور (اے لوگو) وہ (اللہ ہی ہے) جو (انسانوں کے) ناامید ہونے کے بعد پانی برساتا ہے اور اپنی رحمت کو (بڑی دور دور تک) پھیلا دیتا ہے، (دوسرے یہ کام نہیں کر سکتے) لہٰذا اللہ ہی کارساز ہے اور اللہ ہی تعریف والا ہے (وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) اور (اے لوگو) اس کی (توحید کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا بھی ہے (وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ، وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ) اور جانوروں کا آسمانوں میں اور زمین میں پھیلا دینا بھی (اس کی توحید کی نشانی) ہے (دوسرے نہ آسمان پیدا کر سکتے ہیں، نہ زمین پیدا کر سکتے ہیں اور نہ جانوروں کو پیدا کر سکتے ہیں لہٰذا وہ الٰہ نہیں ہو سکتے۔ ان سے مدد مانگنا بے سود ہے، وہ کسی چیز کے مالک نہیں، وہ کیا دیں گے) اور اللہ جب چاہے ان سب کو جمع کرنے پر قادر ہے (اور وہ ایک دن ضرور ان کو جمع کرے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ○ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ○ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ○ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ○	جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، جب تارے بھڑ پڑیں گے، جب پہاڑ چلائے جائیں گے، جب گیابھن اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے۔

(اذا الشمس کورت۔ ۱ تا ۵)

قیامت کے دن جانوروں کو اس لئے بھی جمع کیا جائے گا کہ اگر کسی جانور نے کسی دوسرے جانور کو اذیت پہنچائی تھی تو اذیت پہنچانے والے جانور سے قصاص لیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم جزء ۲ ص ۳۲۱)	قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ضرور ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔

آگے فرمایا (وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ) اور (اے لوگو) جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور بہت سے گناہ تو اللہ (ویسے ہی) معاف کر دیتا ہے۔

یہ مصیبتیں اگرچہ بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتی ہے لیکن ان سے بداعمالیاں معاف بھی ہوتی رہتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ (صحیح بخاری کتاب الطب باب ماجاء فی کفارۃ المرض جزء ۷، ص ۱۴۸)

مسلم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، نہ وہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے، نہ اسے رنج پہنچتا ہے، نہ صدمہ، نہ اسے کسی قسم کی کوئی اذیت پہنچتی ہے نہ غم پہنچتا ہے یہانتک کہ کانٹا بھی نہیں چبھتا مگر یہ کہ اس کی وجہ اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

آگے فرمایا (وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ) اور (اے لوگو) تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے (اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، کوئی اس کو اس کے ارادے سے باز نہیں رکھ سکتا، تم اگر بھاگ کر کہیں جانا چاہو تو یہ نہیں ہو سکتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی دسترس سے باہر ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

(النور ۔ ۵۷)

اور یہ خیال نہ کرنا کہ کافر زمین میں (اللہ کو) عاجز کر دیں گے (نہیں، وہ خود عاجز ہیں) انکا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ) اور (اے لوگو) اللہ کے علاوہ نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

کارسازی اور مدد وہی کر سکتا ہے جو عجز اور بے بسی سے پاک ہو۔ جو عجز اور بے بسی سے پاک نہیں نہ وہ کارسازی کر سکتے ہیں اور نہ مدد کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ، وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(الانعام ۔ ۱۷)

اور (اے رسول) اگر اللہ آپ کو کسی نقصان میں مبتلا کرے تو اس کو اللہ کے علاوہ دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر اللہ آپ کو خیر سے نوازے (تو وہ ایسا کر سکتا ہے کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آگے فرمایا (وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ) اور (اے لوگو) اس (کی قدرت اور توحید) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ سمندر میں جہاز (چلتے رہتے) ہیں (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا وہ پہاڑ ہیں (جو حرکت کر رہے ہیں) (اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ) اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے تو پھر جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ اس میں ہر صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لئے (اللہ کی توحید کی) نشانیاں ہیں۔

جب ہوا رک جاتی ہے تو جہاز بھی رک جاتے ہیں اور مسافر جہاں تھے وہیں رہ جاتے ہیں۔ سمندر میں مسافروں کا رک جانا بڑا صبر آزما ہوتا ہے۔ مایوسی سی چھا جاتی ہے۔ رسد کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جو اس مصیبت پر صبر کرتا ہے وہی اس بات کو بخوبی سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مشیت سے ہو رہا ہے اور جو شخص صبر نہیں کرتا وہ جزع فزع کرتا ہے اور وسائل اور اسباب پر بھروسہ کر بیٹھتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور دوسروں کو پکارنے لگتا ہے حالانکہ دوسرے نہ ہوا کو چلا رہے تھے اور نہ انہوں نے ہوا کو روکا اور جب وہ کچھ نہیں کر رہے تھے اور وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے تو اب ان سے فریاد کرنا لغو و لایعنی نہیں تو اور کیا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی مشیت پر صبر کرنے والا توحید پر قائم رہتا ہے اور جو صبر نہیں کرتا وہ شرک کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔

پھر جب ہوا چلتی ہے تو جو مصیبت کے وقت صابر رہا تھا وہی اب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس لئے شکر کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہوا کا چلانے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ہوا کے چلانے اور انسانوں پر احسان کرنے میں کسی دوسرے کی شرکت نہیں۔ الغرض شکر کرنے والے کو ہوا کے چلنے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے اور اس طرح وہ توحید پر قائم رہتا ہے۔ لیکن جس شخص نے مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارا تھا وہ اب راحت کے وقت بھی انہی کا گن گاتا ہے اور شرک کی دلدل میں اور زیادہ گہرائی میں چلا جاتا ہے۔ سوائے اللہ کے نہ ہوا کو کوئی چلا سکتا ہے اور نہ ہوا کو کوئی روک سکتا ہے لہٰذا سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی الٰہ نہیں۔

آگے فرمایا (اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا) (اگر اللہ چاہے تو ہوا چلا دے، اگر اللہ چاہے تو ہوا کو روک دے) یا (اگر وہ چاہے تو) جہاز والوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے جہازوں کو تباہ و برباد کر دے۔ (الغرض وہ سب کچھ کر سکتا ہے، دوسرے کچھ نہیں کر سکتے) (وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ) (پھر اگر وہ چاہے تو بہت سے آدمیوں کو ہلاک کر دے) اور بہت سے آدمیوں کو معاف کر دے (اور باوجود جہازوں کی تباہی کے انہیں نجات دیدے) (وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ) اور (طوفان بھیجکر جہازوں کی تباہی کا ذکر ہم نے اس لئے کیا کہ) وہ لوگ بھی جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں جان لیں کہ (طوفان آجانے کی صورت میں) کہیں جائے فرار نہیں ہوگی اور وہ یہ بھی جان لیں کہ ان کی

تدبیروں سے کچھ نہیں ہوسکتا، نہ حال میں اور نہ مستقبل میں۔ اگر پناہ مل سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت ہی میں مل سکتی ہے۔ وہی مددگار ہے اور وہی نجات دینے والا ہے، نہ کوئی دوسرا مددگار ہے اور نہ کوئی نجات دینے والا۔

عمل

اے لوگو، رزق کشادہ کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، بارش برسانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا اسی کو کارساز سمجھئے اور اسی کو مددگار سمجھئے۔

اے لوگو، برے اعمال سے بچئے تاکہ آپ مصائب سے بچ سکیں۔

اے لوگو، نظامِ کائنات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، ہواؤں کا چلانا اور روک دینا اسی کے ہاتھ میں ہے لہٰذا صرف اسی کو الٰہ مانیئے۔

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ
الْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ
يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا
لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ
شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ
الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا
سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا
وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ
انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ
مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا
السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ
النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ

بِغَيْرِ الْحَقِّ، أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ
ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۴۳﴾

ترجمہ (اور اے لوگو) جو (مال ومتاع) تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا چند روزہ ساز و سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (بہت) بہتر اور باقی رہنے والا ہے (۳۶) اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو (لوگوں کو) معاف کر دیتے ہیں (۳۷) اور جو اپنے رب (کے احکام کو) قبول کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے کام آپس کے صلاح ومشورے سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں (۳۸) اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر زیادتی ہوتی ہے تو بدلہ لیتے ہیں لیکن زیادتی نہیں کرتے) (۳۹) اور (بات بھی یہی ہے کہ) برائی کا بدلہ اسی کے مثل برائی ہے مگر ہاں جو شخص (بدلہ نہ لے بلکہ) معاف کر دے اور (ویسے ہی باہمی تعلقات کی) اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے (لیکن جو شخص بدلہ لینے میں زیادتی کر بیٹھے تو) یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا (۴۰) اور جو شخص ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں (۴۱) الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی وزیادتی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے (۴۲) اور جو صبر کرے اور (بدلہ نہ لے بلکہ) معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے (۴۳)

معانی ومصادر

(بَغْیٌ) بَغٰی، یَبْغِیْ، بَغْیٌ وبُغَاءٌ وبُغًی وبُغْیَةٌ (ض) تلاش کرنا، نافرمانی کرنا، حد سے گذر جانا، زیادتی کرنا، زنا کرنا۔

(شُوْرٰی) شُوْرٰی = تَشَاوُرٌ سے اسم ہے، مشورہ۔

(یَنْتَصِرُوْنَ) اِنْتَصَرَ، یَنْتَصِرُ، اِنْتِصَارٌ (افتعال) بدلہ لینا، غالب آنا۔

(عَزْمٌ) عَزَمَ، یَعْزِمُ، عَزْمٌ ومَعْزِمٌ وعَزِیْمٌ وعَزِیْمَةٌ وعُزْمَانٌ (ض) عزم کرنا۔

تفسیر دنیا کی طرف سے بے رغبت کرتے ہوئے اور آخرت کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ) (اے لوگو) (مال و متاع میں سے) جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا چند روزہ ساز و سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ) اور جو لوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو (قصوروار کو) معاف کر دیتے ہیں (وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ) اور جو اپنے رب کے احکام کو قبول کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام آپس کے صلاح و مشورہ سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں (وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ) اور جب ان پر زیادتی ہوتی ہے تو بس بدلہ لیتے ہیں (زیادتی نہیں کرتے)۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ آخرت کا ساز و سامان ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لاتے ہیں اور جن میں مندرجہ ذیل صفات ہوتی ہیں:۔

① اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا،
② بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچنا۔
③ غصہ کو پی جانا اور قصور کو معاف کر دینا،
④ احکام الٰہی کو قبول کرنا،
⑤ نماز قائم کرنا،
⑥ اپنے کاموں کو مشورے سے کرنا،
⑦ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا،
⑧ زیادتی کرنے والے سے صرف بدلہ لینا، اس پر زیادتی نہ کرنا۔

دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس کا ساز و سامان عارضی اور بہت قلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ، كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

(اے لوگو) جان لو کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل و تماشا، (زیب و) زینت، آپس میں فخر (و مباہات) اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بڑھ جانے کی خواہش ہے۔ (اس کی مثال ایسی ہے)

ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا، وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ، وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○
(الحدید - ۲۰)

جیسے بارش کہ اس سے اگنے والی کھیتی کتنی اچھی معلوم ہوتی ہے، جب وہ لہلہانے لگتی ہے (تو اور زیادہ خوشی کا باعث ہوتی ہے لیکن) پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو جاتی ہے، پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں تو عذاب شدید بھی ہے اور اللہ کی مغفرت اور رضوان بھی ہے، (تو اب تم فیصلہ کر لو کہ تمہیں کونسی چیز چاہیئے) اور (اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لو) کہ دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا چند روزہ سامان ہے (اس کی خاطر آخرت کو نہ بگاڑو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ○
(النسآء - ۷۷)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ دنیا کا مال و متاع بہت تھوڑا ہے اور آخرت کا فائدہ اس شخص کے لئے جو متقی ہو بہت (زیادہ اور بہت) بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ (التوبۃ - ۳۸)

دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں (بہت ہی) کم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ، وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○
(الرعد - ۲۶)

اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ کافر اس دنیا کی زندگی (میں جو فراخی انہیں میسر ہے اس) سے بہت خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی (کا فائدہ) آخرت (کے مقابلہ) میں بہت تھوڑا اور ناپائدار ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ فِي الْيَمِّ

اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی یہ انگلی سمندر میں ڈالے

فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فناء الدنیا جزء ۲ صفحہ ۵۲)

پھر دیکھے کہ وہ سمندر میں سے کتنی تری لے کر لوٹتی ہے۔

الغرض دنیا کی زندگی محض دھوکہ ہے۔ ایمان والوں کو لازم ہے کہ اس سے دل نہیں لگانا چاہیئے اور نہ اس کی خاطر آخرت کی زندگی کو بگاڑنا چاہیئے۔

ایمان والوں کی جو صفات اوپر بیان کی گئی ہیں ان میں سے پہلی صفت اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

(العنکبوت - ۵۸، ۵۹)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، عمل کرنے والوں کے لئے اچھا بدلہ ہے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو (دنیا میں) صبر کرتے رہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (التغابن - ۱۳)

اللہ (ہی الٰہ ہے)، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور مؤمنین کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیئے۔

توکل کی خوبی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ (الطلاق - ۳)

اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

ایمان والوں کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ، اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ۔ (والنجم - ۳۲)

(اے رسول) جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر (یہ کہ بعض) صغیرہ گناہ (ان سے سرزد ہو جاتے ہیں) تو آپ کا رب بڑی وسیع مغفرت والا ہے۔

ایمان والوں کی تیسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قصور کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(آل عمران - ۱۳۳ و ۱۳۴)

اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف تیزی سے آؤ جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے (اور متقی وہ لوگ ہیں) جو فراخی اور تنگی ہر حال میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں، جو غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں (یہ نیکی کرنے والے ہیں) اور اللہ نیکی کرنے والوں ہی سے محبت کرتا ہے۔

ایمان والوں کی چوتھی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احکام الٰہی کو قبول کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

(الانفال - ۲۴)

اے ایمان والو، اللہ اور رسول کا حکم (سنو اور اسے) قبول کرو جب کبھی وہ تمہیں ایسے کام کے لئے بلائیں جو تمہارے لئے (دنیا و آخرت میں) حیات بخش (اور سکون و راحت کا ضامن) ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝

(الشوریٰ - ۴۷)

(اے لوگو) اپنے رب (کے احکام) کو قبول کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کو اللہ کے مقابلہ میں کوئی لوٹانے والا نہیں، اس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم (گناہوں کا) انکار ہی کر سکو گے۔

اللہ تعالیٰ کے احکام قبول کرنے والوں ہی کے لئے آخرت میں بھلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (الرعد - ۱۸)

جن لوگوں نے اپنے رب (کو خوش کرنے) کے لئے (اس کے احکام کو)، قبول کیا ان کیلئے بھلائی ہے اور جنہوں نے قبول نہیں کیا تو اگر (قیامت کے دن) ان کے پاس روئے زمین کی تمام دولت اور اس کے برابر اتنی ہی دولت

اور ہو تو وہ اپنی نجات کے لئے سب دے ڈالیں گے (لیکن وہاں نہ دولت ہوگی اور نہ کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، وہاں تو) ان کا بہت بُرا محاسبہ کیا جائے گا، ان کی جگہ دوزخ ہوگی اور وہ (بہت) بُری جگہ ہے۔

دعاء کی قبولیت کے لئے بھی احکام الٰہی کو قبول کرنا بڑا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ، اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ، فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۸۶)

اور (اے رسول) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں (کہ میں دُور ہوں یا نزدیک) تو کہہ دیجئے کہ میں نزدیک ہوں، جب دعاء کرنے والا مجھ سے دعاء کرتا ہے تو میں اس کی دعاء کو قبول کرتا ہوں، لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ (جس طرح میں ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں) وہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ انہیں (دعاء کی قبولیت کے ساتھ) ہدایت بھی مل جائے۔

ایمان والوں کی پانچویں صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ، اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ○

(النسآء - ۱۶۲)

(اہل کتاب ایمان نہیں لاتے تو نہ لائیں) جو لوگ ان میں سے علم میں رسوخ رکھتے ہیں اور جو مؤمن ہیں وہ تو اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو (اے رسول) آپ پر نازل ہوئی اور اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ سے پہلے نازل ہوئی تھی اور جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں، ان لوگوں کو ہم اجرِ عظیم عطاء کریں گے۔

نماز بے حیائی کی باتوں اور دوسری تمام برائیوں سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (العنکبوت - ۴۵)

بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے

ایمان والوں کی چھٹی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے (اہم) کام آپس کے مشورے سے انجام دیتے ہیں۔

مشورے سے مشورہ لینے والے کو بہت سی ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے جو اسے معلوم نہیں ہوتیں۔ ان تمام باتوں کے معلوم ہو جانے سے کام کرنے کا راستہ ظاہر ہو جاتا ہے، غلطی کا امکان ایک حد تک معدوم ہو جاتا ہے۔ مشورہ اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مشورہ لینے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ۔ (آل عمران - ۱۵۹)

اور (انتظامی) امور میں ان سے مشورہ لے لیا کریں۔

ایمان والوں کی ساتویں صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱ تا ۳)

الٓمّٓ (یہ) وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں، یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ایمان والوں کی آٹھویں صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ان پر زیادتی کرتا ہے تو وہ صرف بدلہ ہی لیتے ہیں یعنی جتنا بدلہ ضروری ہوتا ہے اتنا ہی بدلہ لیتے ہیں، کسی قسم کی زیادتی نہیں کرتے (وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا) اور (حقیقت بھی یہی ہے کہ) برائی کا بدلہ اس برائی کے مثل ہی ہے (زیادہ نہیں، جس شخص نے جتنی برائی یا ظلم کیا تو اس سے اس برائی یا ظلم کے مثل ہی بدلہ لیا جا سکتا ہے۔ زیادتی کرنے والا گنہگار ہوگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

پھر اگر وہ تم پر زیادتی کریں تو جیسی زیادتی وہ تم پر کریں ویسی ہی زیادتی تم بھی ان پر کرو اور اللہ سے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○
(البقرۃ - ۱۹۴)

ڈرتے رہو اور (اس بات کو اچھی طرح) جان لو کہ اللہ متقین (یعنی ڈرنے والوں) کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ، وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○
(النحل - ۱۲۶)

اور (اے ایمان والو) اگر تم ظالموں کو (انتقاماً) تکلیف پہنچانی چاہو تو بس ویسی ہی تکلیف پہنچاؤ جیسی تکلیف تم کو ان سے پہنچی ہو اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے لئے ہی بہتری ہے۔

آگے فرمایا (فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ، اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ) پھر جو شخص (بدلہ نہ لے، بلکہ) معاف کر دے اور (باہمی تعلقات کی) اصلاح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے (لیکن جو شخص بدلہ لینے میں زیادتی کر بیٹھے تو یہ ظلم ہے اور) اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ) اور جس شخص پر ظلم ہوا ہو اور وہ اس ظلم کے بعد (ظلم کرنے والے سے) بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں (وہ قانوناً بدلہ لے سکتے ہیں، ان پر ملامت کی کوئی صورت نہیں) (اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِىْ اِنِّىْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِىْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا (صحیح مسلم کتاب البر وصلۃ باب تحریم الظلم ۲/۳۲۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو، میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا لہٰذا تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم جزء ۲ ص ۳۲۳)

ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوگا (یعنی تاریکیوں کا سبب ہوگا)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُمْلِىْ لِلظَّالِمِ فَاِذَآ

بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر

اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم جزء ۲ ص ۳۲۱)

جب اس کو پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے (سورۂ ہود کی) یہ آیت تلاوت فرمائی (وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ) اے رسول آپ کا رب جب ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے تو اسی طرح پکڑتا ہے۔ اس کی پکڑ (بڑی) دردناک (اور بڑی) سخت ہوتی ہے۔

آگے فرمایا (وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ) اور جو شخص صبر کرے اور (بدلہ نہ لے بلکہ) معاف کردے تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

عمل

اے ایمان والو، دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح نہ دیجئے، آخرت کی زندگی باقی رہنے والی ہے۔

اے ایمان والو، بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہئے۔ قصور کرنے والے پر اگر غصہ آجائے تو معاف کردیجئے، اپنے رب کے احکام قبول کیجئے اور ان پر عمل کیجئے خصوصاً نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑیئے۔ اپنے کاموں میں مشورہ کرلیا کیجئے، اللہ کے دئے ہوئے مال میں سے اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے رہا کیجئے اور اگر کوئی شخص آپ پر ظلم کرے تو اس سے اس کے ظلم کی مثل بدلہ لیجئے، زیادتی نہ کیجئے اور اگر آپ صبر کرلیں اور معاف کردیں تو یہ بہت ہی اچھا کام ہے۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ، وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ
اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ
يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ
الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ،
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ، وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾

ترجمہ اور جس شخص کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کے لئے کوئی کارساز نہیں (کہ اس کو گمراہی سے نجات دے سکے) اور (اے رسول) ظالم جب عذاب کا نظارہ کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ یہ کہہ رہے ہوں گے کہ کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی سبیل ہے (۴۴) اور جب وہ عذاب پر پیش کئے جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ ذلت کے ساتھ عاجزی کر رہے ہوں گے اور (شرم کی وجہ سے کسی سے آنکھ نہیں ملائیں گے بلکہ) کن آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے، (اس وقت ایمان والے کہیں گے بے شک نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنی جانوں کو اور اپنے اہل وعیال کو نقصان میں ڈالا، خبردار ہو جاؤ بے شک ظالم دائمی عذاب میں (مبتلا) ہوں گے (۴۵) (وہاں) اللہ کے علاوہ ان کے کارساز نہیں ہوں گے جو ان کی مدد کر سکیں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کے لئے (گمراہی سے نکلنے کی) کوئی سبیل نہیں (۴۶)

معانی ومصادر

(مَرَدَّ) رَدَّ، يَرُدُّ، رَدٌّ ومَرَدٌّ ومَرْدُوْدٌ ورِدِّيْدٰى (ن) پھیرنا۔
(ذُلٌّ) ذَلَّ، يَذِلُّ، ذُلٌّ وذِلَّةٌ وذَلَالَةٌ ومَذَلَّةٌ (ض) ذلیل ہونا۔
(طَرْفٌ) طَرَفَ، يَطْرِفُ، طَرْفٌ (ض) دیکھنا، جھپکنا، پھیر دینا (طَرْفٌ = کنارہ، آنکھ)۔
(خَفِيٌّ) خَفَا، يَخْفِيْ، خَفْيٌ وخُفِيٌّ (ض) چھپانا، ظاہر کرنا۔ (خَفِيٌّ = پوشیدہ)
خَفِيَ، يَخْفٰى، خَفَاءٌ وخُفْيَةٌ (س) چھپنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ) اور جس کو اللہ گمراہ کردے تو اس کے بعد (اس کے لئے) کوئی کارساز نہیں (کہ اس کو راہ راست پر لے آئے)۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقررہ قاعدوں کے مطابق راہ راست کی تلاش نہیں کرتا تو وہ گمراہ ہی رہتا ہے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لاسکتا۔ راہ راست پر آنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ یہ ہیں:۔

① خلوص نیت،

② جدوجہد۔

جو شخص خلوص نیت سے راہ حق کی تلاش میں جدوجہد نہیں کرتا اسے کوئی شخص راہ راست پر نہیں لاسکتا۔ ہٹ دھرمی، حق پوشی اور جدوجہد کا فقدان راہ راست پر آنے سے مانع ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ (الکہف - ۱۷)

جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہوتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کردے تو (اے رسول) پھر اس کے لئے آپ کوئی راہ بتانے والا کارساز نہیں پائیں گے۔

آگے فرمایا (وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ) اور (اے رسول) جب ظالم عذاب کا نظارہ کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ کہہ رہے ہوں گے: کیا دنیا میں واپس جانے کی کوئی سبیل ہے۔

ظالموں کی اس خواہش کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ، قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ (الاعراف - ۵۳)

(قیامت کے دن سزا و جزا کے منکر کہیں گے) کیا (آج) ہمارے کوئی سفارشی ہیں جو ہمارے لئے سفارش کریں، یا (ایسا ہوسکتا ہے کہ) ہمیں (دنیا) میں پھر لوٹا دیا جائے تو جو (برے) عمل ہم پہلے کرتے تھے ان کے بجائے (نیک) عمل کریں، ان لوگوں نے خود اپنا نقصان کیا اور جو کچھ یہ افتراء کرتے تھے سب ان سے غائب ہوگیا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ

(اے رسول) اگر آپ (انہیں اس وقت) دیکھیں جب وقت انہیں دوزخ کے کنارے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ، وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

(الانعام۔ ۲۷، ۲۸)

کھڑا کیا جائے گا تو (آپ دیکھیں گے کہ اس وقت) یہ لوگ اس طرح کہہ رہے ہوں گے اے کاش ہمیں پھر (دنیا میں) لوٹا دیا جائے تو (اب) ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے بلکہ (ان پر) ایمان لے آئیں گے۔ (اپنی بے ایمانی کا یہ اقرار کسی اور وجہ سے نہیں) بلکہ (صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ کفر و نفاق) جس کو یہ پہلے چھپایا کرتے تھے اب ان کے سامنے سب پر عیاں ہو چکا ہے (اور اب سب اس سے واقف ہو گئے ہیں اور (اللہ کو تو یہ بھی علم ہے کہ) ان کو (دنیا میں) لوٹا دیا جائے تو پھر وہی کام کریں گے جن کی انہیں ممانعت کی گئی تھی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

آگے فرمایا (وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ) اور (اے رسول) جب وہ عذاب پر پیش کئے جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ ذلت کے ساتھ عاجزی کر رہے ہوں گے اور (شرم کی وجہ سے آنکھ نہیں ملائیں گے بلکہ) کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔

آگے فرمایا (وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) اور جب کافروں کو عذاب پر پیش کیا جائے گا تو) ایمان والے کہیں گے: حقیقت میں نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنی جانوں کو اور اپنے اہل و عیال کو نقصان پہنچایا۔

آخرت کا نقصان ہی در اصل نقصان ہے۔ اس لئے کہ وہ دائمی نقصان ہے۔ دنیا کا نقصان اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ دنیا کا نقصان تو چند روزہ نقصان ہے اس کو برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن آخرت کے نقصان کو کس طرح برداشت کیا جا سکتا ہے۔ وہ تو لازوال عذاب ہے جو کبھی نہیں ٹلے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا (اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ) خبردار ہو جاؤ ظالم دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

مزید برآں عذاب میں کسی قسم کی تخفیف بھی نہیں ہوگی بلکہ عذاب بڑھتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ — اور جب یہ لوگ جنہوں نے (دنیا میں) ظلم کیا

عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○
(النحل - ۸۵)

تھا (اپنے چاروں طرف) عذاب کو دیکھیں گے تو پھر نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ وہ مہلت دئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ، لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا، كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○
(فاطر - ۳۶)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے، نہ ان کے متعلق (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہی کی جائے گی ہر ناشکرے کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ○
(عم یتساءلون - ۳۰)

(تو اس دن ہم ان سے کہیں گے: اپنی بداعمالی کا) مزا چکھو، ہم تم پر کسی چیز کو زیادہ نہیں کریں گے سوائے عذاب کے۔

جو عذاب نہ کبھی ختم ہو اور نہ اس میں کبھی کمی ہو بلکہ بڑھتا ہی چلا جائے تو ایسا عذاب درحقیقت بہت بڑا نقصان ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس عذاب سے بچنے کی فکر کریں۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیں اس لئے کہ دنیا کا عذاب فانی بھی ہے اور اتنا دردناک بھی نہیں، اس کو برداشت کر لینا آسان ہے لیکن آخرت کے عذاب کو برداشت کرنا آسان نہیں۔

آگے فرمایا (وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ) (قیامت کے دن) ظالموں کے لئے اللہ کے علاوہ کارساز نہیں ہوں گے جو ان کی مدد کر سکیں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کے لئے (گمراہی سے نکلنے کی) کوئی سبیل نہیں۔

ہدایت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے چند اصول ہیں جو ان اصولوں پر چلتا ہے وہ ہدایت یاب ہوتا ہے اور جو ان اصولوں سے روگردانی کرتا ہے وہ ہدایت یاب نہیں ہو سکتا۔
(ہم ان اصولوں کو کئی جگہ بیان کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر اسی صورت کی آیت ۴۴ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہدایت کے اصولوں کو لازم پکڑ لیجئے۔ انہی اصولوں کے ذریعہ ہدایت مل سکتی ہے۔

اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِرَبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ
يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ
مَا لَكُمۡ مِّنۡ مَّلۡجَاٍ يَّوۡمَئِذٍ
وَّمَا لَكُمۡ مِّنۡ نَّكِيۡرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنۡ
اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ
حَفِيۡظًا ؕ اِنۡ عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ
وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا
رَحۡمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ
سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

ترجمہ (اے لوگو) اپنے رب (کے احکام) کو قبول کر و قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کو اللہ کے مقابلہ میں کوئی لوٹانے والا نہیں، اس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم (گناہوں کا) انکار ہی کر سکو گے ﴿۴۷﴾ تو (اے رسول) اگر یہ روگردانی کریں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ سوائے تبلیغ کے اور کچھ نہیں اور (اے رسول) جب ہم کسی انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ (بہت) خوش ہوتا ہے اور اگر انسانوں کو ان کی بداعمالی کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے (تو ناشکری کرنے لگتے ہیں) بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۴۸﴾

معانی و مصادر (مَلْجَأٌ) لَجَأَ، یَلْجَأُ، لَجَأٌ وَلُجُوْءٌ (ف) لَجِئَ، یَلْجَأُ، لَجَأٌ (س) پناہ لینا (مَلْجَأٌ) = پناہ گاہ۔
(فَرِحَ) فَرِحَ، یَفْرَحُ، فَرَحٌ (س) خوش ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ) (اے لوگو) اپنے رب (کے احکام) کو قبول کر و قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے کبھی نہیں ٹلے گا (مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ) اس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم (اپنے گناہوں کا) انکار ہی کر سکو گے۔
اگر مجرمین اپنے گناہوں کا انکار کر بھی دیں تو ان کے اعضاء ان کو جھٹلا دیں گے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا، قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○
(حٰمٓ السجدۃ ۔ ۱۹ تا ۲۱)

اور (اے رسول) جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تو وہ (یعنی آگے والے پیچھے والوں کے انتظار میں) روک لئے جائیں گے یہاں تک کہ جب (سب) اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی جلدیں ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گی (اس موقع پر) وہ اپنی جلدوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی، وہ جواب دیں گی جس اللہ نے ہر چیز کو گویائی دی

اسی اللہ نے ہمیں بھی گویائی دی ہے (اور ہم سے گواہی دلوائی) اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور (اب) اسی کی طرف تم لوٹائے جا رہے ہو۔

آگے فرمایا (فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ) (اے رسول، اتنا سمجھانے کے بعد بھی) اگر کافر اعراض کریں (آپ کی نصیحت سے منہ موڑ لیں) تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا (ان کو راہ راست پر لانا آپ کا کام نہیں ہے) آپ کے ذمہ تو بس تبلیغ ہے اور کچھ نہیں، آپ اللہ کے احکام پہنچا دیں، اس کے علاوہ آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں) (وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ) اور (اے رسول، انسان کی بھی عجیب حالت ہے کہ) جب ہم کسی انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ (بہت) خوش ہوتا ہے اور اگر ایسے لوگوں کو ان کی بداعمالی کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو (ناشکری کرنے لگتے ہیں) بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ○

(الروم - ۳۶)

اور (اے رسول) جب ہم لوگوں کو (اپنی) رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو یہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر ان کے اعمال کے سبب ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو یہ (فوراً) ناامید ہو جاتے ہیں۔

عمل

اے لوگو، قیامت کے آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکام کو قبول کیجئے۔ قیامت کے دن آپ نہ اپنی بداعمالی کا انکار کر سکیں گے اور نہ کہیں جائے پناہ ملے گی۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ نعمت سے سرفراز فرمائے یا گناہوں کے بدلہ میں کوئی سزا دے ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتے رہیے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ
يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا
وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ
عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجمہ آسمانوں میں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطاء کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عنایت فرماتا ہے (۴۹) یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطاء فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے بے شک وہ علم والا، قدرت والا ہے (۵۰)

معانی و مصادر ذُكُوْرٌ و ذُكْرَانٌ = ذَكَرٌ کی جمع ۔ ذِكَارٌ = ذُكُوْرٌ، مذکر، نر۔
(اِنَاثٌ) اِنَاثٌ = اُنْثٰى کی جمع ۔ اَنَاثِيُّ، مؤنث، مادہ۔
(عَقِيْمٌ) عَقَمَ، يَعْقُمُ، عُقْمٌ (ن) عَقَرَ، يَعْقُرُ، عَقْرٌ (ك) عَقِرَ، يَعْقَرُ، عَقَرٌ (س) بانجھ ہونا۔

تفسیر توحید کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) آسمانوں میں اور زمین اللہ ہی کی بادشاہت ہے (يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ، يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ) وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطاء فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطاء فرماتا ہے (اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا، اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ) یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطاء فرماتا ہے اور جن کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، بے شک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے مندرجہ ذیل دلائل دیئے:۔

① اللہ تعالیٰ آسمانوں کا اور زمین کا بادشاہ ہے، کسی دوسرے کو یہ بادشاہت حاصل نہیں،

② وہ جو چاہے پیدا کر سکتا ہے، دوسرے کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے،

③ بیٹے یا بیٹیاں دینا یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں دینا یا نہ بیٹے دینا اور نہ بیٹیاں دینا یعنی بے اولاد رکھنا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی بیٹا دے سکتا ہے اور نہ بیٹی، نہ کوئی بیٹے اور بیٹیاں دے سکتا ہے اور نہ کوئی بے اولاد رکھ سکتا ہے،

④ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور ہر کام پر قدرت رکھنے والا ہے۔

مندرجہ بالا صفات صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہیں لہٰذا وہی الٰہ ہے، صرف اسی کو پکارا جا سکتا ہے اور صرف اسی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔ دوسروں میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں لہٰذا وہ الٰہ نہیں ہیں، ان کو نہ پکارا جا سکتا ہے اور نہ وہ مدد کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○
(الاعراف - ۱۹۱)

کیا وہ ایسے لوگوں کو (اللہ کا) شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○
(یونس - ۳۴)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھیے (بتاؤ) تمہارے شریکوں میں سے کون (ایسا کر سکتا) ہے کہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرے پھر (اس کو فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے، (پھر اے رسول، آپ خود ہی ان کو) بتا دیجئے کہ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی اس کو (فنا کر کے) دوبارہ پیدا کرے گا (دوسرا کوئی نہیں جو ایسا کر

سکے تو اے مشرکین بتاؤ) پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو (کیوں اللہ کی توحید کو تسلیم نہیں کرتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○
(الرعد - ۱۶)

کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے اللہ کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق بنائی ہے جس کی وجہ سے ان کو مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا (کہ کس کی بنائی ہوئی ہے)۔ آپ کہہ دیجئے (کسی نے کچھ نہیں بنایا) تمام چیزوں کا خالق اللہ ہے، وہ ایک ہے اور (سب پر) غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○
(النحل - ۱۷)

تو کیا جس نے (سب کچھ) بنایا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کر سکے (ہرگز نہیں) تو پھر کیا بات ہے کہ تم نصیحت حاصل نہیں کرتے (اور اپنے بزرگوں کو اللہ کا شریک بناتے ہو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○
(لقمٰن - ۱۰، ۱۱)

اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ تم انہیں دیکھتے ہو بے ستونوں کے پیدا کیا، اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ زمین تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اسی نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے اور (اے رسول) ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا پھر (ہم ہی نے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں اگائیں تو (اے کافرو) یہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں، اب تم مجھے بتاؤ کہ اس کے علاوہ جو (تمہارے شریک) ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ

یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ، بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا

(فاطر - ۴۰)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے بتاؤ تمہارے شریک جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے رہتے ہو (کچھ پیدا کر سکتے ہیں؛ اگر ایسا ہے تو) مجھے بتاؤ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی، یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی کوئی شرکت ہے (اور اے رسول) کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ (اپنے شرک کے سلسلہ میں) یہ اس سے سند لیتے ہیں۔ (اے رسول، ان میں سے کوئی بات نہیں ہے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ظالم ایک دوسرے سے جو وعدہ کرتے رہتے ہیں وہ محض فریب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○

(الاحقاف - ۴ و ۵)

(اے رسول، آپ ان سے) کہئے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی اشیاء میں) سے انہوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے، اگر تم سچے ہو تو (اپنے دعوے کے ثبوت میں) اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کرو یا علوم (انبیاء میں) سے کوئی اثر (پیش کرو) اور (اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں۔

الغرض پیدا کرنا، بیٹا یا بیٹی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ دوسرے یہ کام نہیں کر سکتے۔

عمل

اے لوگو، صرف اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے، صرف وہی پیدا کر سکتا ہے، صرف وہی لڑکے یا لڑکیاں دیتا ہے، دوسرے یہ کام نہیں کر سکتے لہٰذا صرف اللہ تعالیٰ ہی کو الٰہ مانیئے کسی دوسرے کو الٰہ نہ مانیئے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ
اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ
اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ
مَا يَشَآءُ، اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا
مِّنْ اَمْرِنَا، مَا كُنْتَ تَدْرِيْ
مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ
جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ
نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا، وَاِنَّكَ

لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
اَلَآ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

ترجمہ اور (اے رسول) کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے پھر وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے اس آدمی کو وحی کر دے۔ بے شک اللہ بلند و بالا، حکمت والا ہے ﴿۵۱﴾ اور (اے رسول) انہی (تین طریقوں) سے ہم نے آپ کی طرف اپنے احکام کی وحی بھیجی ہے، (اس سے پہلے) آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیسی ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے البتہ ہم نے اس کتاب کو نور بنایا ہے، اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت پر چلاتے ہیں اور (اے رسول) آپ یقیناً (لوگوں کو) سیدھا راستہ بتاتے ہیں ﴿۵۲﴾ یعنی اللہ کا راستہ جو ان تمام چیزوں کا مالک ہے جو آسمان میں ہیں اور زمین میں ہیں (اے لوگو) خبردار ہو جاؤ تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں (یعنی وہی ان کو انجام دیتا ہے) ﴿۵۳﴾

معانی و مصادر (یُوْحِیْ) اَوْحٰی، یُوْحِیْ، اِیْحَاءٌ (افعال) وحی بھیجنا۔ (وَحْیٌ: وحی، حکم الٰہی)۔
(تَدْرِیْ) دَرٰی، یَدْرِیْ، دِرَایَةٌ (ض) جاننا۔
(تَصِیْرُ) صَارَ، یَصِیْرُ، صَیْرٌ وصَیْرُوْرَةٌ ومَصِیْرٌ (ض) لوٹنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ)

اور (اے رسول) کسی آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے (بالمشافہ) بات کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا اللہ کوئی فرشتہ بھیج دے پھر وہ (اس آدمی کو) اللہ کے حکم سے جو کچھ اللہ چاہتا ہے وحی کر دے، بے شک اللہ بلند و بالا اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی انسان سے بالمشافہ گفتگو نہیں کرتا۔ اس کے گفتگو کرنے کے تین طریقے ہیں:۔

(۱) وحی کے ذریعہ، یا
(۲) پردے کے پیچھے سے، یا
(۳) کسی فرشتے کے ذریعہ۔

وحی کی پہلی اور تیسری قسم کی تشریح کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَ هُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔
(صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۲ و صحیح مسلم کتاب الفضائل باب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البرد حین یاتیہ الوحی جزء ۲ ص۲۲۹ و ص۲۳۳ وللفظ للبخاری)

وحی کبھی تو اس طرح آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت گذرتی ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے چلی جاتی ہے اور فرشتہ نے جو کچھ کہا ہوتا ہے میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ مرد کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے، وہ مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کا کہا ہوا یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ سخت سردی کے دن آپ پر وحی اترتی پھر موقوف ہو جاتی اور آپ کی پیشانی سے پسینہ بہتا ہوتا تھا۔

وحی کی پہلی قسم کے سلسلہ میں حضرت عبادہ بن الصامت فرماتے ہیں:۔

كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ كَذَالِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نُكِسَ رَاْسَهٗ وَنَكَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ اس کی شدت محسوس کرتے تھے اور آپ کے چہرے کی رنگت بدل جاتی تھی، نزول وحی کے وقت آپ اپنا سر جھکا دیا کرتے تھے اور صحابہ بھی اپنے سر جھکا دیا کرتے تھے۔ پھر جب اس کی تلاوت ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر بلند کر لیا

رَفَعَ رَأْسَهٗ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البرد وحین یاتیہ الوحی جزء ۲ ص ۲۳۰)

کرتے تھے۔

حضرت صفوان بن یعلیٰؓ بن امیہ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ یَعْلٰی کَانَ یَقُوْلُ لَیْتَنِیْ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یُنْزَلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فَلَمَّا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَۃِ عَلَیْہِ ثَوْبٌ قَدْ اَظَلَّ عَلَیْہِ وَمَعَہٗ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِیْ جُبَّۃٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِیْبٍ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَۃً فَجَاءَہُ الْوَحْیُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰی یَعْلٰی اَنْ تَعَالَ فَجَاءَ یَعْلٰی فَاَدْخَلَ رَأْسَہٗ فَاِذَا ھُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْہِ یَغِطُّ کَذٰلِکَ سَاعَۃً ثُمَّ سُرِّیَ عَنْہُ فَقَالَ اَیْنَ الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ عَنِ الْعُمْرَۃِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِیْءَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِکَ فَاغْسِلْہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّۃُ فَانْزِعْھَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ کَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب نزول القرآن بلسان قریش جزء ۶ ص ۲۲۵)

(میرے والد) یعلیٰ ہمیشہ کہا کرتے تھے کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے۔ سائے کے لئے ایک کپڑے کا سایہ آپ پر کر دیا گیا تھا آپ کے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص خوشبو میں مہکتا ہوا آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول آپ اس شخص کے بارے میں جس نے خوشبو لگا ہوا جبہ پہن کر احرام باندھا ہو کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر کچھ دیر سوچتے رہے۔ اتنے میں آپ پر وحی آنا شروع ہوئی۔ حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارے سے بلایا وہ آئے اور کپڑے کے اندر (جو آپ پر تنا ہوا تھا) سر ڈال کر دیکھنے لگے کیا دیکھتے ہیں آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور خراٹے کی سی آواز نکل رہی ہے تھوڑی دیر تک یہی حال رہا۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا جو مجھ سے عمرہ کے متعلق مسئلہ پوچھ رہا تھا۔ لوگ اس شخص کو ڈھونڈ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپ نے فرمایا تم ایسا کرو خوشبو جو تمہارے بدن میں لگی ہوئی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبہ کو اتار دو پھر تم عمرے میں اسی طرح

کروں جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

الغرض پہلی قسم کی وحی جب آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑی سخت ہوتی تھی، آپ ایک قسم کا کرب محسوس کرتے تھے، چہرے کی رنگت سرخ ہو جاتی تھی، سخت سردی میں آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

دوسری قسم کی وحی وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ پردے کے پیچھے سے بات کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پردے کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی قولہ علیہ السلام ان اللہ لاینام وفی قولہ حجابہ النور جزء اول ص۹۰)

بے شک اللہ عزوجل نہیں سوتا اور سونا اس کے شایانِ شان کبھی نہیں۔ وہ ترازو کو (کبھی) نیچا کر دیتا ہے اور (کبھی) اونچا کر دیتا ہے۔ اس کی طرف رات کے عمل دن کے عمل سے پہلے بلند کئے جاتے ہیں اور دن کے عمل رات کے عمل سے پہلے بلند کئے جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور ہے۔ اگر اللہ اس کو کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں جہاں تک اس کی مخلوق کی نظر جاتی ہے مخلوق کو جلا دیں۔

معراج کا حال بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ

پھر (جبریل) مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ میں ایک بلند ہموار مقام پر پہنچا۔ وہاں میں قلم چلنے کی آواز سن رہا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر لوٹا جب موسیٰ کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا اللہ نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں۔ انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس لوٹ جاؤ کیونکہ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ جبریل مجھے واپس لے گئے۔ اللہ نے کچھ نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ کچھ نمازیں معاف کر دیں۔ انہوں نے کہا اپنے رب کے

إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ (صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب فرضت الصلوٰۃ فی الاسراء جزء اول ص۹۷ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۱ ص۸۴)

پاس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹا پھر اللہ نے کچھ نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس لوٹ جاؤ۔ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر میں لوٹا آخر اللہ نے فرمایا وہ پانچ نمازیں ہیں اور (بلحاظ ثواب) پچاس ہی ہیں۔ میرے پاس بات نہیں بدلتی۔ پھر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس لوٹ جاؤ۔ میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ انہوں نے مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا۔ اس کو مختلف قسم کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ میں نہیں جانتا وہ کیا تھے۔ پھر مجھے جنت میں لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں موتیوں کے ہار ہیں اور وہاں کی مٹی مشک ہے۔

مندرجہ بالا حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ معراج میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پردے کے پیچھے سے گفتگو فرمائی تھی۔

آگے فرمایا (اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ) سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان بہت بلند و بالا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے بالمشافہ گفتگو نہیں کرتا اور کیوں نہیں کرتا اس میں اس کی حکمت ہے۔ اس کے تمام کام حکمت کے ساتھ ہوتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا) اور (اے رسول) اسی طرح (یعنی انہی تین طریقوں سے) ہم نے آپ کی طرف اپنے احکام کی وحی بھیجی ہے (مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ) (اس سے پہلے) آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب (الٰہی) کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے (یہ تو ہمارا فضل ہے کہ ہم نے آپ کو رسالت دی اور ایک کتاب بھیج کر آپ کو کتاب اور ایمان سے روشناس کرایا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ — اور (اے رسول) آپ کو تو توقع نہیں تھی کہ

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۔
(القصص ۔ ۸۶)

آپ کی طرف کتاب اتاری جائے گی، مگر یہ آپ کے رب کی رحمت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ، وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○
(النسآء ۔ ۱۱۳)

اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو ایسی ایسی باتوں کی تعلیم دی ہے جن کو (پہلے) آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر تو اللہ کا بڑا فضل ہے۔

آگے فرمایا (وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا) اور (یہی نہیں) ہم نے اس کتاب کو نور (ہدایت) بنایا ہے، اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں (اور سیدھا راستہ بتاتے ہیں) (وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) اور (اے رسول) آپ بھی سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں (صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ، اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ) یعنی (اس) اللہ کے (راستہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں) جو ان تمام چیزوں کا مالک ہے جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں (اے لوگو) خبردار ہو جاؤ تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں (یعنی تمام کام وہی کرتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں ان کا انجام ہوتا ہے)۔

نظامِ کائنات ہو یا انسانوں کے عمل غرض یہ کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیّت کے مطابق ہوتا ہے اسی طرح ہر کام کا انجام بھی اسی کی مشیّت کے مطابق ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ، وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○
(الانفال ۔ ۴۴)

اور (اے ایمان والو، وہ وقت بھی یاد کرو) جب (میدانِ جنگ میں) تم ایک دوسرے کے مقابل آ گئے تو اللہ نے کافروں کو تمہاری نگاہوں میں کم کر کے دکھایا اور ان کی نگاہوں میں تم کو کم کر کے دکھایا تاکہ (ہر فریق لڑائی میں کود پڑے اور جنگ سے پہلوتہی کرنے کا ذرا سا بھی خیال دل میں نہ لائے اور) اللہ کو جو کام کرنا تھا اسے کر ڈالے اور (اللہ جس کام کا فیصلہ کرتا ہے اسے کر گذرتا ہے) تمام کام اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ، وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ○

(الحج ۔ ۴۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کو استحکام وغلبہ عطاء فرمائیں تو یہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیک بات کا حکم دیں اور بری بات سے روکیں اور (اپنے تمام کاموں کے نتیجہ کو اللہ پر چھوڑ دیں اس لئے کہ) تمام کاموں کا انجام (تو بس) اللہ کے اختیار میں ہے۔

عمل

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا راستہ بتا دیا ہے، اسی راستہ کو اختیار کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ زخرف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾
اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ
تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ
لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضۡرِبُ
عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ صَفۡحًا اَنۡ کُنۡتُمۡ
قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ﴿۵﴾ وَکَمۡ اَرۡسَلۡنَا

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝٦ وَمَا يَاْتِيْهِمْ
مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى
مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨

ترجمہ حٰمٓ (۱) اِس روشن کتاب کی قسم (۲) ہم نے اس کتاب کو (یعنی) قرآن کو عربی (زبان میں) نازل) کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو (۳) اور (اے لوگو) یہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں بلند پایہ اور باحکمت (کتاب کی حیثیت سے لکھا ہوا موجود) ہے (۴) اور (اے لوگو) اس وجہ سے کہ تم (سرکشی میں) حد سے بڑھ گئے ہو کیا ہم تم سے روگردانی کرکے تمہیں نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے (۵) اور (اے لوگو) ہم نے اگلے لوگوں میں کتنے ہی نبی بھیجے (۶) جب کبھی کوئی نبی ان کے پاس آتا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے (۷) پھر ہم نے ان کو جو ان (کفار مکہ) سے بھی زیادہ قوت والے تھے ہلاک کر ڈالا، تو ان اگلے لوگوں کا (جو) انجام (ہوا وہ) گذر ہی چکا ہے (اور جو اب بعد والوں کے لئے عبرت بنا ہوا ہے) (۸)

معانی و مصادر (نَضْرِبُ) ضَرَبَ، يَضْرِبُ، ضَرْبٌ، (ض) مارنا، سکہ بنانا (عَنْ کے ساتھ) روگردانی کرنا۔

(صَفْحًا) صَفَحَ، يَصْفَحُ، صَفْحٌ (ف) گناہ سے اعراض کرنا، روگردانی کرنا اور چھوڑ دینا۔

(بَطْشًا) بَطَشَ، يَبْطِشُ، بَطْشٌ (ض) قوت سے پکڑنا۔

(مَثَلٌ) مَثَلَ، يَمْثُلُ، مُثُوْلٌ (ن) مثل ہونا (مَثَلٌ = عبرت، حجت نظیر، کہانی، بات)۔

تفسیر (حٰمٓ، وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ) اس روشن کتاب کی قسم (اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ) ہم نے اس (کتاب) کو (یعنی) قرآن کو عربی (زبان میں

نازل) کیا ہے تاکہ تم اس کو سمجھ سکو۔
اگر قرآن مجید عربی زبان میں نہ ہوتا تو اہل عرب بہانا بناتے کہ ہم اسے کیسے سمجھیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۝
(حٰمٓ السجدۃ ۔ ۴۴)

اور (اے رسول) اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں (نازل) کرتے تو یہ لوگ ضرور کہتے کہ اس کی آیتوں کو علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا گیا، کیا قرآن تو عجمی اور مخاطب عربی۔

قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کرنے کی مصلحت کو بیان کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
(حٰمٓ السجدۃ ۔ ۱تا۳)

حٰمٓ۔ (یہ کتاب) رحمٰن ورحیم (اللہ) کی طرف سے نازل ہوئی ہے (یہ ایک ایسی) کتاب (ہے) جس کی آیتیں علیحدہ علیحدہ کردی گئی ہیں (تا کہ سمجھنے میں الجھن نہ ہو) مزید برآں یہ کتاب یعنی) قرآن ان لوگوں (کی ہدایت) کے لئے جو علم (وفہم) رکھتے ہیں عربی زبان میں (اتارا گیا) ہے۔

آگے فرمایا (وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ) اور (اے لوگو) یہ (قرآن) ہمارے پاس لوح محفوظ میں بلند پایہ اور باحکمت (کتاب کی حیثیت سے لکھا ہوا) ہے (یعنی قرآن مجید بہت بلند مرتبہ اور بہت حکمت والی کتاب ہے)۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝
(والسمآء ذات البروج ۔ ۲۰ و ۲۱)

(اور اے کافرو، یہ کلام بناوٹی نہیں ہے) بلکہ یہ تو بزرگی والا قرآن ہے جو لوح محفوظ میں (مکتوب) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

(اور اے لوگو) میں تاروں کی منزلوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ (بہت) بڑی قسم ہے یہ بڑا باعزت قرآن ہے جو پوشیدہ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (مکتوب ہے)

الْعٰلَمِیْنَ ()

(اذ وقعت الواقعۃ ۔ ۷۵ تا ۸۰)

اس کو صرف پاک لوگ ہاتھ لگاتے ہیں، یہ رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے۔

آگے فرمایا (اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ) اور (اے لوگو) اس وجہ سے کہ تم (سرکشی میں) حد سے بڑھ گئے ہو کیا ہم تم سے روگردانی کر کے تمہیں نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے (نہیں ہم ایسا نہیں کریں گے، ہم تمہیں برابر نصیحت کرتے رہیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ()

(واللیل اذا یغشٰی ۔ ۱۲)

راہ بتانا ہمارے ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ()

(مریم ۔ ۹۷)

تو (اے رسول) ہم نے آپ کی زبان میں اس (قرآن) کو اس لئے آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ آپ متقیوں کو خوشخبری سنائیں اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائیں۔

الغرض یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا رحم وکرم ہے لوگ خواہ کتنی ہی سرکشی کریں وہ ان کو نصیحت کرنا نہیں چھوڑتا۔ ان کو دوزخ سے بچانے کا پورا اہتمام فرماتا ہے۔ بدبخت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے اس رحم وکرم سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور دوزخ میں جانا پسند کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○

(سبح اسم ربك الاعلیٰ ۔ ۹ تا ۱۲)

تو (اے رسول) اگر نصیحت نفع دے تو نصیحت کرتے رہیئے، جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت مان لے گا اور (جو) بدبخت (ہے وہ) اس سے گریز کرے گا اور (قیامت کے دن) بڑی آگ میں داخل ہوگا۔

آگے فرمایا (وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ) اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجے (ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا اور اپنی حجت تمام کر دی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ، وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ (النسآء ۔ ۱۶۵)

(تمام) رسولوں کو (اللہ نے) خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تاکہ رسولوں کے (بھیجنے کے) بعد لوگوں کے لئے اللہ پر کوئی

حجت باقی نہ رہے، اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

افسوس ہے کافروں پر کہ وہ پھر بھی ایمان نہیں لائے (وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ) اور جب کبھی ان کے پاس کوئی نبی آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ (یٰسٓ - ۳۰)

بندوں پر افسوس ہے کہ جب (کبھی) ان کے پاس رسول آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

آگے فرمایا (فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ) (جب کافر کسی طرح ایمان نہیں لائے اور نبیوں کا مذاق اڑاتے رہے) تو ہم نے ان (لوگوں) کو جو ان (کفار مکہ) سے بھی زیادہ قوت والے تھے ہلاک کر ڈالا اور اگلے لوگوں کے یہ حالات گذر چکے ہیں (کون انہیں نہیں جانتا لیکن افسوس ہے کہ بعد والے ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ، كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ (المؤمن - ۸۲، ۸۳)

(اور اے رسول) کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں، وہ ان سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت اور زمین میں آثار کے لحاظ سے بھی (ان سے) زیادہ مضبوط تھے لیکن جو عمل انہوں نے کئے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے۔ پھر جب ان کے رسول کھلے دلائل کے ساتھ ان کے پاس پہنچے تو جو علم ان کے پاس تھا اس پر اترانے لگے، الغرض جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس (عذاب) نے انہیں (چاروں طرف سے) گھیر لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَ

کیا اس کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اللہ نے اس سے پہلے کئی امتوں کو جو قوت کے لحاظ سے اس سے

اَكْثَرُ جَمْعًا۔
(القصص۔ ۷۸)

زیادہ مضبوط اور جمع (پونجی اور جمعیت) کے لحاظ سے اس سے زیادہ (بہتر حالت میں) تھیں ہلاک کر ڈالا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ○
(سبا۔ ۴۶)

اور (اے رسول) ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (اپنے رسولوں کی) تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا یہ تو اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے، انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا (جب وہ باوجود دس گنا طاقت کے اپنے کو عذاب سے نہیں بچا سکے تو یہ اپنے کو کیا بچائیں گے)

الغرض ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے اور کفار کو دھمکی دی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دی گئی کہ آپ کا جو مذاق اڑایا جا رہا ہے یہ کوئی انوکھی بات نہیں، پہلے نبیوں کا بھی اسی طرح مذاق اڑایا جاتا رہا ہے۔

کفار کو دھمکی یہ دی گئی ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو ان کو اسی طرح نیست و نابود کر دیا جائے گا جس طرح گذشتہ امتیں ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔ وہ امتیں ان کفار سے زیادہ قوت والی تھیں لیکن ان کی قوت ان کے کچھ کام نہ آئی اور وہ صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں۔ کفار مکہ کو چاہیئے کہ ان واقعات سے عبرت حاصل کریں اور اپنے کو عذاب الٰہی سے بچائیں۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور اپنا ہدایت نامہ بھیج دیا ہے اب یہ آپ کا فرض ہے کہ اس ہدایت نامہ کے مطابق چل کر اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے بچائیں۔

اے لوگو، گذشتہ امتوں کا انجام آپ کے سامنے ہے۔ آپ اس سے عبرت حاصل کیجیئے اور ایمان لے آئیے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ
الْعَلِيْمُ ۝٩ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْأَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا
سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠ وَالَّذِيْ
نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ
فَأَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا، كَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ۝١١ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْأَزْوَاجَ
كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ

الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا
عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ
رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ
تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّا
اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ کہیں گے کہ ان (سب) کو (اللہ) غالب اور علم والے نے پیدا کیا ﴿۹﴾ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم ان پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ سکو ﴿۱۰﴾ اور جس نے بادل سے ایک اندازے کے مطابق پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کر دیا، اسی طرح (اے لوگو، تم سب اپنی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ اور جس نے ہر قسم کی اشیاء پیدا کیں اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو ﴿۱۲﴾ تاکہ تم ان کی پیٹھ پر (اطمینان سے) بیٹھ جاؤ پھر جب تم ان پر (اطمینان سے) بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور اس طرح کہو: پاک ہے (وہ ذات) جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ورنہ ہم تو اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے ﴿۱۳﴾ اور بے شک ہم (ایک دن) ضرور اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں ﴿۱۴﴾

معانی و مصادر

(اَنْشَرْنَا) اَنْشَرَ، یُنْشِرُ، اِنْشَارٌ (افعال) زندہ کرنا۔
(مَهْدًا) مَهَدَ، یَمْهَدُ، مَهْدٌ (ف) بچھانا۔
(قَدَرَ) قَدَرَ، یَقْدُرُ، قَدْرٌ وقَدَرٌ (ن وض) کسی چیز کا دوسری چیز سے اندازہ کرنا (قَدَرٌ: اندازہ)۔
(تَرْكَبُوْنَ) رَكِبَ، یَرْكَبُ، رُكُوْبٌ ومَرْكَبٌ (س) سوار ہونا۔
(اسْتَوٰى) اِسْتَوٰى، یَسْتَوِیْ، اِسْتِوَاءٌ (افتعال) قرار پکڑنا۔
(مُقْرِنِيْنَ) اَقْرَنَ، یُقْرِنُ، اِقْرَانٌ (افعال) دو چیزوں کو جمع کرنا، قابو پانا۔

تفسیر

شرک کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ) اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہی کہیں گے کہ ان (سب کو) اللہ غالب اور علم (و حکمت) والے نے پیدا کیا ہے (اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنا دئے تاکہ تم (ان کے ذریعہ) منزل مقصود پر پہنچ سکو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ، قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ، قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ، عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○
(الزمر۔ ۳۹)

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے (تو اے رسول، پھر آپ ان سے) پوچھیے بتاؤ اگر اللہ مجھے تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا جن (معبودوں) کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ اللہ کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھے رحمت سے نوازنا چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، (میرا اسی پر بھروسہ ہے) اور (صحیح معنوں میں) بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ

الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ، قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
(لقمٰن۔ ۲۵)

آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ (اے رسول) آپ کہئے کہ سب تعریف اللہ کے لئے لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے۔

زمین میں راستے بنا دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○
(النحل۔ ۱۵)

اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑ دئے تاکہ زمین تمہیں لے کر کہیں جھک نہ جائے، اسی نے نہریں (جاری کر دیں) اور اسی نے راستے (بنا دئے) تاکہ تم ان پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً، فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ○
(طٰہٰ۔ ۵۳)

(وہی ہے) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا تمہارے لئے زمین میں (چلنے کے لئے) راستے بنائے اور بادل سے پانی برسایا، پھر اس سے انواع و اقسام کی مختلف نباتات اگائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○
(الانبیاء۔ ۳۱)

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ زمین ان کو لے کر ڈگمگا نہ جائے اور ہم نے ان پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ منزل مقصود پر پہنچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ (نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے کہا)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ○ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ○
(نوح۔ ۱۹، ۲۰)

اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو (پھرو)۔

آگے فرمایا (وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا، كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ)
اور جس نے بادل سے ایک اندازے کے مطابق پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کر دیا، اسی طرح (اے لوگو) تم (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے نباتات کو زمین سے نکالا اسی طرح اللہ تعالیٰ زمین سے انسانوں کو نکالے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا، اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
(الروم ۔ ۵۰)

تو (اے رسول) اللہ کی رحمت کے آثار کو دیکھئے کس طرح اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، بے شک اللہ (اسی طرح) مُردوں کو بھی زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا، كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ○
(قٓ ۔ ۹ تا ۱۱)

اور ہم ہی بادل سے برکت والا پانی برساتے ہیں، پھر اس سے باغ اور کھیتی کا غلہ اگاتے ہیں اور لمبی لمبی کھجوریں بھی (اگاتے ہیں) جن کا خوشہ تہ بہ تہ ہوتا ہے۔ (یہ سب کچھ ہم) بندوں کو رزق فراہم کرنے کے لئے (اگاتے ہیں) اور ہم ہی اس پانی کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں (جس طرح درخت اور پودے پانی برستے ہی زمین سے نکل پڑتے ہیں) اسی طرح (قیامت کے روز مُردے) نکل پڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ، حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ، فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ، كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○
(الاعراف ۔ ۵۷)

وہی ہے جو اپنی رحمت یعنی بارش سے پہلے (بارش کی آمد کی) خوشخبری دینے کے لئے ہواؤں کو بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ (پانی سے بھرے ہوئے) بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی مُردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر ہم اس (بادل) سے پانی برساتے ہیں، پھر (اس پانی) کے ذریعہ ہم (زمین سے) ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں، اسی طرح ہم (قیامت کے دن زمین سے تمام) مردوں کو نکالیں گے، (ہم اس مثال کے ذریعہ تمہیں سمجھا رہے ہیں) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

آگے فرمایا (وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ)

(وہی ہے) جس نے ہر قسم کی اشیاء پیدا کیں اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو (لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ) (پھر ان کو تمہارے قابو میں کر دیا) تاکہ تم ان کے پیٹھوں پر (اطمینان سے) بیٹھ سکو پھر جب تم ان (میں سے کسی سواری) پر (اطمینان سے) بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو (اس کا احسان مانو، اس کا شکر ادا کرو) اور (اس طرح) کہو پاک ہے وہ (ذات) جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ورنہ ہم تو اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے (وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) اور بے شک ہم کو (ایک دن) ضرور اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اور ان نعمتوں کا حساب دینا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○
(الھٰکم التکاثر - ۸)

پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ تم نے کہاں تک ان کا شکر ادا کیا)۔

سواریوں کا احسان جتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ، وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
(النحل - ۸)

اور (اے لوگو) اسی نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہوا کرو اور وہ تمہارے لئے باعث زیب و زینت بھی ہوں (ان کے علاوہ) وہ (اور بھی بہت سی چیزیں) پیدا کرتا رہتا ہے جن کو تم جانتے بھی نہیں۔

کشتیوں کا احسان جتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
(النحل - ۱۴)

اور (اے رسول) آپ دیکھتے ہیں کہ کشتیاں (کس طرح) پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں (یہ اس کی قدرت کی کتنی زبردست نشانی ہے) اور (اے لوگو، اس نے سمندر کو اس لئے بھی مسخر کیا ہے تاکہ تم (کشتیوں میں بیٹھ کر، سفر کرو اور تجارت کے ذریعہ) اللہ کا فضل تلاش کرو اور (اے لوگو، یہ تمام نعمتیں اس نے تم کو اس لئے دی ہیں) تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو (اور اس کے احکام پر چلتے رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ۔
(ابراھیم۔ ۳۲)

اسی نے تمہارے لئے جہازوں کو مسخّر کر دیا تاکہ وہ سمندر میں اللہ کے حکم سے (تمہاری مطلوبہ سمت کی طرف) چلتے رہیں، اسی نے دریاؤں کو بھی تمہارے لئے مسخّر کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ، إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ (بنی اسرآءیل - ۶۶)

(اے لوگو) تمہارا رب تو وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو، وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ○ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللّٰهِ تُنْكِرُونَ ○
(حٰمٓ المؤمن - ۷۹ تا ۸۱)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے تاکہ ان میں سے بعض چوپایوں پر تم سوار ہو اور (اللہ ہی ہے جس نے) بعض چوپائے ایسے بنائے جن کو تم کھاتے ہو۔ مزید برآں ان چوپایوں میں تمہارے لئے اور بھی فائدے ہیں اور (اے لوگو، ان چوپایوں کی تخلیق کا ایک مقصد یہ بھی ہے) کہ ان پر سوار ہو کر تم ان ضروریات کی تکمیل کے لئے جن کی تکمیل کا ارادہ تمہارے دلوں میں ہو (مقررہ مقام پر) پہنچ سکو اور (اے لوگو، یہ ایک حقیقت ہے جس کا تمہیں بھی علم ہے کہ) تم ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور (اے لوگو) اللہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے تو (اب) تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔

الغرض یہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں تاکہ انسان ان نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے والے کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان نعمتوں کا پیدا کرنے والا کوئی نہیں لہٰذا نہ وہ الٰہ ہو سکتے ہیں اور نہ وہ ان نعمتوں کے سلسلہ میں شکریہ کے مستحق ہیں۔

عمل

اے لوگو، آسمان اور زمین، بارش اور نباتات، راستے اور چوپائے وغیرہ سب اللہ تعالےٰ کے

پیدا کئے ہوئے ہیں لہذا ان نعمتوں کے سلسلہ میں صرف اسی کا شکر ادا کیجئے، صرف اسی کو الٰہ سمجھیے۔
اے ایمان والو، جب آپ سواری پر بیٹھیں تو یہ دعا پڑھا کیجئے،

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

ترجمہ۔ پاک ہے وہ (ذات) جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخّر کر دیا ورنہ ہم تو ان کو مسخّر نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم (ایک دن) ضرور اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

سواری کے آداب

① سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہیئے۔ سوار ہونے کے بعد الحمد للہ کہیئے۔
پھر یہ دعاء پڑھے:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

ترجمہ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخّر کر دیا ورنہ ہم تو اس کو مسخّر نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔
پھر یہ دعاء پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ تو پاک ہے، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو مجھے معاف کر دے کیونکہ گناہوں کا معاف کرنے والا سوا تیرے کوئی نہیں۔
علی بن ربیعہ کہتے ہیں:۔

شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَ إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات باب ما جاء ما یقول اذا رکب دابۃ وصححہ جزء ۲ ص ۱۹۹)

میں حضرت علی کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا تاکہ آپ سواری کریں پھر جب انہوں نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھ گئے تو الحمد للہ کہا پھر سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پڑھا یعنی پاک ہے وہ رب جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ورنہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا پھر اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سُبْحَانَكَ إِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ یعنی اے اللہ تو پاک ہے بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں پھر حضرت علی ہنسے۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کیوں ہنسے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے ایسا ہی کیا جیسا میں نے کیا پھر آپ ہنسے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا بے شک تمہارا رب بندے کے اس قول کو پسند کرتا ہے جب وہ کہتا ہے اے میرے رب میرے گناہ کو بخش دے بیشک تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

(۲) بے ضرورت سواری پر نہ بیٹھا رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ

اپنے جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ (کہ بلا ضرورت ان پر بیٹھے رہو) اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لئے تمہارے تابع کیا ہے کہ وہ تم کو ایک شہر سے

الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَتَكُمْ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الوقوف علی الدابۃ جزء اول ص۳۵۱ سندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء اول ص۳)

دوسرے شہر پہنچائیں جہاں تم بغیر تکلیف اٹھائے نہیں پہنچ سکتے تھے۔ اس نے زمین کو تمہارے لئے بنایا ہے تاکہ تم اس پر اپنی ضرورت پوری کر سکو (یعنی زمین پر بیٹھو اور زمین پر اپنے دوسرے کام انجام دو)

(۳) سفر میں مقررہ منازل سے آگے جاکر نہ ٹھہرے (اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی سرعۃ السیر جزء اول ص۳۵۱ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)۔

منزل سے آگے جاکر نہ ٹھہرو (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو)

(۴) راستہ میں جب کہیں اترے تو نوافل پڑھنے سے پہلے سواری کی کاٹھی وغیرہ کھول دے، دیر نہ لگائے۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں:۔

كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب ما یؤمر من القیام علی الدواب والبہائم جزء اول ص۳۵۲ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص۱۱۲۶)

جب ہم منزل میں اترتے تو نفل نماز نہ پڑھتے جب تک کاٹھی کو اونٹوں پر سے اتار نہ دیتے۔

(۵) سرسبزی کے زمانہ میں سواری کو چرنے کا موقع دے۔ قحط سالی کے زمانے میں سفر کو جلدی طے کرے (تاکہ جانور کو وقت پر چارہ مل سکے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر جزء ۲ ص۱۶۳)

جب تم سرسبزی کے زمانے میں سفر کرو تو اونٹوں کو چرنے کے لئے چھوڑ دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو (اس علاقہ سے) جلدی گذر جاؤ اور جب رات کو تم کسی منزل میں اترو تو راستے سے ہٹ کر اترو کیونکہ رات کے وقت شیر (وغیرہ راستہ پر نکل) آتے ہیں۔

⑥ سواری پر آگے بیٹھنے کا حق دار سواری کا مالک ہے۔ اگر وہ اجازت دے تو دوسرا آدمی آگے بیٹھ سکتا ہے۔

حضرت ابوبریدہؓ فرماتے ہیں :۔

بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ جَاءَ الرَّجُلُ وَمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّيْ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب رب الدابۃ احق بصدر جزء اول ص۳۵۲ وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۲ ص۵۲۱)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گدھے پر سوار ہو کر آیا وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول آپ سوار ہو جائیے اور خود پیچھے سرک گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں تو اپنے جانور پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ اگر تو یہ جگہ مجھے دیدے تو پھر میں آگے بیٹھوں گا۔ وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول یہ جگہ میں نے آپ کو دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے۔

⑦ سواری پر اس وقت بیٹھے جب وہ تندرست ہو اور اس پر سے اس وقت اتر جائے جب وہ تندرست ہو، اس پر اتنی دیر تک سواری نہ کرے کہ وہ بیمار ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِرْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَدَعُوْهَا سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِيَّ (رواہ الحاکم۔ المستدرک جزء اول ص۲۴۴۔ سندہ صحیح الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء اول ص۲۹)

ان چوپایوں پر اس حالت میں سواری کرو کہ وہ تندرست ہوں اور ان کو اس حالت میں چھوڑ دو کہ وہ تندرست ہوں ان کو کرسیاں نہ بناؤ (یعنی ان پر زیادہ عرصہ بیٹھ کر ان کو بیمار نہ کر ڈالو)

وَجَعَلُوا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾
اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ
اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿١٦﴾ وَاِذَا بُشِّرَ
اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ
مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ
كَظِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِى
الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى الْخِصَامِ غَيْرُ
مُبِيْنٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ
اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا
لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا
لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ هُمْ
اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾
بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى
اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ
مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى
اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾
قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا
وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ، قَالُوْٓا
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ان لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اللہ کی اولاد قرار دے رکھا ہے، بے شک انسان صریح ناشکرا ہے ⑮ (اے مشرکین) کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں لیں اور بیٹوں کو تمہارے لئے مختص کر دیا ⑯ اور (اے رسول ان کا تو یہ حال ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی نسبت وہ رحمٰن کی طرف کرتے ہیں تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ (غم و غصہ میں) گھٹ کر رہ جاتا ہے ⑰ کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت اپنے مطلب کو واضح نہ کر سکے (اللہ کی بیٹی ہو سکتی ہے) ⑱ اور (اے رسول) انہوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورت بنا دیا، کیا یہ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے (اگر یہ گواہی دیں تو) ان کی گواہی کو لکھ لیا جائے گا اور (پھر قیامت کے دن) ان سے سوال ہو گا ⑲ اور (اے رسول یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (معبودان باطل) کی پرستش نہ کرتے، انہیں اس بات کا علم تو ہے نہیں محض ظن و تخمین سے بات کر رہے ہیں ⑳ کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی جس کو یہ بطور سند پیش کرتے ہیں ㉑ نہیں بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک راستہ پر پایا اور ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ㉒ اور (اے رسول) آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں بھی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک راستہ پر پایا اور ہم ان ہی کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہیں ㉓ (رسول نے) کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسی چیزیں لے کر آیا ہوں جو اس راستہ کے مقابلہ میں جس راستہ پر تم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا صحیح راستہ بتاتی ہو پھر بھی تم باپ دادا کے راستے ہی پر چلتے رہو گے۔ وہ کہنے لگے جو چیز دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے ㉔ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا تو (اے رسول) آپ دیکھ لیجئے کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ㉕

معانی و مصادر

(اَصْفٰی) اَصْفٰی، یُصْفِیْ، اِصْفَاءٌ (افعال) مختص کر دینا، راضی کرنا۔
(یُنَشَّؤُا) نَشَأَ، یُنْشِؤُا، تَنْشِئَةٌ (باب تفعیل) پرورش کرنا۔
(حِلْیَةٌ) حَلِیَ، یَحْلٰی، حَلْیٌ (س) زیور پہننا۔
(اِنَاثٌ) اِنَاثٌ = اُنْثٰی کی جمع، مادہ۔
(اُمَّةٍ) اَمَّ، یَؤُمُّ، اَمٌّ و اِمَامَةٌ و اِمَامٌ (ن) آگے ہونا (اُمَّةٌ = راستہ، طریق، جماعت وقت)۔

تفسیر

کفار مکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے (وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ) اور (اے رسول) ان لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اللہ کا لخت (جگر یعنی اللہ کی اولاد) قرار دے رکھا ہے، بے شک انسان بڑا اور کھلا ناشکرا ہے۔

گذشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا تذکرہ فرمایا ۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انسان اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا، اسی کے گن گاتا اور اس کی توحید پر مضبوطی سے جم جاتا لیکن ہوا اس کے برعکس یعنی انسان نے بجائے اس کی توحید کو تسلیم کرنے کے اس کے ساتھ شرک کیا، اس کے بندوں کو اس کی اولاد قرار دیا اور اس کو غصہ دلایا ۔ شکر ادا کرنے کے بجائے اس کی ناشکری کی ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ○ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ○ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ○ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ○

(مریم ۔ ۸۸ تا ۹۲)

اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے ۔ (آپ ان سے کہئے کہ) یہ تو تم بہت بری بات (زبان پر) لاتے ہو (یہ تو اتنی بری بات ہے کہ) اس (کی وجہ) سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں (یعنی محض اس وجہ سے) کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹا تجویز کیا حالانکہ رحمٰن کے شایان شان نہیں کہ (کسی کو) بیٹا بنائے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِآبَائِهِمْ، كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ، إِنْ يَّقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ○

(الکہف ۔ ۴، ۵)

اور (اللہ نے یہ کتاب اس لئے بھی صاف اور واضح بنائی ہے تاکہ) اللہ ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے ۔ اس معاملہ میں نہ ان کو خود کو علم ہے اور نہ ان کے آباء و اجداد کو علم تھا، بہت بڑی بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے، وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں (سراسر) جھوٹ ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ○

(الحج ۔ ۳۱)

اور جو شخص اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر یا تو اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا اس کو کسی دور دراز مقام پر لے جا کر ڈال دے ۔

آگے فرمایا (أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَّأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ) اور (اے مشرکین)

کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں لیں اور بیٹوں کو تمہارے لئے مختص کر دیا۔

مشرکین مکہ کی یہ بات بڑی ہی عجیب تھی کہ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں پسند کرتے تھے (وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ) حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خبر دی جاتی ہے جس کو وہ رحمٰن کی طرف منسوب کرتے ہیں (یعنی جب اس کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے) تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ (غم و غصہ میں) گھٹ کر رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ، اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ، اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○

(النحل۔ ۵۷ تا ۵۹)

اور (اے رسول) یہ لوگ اللہ کے لئے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں حالانکہ وہ (اولاد سے) مبرّا و منزّہ ہے اور اپنے لئے (بیٹے) پسند کرتے ہیں جن (کی پیدائش) کا انہیں ارمان ہوتا ہے (بیٹیوں کی پیدائش کے سلسلہ میں تو ان کا یہ حال ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کی پیدائش) کی خبر دی جاتی ہے تو (رنج و غم سے) اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور (غم و غصہ سے وہ اندر ہی اندر) گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ جس برائی کی اسے خبر دی جاتی ہے اس برائی کی وجہ سے وہ (اپنی) قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے (دل میں سوچتا ہے کہ) آیا وہ اس کو ذلت کو برداشت کر کے اس کو زندہ رہنے دے یا اس کو زمین میں (زندہ) دفن کر دے۔ خبردار (اس لحاظ سے تو اللہ کے لئے لڑکیاں اور اپنے لئے لڑکے تجویز کرنے کا) جو فیصلہ یہ کرتے ہیں وہ بہت برا فیصلہ ہے۔

کفارِ مکہ بیٹی کی پیدائش کو بہت برا سمجھتے تھے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے لئے وہ بیٹیاں پسند کرتے تھے۔ ان کی یہ بات صریح ناانصافی اور لغویت پر مبنی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ○ وَمَنٰوةَ (اے کافرو) تم نے لات اور عزّٰی کو دیکھا

الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ○ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ○ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ○
(والنجم ۔ ۱۹ تا ۲۲)

اور ان کے علاوہ تیسری منات کو دیکھا (کیا یہ اللہ کی بیٹیاں ہو سکتی ہیں)۔ کیا تمہارے لئے بیٹے اور اس کے لئے بیٹیاں، یہ تو بڑی نا مناسب تقسیم ہے۔

آگے فرمایا (اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ) کیا جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑتے وقت اپنے مطلب کو واضح نہ کر سکے (اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے، ہرگز نہیں تو پھر انہوں نے کیسے اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی چیز پسند کی جو اس کے شایان شان نہ ہو) (وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا، اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ، سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ) یعنی انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں (کیسے اللہ کی اولاد بنا دیا اور پھر طرفہ یہ کہ ان کو عورت بنا دیا، کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے (اور دیکھ رہے تھے کہ وہ عورت ہیں، اگر وہ اس بات کی شہادت دیں تو) ان کی شہادت کو لکھ لیا جائے گا اور ان سے سوال بھی کیا جائے گا (وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ، مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ) اور (اے رسول، ان کی ہٹ دھرمی کی انتہا ہو گئی) کہتے ہیں اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (معبودوں) کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں علم تو ہے نہیں محض ظن اور تخمین سے بات کر رہے ہیں۔

کفار کو ہرگز اس بات کا علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ معبودانِ باطل کی پرستش سے خوش ہے، انہوں نے تو بس گمان کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس پرستش سے خوش ہی ہو گا۔ اگر خوش نہ ہوتا تو ہمیں روک دیتا، کیونکہ ان کی بات کسی علمی دلیل کی بنیاد پر نہیں تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ) کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ اس پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں (اور اس کے مطابق غیر اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔ نہیں ان کے پاس کوئی کتاب نہیں ہے اور ان کو خود بھی اس بات کا اقرار ہے کہ وہ کسی کتاب کی بنیاد پر ایسا نہیں کرتے) (بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ) بلکہ وہ تو (صاف صاف) کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک (خاص) طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل کر (انہی کی طرح) صحیح (راستہ پر چلے جا رہے ہیں (وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ) اور (اے رسول) آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو (ہمیشہ یہی ہوا کہ) وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک (خاص) طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقوش قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔

کفار نے اپنی پوجا پاٹ کے سلسلہ میں علمی دلیل دینے سے ہمیشہ پہلو تہی اختیار کی اور وہ پہلو تہی اختیار نہ کرتے تو آخر کرتے بھی کیا۔ ان کے پاس علمی و کتابی دلیل ہوتی ہی نہیں تھی کہ وہ اسے پیش کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صاف صاف بغیر کسی جھجک کے ہٹ دھرمی کے ساتھ فخریہ انداز میں کہتے تھے کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو جس راستے پر پایا ہم تو بس اسی راستہ پر چل رہے ہیں اور کیونکہ وہ صحیح راستہ پر تھے لہذا ہم بھی صحیح راستہ پر ہیں۔ ان کے اس قول کو اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ بیان کیا ہے۔ مثلاً

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۷۰)

اور جب (کافروں سے) کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمائی ہے تو کہتے ہیں، نہیں ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس چیز کی پیروی کرتے ہوئے ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا (افسوس) کیا اس حالت میں بھی وہ اپنے آباء و اجداد کی پیروی کریں گے کہ ان کے آباء و اجداد نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے راستہ پر ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○

(المائدۃ - ۱۰۴)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کی طرف آؤ اور (اللہ کے) رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہم نے جس راستہ پر اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ (اے رسول، ان سے پوچھیئے کہ) اگرچہ ان کے باپ دادا نہ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں (تب بھی یہ انہی کی پیروی کریں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ○

(لقمٰن - ۲۱)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں نہیں، ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا۔ (اے رسول) کیا ایسی حالت میں بھی کہ شیطان ان کو دوزخ کے

عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو (یہ انہی کی پیروی کریں گے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ○ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ○ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ○ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ○ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ○ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ○

(الشعراء - ۶۹ تا ۷۴)

اور (اے رسول) ان کو ابراہیم کا حال سنائیے جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان ہی کے اردگرد بیٹھے رہتے ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا جب تم (ان کو) پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری (آواز کو) سنتے ہیں یا تمہیں فائدہ یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ انہوں نے کہا (اس معلومات کی بنیاد پر ہم ان کی عبادت نہیں کرتے) بلکہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس جواب پر کہ ہم تو اپنے آباء و اجداد کے نقوش قدم پر چل رہے ہیں (اس کے علاوہ مزید دلیل کی ہمیں ضرورت نہیں) فرمایا (قُلْ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ، قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ) (رسول نے) کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسی چیز لے کر آیا ہوں جو اس راستے کے مقابلہ میں جس راستہ پر تم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا صحیح راستہ بتاتی ہو (پھر بھی تم آباء و اجداد کے راستہ ہی پر چلتے رہو گے) کہنے لگے (کچھ بھی ہو ہم تو اسی راستہ پر چلتے رہیں گے اور) جو چیز دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اس کو (کبھی) نہیں مانیں گے (فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ) پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا تو (اے رسول) دیکھ لیجئے جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا (یعنی جھٹلانے والے عذاب سے تباہ و برباد کر دئے گئے، ان کا نام و نشان مٹا دیا گیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ، فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ○

(المؤمنون - ۴۴)

تو جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آیا تو اس قوم کے لوگوں نے اسے جھٹلایا، ہم ان کو یکے بعد دیگرے (ہلاک) کرتے رہے اور ان کو افسانہ بنا دیا (ان پر لعنت کی گئی اور) جو

لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر لعنت (ہی ہوتی) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ○

(الفرقان - ۳۹)

اور ہر جماعت کے لئے ہم نے (عبرتناک) مثالیں بیان کیں (لیکن جب وہ نہیں مانے) تو ہم نے ان سب کو ہلاک کر ڈالا۔

مندرجہ بالا آیات گویا عاقبۃ المکذبین کی تفسیر ہیں۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی اولاد تجویز نہ کیجئے۔ وہ اولاد رکھنے سے بہت بلند و بالا ہے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی شریعت کی پیروی کیجئے۔ شریعت الٰہیہ کے مقابلہ میں اپنے آباء و اجداد کے طریقہ کو مسترد کر دیجئے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ
إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا
ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾
وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِى عَقِبِهِۦ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ
هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ جَآءَهُمُ
ٱلْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا
جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ
وَإِنَّا بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ

هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ
الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ
رَحْمَتَ رَبِّكَ ، نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ
مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
سُخْرِيًّا ، وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ
مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا

لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ
سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا
يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ
سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا
وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ
رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ اور (اے رسول، وہ وقت یاد کیجئے) جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا جن (معبودوں) کی تم پرستش کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں (۲۶) سوائے اس (معبود) کے جس نے مجھے پیدا کیا، وہی مجھے سیدھے راستہ پر چلا کر منزل مقصود پر پہنچائے گا (۲۷) اور اسی کلمہ (توحید کو) انہوں نے اپنے بعد والوں میں بھی باقی رہنے دیا تاکہ وہ بھی (صرف اللہ کی طرف) رجوع کرتے رہیں (۲۸) (ان کی گمراہی کا یہ سبب نہیں کہ ان کے پاس عرصہ سے کوئی رسول نہیں آیا) بلکہ (ان کی گمراہی کا اصل سبب یہ ہے کہ) میں نے ان کو بھی اور ان کے آباء و اجداد کو بھی دنیوی ساز و سامان سے

خوب نوازا (تو مجھ ہی سے غافل ہو گئے اور شرک کرنے لگے) یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنے والا رسول آیا (۲۹) اور جب ان کے پاس حق آیا تو کہنے لگے یہ (تو محض) جادو ہے، ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے (۳۰) اور (اے رسول) یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا (۳۱) (اے رسول) کیا یہ آپ کے رب کی رحمت یعنی نبوت کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کے درمیان ان کی معیشت کو تقسیم کیا ہے اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجات کے لحاظ سے بلندی عطاء کی ہے تاکہ ایک دوسرے کو (اپنا) خادم بنائے اور (جب دنیوی مال و متاع کا تقسیم کرنا ہمارے ہاتھ میں ہے تو) آپ کے رب کی رحمت (یعنی نبوت) تو جو کچھ (مال و متاع) یہ جمع کر رہے اس سے کہیں بہتر ہے (وہ تقسیم کرنے کے لئے ان کے ہاتھ میں کیسے دی جا سکتی ہے) (۳۲) اور (اے رسول) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ (کافروں کے مال و متاع کو دیکھ کر) سب لوگ ایک ہی جماعت بن جائیں گے (اور کفر اختیار کر لیں گے) تو ہم جو لوگ رحمٰن کے ساتھ کفر کرتے ہیں انکے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے اور ان سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں (۳۳) اور ان کے گھروں کے دروازوں کو اور تختوں کو بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں (چاندی کا بنا دیتے) (۳۴) مزید برآں، (ان کے لئے) سونا (ہی سونا کر دیتے) مگر یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا چند روزہ ساز و سامان ہوتا (آخرت میں انہیں کچھ نہیں ملتا اس لئے کہ) آخرت (کا ساز و سامان) تو آپ کے رب کے ہاں متقیوں کے لئے ہے (۳۵)

معانی و مصادر

(بَرَآءٌ) بَرِیَ، یَبْرَیُ، بَرَاءٌ و بُرُوْءٌ و بَرَاءَةٌ (س) بری ہونا، نجات پانا (بَرَآءٌ = بری، بیزار)

(مَعِیْشَةٌ) عَاشَ، یَعِیْشُ، عَیْشٌ، عَیْشَةٌ و مَعَاشٌ و مَعِیْشَةٌ و مَعِیْشٌ (ض) زندہ رہنا۔

(سُخْرِیٌّ) سَخَرَ، یَسْخَرُ، سِخْرِیٌّ و سُخْرِیٌّ (ف و س) کام لینا، مغلوب کرنا (سُخْرِیٌّ = خدمت گار، محکوم)۔

(یَتَّکِئُوْنَ) اِتِّکَاءٌ، یَتَّکِئُ، اِتِّکَاءٌ (افتعال) تکیہ لگا کر بیٹھنا۔

(زُخْرُفٌ) زَخْرَفَ، یُزَخْرِفُ، زَخْرَفَةٌ (باب فعللۃ، باعی مجرد) خوبصورت بنانا، زینت دینا (زُخْرُفٌ = سونا، خوبی، حسن، رنگا رنگ نباتات، ملمع سازی کی بات کرنا)۔

(یَظْهَرُوْنَ) ظَهَرَ، یَظْهَرُ، ظَهْرٌ و ظُهُوْرٌ (ف) چڑھنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ) اور (اے رسول) وہ وقت یاد کیجئے جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا میں ان (تمام معبودوں) سے بیزار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو (اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ) سوائے اس (معبود) کے جس نے مجھے پیدا کیا، وہی مجھے سیدھے راستے پر چلا کر منزل مقصود پر پہنچائیگا۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا کہ میں سوائے اللہ تعالیٰ کے تمام معبودوں سے بیزار ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ نہ میں ان کی عبادت کرتا ہوں اور نہ عبادت کے لحاظ سے میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔ میں ان کی عبادت سے سخت بیزار ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ○ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ○ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ○ وَالَّذِیْ هُوَ يُطْعِمُنِیْ وَ يَسْقِيْنِ ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ وَالَّذِیْ يُمِيْتُنِیْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ○ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ خَطِيْٓـَٔتِیْ يَوْمَ الدِّيْنِ ○

(الشعرآء - ۷۵ تا ۸۲)

ابراہیم نے کہا دیکھو جن کو تم پوجتے رہے ہو تم بھی اور تمہارے اگلے آباء و اجداد بھی یہ تو سب میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے، جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے، جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفاء دیتا ہے، جو مجھے مارے گا پھر زندہ کرے گا اور جس سے مجھے امید ہے کہ سزا و جزا کے دن میری خطاؤں کو معاف کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ

(الممتحنۃ - ۴)

ابراہیم اور ان کے ساتھیوں (کی سیرت) میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا ہم تم سے اور جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو ان سے بیزار ہیں، ہم تم سے (محبت کرنے کا) انکار کرتے ہیں اور جب تک تم اللہ اکیلے پر ایمان نہ لاؤ ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے کھلم کھلا دشمنی اور بغض قائم رہے گا۔

آگے فرمایا (وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ) اور اس کلمہ (توحید) کو انہوں نے اپنے بعد والوں میں باقی رہنے دیا تاکہ وہ بھی (صرف اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتے رہیں (غیر اللہ سے کسی قسم کی امید و بستہ نہ رکھیں)۔

آگے فرمایا (بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ) (ان کفار کی گمراہی کا یہ سبب نہیں کہ ان کے پاس کافی عرصہ سے کوئی رسول نہیں آیا) بلکہ (ان کی گمراہی کا اصل سبب یہ ہے کہ) میں نے ان کو بھی اور ان کے آباء و اجداد کو بھی دنیوی ساز و سامان سے خوب نوازا (دنیا ری

سازوسامان میں یہ لوگ کھو گئے، مجھ سے اور میرے احکام سے غافل ہو گئے، کلمہ توحید جو ان کو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متوارثاً ملا تھا اسے بھول گئے اور پوری طرح شرک میں گرفتار ہو گئے) یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور رسول مبین آگیا (تب بھی انہوں نے اس شرک کو نہ چھوڑا)۔

قرآن مجید آیا۔ قرآن مجید کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کے مسئلہ کو پھر واضح طور پر سمجھایا اور کفار کو توحید کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا لیکن وہ کہاں ماننے والے تھے۔ (وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ) جب ان کے پاس حق آیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے (ہم اس کو نہیں مانتے) ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (سبا - ۴۳)

اور جب کافروں کے پاس حق آگیا تو اس کے متعلق انہوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ○ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ○ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ○ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

(الصّٰفّٰت - ۱۲ تا ۱۵)

(اے رسول) آپ کو تو (ان کے انکار قیامت سے) تعجب ہوتا ہے اور وہ (قیامت کا) مذاق اڑاتے ہیں اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو اسے قبول نہیں کرتے اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

(الاحقاف - ۷)

اور (اے رسول) جب کافروں کو ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اس حق کے متعلق جو ان کے پاس آیا ہے کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے۔

کفار مکہ نے قرآن مجید کو صرف جادو ہی نہیں کہا بلکہ لاجواب ہو کر (وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ) کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا (اگر یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر نازل ہوتا تو شاید ہم اس کو مان لیتے لیکن اس کا نزول تو ایک معمولی آدمی پر ہوا ہے لہٰذا ہم کیسے ایسے آدمی کو رسول مان سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ) (اے رسول) کیا یہ آپ کے رب کی رحمت یعنی نبوت کو تقسیم کرنے والے ہیں (نبوت کو تقسیم کرنا ان کا کام نہیں۔ یہ تو خالص اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے نبوت عطاء فرماتا ہے۔

نبی کا انتخاب اللہ تعالیٰ کرتا ہے، اور وہی خوب جانتا ہے کہ کون اس منصب کا اہل ہے اور کون نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ۔ (الانعام - ۱۲۵)

اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطاء فرمائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ، اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (الحج - ۷۵)

فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی پیغام پہنچانے والوں کو اللہ ہی منتخب کرتا ہے، بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

کسی آدمی کا مال و دولت یا جاہ و مرتبہ کا مالک ہونا اس بات کا متقاضی نہیں کہ اللہ تعالےٰ اسے نبی بنائے۔ نبی کے انتخاب کے سلسلہ میں مال و جاہ کو کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ جس طرح نبوت ہم تقسیم کرتے ہیں اسی طرح مال و جاہ بھی ہمارے اختیار میں ہے (نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا) دنیا کی زندگی میں ہم ہی نے ان کے درمیان ان کی معیشت کو تقسیم کیا ہے (کسی کی روزی ہم فراخ کر دیتے ہیں اور کسی کی روزی ہم تنگ کر دیتے ہیں) (وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا) اور ہم ہی نے ان میں سے بعض کو بعض پر درجات کے لحاظ سے بلندی عطاء فرمائی ہے تاکہ ایک دوسرے کو اپنا خادم بنائے (اور دنیا کا کام چلتا رہے۔ اگر رزق اور مرتبہ کے لحاظ سے سب کو یکساں کر دیا جاتا تو دنیا کا کام کیسے چلتا۔ رزق اور مرتبہ کی تقسیم حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔ کیونکہ حکمت اور مصلحت کو اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جان سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ رزق اور مرتبہ کی تقسیم کو بھی ہم نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے لیکن رزق اور مرتبہ کی زیادتی اس بات کی متقاضی نہیں کہ ہم جس کو رزق اور مرتبہ میں فضیلت دیں اسے نبوت بھی عطاء کر دیں۔ نبوت کے لئے جس اہلیت اور قابلیت کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے)۔ (وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ) اور (اے رسول) آپ کے رب کی رحمت (یعنی نبوت) تو ان تمام نعمتوں سے بہتر ہے جن کو یہ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں (مال اور مرتبہ کی تقسیم جب ہمارے اختیار میں ہے تو نبوت جو ان دونوں چیزوں سے بہت زیادہ بلند اور بالا ہے بدرجۂ اولیٰ ہمارے اختیار میں رہنی چاہئے لہذا کافروں کا یہ کہنا کہ نبوت کسی بڑے آدمی کو ملتی سراسر لغو ہے۔ یہ تو ہمارا کام ہے کہ ہم دیکھیں کہ نبوت کس کو ملنی چاہئے)۔

الغرض نبوت کے لئے کسی بڑے آدمی کا انتخاب ضروری نہیں۔ اس کے لئے جن اوصافِ حمیدہ کی ضرورت ہے ان میں مال اور مرتبہ شامل نہیں۔ نبوت کے لئے جن اوصاف حمیدہ کی ضرورت ہے ان کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی جاننے والا نہیں لہذا نبی کا انتخاب وہی کرتا ہے۔ دوسروں کو اس

سلسلہ میں رائے زنی کرنے کا کوئی حق یا اختیار نہیں۔

آگے فرمایا (وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ) اور (اے لوگو) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ (کافروں کے مال ومتاع کو دیکھ کر) سب لوگ ایک ہی جماعت بن جائیں گے (یعنی سب کفر اختیار کرلیں گے) تو جو لوگ رحمٰن کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتوں کو اور ان کی سیڑھیوں کو جن پر وہ چڑھتے ہیں ہم چاندی کا بنا دیتے (وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ) اور ان کے گھروں کے دروازوں کو اور تختوں کو جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں (چاندی کا بنا دیتے) (وَزُخْرُفًا، وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ) مزید برآں (ان کے لئے) سونا (ہی سونا کر دیتے) لیکن (بہرحال یہ تمام مال و دولت) دنیا کی زندگی کا چند روزہ ساز و سامان ہوتا (آخرت میں انہیں کچھ نہیں ملتا اس لئے کہ) آخرت (کا ساز و سامان) تو (اے رسول) آپ کے رب کے ہاں متقیوں کے لئے (مخصوص) ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں، دنیا فانی ہے اور اس کا مال و متاع بھی فانی اور چند روزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ، كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا، وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

(الحدید - ۲۰)

(اے لوگو) جان لو کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل و تماشا، (زیب و) زینت، آپس میں فخر (و مباہات) اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بڑھ جانے کی خواہش ہے، (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے اگنے والی کھیتی کسانوں کو کتنی اچھی لگتی ہے پھر وہ لہلہانے لگتی ہے (تو اور زیادہ خوشی کا باعث ہوتی ہے لیکن) پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو جاتی ہے، پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں تو عذاب شدید بھی ہے اور اللہ کی مغفرت اور رضوان بھی ہے، (تو اب تم خود فیصلہ کر لو کہ تمہیں کون سی چیز چاہئے) اور (اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ) دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا چند روزہ سامان ہے (اس کی خاطر آخرت کو نہ بگاڑو)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
وَاللّٰہِ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ یَحْیٰی بِالسَّبَّابَۃِ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فناء الدنیا وبیان الحشر جزء ۲ ص۵۴)

اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص یہ انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ انگلی کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَا سَقٰی کَافِرًا مِنْھَا شَرْبَۃَ مَآءٍ۔ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب الزھد باب ما جاء فی ھوان الدنیا جزء ۲ ص۱۴۲)

اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہیں پلاتا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں لہذا وہ چاہتا تو کافروں کو خوب مال و دولت دیتا، ان کے مکانوں کی چھتوں اور سیڑھیوں کو، ان کے دروازوں اور تختوں کو چاندی کا بنا دیتا۔ سونے کی ریل پیل کر دیتا لیکن اس نے ایسا کرنا نہیں چاہا اس لئے کہ پھر تمام دنیا کے لوگ یہی سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے خوش ہے جب ہی تو انہیں مال و دولت سے بہرہ اندوز کیا ہے۔ اس غلط فہمی کی بنیاد پر سب کے سب کافر ہو جاتے اور یہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا کہ سب کے سب کافر ہو جائیں لہذا اس نے کافروں کو بہت زیادہ مال نہیں دیا۔

الغرض کافروں کو بے حد و حساب مال دینے سے یہ امر مانع تھا ورنہ دنیاوی مال کی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں۔ اسی طرح مرتبہ اور جاہ کی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں۔ کسی کو بڑا بنا دیا اور کسی کو چھوٹا بنا دیا تو محض اس لئے کہ ایک دوسرے سے خدمت لیتا رہے اور دنیا کا نظام بگڑنے نہ پائے۔ جب مال و جاہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قدر و قیمت ہی نہیں تو پھر کافروں کا یہ کہنا کہ یہ قرآن مجید کسی بڑے آدمی پر اترتا محض لغو ہے۔ اللہ تعالیٰ جب نبوت کے لئے کسی کا انتخاب کرتا ہے تو مال و جاہ کو نہیں دیکھتا اس لئے کہ مال و جاہ کی نبوت کے سلسلہ میں کوئی اہمیت نہیں نبوت کے سلسلہ میں جن صفاتِ محمودہ کی ضرورت ہے وہ کچھ اور ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

عمل

اے لوگو، صرف اسی ہستی کی عبادت کیجئے جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ دنیا کے مال ومتاع کو ہیچ سمجھئے اور اس کو نبوت کے لئے معیار نہ بنائیے۔ نبی بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون نبی بنائے جانے کا اہل ہے لہذا اللہ تعالیٰ جس کو نبی بنا دے اس کو نبی مانئے اور اس پر ایمان لائیے۔

اے لوگو، آخرت تو متقیوں کے لئے ہے لہذا متقی بننے کی کوشش کیجئے۔

اے لوگو، اس بات پر بھی یقین رکھئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ
عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ
الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾
وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ
اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي
الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ ﴿٤٠﴾ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ
فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ﴿٤١﴾ أَوْ نُرِيَنَّكَ
الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ
مُّقْتَدِرُونَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ
لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿٤٤﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑ لے تو ہم اس پر ایک شیطان کو مقرر کر دیتے ہیں پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے (۳۶) اور (اے رسول) یہ شیاطین ہی ہیں جو انسانوں کو (اللہ کے) راستے سے روکتے ہیں اور انسان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے راستہ پر ہیں (۳۷) یہاں تک کہ جب (وہ) انسان ہمارے پاس آئے گا تو (شیطان کو دیکھ کر اس سے کہے گا) کاش میرے اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا، تو (اے لوگو، اچھی طرح ہوشیار ہو جاؤ) وہ بُرا ساتھی ہے (۳۸) اور (اے رسول، اس وقت شیطان کی پیروی کرنے والوں سے کہا جائے گا)، جب تم (دنیا کی زندگی میں) ظلم کرتے رہے تو آج تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ عذاب میں شریک ہونا تمہیں کوئی نفع نہیں دے گا (۳۹) (اور اے رسول، اگر یہ لوگ آپ کی بات نہیں مانتے تو آپ رنجیدہ نہ ہوں) کیا آپ بہروں کو سُنا سکتے ہیں یا اندھوں کو اور ان کو جو صریح گمراہی میں مبتلا ہوں راہ راست پر لا سکتے ہیں (۴۰) پھر اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے بھی جائیں تو ہم ان سے انتقام لے کر رہیں گے (۴۱) یا ہم (آپ کی زندگی ہی میں) آپ کو (وہ عذاب) دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے تو (یہ ہمارے لئے کیا مشکل ہے) بے شک ہم ان پر قدرت رکھتے ہیں (۴۲) تو (اے رسول) جو وحی آپ کی طرف کی جا رہی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہیئے، آپ بے شک سیدھے راستہ پر ہیں (۴۳) اور (اے رسول) یہ (قرآن) آپ کے لئے بھی نصیحت ہے اور آپ کی قوم کے لئے بھی (نصیحت ہے) اور (اے لوگو) عنقریب تم سے (تمہارے اعمال کے متعلق) باز پرس ہوگی (۴۴)

معانی و مصادر (یَعْشُ) عَشًا، یَعْشُوْ، عَشْوٌ (ن) روگردانی کرنا، رات کو چرانا، کسی کے پاس رات کو جانا۔

(نُقَیِّضْ) قَیَّضَ، یُقَیِّضُ، تَقْیِیْضٌ (تفعیل) مقرر کرنا، مقدر کر دینا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ) اور (اے رسول) جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی نصیحت سے جو اس نے نازل فرمائی ہے غفلت برتے تو اس پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے پھر شیطان جو کچھ کہتا ہے وہی کام وہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ○ (النسآء۔ ۳۸)

اور جس شخص کا ساتھی شیطان ہو تو وہ (بہت) بُرا ساتھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا وَاِنْ

بے شک یہ لوگ اللہ کے علاوہ عورتوں کو پکارتے

يَدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَعَنَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ، وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝

(النسآء - ۱۱۷ تا ۱۲۱)

ہیں (اور عورتوں کو کیا پکارتے ہیں حقیقت میں تو) یہ لوگ شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں۔ اللہ نے اس پر لعنت کر دی ہے، اس نے اللہ سے کہا تھا کہ (اے اللہ) میں ضرور تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ تعداد کو (اپنے بندے) بنا لوں گا۔ میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا، انہیں امیدیں دلاؤں گا اور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور انہیں حکم دوں گا تو وہ یقیناً اللہ کی بنائی ہوئی (صورتوں) کو بدلتے رہیں گے اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ صریح نقصان میں جا پڑے گا۔ شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے، انہیں امیدیں دلاتا ہے اور شیطان جو وعدے بھی ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکا ہوتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ لوگ وہاں سے بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ، اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(المجادلۃ - ۱۹)

شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا ہے، یہ شیطان کا لشکر ہیں (اور) خبردار ہو جاؤ کہ شیطان کا لشکر نقصان اٹھانے والا ہے۔

آگے فرمایا (وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ) اور (اے رسول) یہ شیاطین ہی ہیں جو انسانوں کو (اللہ کے) راستے سے روکتے ہیں اور انسان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔

شیاطین انسانوں سے وعدے کرتے ہیں، انہیں امیدیں دلاتے ہیں، ان کے اعمال کو مزین کرتے ہیں۔ انسان سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے راستہ پر ہیں حالانکہ یہ سب کچھ شیطانوں کا دھوکا اور فریب ہوتا ہے۔ الغرض اس طرح شیاطین انسانوں کو صحیح راستہ پر نہیں آنے دیتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○
(العنکبوت - ۳۸)

شیطان نے ان کے اعمال کو مزیّن کر دیا تھا اور (اس طرح) ان کو (سیدھے) راستہ سے روک دیا تھا، (وہ شیطان کے بہکائے میں آ گئے) اگرچہ (ویسے) وہ بڑے سمجھ دار لوگ تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلٰى أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○
(النحل - ۶۳)

(اور اے رسول) اللہ کی قسم، ہم نے آپ سے پہلے بھی جو رسول (مختلف) امتوں کی طرف بھیجے تو (ہر مرتبہ ایسا ہی ہوا کہ) شیطان نے ان کے عملوں کو (ان کی آنکھوں میں) مزیّن کر کے دکھایا، آج بھی اِن (لوگوں) کا دوست وہی ہے (اور وہ حسب سابق ان کے اعمال بد کو مزیّن کر کے ان کو دکھا رہا ہے، خبردار ہو جاؤ شیطان کے) ان (دوستوں) کے لئے دردناک عذاب ہے۔

شیطان انسان کا ساتھی بن جاتا ہے۔ انسان پر ایسی غفلت چھا جاتی ہے کہ وہ شیطان سے کسی طرح بیزاری کا اظہار نہیں کرتا (حَتّٰى إِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ) یہاں تک کہ جب انسان ہمارے پاس آئے گا تو (اس وقت وہ شیطان سے بیزاری کا اظہار کرے گا) وہ کہے گا: کاش میرے اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا (لیکن اس وقت بیزاری سے کچھ حاصل نہیں ہو گا) تو (اے لوگو، ہوشیار ہو جاؤ بے شک) شیطان (انسان کا) برا ساتھی ہے (اس سے دنیا میں بیزاری کا اظہار کرو گے تو تم کو فائدہ پہنچے گا آخرت میں تو تم اور وہ دونوں دوزخ میں ڈال دئے جاؤ گے، پھر جن لوگوں نے شیطان کی پیروی کی ہو گی ان سے کہا جائے گا) (وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ) جب تم (دنیا کی زندگی میں) ظلم کرتے رہے تو آج تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ عذاب میں مشترک ہونا (بھی) تمہیں کوئی نفع نہیں دے گا۔

ایک مصیبت زدہ انسان جب دوسرے انسان کو مصیبت میں دیکھتا ہے تو اسے صبر آ جاتا ہے۔ وہ سوچتا ہے میں ہی اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہوں دوسرے بھی اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔

اس طرح نفسیاتی طور پر وہ اپنی مصیبت کو قدرے ہلکا سمجھنے لگتا ہے لیکن شیطان کو دوزخ میں دیکھنے کے بعد نفسیاتی طور پر بھی عذاب میں کوئی تخفیف محسوس نہیں ہوگی اور یہ فائدہ جو دنیا میں اسے فطری طور پر حاصل تھا وہاں حاصل نہیں ہوگا۔

آگے فرمایا (اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) اور (اے رسول) کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو صریح گمراہی میں (مبتلا) ہوں راہ راست پر لا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ○ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ، اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

(النمل - ۸۰، ۸۱)

(اور اے رسول) نہ آپ مُردوں کو (اپنی آواز) سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سُنا سکتے ہیں (خصوصًا) ایسی حالت میں کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جا رہے ہوں اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا سکتے ہیں، آپ تو بس ان لوگوں کو سُنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لے آئیں اور مسلم بن جائیں۔

بہرے کو سنانا بے کار ہے، وہ سنے گا ہی نہیں۔ اندھے کو راستہ بتانا بے کار ہے۔ وہ دیکھ ہی نہیں سکتا تو راستے پر کیسے آئے گا۔ اسی طرح جو لوگ صریح ہٹ دھرمی اور حق پوشی میں مبتلا ہیں ان کو راہ راست پر لانا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ آپ فکر نہ کریں۔ یہ بہرے، اندھے اور ہٹ دھرم ہیں اس لئے آپ کی بات نہیں مانتے۔ قصور ان کا ہے، آپ کا نہیں۔ آپ اپنا فرض ادا کر چکے، کوئی مزید ذمہ داری آپ پر نہیں۔ ذمہ داری اگر ہے تو ہم پر ہے کہ ہم ان پر وعدے کے مطابق عذاب بھیج دیں (فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ) پھر اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے جائیں (اور آپ کی زندگی میں ان پر عذاب نازل نہ ہو تو کیا ہوا) ہم ان سے انتقام لے کر رہیں گے (اور ہم نے ان سے جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا کر کے رہیں گے) (اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ) یا (اگر) ہم (آپ کی زندگی ہی میں) آپ کو (وہ عذاب) دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے (تو یہ ہمارے لئے کیا مشکل ہے) ہم ان پر (ہر طرح کی) قدرت رکھتے ہیں (غرض یہ کہ اگر یہ کفر و شرک سے باز نہ آئے تو ان پر عذاب ضرور نازل ہوگا خواہ آپ کی زندگی میں نازل ہو یا آپ کی وفات کے بعد نازل ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ○
(الرعد - ۴۰)

اور (اے رسول) جو وعدے ہم ان کافروں سے کر رہے ہیں (ہو سکتا ہے کہ) ان میں سے بعض وعدے ہم آپ (کی زندگی ہی میں پورے کر کے آپ) کو دکھا دیں یا ہم آپ کو وفات دے دیں (اور ان وعدوں کو آپ کی وفات کے بعد پورا کریں، بہر حال کچھ بھی ہو ان وعدوں کے پورا کرنے سے آپ کا کوئی تعلق نہیں) آپ کی ذمہ داری تو بس یہ ہے کہ آپ (احکام الٰہی کو) پہنچا دیں، پھر حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ، فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ○
(حٰمٓ المؤمن - ۷۷)

تو (اے رسول) آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، ہو سکتا ہے کہ جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں سے کچھ آپ کو (آپ کی زندگی میں) دکھا دیں یا آپ کو وفات دے دیں (تو کیا یہ ہمیشہ زندہ رہیں گے)؟ ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (وہاں ہم اپنا وعدۂ عذاب پورا کریں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ○
(یونس - ۴۶)

اور (اے رسول) اگر ہم (ان عذابات میں سے) جن کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں کوئی عذاب آپ کو دکھا دیں (تو ہم یہ کر سکتے ہیں) اور اگر ہم (اس عذاب کے وقوع سے پہلے) آپ کی مدت حیات پوری کر دیں تو ان سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی ہے (ہم اس وقت ان کو عذاب میں مبتلا کریں گے) بہر حال جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (یہ اللہ

کے عذاب سے بچ کر کہاں جائیں گے۔

آگے فرمایا (فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) (اے رسول، عذاب جلدی آئے یا دیر سے آئے آپ اس کی فکر نہ کریں آپ) تو (بس) اس چیز کو مضبوطی سے پکڑے رہیں جو آپ کی طرف وحی کی جا رہی ہے، آپ بے شک سیدھے راستے پر ہیں (وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ) اور (اے رسول) یہ (قرآن) آپ کے لئے بھی نصیحت ہے اور آپ کی قوم کے لئے بھی (نصیحت ہے) اور عنقریب تم (سب) سے (تمہارے اعمال کے متعلق) باز پرس ہوگی۔

قرآن مجید سب کے لئے نصیحت ہے لہذا سب کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ کا ذکر کرتے رہیئے اور جو نصیحت اس نے نازل فرمائی ہے اس پر عمل کرتے رہیئے۔

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ
رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا
يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا

وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ،
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾
وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ
يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَ
هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ

هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ وَّلَا یَكَادُ
یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ
مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
فَاَطَاعُوْهُ، اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا
مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾

ترجمہ اور (اے رسول) آپ دریافت کیجئے جن کو ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا تھا کیا (جو کتاب) ہم نے (ان کو دی تھی اس میں) رحمٰن کے علاوہ (دوسرے) الٰہ بھی بنائے تھے (اور کیا ان کے متعلق یہ کہا گیا تھا) کہ ان کی بھی عبادت کی جائے ﴿۴۵﴾ اور (اے رسول)

ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، (جب وہ ان کے پاس پہنچے) تو انہوں نے کہا میں رب العالمین کا رسول ہوں (۴۶) پھر جب وہ نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس پہنچے تو وہ ان نشانیوں کا مذاق اڑانے لگے (۴۷) اور جو نشانی ہم ان کو دکھاتے تھے وہ اپنے جیسی دوسری نشانی سے بڑی ہوتی تھی اور ہم ان کو (بار بار) تکلیف میں مبتلا کرتے رہے تاکہ (وہ اپنی حرکتوں سے) باز آجائیں (۴۸) (ہر مرتبہ) وہ کہتے: اے جادوگر، تیرے رب نے جو تجھ سے (دعاء کی قبولیت کا) عہد کر رکھا ہے اس (عہد) کی بناء پر اپنے رب سے دعاء کر (اگر یہ تکلیف ہم سے دور ہوگئی تو) ہم ضرور ہدایت یاب ہو جائیں گے (۴۹) پھر جب وہ تکلیف ہم ان سے دور کر دیتے تھے تو وہ (اپنا عہد) توڑ دیا کرتے تھے (۵۰) پھر (ایک دن) فرعون نے اپنی قوم (کے مجمع) میں کہا اے میری قوم کیا مصر کی بادشاہت کا میں مالک نہیں اور کیا یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے نہیں بہہ رہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۵۱) کیا میں اس شخص سے جو بے عزت ہے اور جو اچھی طرح بات بھی نہیں کر سکتا بہتر نہیں ہوں؟ (۵۲) (اگر اس کا دعویٰ صحیح ہے) تو اس پر (اللہ کی طرف سے) سونے کے کنگن کیوں نہیں نازل ہوتے یا فرشتے اس کے ساتھ مل کر کیوں نہیں نازل ہوئے (۵۳) الغرض اس نے اپنی قوم کو بے وقوف بنا دیا، قوم کے لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور وہ تو تھے ہی فاسق (۵۴) پھر جب ان لوگوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کر دیا (۵۵) پھر ہم نے ان کو گیا گذرا کر دیا اور بعد والوں کے لئے (باعث) عبرت بنا دیا (۵۶)

معانی و مصادر

(یَنْکُثُوْنَ) نَکَثَ، یَنْکُثُ، نَکْثٌ (ن) عہد یا قسم کا توڑنا۔
(مُقْتَرِنِیْنَ) اِقْتَرَنَ، یَقْتَرِنُ، اِقْتِرَانٌ (افتعال) دوسری چیز سے مل جانا، جمع ہو جانا۔
(اِسْتَخَفَّ) اِسْتَخَفَّ، یَسْتَخِفُّ، اِسْتِخْفَافٌ (باب استفعال) ہلکا کر دینا، عقل زائل کر دینا، راہ حق سے ہٹا دینا۔
(اٰسَفُوْنَا) اٰسَفَ، یُؤْسِفُ، اِیْسَافٌ (افعال) غصہ دلانا۔
(سَلَفٌ) سَلَفَ، یَسْلُفُ، سَلَفٌ و سُلُوْفٌ (ن) گذر جانا۔ (سَلَفٌ = گئے گذرے، جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں)
(مَثَلٌ) مَثَلَ، یَمْثُلُ، مُثُوْلٌ (ن) مثل ہونا۔ (مَثَلٌ = حجت، عبرت، نمونہ)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ) اور (اے رسول) آپ (ان مشرکین سے) پوچھئے: جن (لوگوں) کو ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا تھا کیا ہم نے (اس کتاب میں جو ان کو دی گئی تھی) رحمٰن کے علاوہ بھی الٰہ بنائے تھے؟ (اور کیا ان کے متعلق ہم نے کہا تھا) کہ ان کی بھی عبادت

کی جائے (ہرگز نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوا)۔
ہر نبی نے اپنی قوم کو یہی نصیحت کی کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ (الانبیآء ۔ ۲۵)

اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا اس کو ہم نے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں لہذا (صرف) میری عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل ۔ ۳۶)

اور ہم نے ہر امت میں رسول مبعوث فرمایا (اس رسول نے اپنی امت سے یہی کہا) کہ اللہ (اکیلے) کی عبادت کرو اور طاغوت (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔

آیت زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے رسول نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام الٰہوں کا انکار کرتے ہیں بلکہ ان سے پہلے جتنے بھی رسول آئے سب کی یہی تعلیم تھی کہ الٰہ صرف اللہ تعالیٰ ہے لہذا صرف اسی کی عبادت کرو (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) اور (اے لوگو) ہم نے (اسی پیغام کے ساتھ) موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تھا (جب وہ ان کے پاس پہنچے) تو انہوں نے کہا میں رب العالمین کا رسول ہوں (فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ) پھر جب انہوں نے ہماری نشانیاں ان کو دکھائیں تو وہ ان (نشانیوں) کا مذاق اڑانے لگے (وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا) اور ہم جو نشانی ان کو دکھاتے تھے وہ اپنے جیسی (پہلی) نشانی سے زیادہ بڑی ہوتی تھی (وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ) اور ہم (بار بار) ان کو عذاب میں مبتلا کرتے رہے تاکہ وہ (اپنی حرکتوں سے) باز آجائیں (لیکن وہ باز نہیں آئے) (وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ) بلکہ وہ (ہر مرتبہ یہ) کہتے: اے جادوگر! تیرے رب نے جو تجھ سے (دعاء کی قبولیت کا) عہد کر رکھا ہے اس (عہد) کی بنیاد پر اپنے رب سے دعاء کر (اگر یہ عذاب ہم سے دور ہو گیا تو) ہم ضرور (ایمان لے آئیں گے اور) ہدایت پر آجائیں گے۔ (فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ) پھر جب وہ عذاب ہم ان سے دور کر دیتے تو وہ (اپنا عہد) توڑ دیا کرتے تھے (اور ایمان نہیں لاتے تھے)۔

ان نشانیوں میں سے پہلی نشانی قحط سالی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ (الاعراف۔ ۱۳۰)

(اے رسول) ہم نے قوم فرعون کو قحط سالیوں میں اور پھلوں کے نقصان میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے طوفان، ٹڈیاں، جوؤں، مینڈک اور خون کے عذابات آتے رہے اور وہ ہر مرتبہ یہی کہتے رہے کہ اگر ہم سے یہ عذاب دور ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے لیکن ہر مرتبہ وہ اپنے وعدہ سے پھر جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بَالِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۱۳۳ تا ۱۳۵)

پھر ہم نے ان پر طوفان کا، ٹڈیوں کا، جوؤں کا، مینڈک کا اور خون (کا عذاب) بھیجا (یہ سب) نشانیاں علیحدہ علیحدہ بھیجی گئی تھیں لیکن انہوں نے (ہر مرتبہ) تکبر کیا اور وہ تھے ہی مجرم (جرم کرنا ان کی عادت بن چکی تھی) اور جب کبھی ان پر عذاب نازل ہوتا تو کہتے اے موسیٰ، اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کیجئے اس لئے کہ اس نے تو آپ سے (قبولیت دعاء کا) عہد کر رکھا ہے، (اے موسیٰ اگر آپ نے ہم سے یہ عذاب دور کر دیا تو ہم آپ پر ضرور ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے لیکن (اے رسول) جب ہم عذاب کو ایک ایسی مدت تک جس مدت تک انہیں (بخیر و عافیت) پہنچنا (مقرر) تھا ٹال دیتے تو وہ (اپنے عہد کو) توڑ ڈالتے۔

آگے فرمایا (وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ) پھر (ایک دن) فرعون نے اپنی قوم (کے ایک مجمع) میں کہا: اے میری قوم کیا مصر کی بادشاہت کا میں مالک نہیں ہوں اور (کیا) یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے نہیں بہہ رہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں (کہ میرے علاوہ بھی کوئی رب ہو سکتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَحَشَرَ فَنَادٰی ○ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ○

(والنازعات - ۲۳، ۲۴)

پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور (ان کو) آواز دی پھر (ان سے کہا) میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔

(اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ) کیا میں اس شخص سے جو بے عزّت ہے اور جو اچھی طرح بات بھی نہیں کر سکتا بہتر نہیں ہوں۔

ابتداء میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان میں کچھ لکنت تھی۔ اگرچہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء سے وہ لکنت دور ہو گئی تھی لیکن فرعون نے ہٹ دھرمی سے اسی لکنت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استخفاف کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَيَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ○ هٰرُوْنَ اَخِی ○ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ○ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ○ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ○ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ○ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ○ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰی ○

(طٰہٰ، ۲۵ تا ۳۶)

(موسیٰ نے) کہا: اے میرے رب میرے (اس کام کے) لئے میرا سینہ کھول دے، میرے لئے میرے کام کو آسان کر دے، میری زبان کی گرہ کو کھول دے، تاکہ (وہ لوگ) میری بات کو سمجھ سکیں، میرے خاندان میں سے میرے لئے ایک وزیر مقرر فرما دے، (یعنی) میرے بھائی ہارون کو (میرا وزیر بنا دے)، اس کے ذریعہ میری قوت کو مستحکم کر دے، اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے تاکہ ہم دونوں (مل کر) کثرت کے ساتھ تیرا ذکر کرتے رہیں۔ بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ جو کچھ تم نے مانگا، تمہیں دیا گیا۔

آگے فرمایا (فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ) (فرعون نے کہا اگر اس کا دعویٰ صحیح ہے تو اس پر (اس کے رب کی طرف سے) سونے کے کنگن کیوں نہیں نازل ہوئے یا فرشتے اس کے ساتھ کیوں نہیں اترے (جو اس کی تصدیق کرتے)۔

فرعون کو اپنے شاہانہ کرّوفر اور لشکروں پر ناز تھا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ چیزیں حاصل نہیں تھیں۔ فرعون نے اس امتیاز کو بنیاد بنا کر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مقابلہ میں گھٹانا چاہا۔ قوم بے وقوف بن گئی، اس نے فرعون کا مقابلہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رب سے نہیں کیا جس کی شاہانہ قوتیں بے پایاں اور جس کے لشکروں کی تعداد بے شمار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
(المآئدۃ ۔ ۱۷)

آسمانوں پر اور زمین پر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب پر اللہ کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔
(یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّر ۔ ۳۱)

آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

آگے فرمایا (فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ، اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ) الغرض فرعون نے اپنی قوم کو بے وقوف بنا دیا، انہوں نے اس کی اطاعت کی (موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہنا نہ مانا) اور وہ تھے ہی فاسق (نافرمان اور گنہگار) (فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ) تو جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کر دیا (فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ) پھر ہم نے ان کو گیا گذرا کر دیا اور بعد والوں کے لئے باعث عبرت بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ○ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً، وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○
(الشعرا ۔ ۶۵ تا ۶۸)

پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے تمام ساتھیوں کو نجات دی اور دوسرے لوگوں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (قصہ) میں (بڑی عبرت انگیز اور نصیحت آموز) نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے اور (اے رسول) بے شک آپ کا رب غالب اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

عمل

اے لوگو، کسی شخص کی ظاہری شان و شوکت سے دھوکہ نہ کھائیے۔ یہ تو چند روزہ اور بہت ہی قلیل ساز و سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان و شوکت اور عظمت کو ملحوظ رکھیئے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا
إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾
وَقَالُوٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ، مَا
ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا، بَلْ
هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا
عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ
مَثَلًا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ
لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِى الْأَرْضِ
يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ
الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ
قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ
لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ
فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾
إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ
هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جب ابن مریم کا حال بیان کیا جاتا ہے تو اس سے آپ کی قوم (کے لوگ) چیخ اٹھتے ہیں ﴿۵۷﴾ اور کہتے ہیں کیا ہمارے الٰہ اچھے ہیں یا وہ (اے رسول) انہوں نے اس کا ذکر صرف جھگڑے کے لئے چھیڑا ہے اور یہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ ﴿۵۸﴾ وہ ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے فضل و کرم کیا تھا اور بنی اسرائیل کے لئے ان کو (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا ﴿۵۹﴾ اور (اے لوگو، ابن مریم کو بغیر باپ کے پیدا کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے)، ہم چاہیں تو تم (میں) سے فرشتے پیدا کر دیں (پھر) وہ زمین میں تمہارے جانشین ہو جائیں ﴿۶۰﴾ اور (اے رسول، آپ کہہ دیجئے) بے شک ابن مریم (قرب) قیامت کی نشانی ہیں لہٰذا تم ان (کے بارے) میں شک نہ کرو اور میری پیروی کئے چلے جاؤ، صراط مستقیم یہی ہے ﴿۶۱﴾ اور (دیکھو کہیں) شیطان تم کو (صراط مستقیم سے) نہ روک دے، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿۶۲﴾ اور (اے رسول) جب عیسیٰ معجزات لے کر (اپنی قوم کے پاس) آئے تو انہوں نے (اپنی قوم سے کہا) میں تمہارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں اور (میں اس لئے بھی آیا ہوں) تاکہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تم سے بیان کر دوں، لہٰذا (اے لوگو) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ﴿۶۳﴾ بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو، یہی صراط مستقیم ہے ﴿۶۴﴾ لیکن ان میں سے بہت سے فرقوں نے اختلاف کیا تو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا تھا دردناک دن کے عذاب سے (بڑی) خرابی ہے ﴿۶۵﴾

معانی و مصادر (یَصِدُّوْنَ) صَدَّ، یَصِدُّ، صَدِیْدٌ (ض) چلّانا۔
(خَصِمُوْنَ) خَصَمَ، یَخْصِمُ، خَصْمٌ (ض) جھگڑے میں غالب آنا (خَصِمُوْنَ = خَصِمٌ کی جمع، جھگڑنے والے)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ) اور (اے رسول) جب ابن مریم کا حال بیان کیا جاتا ہے تو آپ کی قوم (کے لوگ) چیخ اٹھتے ہیں (وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ) اور کہتے ہیں کہ (ابن مریم کی بھی عبادت کی جاتی ہے لیکن آپ ان کو برا نہیں کہتے اور ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں تو آخر اس امتیاز کی کیا وجہ ہے) ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا) (اے رسول) انہوں نے ان کا ذکر صرف جھگڑا کرنے کے لئے چھیڑا ہے (بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ) اور یہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ (إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ) وہ ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے فضل وکرم کیا تھا اور ہم نے ان کو (بغیر باپ کے پیدا کرکے) بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا (وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ) اور (اے لوگو، بغیر باپ کے پیدا کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے) اگر ہم چاہیں تو تم (میں) سے فرشتے پیدا کردیں (پھر) وہ زمین میں تمہارے جانشین ہو جائیں (یعنی ہمیں یہ قدرت حاصل ہے کہ تمہاری اولاد انسان نہ ہو، فرشتہ ہو)۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو جواب دیا کہ کہاں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کہاں تمہارے معبود۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت بڑا درجہ ہے (وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا) اور (اے رسول، ان سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ) ابن مریم قیامت کی نشانی بھی ہیں لہٰذا تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو (قیامت آئے گی اور یقیناً آئے گی، ابن مریم قیامت کے قرب کی علامت بن کر آئیں گے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

(صحیح بخاری کتاب المظالم باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر جزء ۳ صـ ۱۷۸)

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں عیسیٰ بن مریم کے بیٹے منصف اور حاکم بن کر نہ اتریں۔ وہ صلیب توڑ دیں گے، سور کو قتل کردیں گے اور جزیہ لینا بند کردیں گے مال کی اس وقت اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے جب مریم کے بیٹے تم لوگوں میں عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ کر پھینکیں گے، سور کو قتل کردیں گے،

لَا يُقْبَلُهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسی بن مریم علیہا السلام جزء۴ ص۲۰۵ و صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسی بن مریم حاکما جزء اول ص۷۸ و للفظ للبخاری)۔

جزیہ موقوف کردیں گے۔ اس وقت مال کی بہت کثرت ہوگی یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کریگا اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسی ابن مریم علیہما السلام جزء۴ ص۲۰۵ و صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسی بن مریم حاکماً جزء اول ص۷۶)

تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسی بن مریم حاکماً جزء اول ص۷۶)

اللہ کی قسم مریم کے بیٹے نازل ہوں گے وہ حاکم ہوں گے اور انصاف کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو قتل کردیں گے اور جزیہ لینا بند کردیں گے اور جوان اونٹ کو چھوڑ دیا جائے گا کوئی اس سے مشقت نہیں لے گا، لوگوں کے دلوں سے حسد اور دشمنی ختم ہوجائے گی، لوگ مال کی طرف بلائے جائیں گے لیکن کوئی مال قبول نہیں کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ

میری امت کا ایک گروہ حق کے لئے ہمیشہ قیامت تک لڑتا رہے گا اور غالب رہے گا پھر عیسیٰ بن مریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نازل ہوں گے۔ اس گروہ کا امام کہے گا آیئے آپ

بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما جزء اول ص۷۷)

نماز پڑھائیے۔ وہ کہیں گے نہیں تم میں سے ایک دوسرے پر حاکم ہیں یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عنایت فرمائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَّيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَآئِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی فتح

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ روم (کا لشکر) اعماق میں یا دابق میں اترے گا۔ پھر مدینہ سے ایک لشکر ان سے مقابلہ کے لئے نکلے گا جو اس زمانہ میں تمام زمین والوں سے بہتر ہوگا جب دونوں لشکر صف بستہ ہو جائیں گے تو رومی کہیں گے تم ان لوگوں سے جنہوں نے ہماری عورتوں اور بچوں کو پکڑ لیا اور انہیں لونڈی اور غلام بنا لیا ہے علیحدہ ہو جاؤ ہم ان سے جنگ کریں گے۔ مسلمین کہیں گے نہیں اللہ کی قسم ہم اپنے بھائیوں سے کبھی علیحدہ نہیں ہوں گے۔ پھر لڑائی شروع ہوگی تو مسلمین کا ایک تہائی لشکر ساتھ چھوڑ دے گا۔ ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا اور وہ اللہ کے ہاں سب شہیدوں میں افضل ہوں گے اور تہائی لشکر کو فتح حاصل ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے تو اس حالت میں کہ وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا دیا ہوگا کہ شیطان پکارے گا دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آگیا ہے تو مسلمین وہاں سے لوٹیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ جب وہ شام کے ملک میں پہنچیں گے تو دجال نکلے گا تو جس وقت مسلمین لڑائی کے

قسطنطینة وخروج الدجال جزء۲
ص۵۵۵)

لئے مستعد ہو کر صفیں باندھ رہے ہوں گے اور نماز کا وقت ہو گا اس وقت حضرت عیسٰی الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے اور مسلمین کی امامت کریں گے (اور نماز پڑھائیں گے) پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اور اگر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تو وہ خود بخود ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسٰی السلام کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ پھر عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اپنی برچھی میں اس کا خون لگا ہوا دکھائیں گے۔

حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ فرماتے ہیں:۔

اِطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذَاکَرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْنَ قَبْلَھَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَ الدَّآبَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَ ثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی الاٰیات التی تکون قبل الساعۃ جزء۲ ص۵۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے ظاہر نہ ہو جائیں پھر آپ نے ذکر کیا ① دھوئیں کا ② دجال کا ③ (زمین کے) جانور کا ④ آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا۔ ⑤ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہونے کا ⑥ یاجوج ماجوج کا اور تین (جگہ زمین کے) دھنسنے کا ⑦ ایک مشرق میں ⑧ ایک مغرب میں ⑨ ایک جزیرہ عرب میں اور ان سب نشانیوں کے بعد ⑩ ایک آگ کا ذکر کیا (جو) یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانکتی ہوئی ان

کے اجتماع گاہ کی طرف لے جائے گی۔

نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں :۔

ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَآئِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَآبٌّ قَطَطُ عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّسَآئِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا۔ جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ نے دجال کا ذکر فرمایا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو یہ گمان ہوا کہ دجال ان کھجور کے درختوں میں موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے معاملہ میں دجال کے سوا اور باتوں کا خوف زیادہ ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو میں اس سے نبٹ لوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر ایمان والا خود اس سے نبٹے گا اور ہر ایمان والے پر اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ (اور نگہبان) ہے۔ دجال جوان اور گھونگریالے بال والا ہے۔ اس کی ایک آنکھ پھولی ہوئی ہے میں اس کی مشابہت عبدالعزّٰی بن قطن سے دیتا ہوں تم میں سے جو شخص دجال کو پائے اس کو چاہیئے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اس پر تلاوت کرے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے نکلے گا وہ دائیں طرف اور بائیں طرف ایک عظیم فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب نے کہا اے اللہ کے رسول وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ

الْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ
اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَ
اَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ
فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ
شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ
لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا
كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا
شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ
جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ
فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ
فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ
وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ
رَاْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ
كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ
اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ
طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ اِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ
فَيَمْسَحُ عَنْ وُّجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى
عِيْسٰى (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ
عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ
عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ
وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ
فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ

نے فرمایا چالیس دن تک۔ ان میں کا ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کافی ہو گی؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا (یعنی اس دن میں عام دنوں کے مطابق جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اندازہ کر کے پڑھ لینا)۔ اصحاب نے عرض کیا۔ زمین میں اس کی چال کیسی ہو گی؟ آپ نے فرمایا اس بارش کے مانند جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے۔ وہ آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دیگا وہ گھاس اور اناج اگائے گی اور شام کو جانور آئیں گے تو پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے اور تھن کشادہ ہوں گے۔ کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلائے گا۔ اگر وہ اس کی بات کو نہیں مانیں گے تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا۔ ان پر قحط سالی طاری ہو جائے گی ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال تو زمین کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان

فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ
يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ
جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا
مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ
فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا) وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ
الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةٍ دِيْنَارٍ
لِّاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ
اَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ
رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ
وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهُ زَهَمُهُمْ
وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ طَيْرًا
كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ
حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا
لَّا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ
فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ
ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ
بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ
فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ
لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ
الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ
مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ

مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اس کو (زندہ کر کے) پکارے گا۔ وہ جوان ہنستا ہوا منکتا ہوا چہرہ لے کر سامنے آئے گا۔ دجال اسی حال میں ہو گا کہ اچانک اللہ تعالیٰ ابن مریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) دمشق میں مشرق کی طرف سفید مینار کے پاس زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اتریں گے وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں ٹپکیں گی۔ جس کافر کو حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سانس کی ہوا لگے گی وہ مر جائے گا۔ ان کی سانس کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اس کو باب لُد پر پائیں گے پھر اس کو قتل کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے بچایا ہو گا۔ پھر شفقت سے ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو ان درجوں کی خبر دیں گے جو بہشت میں ان کے لئے رکھے گئے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر وحی بھیجے گا کہ میرے ایسے بندے ظاہر ہونے والے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے تو تم انہیں بچا کر طور کی طرف

فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَّيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال جزء ۲ صـ ۵۶۲)

لے جاؤ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو چھوڑ دیگا وہ ہر اونچے مقام سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ جب طبرستان کے دریا پر سے گذریں گے تو اس میں جتنا پانی ہوگا سب پی جائیں گے، پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں پہنچیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی تھا۔ پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں تو وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا (وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے) اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر سو اشرفیوں سے بہتر ہوگا (یعنی کھانے کی تنگی ہوگی) پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی دعاء کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج پر عذاب بھیجے گا۔ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک وہ سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے پھر اللہ کے رسول عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین پر ایک بالشت برابر بھی جگہ ان کی بدبو اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی اللہ سے دعاء کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندوں کو بھیجے گا جو بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر ہوں گے۔ وہ ان کو اٹھا کر لے جائیں گے اور ان کو وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا ہو یا بالوں کا اس پانی سے محفوظ نہیں رہے گا ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض کے کر دیگا۔ پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے اوپر درخت اور پھل پیدا کر اور اپنی پیداوار میں اضافہ کر۔ اس دن ایک انار اتنا بڑا ہو گا کہ اس کو ایک گروہ کھائے گا اور لوگ اس کے چھلکے کا خیمہ بنا کر اس کے سائے میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ دودھ دار اونٹنی (کا دودھ) آدمیوں کے ایک بڑے گروہ کو کفایت کرے گا اور دودھ دار گائے (کا دودھ) ایک برادری کے لوگوں کو کافی ہو گا اور دودھ دار بکری ایک گھر والوں کو کافی ہو گی۔ پھر اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکایک اللہ تعالیٰ پاک ہوا بھیجے گا جو ان کی بغلوں کو لگے گی اور ہر مؤمن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے اور بد ذات لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح آپس میں ایک دوسرے پر حملہ کریں گے۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ أُمَّتِيْ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ

دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے پھر سات برس تک لوگ اس طرح رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہیں ہو گی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں رہے گا جس کے

اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ
حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ
النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ
لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا
فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا
تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا
فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ
ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا
اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ
يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ
فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ
اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ
اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ
النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ
قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ
ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ
فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً
وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔
(صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی خروج
الدجال ومکثہ جزء ۲ ص ۵۷۵)

دل میں رتی برابر بھی ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ کہ ہوا
اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں
سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا
پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی عبداللہ نے کہا میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائینگے
جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں
کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے نہ وہ اچھی بات
کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا پھر شیطان
ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے
گا تمہیں شرم نہیں آتی وہ کہیں گے پھر تو ہمیں
کیا حکم دیتا ہے شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔
وہ بت پوجیں گے اس کے باوجود کہ ان کی روزی
کشادہ ہوگی اور وہ مزے سے زندگی گذار رہے
ہوں گے پھر صور پھونکا جائے گا اس کو کوئی نہیں
سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکے گی اور انسان
دوسری طرف گر پڑے گا اور سب سے پہلے صور
کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو
لیپتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے
لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی
برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں
کے بدن اُگ آئیں گے پھر صور پھونکا جائے گا تو
سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے
پھر پکارا جائے گا اے لوگو! اپنے مالک کے
پاس آؤ اور (فرشتوں سے کہا جائے گا) کھڑا
کرو ان کو ان سے سوال کیا جائے گا۔ پھر کہا
جائے گا ایک لشکر دوزخ کے لئے نکالو پوچھا جائیگا
کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے

نکالو دوزخ کے لئے آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی۔

مندرجہ بالا احادیث گویا (وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) کی تفسیر ہیں۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ اب قیامت قریب ہے۔

آگے فرمایا (وَاتَّبِعُوْنِ، هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ) اور (اے رسول، کہدیجئے) میری پیروی کرو یہی صراط مستقیم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف - ۱۵۸)

اور رسول کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی صراط مستقیم پر تھے، دوسروں کو بھی صراط مستقیم کی دعوت دیتے تھے۔ آپ کی پیروی سے ہی آدمی صراط مستقیم پر گامزن ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (الزخرف - ۴۳)

تو (اے رسول) جو وحی آپ کی طرف کی جا رہی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہیئے، آپ بے شک سیدھے راستہ پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (الشوریٰ - ۵۳)

(اے رسول) آپ یقیناً (لوگوں کو) سیدھا راستہ بتاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (المؤمنون - ۷۳)

اور (اے رسول) آپ بے شک ان کو صراط مستقیم کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔

آگے فرمایا (وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ) اور (اے لوگو، کہیں ایسا نہ ہو کہ) شیطان تم کو صراط مستقیم سے روک دے، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

آگے فرمایا (وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ) اور (اے لوگو) جب عیسیٰ معجزات کے ساتھ (اپنی قوم کے پاس آئے) تو انہوں نے (اپنی قوم سے کہا، میں تمہارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں اور (میں اس لئے بھی آیا ہوں) کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو ان (کی اصل

حقیقت) کو تم پر واضح کر دوں (تاکہ تمہارا اختلاف ختم ہو جائے) لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ، هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ) بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے (کسی دوسرے کی عبادت کرنا صراط مستقیم سے بھٹک جانا ہے اور جو صراط مستقیم سے بھٹک گیا وہ منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ، هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○
(یٰسٓ ۔ ۶۱)

میری عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

آگے فرمایا (فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ) لیکن (ہوا یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے) لوگوں میں سے (کئی فرقے بن گئے اور ان) فرقوں نے) (آپس میں شدید) اختلاف کیا تو جن لوگوں نے ظلم کیا (اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات نہیں مانی) ان کے لئے دردناک دن کے عذاب سے (بڑی) خرابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ
(البقرۃ ۔ ۲۵۳)

لیکن (انہوں نے کھلی نشانیوں کو تسلیم نہیں کیا) اور (اختلاف پر جمے رہے پھر ان میں سے بعض لوگ ایمان لے آئے (اور حق کو تسلیم کر لیا) اور بعض نے (پھر بھی) انکار کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ، وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○
(اٰل عمران ۔ ۱۰۵)

اور (اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور کھلے دلائل آجانے کے بعد بھی اختلاف پر (قائم) رہے، ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔

الغرض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کو جو لوگ نہیں مانتے اور ضد اور ہٹ دھرمی سے حق کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اختلاف پر جم جاتے ہیں اور فرقے فرقے بن جاتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن بڑا (سخت) عذاب ہے۔

عمل

اے لوگو، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے قریب نازل ہوں گے، ان کے نازل ہونے

کے سلسلہ میں کسی قسم کا شک نہ کیجئے۔

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیجئے۔ یہی صراط مستقیم ہے۔

اے لوگو، اختلاف نہ کیجئے۔ اگر اتفاقاً اختلاف ہو جائے تو اس پر جم نہ جائیے، دلائل کی روشنی میں اختلاف کو دور کر لیجئے اور فرقے فرقے نہ بنائیے۔ فرقوں کے لئے قیامت کے دن بہت بڑی ہلاکت ہے۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ
تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾
اَلْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ أَنْتُمْ
تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ
أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ

ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ
الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ
الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾

ترجمہ کیا یہ اسی بات کے منتظر ہیں کہ قیامت اُن پر اچانک آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ﴿٦٦﴾ اس دن تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے (کہ وہ ایک دوسرے کے دوست ہی رہیں گے) ﴿٦٧﴾ (اللہ ان سے فرمائے گا) اے میرے بندو، آج نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے ﴿٦٨﴾ (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور مسلم ہو گئے تھے ﴿٦٩﴾ (اللہ ان سے فرمائے گا) تم اور تمہاری بیویاں شاداں وفرحاں جنت میں داخل ہو جاؤ ﴿٧٠﴾ ان پر سونے کی رکابیوں اور سونے کے جاموں کا دور چلے گا، اس میں (ان کے لئے) ہر وہ چیز (میسّر) ہوگی جس کو (ان کا) جی چاہے اور جو (ان کی) آنکھوں کو لذت بخشے اور (اے متقی لوگو) تم اس میں ہمیشہ رہو گے ﴿٧١﴾ یہ جنّت جس کے تم وارث کئے گئے ہو ان کے اعمال کے صلہ میں ہے جو تم (دنیا میں) کرتے تھے ﴿٧٢﴾ تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے ﴿٧٣﴾

معانی ومصادر

(بَغْتَةً) بَغَتَ، یَبْغَتُ، بَغْتٌ (ف) اچانک آنا۔
(اَلْاَخِلَّآءُ) خَالَّ، یُخَالُّ، مُخَالَّةٌ وخِلَالٌ (باب مفاعلہ) دوست بنانا (اَلْاَخِلَّآءُ = خَلِیْلٌ کی جمع، دوست)۔
(عَدُوٌّ) عَادٰی، یُعَادِیْ ومُعَادَاۃٌ وعِدَآءٌ (باب مفاعلہ) دشمن ہونا (عَدُوٌّ = دشمن)۔
(تُحْبَرُوْنَ) حَبَرَ، یَحْبُرُ، حَبْرٌ (ن) خوش کرنا، زینت دینا۔
(صِحَافٌ) صِحَافٌ = صَحْفَةٌ کی جمع، رکابیاں۔
(اَکْوَابٌ) کَابَ، یَکُوْبُ، کَوْبٌ (ن) پیالے سے پینا۔ (اَکْوَابٌ = کُوْبٌ کی جمع، دستے کے پیالے)۔
(تَلَذُّ) لَذَّ، یَلَذُّ، لَذَاذَةٌ ولَذَاذٌ (ف) لذیذ ہونا۔

تفسیر

جب کافر کسی طرح ایمان نہیں لائے اور عذاب کا مطالبہ کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ) کیا یہ (ایمان لانے کے لئے) اسی بات کے منتظر ہیں کہ قیامت ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

کافروں کو قیامت کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے اس کا وقت پہلے سے نہیں بتایا جائے گا۔ وہ اچانک آئے گی لہذا اس کے آنے سے پہلے توبہ کا وقت نہیں مل سکے گا رہی یہ بات کہ قیامت کے آجانے کے بعد توبہ کرلیں گے تو اس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً۔
(الاعراف ۔ ۱۸۷)
(اے لوگو) وہ آسمانوں میں اور زمین میں ایک بڑی بھاری (آفت) ہوگی جو اچانک تم پر واقع ہوجائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○
(الانبیآء ۔ ۴۰)
(اور اے رسول، قیامت کا وقت بتایا نہیں جائے گا) قیامت تو ان پر اچانک واقع ہوگی اور ان کو مبہوت کردے گی، پھر نہ تو یہ اس کو دفع کرسکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ
(اے رسول) کیا یہ لوگ اسی بات کے

بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ○
(محمد ۔ ۱۸)

منتظر ہیں کہ قیامت اچانک ان پر واقع ہو جائے تو اس کی نشانیاں تو (پہلے ہی) آچکی ہیں اور جب وہ آجائے گی تو پھر انہیں نصیحت کہاں (مفید ہو گی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○
(الروم ۔ ۵۷)

پھر اس دن ظالم لوگوں کو ان کی معذرت کوئی نفع نہیں دے گی اور نہ انہیں راضی کیا جائے گا۔

الغرض قیامت کے آجانے کے بعد نہ تو توبہ ہی قبول ہو گی اور نہ کوئی دوست ہی کام آئے گا بلکہ (اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ) اس دن تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متقین کے (وہ ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہوں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ○
(سأل سائل ۔ ۱۰)

(اس دن) کوئی دوست کسی دوست کا پرسانِ حال نہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
(البقرۃ ۔ ۲۵۴)

اے ایمان والو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید و فروخت ہو گی، نہ دوستی (کام آئے گی) اور نہ سفارش (کا کسی کو اختیار ہو گا) ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

آگے فرمایا (يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ) (اس دن متقیوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اے میرے بندو، آج نہ تمہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ تم غمگین ہو گے (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ) (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور مسلم تھے (اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ) (اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا) تم اور تمہاری بیویاں شاداں و فرحاں جنت میں داخل ہو جاؤ (يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ، وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ) ان پر سونے کی رکابیوں اور سونے کے جاموں کا دور چلے گا اور وہاں ان کے لئے وہ چیز مہیا ہو گی جس کی انہیں خواہش ہو گی اور جو آنکھوں کو لذت بخشے اور (اے متقیو) تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ

وَلَا تَاْكُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَنَا فِی الْاٰخِرَةِ (صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب الاکل فی اناء مفضض جزء ۷ ص ۹۹)

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاؤ کیوں کہ سونے اور چاندی کے برتن دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

اس (جنت) میں (ان کے لئے) ہر وہ چیز ہوگی جس کو (ان کا) جی چاہے گا اور جو (ان کی) آنکھوں کو لذت بخشے (پھر ان سے کہا جائے گا، اے متقی لوگو) تم اس میں ہمیشہ رہو گے (وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) یہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے ہو ان اعمال کا صلہ ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ) تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی نُزُلًا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(الٓمّٓ السجدة - ۱۹)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا ٹھکانہ باغات ہوں گے، یہ ان کی مہمانی ہوگی ان اعمال کے بدلے میں جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

عمل

اے لوگو، قیامت کا انتظار نہ کیجئے۔ اس کے آنے سے پہلے ایمان لے آئیے، ایسا نہ ہو کہ وہ چانک آجائے اور آپ کفر کی حالت میں ہوں۔

اے لوگو، ایمان لائیے اور مسلم بن جائیے۔ تقویٰ اختیار کیجئے۔ تقویٰ والوں کے لئے ہی جنت کی نعمتیں ہیں۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ
خَالِدُونَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ
فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ
وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿۷۶﴾
وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ﴿۷۷﴾

ترجمہ بے شک مجرمین دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے (۷۴) ان سے (عذاب کو) ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید (ہوکر جلتے) رہیں گے (۷۵) (اے رسول) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے (۷۶) اور (اے رسول) وہ دوزخ کے داروغہ مالک کو پکاریں گے اور (اس سے کہیں گے) اے مالک (کتنا اچھا ہوکر) تمہارا رب ہمارا کام تمام کردے، مالک کہے گا: تم اسی (حالت) میں (ہمیشہ) رہوگے (۷۷)

معانی و مصادر (یُفَتَّرُ) فَتَّرَ، یُفَتِّرُ، تَفْتِیرٌ (باب تفعیل) تیزی کے بعد سکون اور شدت کے بعد نرم ہونا۔

(مَاكِثُونَ) مَكَثَ، یَمْكُثُ، مَكْثٌ و مَكَثٌ و مُكُوثٌ و مُكْثَانٌ و مِكِّيثَىٰ (ن) رہنا، قیام کرنا۔

تفسیر اوپر متقین کا اور جو نعمتیں انہیں جنت میں ملیں گی ان کا ذکر تھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مجرمین کا اور جو عذاب ان کو دیا جانے والا ہے اس کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ) مجرمین دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں (لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ) ان سے (عذاب کو) ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر (جیتے) رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○

(البقرۃ - ۱۶۱، ۱۶۲)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی بھی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی بھی لعنت ہے۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○

(النمل - ۸۵)

اور سب یہ لوگ جنہوں نے (دنیا میں) ظلم کیا تھا (اپنے چاروں طرف) عذاب کو دیکھیں گے تو پھر نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ وہ مہلت دئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○

(الفاطر - ۳۶)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے، نہ ان کے متعلق (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر ہی جائیں اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہی کی جائے گی (الغرض) ہر ناشکرے کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ) اور (اے لوگو) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی (اپنی جانوں) پر ظلم کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں دوزخ میں بھیج کر ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے رہے۔ نہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے اور نہ دوزخ میں جاتے۔ انہوں نے دوزخ میں جانے کا سبب خود پیدا کیا لہٰذا دوزخ کے عذاب کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○
(یونس - ۴۴)
بے شک اللہ لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ، قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ) اور (اے لوگو) وہ (دوزخ کے داروغہ) مالک کو پکاریں گے اور (اس سے کہیں گے) اے مالک (کتنا اچھا ہو کہ) تمہارا رب ہمارا کام تمام کر دے۔ مالک کہے گا تم (اسی حالت میں) ہمیشہ رہو گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-
رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ قَالَا الَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم امین جزء ۴ ص۱۲) وفی روایۃ وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب تعبیر الرویا بعد صلوٰۃ الصبح جزء ۹ ص۵۸)
میں نے آج رات کو خواب میں دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو آگ جلا رہا ہے دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبریل ہوں یہ میکائیل ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بدصورت شخص جو آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ مالک ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔
کافروں کو موت نہیں آئے گی۔ وہ ہمیشہ جلتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ، اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ، فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے، نہ ان کے متعلق (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر ہی جائیں اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہی کی جائے گی، ناشکرے کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ (اس عذاب میں) چیخیں گے چلائیں گے اور اس طرح کہیں گے اے میرے رب ہم کو (اس دوزخ سے) نکال لے، (اب)

نَصِيْرٍ ○ (فاطر - ۳۶ تا ۳۷)

ہم اچھے عمل کریں گے، وہ عمل جو (پہلے) کرتے تھے نہیں کریں گے (اللہ فرمائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو اس عمر میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا نصیحت حاصل کر لیتا اور تمہارے پاس (ہماری طرف سے) ڈرانے والا بھی آیا تھا (لیکن تم پھر بھی بداعمالی سے باز نہیں آئے) تو اب (عذاب کا) مزا چکھو اب یہاں ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ، وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ○ (ابراھیم - ۱۷)

ہر طرف سے موت آتی ہوئی دکھائی دے گی لیکن وہ مرے گا نہیں اور اس کے بعد اس کو (اور بھی) سخت عذاب دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ○

(سبح اسم ربك الاعلیٰ - ۹ تا ۱۳)

(اے رسول) اگر نصیحت نفع دے تو نصیحت کرتے رہیئے جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت مان لے گا اور (جو) بدبخت (ہے وہ) اس سے گریز کرے گا اور (قیامت کے دن) بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر وہ وہاں نہ مرے گا اور نہ زندہ ہی رہے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ) حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ) فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ (صحیح بخاری کتاب الرقاق

جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو (اس حالت میں) لایا جائے گا گویا کہ وہ ایک چتکبرا مینڈھا ہے اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ دیا جائے گا، پھر ایک منادی ندا کرے گا، اے اہل جنت اب موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ اب موت نہیں آئے گی، ہر شخص ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں وہ (اب) ہے۔ یہ سن کر جنتیوں کی خوشی اور بڑھ جائے گی اور دوزخیوں کے غم

باب صفة الجنة جزء ۸ ص ۱۴۲ وتفسیر سورۃ مریم ۶/۱۱۸ وصحیح مسلم کتاب الجنۃ باب النار یدخلها الجبارون جزء ۲ ص ۵۳۷ وص ۵۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فی دوام نعیم اھل الجنۃ جزء ۲ ص ۵۳۲)

جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ (ہمیشہ) عیش میں رہے گا، رنج وغم سے اسے کبھی واسطہ نہیں پڑے گا، اس کے کپڑے (کبھی) پرانے نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی (کبھی) زائل نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب جزء ۸ ص ۱۴۱)

جنتیوں سے کہا جائے گا اے اہل جنت، (تمہیں یہاں) ہمیشہ رہنا ہے (اب تمہیں) موت نہیں آئے گی اور دوزخیوں سے کہا جائیگا اے اہل دوزخ (تمہیں یہاں) ہمیشہ رہنا ہے (اب تمہیں) موت نہیں آئے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يُنَادِيْ مُنَادٍ اَنَّ لَكُمْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاَنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاَنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاَنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فی دوام نعیم اھل الجنۃ جزء ۲ ص ۵۳۲)

ایک منادی ندا کرے گا (اے اہل جنت) بے شک (اب) تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں پڑو گے، تم زندہ رہو گے تمہیں موت کبھی نہیں آئے گی، تم جوان رہو گے تمہیں بڑھاپا کبھی نہیں آئے گا، تم عیش میں زندگی گذارو گے تمہیں حزن وملال کبھی نہیں ہوگا، یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا "ان سے پکار کر کہا جائے گا، تمہارے اعمال کے بدلہ میں تمہیں جنت کا وارث بنا دیا گیا"

عمل

اے لوگو، گناہوں سے توبہ کیجئے، گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم نہ کیجئے۔

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ
اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ
يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ
وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ
يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾ وَ
هُوَ الَّذِي فِي السَّمَآءِ إِلٰهٌ وَّفِي
الْأَرْضِ إِلٰهٌ، وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ
يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ

إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ
خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى
يُؤْفَكُونَ ﴿۸۷﴾ وَقِيلِهٖ يٰرَبِّ إِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ
عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ، فَسَوْفَ
يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾

ترجمہ ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں لیکن تم میں سے اکثر حق کے ساتھ نفرت کرتے ہیں ﴿۷۸﴾ (اور اے رسول) کیا ان (کفار) نے کسی کام کے متعلق کوئی مضبوط تدبیر کرلی ہے، (اگر ایسا ہے) تو ہم بھی مضبوط تدبیر کر رہے ہیں ﴿۷۹﴾ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے بھیدوں اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے، کیوں نہیں، ہم (ضرور) سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ان کی تمام باتوں کو لکھ بھی رہے ہیں ﴿۸۰﴾ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کا کوئی بیٹا (یا بیٹی) ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا ﴿۸۱﴾ (اور اے رسول) جو کچھ

یہ بیان کر رہے ہیں آسمانوں کا اور زمین کا رب (اور) عرش (بریں) کا مالک اس سے پاک و منزّہ ہے (۸۲) تو (اے رسول) آپ ان کو چھوڑ دیں کہ یہ غور و خوض کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ یہ (اپنے حساب کتاب کے) دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ملاقات کریں (۸۳) اور (اے رسول) وہی ہے جو آسمانوں میں بھی الٰہ ہے اور زمین میں بھی الٰہ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے (۸۴) اور (اے رسول) بابرکت ہے وہ ذات جس کی بادشاہت ہے آسمانوں میں بھی، زمین میں بھی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس میں بھی اور (اے رسول) قیامت کا علم اسی کو ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے (۸۵) اور (اے رسول) جن لوگوں کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر ہاں وہ جو علم (و یقین) کے ساتھ سچی گواہی دیں (تو انہیں سفارش کی اجازت مل سکتی ہے) (۸۶) اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے تو (اس اقرار کے باوجود) یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہیں (کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں) (۸۷) اور رسول کے یارب (یارب) کہنے کی قسم بے شک یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے (۸۸) تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی اختیار کیجئے اور (ان سے) کہئے (میرا تو تم کو) سلام (ہے)، پھر ان کو عنقریب (اپنا انجام) معلوم ہو ہی جائے گا (۸۹)

معانی و مصادر

(اَبْرَمُوْا) اَبْرَمَ، یُبْرِمُ، اِبْرَامٌ (باب افعال) بٹنا، محکم و مضبوط کرنا (جس طرح رسی بٹنے سے مضبوط ہو جاتی ہے)۔

(نَجْوٰی) نَجَا، یَنْجُوْا، نَجْوٌ و نَجْوٰی (ن) سرگوشی کرنا۔

(قِیْلٌ) قَالَ، یَقُوْلُ، قَوْلٌ وقَالٌ وقَوْلَۃٌ ومَقَالٌ وقِیْلٌ ومَقَالَۃٌ (ن) کہنا۔

(اِصْفَحْ) صَفَحَ، یَصْفَحُ، صَفْحٌ (ف) اعراض کرنا، درگذر کرنا۔

(سَلٰمٌ) سَلِمَ، یَسْلَمُ، سَلَامٌ وسَلَامَۃٌ (س) عیب یا آفت سے محفوظ ہونا۔ نجات پانا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَقَدْ جِئْنٰکُمْ بِالْحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَکُمْ لِلْحَقِّ کٰرِھُوْنَ) ہم (اپنے رسول کے ذریعہ) تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت کرتے ہیں (حق کو قبول نہیں کرتے)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔ اپنے رسول کے ذریعہ حق کو پہنچا دیا۔ اب کافر اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی حجت پیش نہیں کر سکتے۔ رسولوں کا آنا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ (تمام) رسولوں کو (اللہ نے) خوشخبری سنانے والا

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ، وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○
(النسآء۔ ۱۶۵)

اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تاکہ رسولوں کے (بھیجنے کے) بعد لوگوں کے لئے اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے، اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ○
(القصص۔ ۵۹)

اور (اے رسول) آپ کا رب (ایسا) نہیں کہ بستیوں کو ہلاک کر دے جب تک کہ ان کے کسی مرکزی شہر میں رسول نہ بھیج دے جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو صرف ایسی صورت میں ہلاک کرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ○
(بنیٓ اسرآءیل۔ ۱۵)

اور ہم (کسی بستی پر) عذاب نہیں بھیجتے جب تک (اس بستی میں) کسی رسول کو نہ بھیجیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○
(الانعام۔ ۱۳۲)

(اور اے رسول، ہم نے نبیوں کو اسی لئے بھیجا تھا کہ وہ ہمارے احکام سے لوگوں کو واقف کر دیں کیوں) کہ آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ایسی حالت میں کہ بستی والے (اللہ کے حکم سے) غافل ہوں ناحق ہلاک کر دے۔

آگے فرمایا (اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ) کیا ان (کافروں) نے کسی شرارت کا مستحکم ارادہ کر لیا ہے تو ہم نے بھی مستحکم ارادہ کر لیا ہے (ہم ان کے ارادہ کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے)۔

کافر اسلام کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کے لئے مختلف قسم کی سازشیں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا انہوں نے کسی ایسی ہی سازش کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو انہیں خبردار ہو جانا چاہئے کہ ہم نے بھی ان کی سازش کو ناکام بنانے کے لئے اپنی تدبیر کا پکا ارادہ کر لیا ہے۔ ان کی تدبیریں سب الٹ جائیں گی، یہ خود ہی اپنی تدبیروں کا شکار ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا، فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کیا یہ کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں تو (یہ اچھی

هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ○
(الطور - ۴۲)

طرح سمجھ لیں کہ) کافر (ہمیشہ اللہ کی) تدبیر میں گرفتار ہوتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کافروں کی تدبیروں کو ناکام کرتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ○
(الانفال - ۱۸)

(اور اے ایمان والو، اللہ کی طرف سے) یہ (فتح تو تم کو مل چکی، کافروں کی تدبیروں کو اللہ نے کمزور کر دیا) اور اللہ (آئندہ بھی) کافروں کی تدبیروں کو کمزور کرتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ○ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ○
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○
(والسماء والطارق - ۱۵ تا ۱۷)

(اے رسول) یہ لوگ (آپ کے خلاف) تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی تدبیریں کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں کو مہلت دے دیجئے (اور زیادہ نہیں بس) تھوڑی سی مہلت دے دیجئے (پھر میں ان کو دیکھ لوں گا)۔

اللہ تعالیٰ کی تدبیر کی مقابلہ میں کافروں کی تدبیر نہیں چلتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ○ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○
فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا، اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○
(النمل - ۵۰ تا ۵۲)

(اے رسول) انہوں نے بھی تدبیر کی اور ہم نے بھی تدبیر کی اور ان کو (ہماری تدبیر کی) کچھ خبر نہ ہوئی۔ تو (اے رسول) دیکھئے ان کی تدبیر کا کیا انجام ہوا ہم نے ان کو اور ان کی پوری قوم کو نیست و نابود کر دیا، جو ظلم وہ کرتے رہے تھے اس کی سزا میں یہ ان کے گھر (جو عام شاہراہ پر واقع ہیں) گرے پڑے ہیں، اس میں علم والوں کے لئے (عبرت کی بڑی) نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○
(آل عمران - ۵۴)

کافروں نے خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ، فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ○ اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ، وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ، فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ○ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ، اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ○

(فاطر - ۴۲ تا ۴۴)

اور (اے رسول) یہ (کافر پہلے) اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو یہ ضرور ہر امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے لیکن جب ان کے پاس ڈرانے والا آگیا تو (بجائے اس کے کہ ہدایت حاصل کرتے) اس سے بس ان کی نفرت میں اضافہ ہوا (یعنی) زمین میں ان کی سرکشی اور بری تدبیریں اور بڑھ گئیں اور بری تدبیریں کرنے کا وبال بری تدبیریں کرنے والے ہی پر پڑتا ہے تو کیا یہ اگلوں کے (ساتھ جو ہمارا) دستور (رہا ہے اس) کے منتظر ہیں تو (اے رسول) آپ اللہ کے دستور میں نہ کوئی تبدیلی پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی تحویل پائیں گے (جس طرح اور قوموں پر عذاب آیا ان پر بھی آئے گا) کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ یہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں کی یا زمین کی کوئی چیز اسے عاجز کر سکے، وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ، وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ○

(فاطر - ۱۰)

اور (اے رسول) جو لوگ (آپ کے خلاف) بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (تیار) ہے، (یہ آپ کو کیا نقصان پہنچائیں گے) خود ان کی تدبیر ہی (بالآخر) نیست و نابود ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ، وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○

(ابراھیم۔ ۴۶)

اور (اے رسول) ان ظالموں نے (اپنے رسولوں کے خلاف بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی تمام تدبیریں اللہ کی نظر میں تھیں (وہ رسولوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکے) اگرچہ ان کی تدبیریں (اس بلا کی تھیں کہ ان) سے پہاڑ ٹل جاتے۔

کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جتنی سازشیں کیں سب ناکام ہوگئیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی سازشوں کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عنایت کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ، وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ○

(الانفال۔ ۳۰)

اور (اے رسول، اس وقت کو یاد کیجئے جب) کافر آپ کو نقصان پہنچانے) کے لئے خفیہ تدبیریں کر رہے تھے کہ یا تو آپ کو قید کر دیں یا آپ کو قتل کر دیں یا آپ کو جلاوطن کر دیں، وہ (اپنی) تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

آگے فرمایا (اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ، بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ) کیا ان کا خیال ہے کہ ہم ان کے بھیدوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ کیوں نہیں (ہم یقیناً سنتے ہیں) اور (یہی نہیں بلکہ) ہمارے فرشتے ان کے پاس ان کی تمام باتوں کو لکھ بھی رہے ہیں (یہ اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ سے کیسے بچ سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ○ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ○

(قٓ ۔ ۱۷، ۱۸)

جب (انسان کوئی کام کرتا ہے تو) دو ضبط کرنے والے جو (اس کے) دائیں بائیں (ضبط کرنے کے لئے تیار) بیٹھے ہوتے ہیں (اس کام کو) ضبط کر لیتے ہیں (یعنی تحریر کر لیتے ہیں) انسان کوئی بات منہ سے نہیں نکالنے پاتا کہ (اس کے لکھنے کے لئے اس کے پاس نگران تیار رہتا ہے۔

کفار مکہ نے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ○ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ○ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ، اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ، سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ، مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○

(الزخرف ۔ ۱۵ تا ۲۰)

اور (اے رسول) ان لوگوں نے اللہ (تعالیٰ) کے بندوں میں سے بعض کو اللہ کی اولاد قرار دے رکھا ہے، بے شک انسان صریح ناشکرا ہے۔ (اے مشرکین) کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں لیں اور بیٹوں کو تمہارے لئے مختص کر دیا اور (اے رسول ان کا تو یہ حال ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی نسبت وہ رحمٰن کی طرف کرتے ہیں تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ (غم و غصہ میں) گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت اپنے مطلب کو واضح نہ کر سکے (اللہ کی بیٹی ہو سکتی ہے) اور (اے رسول) انہوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورت بنا دیا، کیا یہ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے (اگر ایسا ہے تو) ان کی گواہی کو لکھ لیا جائے گا اور (پھر قیامت کے دن) ان سے سوال ہو گا۔ اور (اے رسول یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (معبودان باطل) کی پرستش نہ کرتے، انہیں اس بات کا علم تو ہے نہیں محض ظن و تخمین سے بات کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا (قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا (سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ) (اے رسول) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں آسمان کا، زمین کا اور عرش (بریں) کا مالک اس سے پاک و منزہ ہے (اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اے رسول، اگر یہ آپ کی بات نہیں مانتے) (فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ) تو آپ ان کو چھوڑ دیں کہ یہ بیہودہ بکواس کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ یہ (حساب و کتاب کے) دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ملاقات کریں (پھر

اس دن ان کو اپنی بیہودہ بکواس اور ہنسی مذاق کی حقیقت معلوم ہو جائے گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ○ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ○ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○

(الطور - ۱۱ تا ۱۴)

تو اس دن جس دن انہیں جہنم کی طرف دھکیل کر لے جایا جائے گا جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (یعنی) ان لوگوں کی جو (محض اعتراض کرنے کے لئے) غور و فکر میں کھیلتے رہتے ہیں (ان سے کہا جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

آگے فرمایا (وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ) اور (اے نبی) وہ (اللہ) ہی ہے جو آسمانوں کا بھی الٰہ ہے اور زمین میں بھی الٰہ ہے اور وہ حکمت والا اور علم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

(ابراھیم - ۵۲)

(اے لوگو، خبردار ہو جاؤ) یہ (قرآن) تمام لوگوں کے لئے (اللہ کا ایک) پیغام ہے تاکہ اس کے ذریعہ ان کو ڈرایا جائے، انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہی اکیلا الٰہ ہے اور (یہ اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ) عقل مند لوگ (اس سے) نصیحت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(الانعام - ۱۰۷)

(اور اے رسول) جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر وحی کی جا رہی ہے بس آپ اس کی پیروی کرتے رہیئے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (مشرکین نہیں مانتے تو نہ مانیں) آپ ان سے روگردانی اختیار کیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

(القصص - ۷۰)

اور وہ اللہ ہی ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے، حکم اسی کا (چلتا) ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

آگے فرمایا (وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ) اور (اے لوگو) بابرکت ہے وہ ذات جس کی بادشاہت ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس میں بھی، قیامت کا علم بھی اسی کو ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے (وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ) اور (اے رسول) جن لوگوں کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر ہاں جو علم (ویقین) کے ساتھ سچی گواہی دیں (تو ان کو شفاعت کی اجازت مل سکتی ہے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی کو بھی سفارش کا اختیار نہیں اور جن کو سفارش کا اختیار نہ ہو تو پھر انہیں کیا اختیار ہوگا۔ وہ بالکل بے بس ہیں لہٰذا وہ کیا کسی کی کارسازی کریں گے۔ ان کو پکارنا اور ان کی عبادت کرنا بے سود اور لایعنی ہے۔

(وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ) اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے تو (اس اقرار کے باوجود) یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہیں (کہ جنہوں نے ان کو پیدا نہیں کیا ان کو اپنا معبود اور کارساز سمجھتے ہیں، کیا ان کو اتنی بھی سمجھ نہیں) (وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ) اور رسول کے یا رب (یا رب) کہنے کی قسم بے شک یہ لوگ (ایسے ہٹ دھرم واقع ہوئے ہیں کہ) ایمان نہیں لائیں گے، (فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ) تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی اختیار کیجئے اور (ان سے) کہئے (میرا تو تم کو) سلام (ہے) پھر ان کو عنقریب (اپنا انجام) معلوم ہو ہی جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ، اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(الانعام۔ ۱۳۶)

(اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو، میں (اپنی جگہ) عمل کر رہا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ دار آخرت کس کے لئے ہے، بے شک ظالم فلاح نہیں پا سکتے۔

عمل

اے لوگو، صرف اللہ کی عبادت کیجئے۔ آسمان میں بھی وہی الٰہ ہے اور زمین بھی وہی الٰہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ دخان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان اور بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

حٰمٓ ① وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ②
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا
کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ③ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ
اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ④ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا
کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ⑤ رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ
اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ⑥ رَبِّ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ، رَبُّكُمْ وَرَبُّ
اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِيْ
شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ
تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠
يَّغْشَى النَّاسَ ، هٰذَا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ
اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى

وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾
اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ
عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾

ترجمہ حٰمٓ ﴿۱﴾ روشن کتاب کی قسم ﴿۲﴾ ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے (تاکہ ہم اس کے ذریعہ لوگوں کو بداعمالی کے انجام سے ڈرائیں) بے شک ہم (پہلے بھی) ڈراتے رہے ہیں ﴿۳﴾ اسی رات کو (نظام کائنات کے سلسلہ میں) تمام حکمت والے کاموں کا فیصلہ ہوتا ہے ﴿۴﴾ (اسی طرح اس رات کو ہم نے) اپنے پاس سے (یہ) حکم (یعنی قرآن نازل فرمایا ہے اور) بے شک (اسی مقصد یعنی ڈرانے ہی کے لئے) ہم رسولوں کو بھیجتے رہے ہیں ﴿۵﴾ (اے رسول، اس کتاب کا نزول) آپ کے رب کی طرف سے ہے (دنیا والوں پر ایک بڑی) رحمت ہے، بے شک وہ سننے والا، جاننے والا ہے ﴿۶﴾ (یہ رحمت) آسمانوں کے، زمین کے اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان سب کے مالک (کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور یہ یقیناً تمہارے لئے رحمت ہے) بشرطیکہ تم (اس پر) ایمان لے آؤ ﴿۷﴾ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، وہی تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے آباء واجداد کا بھی رب ہے ﴿۸﴾ (لیکن اے رسول، یہ لوگ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے) بلکہ (ابھی تک) شک میں (پڑے ہوئے) کھیل کود میں مصروف ہیں ﴿۹﴾ تو (اے رسول) آپ (اس دن کا) انتظار کیجئے جس دن آسمان ایک صریح دھوئیں کا سماں پیش کرے گا ﴿۱۰﴾ (یہ دھواں تمام لوگوں کو ڈھانک

لے گا، وہ ایک دردناک عذاب ہوگا ⑪ (اس وقت یہ کافر اس طرح دعاء کریں گے) اے ہمارے رب اس عذاب کو ہم سے دور کر دے، ہم ایمان لے آئیں گے ⑫ (لیکن اس دھوئیں سے) ان کو کیسے نصیحت حاصل ہوگی، ان کے پاس ایسا رسول آچکا ہے جو (ہدایت کی) ہر بات کو واضح کرتا ہے ⑬ (لیکن یہ) پھر (بھی اس پر ایمان نہیں لائے بلکہ) اس سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے ⑭ (بہرحال) ہم چند روز کے لئے عذاب کو دور کر دیں گے لیکن تم پھر وہی کام کرو گے ⑮ (پھر) جس دن ہم بڑی (سخت) پکڑ میں تمہیں گرفتار کریں گے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے ⑯

معانی و مصادر

(یُفْرَقُ) فَرَقَ، یَفْرُقُ، فَرْقٌ وفُرْقَانٌ (ن) علیحدہ کرنا، سر میں کنگھی کرنا۔

تفسیر

(حٰمٓ) ح اور م حروف مقطعات ہیں۔ ان کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی آیت ۱ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

آگے فرمایا (وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ) اس (روشن اور) واضح کتاب کی قسم (اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ) ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے (تاکہ اس کے ذریعہ ہم لوگوں کو ان کی بداعمالی کے انجام سے ڈرائیں) بے شک ہم (پہلے بھی) ڈراتے رہے ہیں۔

برکت والی رات سے مراد لیلۃ القدر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ (انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر۔ ۱)

ہم نے اس (قرآن) کو عظمت والی رات میں اتارا۔

ہر دو آیات کا خلاصہ یہ ہوا کہ لیلۃ المبارکہ اور لیلۃ القدر ایک ہی رات کے دو نام ہیں۔ اسی رات کو قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ رات رمضان کے مہینے میں آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ (البقرۃ۔ ۱۸۵)

(جن چند ایام کے روزے فرض کئے گئے ہیں وہ ماہِ رمضان کے ایام ہیں) رمضان ہی کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

الغرض قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں برکت والی اور عزت والی رات میں نازل کیا گیا۔

آگے فرمایا (فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ) اسی رات کو (تمام) حکمت والے کاموں کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اسی کی تشریح کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ

اس رات کو فرشتے اور روح (الامین) اپنے

رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ (انا انزلنٰه فی لیلۃ القدر - ۴)

رب کے حکم سے ہر حکم (الٰہی کو سرانجام دینے) کے لئے نازل ہوتے ہیں۔

ان دونوں آیتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ لیلۃ القدر میں تمام کاموں کے فیصلے ہو جاتے ہیں پھر اسی رات کو ان کاموں کی انجام دہی کے لئے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اپنے اپنے فرائض منصبی کو سنبھال لیتے ہیں۔

اَمْرٍ حَكِيْمٍ (حکمت والے کام) سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کے تمام فیصلے حکمت اور مصلحت سے پُر ہوتے ہیں، کوئی کام ایسا نہیں ہوتا جو حکمت اور مصلحت سے خالی ہو۔

آگے فرمایا (اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ، اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ) (کیونکہ تمام حکمت والے کام اسی رات کو طے پاتے ہیں لہٰذا اسی رات کو ہم نے) اپنے پاس سے (ڈرانے کے لئے یہ) حکم (یعنی قرآن مجید نازل فرمایا اور اسی مقصد کے لئے) ہم (پہلے بھی رسولوں کو) بھیجتے رہے ہیں (رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ) (اور اے رسول، اس کتاب کا نزول) آپ کے رب کی طرف سے (دنیا والوں کے لئے ایک بڑی) رحمت ہے۔

قرآن مجید کے نزول کو رحمت اس لئے کہا کہ قرآن مجید کے ذریعہ ہی انسان دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرتے ہیں۔ اگر قرآن مجید نازل نہ ہوتا تو یہ بھلائیاں کیسے حاصل ہوتیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرما کر دنیا والوں کو بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ عطاء فرمایا اور یہ دنیا والوں پر اس کا زبردست فضل و کرم اور بڑی مہربانی ہے (اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ) بے شک وہ سننے والا، جاننے والا ہے (اے رسول، جو باتیں کفار آپ کے خلاف کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تمام باتوں کو سن رہا ہے اور جو سازشیں یہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان کا علم ہے، آپ مطمئن رہیں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے)۔

آگے فرمایا (رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ) (اس رحمت یعنی قرآن مجید کا نازل کرنے والا وہ ہے جو) آسمانوں کا، زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان سب کا مالک ہے اگر تم (اس پر) ایمان لے آؤ (تو اس میں تمہارا ہی بھلا ہے) (لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ، رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ) اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، (وہی) تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے آباء و اجداد کا رب ہے (بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ) (لیکن اے رسول، یہ لوگ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے) بلکہ (ابھی تک) شک میں (پڑے ہوئے) کھیل کود میں مصروف ہیں۔

ان کے کھیل کود کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ

ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جب

إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ○ لَاهِيَةً
قُلُوبُهُمْ، وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ○
قُلْ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ
أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا
بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ○
الانبیآء - ۲ تا ۵)

کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اسے سنتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے دل (نصیحت کی بات سننے سے بالکل) غافل ہوتے ہیں۔ مزید برآں یہ ظالم لوگ چپکے چپکے سرگوشیاں بھی کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے، کیا تم دیدہ و دانستہ جادو (کی باتیں سننے) آتے ہو۔ (رسول نے) کہا میرا رب تو آسمان اور زمین میں (کہے جانے والی ہر) بات کو جانتا ہے (اس سے تمہاری سرگوشیاں پوشیدہ نہیں رہ سکتیں) وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (ظالم) کہتے ہیں یہ (قرآن) تو پریشان خواب کی باتیں ہیں (اگر یہ) نہیں (تو) اس کو اس نے خود ہی گھڑ لیا ہے (اور اگر یہ بھی) نہیں (تو) یہ شاعر ہے (اور یہ قرآن اس کے شاعرانہ کلام کا مجموعہ ہے اور اگر یہ واقعی رسول ہے) تو ہمارے پاس کوئی معجزہ کیوں نہیں لاتا (آخر اس کو معجزہ دے کر کیوں نہیں بھیجا گیا) جس طرح اگلے رسول (معجزہ دے کر) بھیجے گئے تھے۔

آگے فرمایا (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ) تو (اے رسول، اگر یہ ایمان نہیں لاتے تو آپ آزردہ نہ ہوں) آپ (اس دن کا) انتظار کریں جس دن آسمان ایک صریح دھوئیں کا سماں پیش کرے گا (يَغْشَى النَّاسَ، هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) (وہ دھواں) لوگوں کو ڈھانک لے گا (ہر ایک پر چھا جائے گا) وہ (دھواں کیا ہوگا) ایک دردناک عذاب ہوگا (رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ) (اس وقت یہ کافر اس طرح دعا کریں گے) اے ہمارے رب اس عذاب کو ہم سے دور کر دے، ہم ایمان لے آئیں گے (أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ) (لیکن) ان کو (اس دھوئیں سے) کیا نصیحت ہوگی (اور وہ کیا ایمان لائیں گے) ان کے پاس ایسا رسول آچکا ہے جو (ہدایت کی) ہر بات کو واضح کرتا ہے (لیکن یہ اس پر ایمان نہیں لائے تو دھوئیں کی کیا حقیقت ہے کہ اس کو دیکھ کر ایمان لے آئیں گے) (ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ

مَجْنُوْنٌ) بلکہ انہوں نے (رسول پر ایمان لانا تو کجا) اس سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے۔

کافروں نے کتنی عجیب اور مضحکہ خیز بات کہی۔ دیوانہ کو کیسے سکھایا پڑھایا جا سکتا ہے۔ اس میں عقل و شعور ہی نہیں ہوتا کہ وہ بات کو سمجھ سکے اور پھر دوسروں کو سمجھا سکے۔ افسوس ہے کافروں نے اتنا نہیں سوچا کہ کیا کوئی دیوانہ ایسا کلام پیش کر سکتا ہے، کیا کوئی دیوانہ ایسی حکیمانہ باتیں پیش کر سکتا ہے۔ جب انسان میں ضد اور ہٹ دھرمی آجاتی ہے تو پھر وہ اپنی بے وقوفی پر بھی ناز کرتا ہے۔ کافروں کی بات ایک دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی تھی لیکن وہ پھر بھی اپنی بات پر ناز کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوانہ کہتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کافروں کی اس کیفیت کا ایک اور جگہ ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝
(سبا۔ ۷ و ۸)

اور (اے رسول) کافر آپ کا مذاق اڑانے کے لئے) کہتے ہیں کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مر کر) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر از سر نو پیدا کئے جاؤ گے یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ افتراء پردازی کی ہے یا اسے جنون ہے (اے رسول، ان میں سے کوئی بات بھی نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے (وہی ایسی باتیں بناتے ہیں ایسے لوگ آخرت میں) عذاب میں (مبتلا ہوں گے) اور (دنیا میں) پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

آگے فرمایا (اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ) (بہر حال) ہم چند روز کے لئے عذاب کو دور کر دیں گے لیکن تم پھر وہی کام کرو گے (اور ایمان لانے کے وعدہ سے پھر جاؤ گے) (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ) (تو پھر) جس دن ہم بڑی (سخت) پکڑ میں تمہیں گرفتار کریں گے (تو اس دن) ہم (تمہیں نہیں چھوڑیں گے) انتقام لے کر رہیں گے۔

آیات زیر تفسیر میں جس دھوئیں کی پیشین گوئی کی گئی تھی وہ آیا، کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعاء کی درخواست کی، آپ نے دعاء کی، عذاب ٹل گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس دھوئیں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى

جب نبی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ (دین

مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَالْعِظَامَ) وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاسْتُسْقِيَ فَسُقُوْا فَنَزَلَتْ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا اِلٰى حَالِهِمْ) (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب دعاالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اجعلہا علیہم سنین کسنین یوسف جزء ۲ ص۳۳ و باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط جزء ۲ ص۳۷ وکتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الدخان جزء ۶ ص۱۶۳ تا ص۱۶۶ وصحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ باب الدخان جزء ۲ ص۵۲)

اسلام کی طرف) توجہ نہیں کرتے تو اس طرح دعا کی: اے اللہ (ان پر) یوسف (علیہ السلام کے زمانہ) جیسا ہفت سالہ (قحط) ڈال دے۔ قحط نے ان کو پکڑ لیا اور وہ ہر چیز حتی کہ کھالیں، مردار، ہڈیاں، بدبودار مُردوں کے جسم تک کھا گئے اور (جب) ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو فاقہ کی وجہ سے اسے دھواں نظر آتا تھا۔ ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے محمد آپ اللہ (تعالیٰ) کی فرمانبرداری اور رشتہ داروں کے ساتھ حُسن سلوک کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم (فاقہ سے) ہلاک ہوتی چلی جارہی ہے آپ ان کے لئے اللہ سے دعاء کیجئے۔ پھر (ابن مسعودؓ نے) یہ آیت پڑھی جس دن آسمان پر دھواں ظاہر ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعاء کی بارش ہوئی پھر جب فارغ البالی حاصل ہوگئی تو وہ لوگ پھر کفر کی طرف لوٹ گئے، اسی سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی (اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ) تم پھر لوٹ جاؤ گے (اللہ تعالےٰ کی پیشین گوئی کے مطابق وہ لوگ پھر کفر کی طرف واپس ہوگئے۔

دھوئیں کی پیشین گوئی کا پورا ہوجانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل تھی لیکن افسوس ہے کہ کافر پھر بھی ایمان نہیں لائے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے دن بطشۃ الکبریٰ (ایک بڑی پکڑ) میں انہیں گرفتار کرلیا اور ان کی قوت وشوکت کو پامال کردیا۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ اَصَابُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مشرکین کے ۱۴۰ آدمیوں کو پامال کیا۔ ان کے ستر آدمیوں کو قیدی بنایا اور ستر کو قتل کیا۔

وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا (صحیح بخاری
کتاب بدء الخلق باب ابواب غزوۃ
بدر جزء ۵ ص ۱)

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں وہی سب کا رب ہے،
اسی کی عبادت کیجئے، اسی کو پکاریئے اور اس کی پکڑ سے ڈرتے رہیئے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ
وَجَآءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ
اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ، اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَاَنْ لَّا تَعْلُوْا
عَلَى اللّٰهِ ، اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ
رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ
تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا
رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾

فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ
مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ
وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾
وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ
وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ
عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا
مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي
إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾

مِنْ فِرْعَوْنَ، اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ
الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ
عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ
مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون کی آزمائش کی تھی، ان کے پاس ایک جلیل القدر رسول آئے تھے (۱۷) (جنہوں نے ان سے کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو، میں تمہارے لئے امانتدار رسول (بن کر آیا) ہوں (۱۸) اور یہ کہ اللہ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو، میں تمہارے سامنے (اپنی نبوت کی) ایک کھلی دلیل پیش کرتا ہوں (۱۹) اور اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں (۲۰) اور اگر تم مجھ پر ایمان نہ لائے تو مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ (۲۱) (پھر) انہوں نے اپنے رب سے دعاء کی کہ یہ گنہگار لوگ ہیں (میری بات نہیں مانتے) (۲۲) (اللہ نے فرمایا) میرے بندوں کو رات کے وقت لے کر نکل جاؤ (مگر یہ خیال رکھنا کہ) تمہارا تعاقب ضرور کیا جائے گا (۲۳) اور (جب تم) سمندر (پار کر چکو تو اس) کو (اسی حالت میں) ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا، (اسی میں) ان کے لشکر کو ڈبویا جائے گا (۲۴) کتنے ہی باغات اور چشمے وہ چھوڑ گئے (۲۵) (کتنی ہی) کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مقامات (انہوں نے چھوڑے) (۲۶) اور (کتنی ہی) نعمتیں (انہوں نے چھوڑیں) جس میں وہ مگن تھے (۲۷) (مجرموں کو ہم) اسی طرح (ہلاک کیا کرتے ہیں)، (الغرض) پھر ہم نے ایک دوسری قوم کو ان (تمام) چیزوں کا وارث بنا دیا (۲۸) (ان کی تباہی اور ہلاکت پر) نہ تو آسمان رویا اور نہ زمین روئی اور نہ انہیں مہلت دی گئی (۲۹) (اس طرح) ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز تکلیف سے نجات دی (۳۰) (یعنی ان کو) فرعون (کے استبداد) سے (نجات دی)، اور وہ بہت سرکش ہو گیا تھا اور (ظلم و ستم میں) حد سے آگے نکل گیا تھا (۳۱) اور (اے رسول) ہم نے (اپنے)

علم کی بنیاد پر بنی اسرائیل کو تمام اقوام عالم میں منتخب کیا تھا (۳۲) اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں ان کی کھلی آزمائش تھی (۳۳)

معانی و مصادر

(رَهْوًا) رَهَا، يَرْهُوُ، رَهْوٌ (ن) نرم چال چلنا، ٹھہرنا، ساکن ہونا۔
(نَعْمَةٌ) نَعَمَ، يَنْعَمُ، نَعْمَةٌ و مَنْعَمٌ (ف، ن، س) خوشحال ہونا، (نَعْمَةٌ = خوشحالی، فائدہ اٹھانا)۔
(فٰكِهِيْنَ) فَكِهَ، يَفْكَهُ، فَكَهٌ و فَكَاهَةٌ (س) خوش مذاق اور ظریف ہونا۔
(اِخْتَرْنٰهُمْ) اِخْتَارَ، يَخْتَارُ، اِخْتِيَارٌ (باب افتعال) چن لینا، منتخب کرنا۔

تفسیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور کافروں کو دھمکی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قوم فرعون کے برے انجام کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ) اور (اے رسول) ہم نے ان (کفار مکہ) سے پہلے قوم فرعون کی آزمائش کی تھی (لیکن وہ لوگ آزمائش میں پورے نہیں اترے) حالانکہ ان کے پاس ایک عظیم المرتبت رسول آئے تھے۔

عظیم المرتبت رسول سے مراد موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا، وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ○
(الاحزاب - ۶۹)

اے ایمان والو، تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف پہنچائی تھی، جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ نے اس سے موسیٰ کو بری کر دیا اور وہ اللہ کے ہاں بڑے مرتبہ والے ہیں۔

فرعون اور اس کی قوم نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلایا اور بالآخر عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ○ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○
(القصص - ۳۹، ۴۰)

(اے رسول) فرعون اور اس کے لشکروں نے ملک میں ناحق سر اٹھا رکھا تھا اور وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ پھر ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا، پھر ہم نے ان کو سمندر میں پھینک دیا تو (اے رسول) آپ دیکھ لیں کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

آگے فرمایا (اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ، اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ) (موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب فرعون کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرعون سے اپنی قوم کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا) کہ اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو، (اور مجھ پر ایمان لاؤ) میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں (وَاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ) اور یہ کہ اللہ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو، میں تمہارے سامنے (اپنی نبوت کی) ایک کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

(الشعراء ۱۶، ۱۷)

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور (اس سے) کہو کہ ہم رب العالمین کے رسول ہیں (اور تجھے رب العالمین پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں) اور یہ کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

نبوت کی کھلی دلیل وہ معجزات تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دئے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝

(الاعراف - ۱۰۴ تا ۱۰۸)

اور (اے رسول، جب) موسیٰ (فرعون کے پاس پہنچے تو انہوں) نے کہا اے فرعون میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ میں (اس بات کا) پابند ہوں کہ اللہ کی طرف کوئی بات منسوب نہ کروں سوائے حق کے، میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلی نشانی لے کر آیا ہوں لہذا (پہلی بات تو یہ ہے کہ) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔ فرعون نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو جو نشانی تم لے کر آئے ہو اسے پیش کرو۔ موسیٰ نے اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیا تو وہ حقیقتاً ایک اژدھا بن گیا۔ پھر (موسیٰ نے) اپنا ہاتھ (گریبان سے) نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید (چمک) بن گیا۔

فرعون نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے تو یہ دھمکی دی کہ میں تمہیں قید کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ○ (الشعرآء - ۲۹)

(فرعون نے) کہا اگر تم نے میرے علاوہ کسی کو الٰہ بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔

پھر فرعون اور اس کی قوم نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنگسار کرنے کی دھمکی دی۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا (وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ) اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں (وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ) اور اگر تم ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ (مجھے میرے حال پر چھوڑ دو تاکہ میں آزادانہ طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا رہوں لیکن وہ کب ماننے والے تھے، انہوں نے اپنی سرکشی جاری رکھی) (فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ) تو موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے رب سے دعاء کی کہ (اے میرے رب یہ (بڑے) گنہگار لوگ ہیں (ان سے نجات دے) (فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا، میرے بندوں کو رات کے وقت اپنے ساتھ لے کر (یہاں سے) چلے جاؤ (مگر یہ خیال رکھنا کہ) تمہارا پیچھا (ضرور) کیا جائے گا۔

الغرض موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام روانہ ہوئے، راستہ میں سمندر آ گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ، فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ○ (الشعرآء - ۶۳)

پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے عصاء کو سمندر پر مارو (انہوں نے اپنے عصاء کو سمندر پر مارا) تو وہ پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِی الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ○ (طٰہٰ - ۷۷)

اور (اے رسول، پھر) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو اپنے ساتھ لیکر راتوں رات یہاں سے چلے جاؤ اور ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنا دو پھر نہ تو تمہیں (فرعون کے) پکڑنے کا خوف ہو گا اور نہ (غرق ہونے کا) ڈر۔

آگے فرمایا (وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا، اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ) اور (اے موسیٰ، جب تم) سمندر (پار کر چکو تو (اس) کو (اسی حالت میں) ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا، (اسی میں فرعون کے) لشکر کو ڈبویا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ○
(طٰہٰ - ۷۸)

(الغرض جب موسیٰ مومنین کو لے کر وہاں سے چل دئے) تو فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا، پھر سمندر کی جس چیز نے انہیں ڈھانک لیا ڈھانک لیا (یعنی سمندر کی لہروں نے انہیں ڈبو دیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○
(الاعراف - ۱۳۶)

بالآخر ہم ان سے بدلہ لے کر ہی رہے، ہم نے ان کو سمندر میں ڈبو دیا اس لئے کہ وہ (مسلسل) ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے اور ان سے غفلت برتتے رہے۔

آگے فرمایا (كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ) کتنے ہی باغات اور چشمے وہ چھوڑ گئے (وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ) کتنی ہی کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مقامات (انہوں نے چھوڑے) (وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ) اور کتنی ہی نعمتیں (انہوں نے چھوڑیں) جن میں وہ مگن تھے (كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ) (الغرض) اسی طرح (اور بھی بہت سی چیزیں انہوں نے چھوڑیں) پھر ہم نے ایک دوسری قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ○ كَذٰلِكَ ، وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○
(الشعرآء - ۵۷ تا ۵۹)

پھر ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے، خزانوں اور باعزت مکانوں سے نکال دیا (اور ہم سرکشوں کے ساتھ) اسی طرح (کیا کرتے ہیں) پھر ہم نے بنی اسرائیل کو ان تمام چیزوں کا وارث بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ، وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا ، وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ○ (الاعراف - ۱۳۶ و ۱۳۷)

ہم نے اس قوم کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس سرزمین کو ہم نے برکت دی تھی۔ (الغرض اے رسول) بنی اسرائیل کی ثابت قدمی کی وجہ سے آپ کے رب کا وہ وعدۂ خیر (و برکت جو اس نے بنی اسرائیل سے کیا تھا) پورا ہوا اور ہم نے

فرعون اور اس کی قوم کی ان بڑی بڑی عمارتوں کو) جو (وہ) تعمیر کرتے تھے اور (ان باغات کو) جنہیں وہ چھتریوں پر چڑھاتے تھے سب کو تباہ و برباد کر دیا۔

آگے فرمایا (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ) (آل فرعون کی تباہی اور ہلاکت پر) نہ تو آسمان رویا اور نہ زمین روئی اور نہ انہیں (عذاب سے) مہلت ہی دی گئی۔

آل فرعون کی تباہی پر کسی کو افسوس نہ ہوا۔ ان کے اعمال ہی ایسے تھے کہ کسی کو ان کی ہلاکت پر افسوس کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

آگے فرمایا (وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ) (الغرض) ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز تکلیف سے نجات دی (مِنْ فِرْعَوْنَ، اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ) یعنی انکو فرعون (کے ظلم و ستم) سے (نجات دی) وہ بڑا سرکش ہو گیا تھا (اور جبر و تشدد میں) حد سے آگے نکل گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ، اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○

(القصص ۔ ۴)

بے شک فرعون نے (اپنے) ملک میں بہت سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے رہنے والوں کو (مختلف) فرقوں میں (تقسیم) کر دیا تھا، ان میں سے ایک فرقہ کو اس نے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا (اور وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے)، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ (بڑا ہی) مفسد تھا۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ) اور (اے رسول) ہم نے (اپنے) علم کی بنیاد پر بنی اسرائیل کو تمام اقوام عالم میں منتخب کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اقوام عالم کی امامت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ○ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ○

اور (اے رسول) ہم یہ چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر جو ملک میں کمزور کر دیئے گئے تھے احسان کریں، ان کو پیشوا بنائیں، انہیں (ملک کا) وارث بنائیں اور زمین میں استحکام بخشیں اور فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ چیز دکھا دیں جس کا

(القصص۔ ۵ و ۶)

انہیں ان کی طرف سے خطرہ تھا۔

بنی اسرائیل کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○

(البقرۃ۔ ۴۷)

اے بنی اسرائیل میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی تھیں (منجملہ ان کے سب سے بڑی نعمت یہ تھی) کہ میں نے تمہیں تمام اقوام عالم پر فضیلت دی تھی۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتوں کا وعدہ پورا کر دیا اور ان کو دنیا میں عزت کا مقام عطاء فرمایا۔

آگے فرمایا (وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ) اور ہم نے ان کو یعنی بنی اسرائیل کو (کھلی) نشانیاں دی تھیں جن میں ان کی کھلی آزمائش تھی (کہ ان نشانیوں کو دیکھ کر وہ اپنے ایمان میں پختگی پیدا کرتے ہیں یا نہیں، استقامت اختیار کرتے ہیں یا ڈگمگا جاتے ہیں، شکر ادا کرتے ہیں یا ناشکری کرتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ، وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

(البقرۃ۔ ۲۱۱)

بنی اسرائیل سے پوچھئے ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دی تھیں (لیکن انہوں نے ناشکری کی) اور جو شخص اللہ کی نعمت (یعنی اللہ کی کتاب کو) اس کے پاس آجانے کے بعد بدل ڈالے تو پھر اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

بنی اسرائیل کی ناشکری کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

(البقرۃ۔ ۷۳ و ۷۴)

(الغرض (جب انہوں نے گائے کو ذبح کیا تو) ہم نے ان سے کہا اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کو مارو (گائے کا ٹکڑا مقتول کو مارتے ہی وہ مقتول زندہ ہو گیا اور اس نے قاتل کا نام بتا دیا) اللہ نے فرمایا: اسی طرح اللہ مُردوں کو (قیامت کے دن) زندہ کرے گا، وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھا رہا ہے تاکہ تم عقل حاصل کرو۔ پھر اس واقعہ کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت (اس لئے کہ) بعض

پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہوتی ہیں، بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں پھر ان سے پانی نکلتا ہے اور بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں (لیکن اے بنی اسرائیل تمہارے دل کسی طرح نہ پسیجے، کسی طرح ان میں شکستگی اور نرمی نہ آئی اور نہ اللہ کا خوف دل میں پیدا ہوا)۔ بہرحال (اے بنی اسرائیل) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو۔

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ
إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ
بِمُنْشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ
كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ
قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾

ترجمہ (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں (۳۴) ہماری یہ پہلی دفعہ کی موت ہی بس (ہمارا خاتمہ کر دینے والی موت) ہے پھر (اس کے بعد) ہم زندہ نہیں کئے جائیں گے (۳۵) (اور) اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباء واجداد کو زندہ کر کے دکھاؤ (۳۶) (اے رسول) کیا یہ لوگ (قوت اور نعمت کے لحاظ سے) بہتر ہیں یا تبّع کی قوم اور وہ (قومیں) جو ان سے پہلے (گذر چکی) ہیں، ہم نے ان کو ہلاک کر دیا (تو ان کی کیا حقیقت ہے)، بے شک وہ گنہگار تھے (اسی لئے ہلاک کئے گئے، اور یہ بھی گنہگار ہیں لہٰذا یہ بھی اسی طرح ہلاک ہو سکتے ہیں) (۳۷)

معانی و مصادر (مُنْشَرِينَ) اَنْشَرَ، يُنْشِرُ، اِنْشَارٌ (باب افعال) زندہ کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ) (اے رسول) یہ لوگ (یعنی کفار مکہ

کہتے ہیں (اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ) ہماری یہ پہلی دفعہ کی موت ہی بس (ہمارا خاتمہ کر دینے والی موت) ہے پھر (اس کے بعد) ہم زندہ نہیں کئے جائیں گے (فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ) (اور اگر تم سچے ہو (کہ قیامت کے روز سب زندہ کئے جائیں گے) تو (نمونہ کے طور پر) ہمارے آباء و اجداد کو زندہ کر کے دکھاؤ۔

کافروں کو کسی طرح یقین نہیں آتا تھا کہ وہ قیامت کے روز دوبارہ پیدا کئے جائیں گے۔ وہ طرح طرح کے اشکال پیدا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ○

(الصّٰفّٰت - ۱۶ تا ۱۹)

(کافر کہتے ہیں) کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم (دوبارہ) زندہ کئے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا (بھی زندہ کئے جائیں گے)۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ہاں (ایسا ہی ہوگا) اور (جس دن ایسا ہو گا اس دن) تم ذلیل و خوار ہو گے (اور اے رسول قیامت کے واقع ہونے میں کچھ دیر نہیں لگے گی) وہ تو بس ایک جھڑکی (جیسی آواز) ہو گی اور یہ سب (فوراً زندہ ہو کر حیرانی کے ساتھ) دیکھنے لگیں گے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے کفار کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا (اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ، اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ) اور (اے رسول) کیا یہ لوگ (قوت اور نعمت کے لحاظ سے) بڑھ کر ہیں یا تبّع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں ہم نے ان کو (باوجود ان کے قوت اور نعمت میں زیادہ ہونے کے) ہلاک کر دیا صرف اس لئے کہ وہ گنہگار تھے (تو کیا کفار مکہ کو ہم ہلاک نہیں کر سکتے، یقیناً ہم ہلاک کر سکتے ہیں)۔

اس آیت میں کفار مکہ کو دھمکی دی گئی ہے۔ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو ان کو بھی اسی طرح نیست و نابود کر دیا جائے گا جس طرح گذشتہ قوموں کو ہلاک کر دیا گیا۔

عمل

اے لوگو، قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائیے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان نہ لانے کی وجہ سے آپ کو ہلاک کر دیا جائے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ
مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ
شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾

كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾
كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ
إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا
فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾
ذُقْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾
إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي
جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ
سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾

كَذٰلِكَ، وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾
يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا
الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ
الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا
يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو (محض) کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا ہے (۳۸) ہم نے ان کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ ان کی پیدائش میں ہماری کیا مصلحت ہے) (۳۹) بے شک فیصلہ کا دن ان سب

کے جمع ہونے کا (مقررہ) وقت ہے (۴۰) اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ انہیں (کہیں سے) مدد ملے گی (۴۱) ہاں جس پر اللہ کا رحم ہو جائے (تو اس کے لئے ہر قسم کی بھلائی ہی بھلائی ہے) بے شک اللہ غالب اور بہت رحم کرنے والا ہے (۴۲) بے شک زقوم کا درخت (۴۳) گنہگار کا کھانا (ہوگا) (۴۴) وہ پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہوگا اور پیٹوں میں اس طرح کھولے گا (۴۵) جس طرح گرم پانی کھولتا ہے (۴۶) (اللہ فرشتوں سے فرمائے گا) اسے پکڑ لو اور سختی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے اسے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاکر ڈال دو (۴۷) پھر اس کے سر پر تکلیف دینے والا کھولتا ہوا پانی ڈالو (۴۸) (پھر اس سے کہو لے عذاب کا مزا) چکھ، تو تو (دنیا میں) غالب اور عزت والا (بنا پھرتا) تھا (اب تیرا غلبہ اور عزت کہاں گئی) (۴۹) (پھر دوزخیوں سے کہا جائے گا) یہی وہ (دوزخ) ہے جس کے متعلق تم شک کیا کرتے تھے (۵۰) (برخلاف ان کے) متقی امن کے مقام میں ہوں گے (۵۱) باغوں میں اور چشموں میں (وہ شاداں و فرحاں زندگی گذاریں گے) (۵۲) سندس اور استبرق کا لباس پہن کر وہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (۵۳) (متقیوں کو ہم) اسی طرح (جزاء دیا کرتے ہیں) ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے (۵۴) وہاں وہ امن کے ساتھ ہر قسم کے میوے منگا (منگا کر کھا) ئیں گے (۵۵) پہلی موت کے علاوہ (جس کا مزا وہ دنیا میں چکھ چکے) اب وہ وہاں (کسی اور) موت کا مزا نہیں چکھیں گے، اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (۵۶) (اے رسول) یہ آپ کے رب کا فضل ہوگا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے (۵۷) تو (بس آپ نصیحت کئے جائیے) ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں (۵۸) (اور اے رسول اگر یہ لوگ نصیحت حاصل نہ کریں) تو آپ بھی (انجام کا) انتظار کیجئے، یہ بھی انتظار کر رہے ہیں (۵۹)

معانی و مصادر

(لِعِبِیْنَ) لَعِبَ، یَلْعَبُ، لَعِبٌ ولَعْبٌ (س) کھیلنا۔
(مِیْقَاتٌ) وَقَتَ، یَقِتُ، وَقْتٌ (ض) وقت مقرر کرنا (مِیْقَاتٌ = وقت، وعدہ کی جگہ جس کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہو)۔
(یَغْلِیْ) غَلٰی، یَغْلِیْ، غَلْیٌ (ض) کھولنا۔
(اِعْتِلُوْا) عَتَلَ، یَعْتِلُ، عَتْلٌ (ن وض) سختی کے ساتھ کھینچنا، اٹھانا۔
(اَمِیْنٌ) اَمِنَ، یَامَنُ، اَمَانٌ واَمْنٌ واَمَنَةٌ (س) مطمئن ہونا، امن میں ہونا (اَمِیْنٌ = امن والا)
(حُوْرٌ) حَوِرَ، یَحْوَرُ، حَوَرٌ (س) آنکھ کی سفیدی اور سیاہی کا گہرا ہونا (حُوْرٌ = حَوْرَاءُ کی جمع)۔
(عِیْنٌ) عَیِنَ. یَعْیَنُ، عَیَنٌ وعَیْنَةٌ (س) آنکھ کی سیاہی کا زیادہ ہونا (عِیْنٌ = عَیْنَاءُ کی جمع، وہ عورت جس کی آنکھ کی سیاہی زیادہ ہو۔ عَیْنَاءُ اَعْیَنُ کا مؤنث ہے)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ) اور (اے رسول) ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان اس کو کھیل کے طور پر

پیدا نہیں کیا (مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ) ہم نے ان کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ ان کی پیدائش میں ہمارا کیا مقصد ہے)۔

آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے بے فائدہ اور بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ان تمام چیزوں کی پیدائش حق، حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○

(المؤمنون ۔ ۱۱۵)

(اے لوگو) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ، مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى، وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ○

(الروم ۔ ۸)

کیا انہوں نے اپنے دلوں میں (کبھی) غور نہیں کیا، اللہ نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو حق کے ساتھ اور ایک وقت مقررہ تک کے لئے پیدا کیا ہے، (پھر بھی) بہت سے لوگ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کر رہے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات کو بے مقصد پیدا نہیں کیا، کائنات کی پیدائش کا مقصد انسانوں کی آزمائش ہے۔ اگر وہ اس آزمائش میں پورے اترتے ہیں تو ان کو اچھا بدلہ ملے گا اور اگر وہ آزمائش میں ناکام ہو جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے ہیں تو ان کو اس کی سزا ملے گی۔ سزا اور جزاء کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے۔ اسی دن تمام انسان اللہ تعالےٰ کے سامنے حساب و کتاب کے لئے پیش ہوں گے۔ اسی چیز کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ عزوجل آگے فرماتا ہے (اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ) بے شک فیصلہ کا دن ان سب کے جمع ہونے کا (مقررہ) وقت ہے (یعنی سب لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے اور اپنے اپنے اعمال کی سزا و جزاء پائیں گے) (يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ) اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہیں آئے گا اور نہ انہیں (کہیں سے) مدد ملے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○

ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا، نہ کسی سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی، نہ کسی سے بدلہ

(البقرۃ - ۴۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(یا معاوضہ یا فدیہ) لیا جائے گا اور نہ وہ (یعنی اہل محشر) کسی کی مدد حاصل کر سکیں گے۔

اے ایمان والو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید و فروخت ہو گی، نہ دوستی (کام آئے گی) اور نہ سفارش (کا کسی کو اختیار ہو گا) ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے رہو اور (اے رسول) کافر ہی ظالم ہیں۔

(البقرۃ - ۲۵۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ○ يُبَصَّرُوْنَهُمْ، يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ○ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُئْوِيْهِ ○ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ○

(سَاَلَ سَآئِل - ۱۰ تا ۱۴)

(اس دن) کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہو گا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اس دن مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو دیدے، اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو دیدے اور اپنے خاندان کو دے دے جو اسے (دنیا میں) پناہ دیا کرتا تھا بلکہ روئے زمین پر جتنے آدمی ہیں سب کو دیدے اور اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے۔

آگے فرمایا (اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ، اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ) مگر جن پر اللہ کا رحم ہو جائے (تو وہ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیں گے) بے شک اللہ غالب اور بہت رحم کرنے والا ہے (اللہ ہر چیز پر غالب ہے، وہ چاہے تو سزا دے سکتا ہے اور وہ رحیم بھی ہے، وہ جس پر چاہے رحم کر سکتا ہے اور اسے دوزخ سے نجات دے سکتا ہے) (اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ) بے شک (دوزخ بہت بری جگہ ہے اس میں) تھوہر کا درخت (ہے) (طَعَامُ الْاَثِيْمِ (جو) گنہگار کا کھانا (ہو گا)، (كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ) وہ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو گا اور پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا (كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ) جس طرح گرم پانی کھولتا ہے (خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ) (اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) اسے پکڑ لو اور سختی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جا کر ڈال دو (ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ) پھر اس کے سر پر تکلیف دینے والا کھولتا ہوا پانی ڈالو (ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ) (پھر اس سے کہو عذاب کا مزا) چکھ

تو تو (دنیا میں) غالب اور عزت والا (بنا پھرتا) تھا (اب وہ تیرا غلبہ اور تیری عزت کہاں گئی) (اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ) (پھر دوزخیوں سے کہا جائے گا) یہی وہ (دوزخ) ہے جس کے متعلق تم شک کیا کرتے تھے (اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ) (رہے) متقی (تو وہ) امن کے مقام میں ہوں گے (فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ) (یعنی) باغوں میں اور چشموں میں (وہ شاداں اور فرحاں زندگی گذار رہے ہوں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝

(والذاریات - ۱۵، ۱۶)

بے شک متقی باغوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہوں گے۔ اور جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا وہ اسے لے رہے ہوں گے، اس سے پہلے (دنیا میں) وہ (بہت) نیکیاں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

(اقتربت الساعۃ - ۵۴، ۵۵)

بے شک متقی لوگ باغوں اور نہروں میں (شاداں وفرحاں) ہوں گے۔ با اقتدار بادشاہ کے ہاں ایک سچے اور (باعزت) مقام میں۔

آگے فرمایا (يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ) سندس اور استبرق کا لباس پہن کر وہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

(الصّٰفّٰت - ۴۱ تا ۴۴)

ان کے لئے مقررہ رزق ہے، یعنی (ان کو کھانے کے لئے) پھل (دئے جائیں گے) اور ان کی بڑی عزت کی جائے گی۔ نعمت کے باغوں میں (وہ رہیں گے)۔ ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

آگے فرمایا (كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ) (متقیوں کو ہم) اسی طرح (جزاء دیا کرتے ہیں۔ مزید برآں) ہم بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے (يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ) ان باغات میں وہ امن کے ساتھ ہر قسم کے میوے منگا (منگا کر کھا) ئیں گے (لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ) پہلی موت کے علاوہ (جس کا مزا وہ دنیا میں چکھ چکے) اب وہ (وہاں کسی مزید موت کا مزا نہیں چکھیں گے اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بھی محفوظ رکھے گا (فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ) (اے رسول، یہ) آپ

کے رب کا فضل ہوگا (جو ان کے شامل حال ہوگا) اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ○

(والسماء ذات البروج - ۱۱)

(اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

آگے فرمایا (فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ) تو (اے رسول، آپ تو) بس (نصیحت کرتے رہیے اس کے علاوہ آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں) ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○

(اقتربت الساعة - ۲۲)

اور (اے لوگو) ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ○

(مریم - ۹۷)

تو (اے رسول) ہم نے آپ کی زبان میں اس (قرآن) کو اس لئے آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ آپ متقیوں کو خوشخبری سنائیں اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائیں۔

الغرض قرآن مجید نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت آسان ہے اس میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○

(الکھف - ۱)

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں (کسی طرح کی) کجی نہیں رکھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ○ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ

اور (اے رسول) ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (ہم نے)

يَتَّقُوْنَ ○ (الزمر - ۲۷ و ۲۸)

قرآن (کو) عربی زبان میں (اتارا ہے)، اس میں (کسی قسم کی) کجی نہیں (رکھی) تاکہ یہ لوگ (اس کو سمجھ کر اللہ سے) ڈر جائیں۔

آگے فرمایا (فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ) (اور اے رسول، اگر یہ لوگ نصیحت حاصل نہ کریں) تو آپ بھی (انجام کا) انتظار کریں، وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ○ (الٓمّٓ تنزیل - ۳۰)

تو (اے رسول) آپ ان سے اعراض کیجئے اور (فیصلہ کا) انتظار کیجئے، یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے کائنات کو بے مقصد نہیں بنایا۔ کائنات کی پیدائش آپ کے لئے آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون شرک کرتا ہے اور کون توحید اختیار کرتا ہے، کون خالق کو کارساز مانتا ہے اور کون مخلوق کو کارساز مانتا ہے تو اے لوگو، آپ اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز مانیئے، اسی سے لو لگائیے۔

اے لوگو، قیامت آنے والی ہے۔ اس کے لئے تیاری کیجئے۔ اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کیجئے۔ جنت کی طرف رغبت کیجئے اور دوزخ کے عذابات سے ڈرتے رہیئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ جاثیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

حٰمٓ ① تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ
الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ② اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ
وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ③
وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَ مَا یَبُثُّ مِنۡ
دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ④
وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَآ اَنۡزَلَ

اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ
بِالْحَقِّ، فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ
وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ
اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ
لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا ِ اتَّخَذَهَا
هُزُوًا ، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ۝٩ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ، وَلَا
يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا
مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ،
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ هٰذَا هُدًى ،
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١

ترجمہ حٰمٓ ۝١ یہ کتاب، غالب اور حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے ۝٢ ایمان والوں کے لئے آسمانوں میں اور زمین میں (اللہ کی قدرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں ۝٣ اور (اے لوگو) تمہاری پیدائش میں بھی اور جو جانور اللہ (زمین میں) پھیلاتا ہے (ان میں بھی

یقین کرنے والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں ④ اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور جو رزق اللہ آسمان سے نازل فرماتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اس میں اور ہواؤں کے چلانے میں عقل والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں ⑤ (اے رسول) یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو حق کے ساتھ سنا رہے ہیں تو اب اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ اور کس چیز پر ایمان لائیں گے ⑥ (اے رسول) ہر جھوٹے گنہگار کے لئے (بڑی) خرابی ہے ⑦ جب اللہ کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سنتا ہے مگر پھر تکبر سے (کفر پر اس طرح) اصرار کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں، تو آپ اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے ⑧ اور (اے رسول، یہ ایسا شخص ہے کہ) جب اسے ہماری آیات میں کسی آیت کا علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے ⑨ (یعنی) ان کے آگے دوزخ ہے (جس میں وہ ذلت آمیز عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے) اور جو عمل انہوں نے (دنیا میں) کئے تھے نہ وہ ان کے کچھ کام آئیں گے اور نہ وہ لوگ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ (اپنا) کارساز بنا رکھا تھا، ان کے لئے عذاب عظیم (تیار) ہے ⑩ یہ (قرآن تمام لوگوں کے لئے ان کے رب کی طرف سے) ہدایت ہے تو جو لوگ (اس ہدایت یعنی) اپنے رب کی آیات کا انکار کریں گے ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے ⑪

تفسیر حٰمٓ۔ ح اور م حروف مقطعات ہیں۔ ان کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی آیت ۱ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

(تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ) یہ کتاب اللہ، غالب اور حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے (اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ) ایمان والوں کے لئے آسمانوں اور زمین میں (اللہ کی قدرت اور اس کی توحید کی بہت سی) نشانیاں ہیں (وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ) اور (اے لوگو یہی نہیں بلکہ) تمہاری پیدائش میں بھی اور جو جانور (اللہ زمین میں) پھیلاتا رہتا ہے ان میں بھی یقین کرنے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت اور اس کی توحید کی بہت سی) نشانیاں ہیں (وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ) اور (اے لوگو) رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور جو رزق اللہ بادل سے نازل فرماتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اس میں اور ہواؤں کے چلانے میں عقل والوں کے لئے (اللہ کی قدرت اور اس کی توحید کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

آسمانوں کو اور زمین کو، انسانوں کو اور جانوروں کو صرف اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ بارش

اللہ تعالیٰ برساتا ہے، وہی بارش کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، ہواؤں کو وہی چلاتا ہے ان تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، دوسرے یہ کام نہیں کر سکتے تو پھر وہ نہ کسی کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ کسی کی مشکل کشائی کر سکتے ہیں لہذا ان کو پکارنا بے فائدہ اور لاحاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ، وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○

(الرعد ۔ ۱۴)

حق تو یہ ہے کہ (مصیبت میں) صرف اسی کو پکارا جائے، اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو یہ کافر پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں سنتے، (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے تاکہ (محض ایسا کرنے سے) پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن پانی اس کے منہ تک (ہرگز) نہیں پہنچ سکتا، (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلانا بے کار ہے، اسی طرح) کافروں کا (اللہ کے علاوہ دوسروں کو) پکارنا بے کار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ، اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○

(الاحقاف ۔ ۴ تا ۶)

(اے رسول، آپ ان سے) کہئے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی چیزوں میں) سے کونسی چیز انہوں نے پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے، اگر تم سچے ہو تو (اپنے دعوے کے ثبوت میں) اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کرو یا علوم (انبیاء میں) سے کوئی اثر (پیش کرو)۔ اور (اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں اور جب (قیامت کے دن) تمام لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت

کا انکار کریں گے۔

الغرض کائنات کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے اور کائنات کا نظام چلانے والا بھی اللہ تعالےٰ ہے لہٰذا وہی اکیلا الٰہ ہے، وہ اپنی ذات وصفات اور حقوق میں یکتا اور بے نظیر ہے۔ دوسروں کو اس کی ذات صفات اور حقوق میں شریک کرنا توحید کے منافی اور کھلا شرک ہے۔

آگے فرمایا (تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ) (اے رسول) یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو حق کے ساتھ سنا رہے ہیں تو اب اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ اور کس چیز پر ایمان لائیں گے۔

نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مثل ہے اور نہ اس کے کلام کی کوئی نظیر ہے تو پھر آخر یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کے بعد اور کس چیز پر ایمان لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بھی لاثانی اور اس کا کلام بھی لاثانی ایسی صورت میں عقل کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام پر ایمان لایا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ○ (والمرسلٰت ۔ ۵۰)

تو (اے رسول) اب یہ اس کے بعد اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

آگے فرمایا (وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ) ہر جھوٹے گنہگار کی (بڑی) خرابی ہے (يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ) جب اللہ کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سنتا ہے پھر تکبر سے (کفر پر اس طرح) اصرار کرتا ہے گویا اس نے ان (آیتوں) کو سنا ہی نہیں تو (اے رسول) آپ اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

(لقمٰن ۔ ۶، ۷)

اور (اے رسول) لوگوں میں سے بعض ایسا بھی شخص ہے جو بیہودہ باتوں کا خریدار بنتا ہے تاکہ (ان کے ذریعہ) بغیر علم کے (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے، ایسے لوگوں کے لئے (قیامت کے دن) ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تکبر کے ساتھ پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے، تو (اے رسول) اس کو دردناک عذاب کی

خوشخبری سنا دیجئے۔

آگے فرمایا (وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا نِ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ) اور (اے رسول، یہ ایسا شخص ہے کہ) جب اسے ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کا علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے (اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ) ایسے لوگوں کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے (مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ) (پھر) ان کے آگے دوزخ ہے (جس میں وہ ذلت آمیز عذاب دیئے جائیں گے) اور جو عمل انہوں نے (دنیا میں) کئے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ وہ لوگ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ (اپنا) کارساز بنا رکھا تھا (الغرض) ان کے لئے (آخرت میں) عذاب عظیم ہے (هٰذَا هُدًى وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ) یہ (قرآن تمام لوگوں کے لئے ان کے رب کی طرف سے) ہدایت (نامہ) ہے (تو جو لوگ اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئیں گے وہ قیامت کے دن عیش و راحت میں ہوں گے) اور جو لوگ اپنے رب کی آیات کا انکار کریں گے ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے۔

عمل

اے لوگو، کائنات میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ ان نشانیوں پر غور کیجئے اور شرک سے باز آجائیے۔ اللہ تعالیٰ کا بے نظیر کلام آپ کے پاس آچکا ہے، اب اس کو چھوڑ کر اور کس کلام پر آپ ایمان لائیں گے۔

اے لوگو، جب قرآن مجید کی آیتیں آپ کو سنائی جائیں تو ان کا مذاق نہ اڑائیے، گناہ سے اور جھوٹ بات گھڑنے سے بچئے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو الٰہ نہ بنائیے یہ الٰہ نہیں ہیں۔ ان میں کوئی قدرت نہیں۔ یہ قیامت کے دن آپ کے ذرا سا بھی کام نہیں آسکتے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ
لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
مِّنْهُ، اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس میں اس کے حکم سے جہاز چلتے رہیں، تاکہ تم اس کا فضل تلاش کر سکو اور (پھر اس کا) شکر ادا کرو (۱۲) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنی طرف سے تمہارے لئے مسخر کر دیا، اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں (اللہ کی قدرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں (۱۳)

معانی و مصادر (تَجْرِیْ) جَرَی، یَجْرِیْ، جَرْیٌ وَجَرَیَانٌ وَجِرْیَةٌ (ض) بہنا، جاری ہونا، قصد کرنا۔

تفسیر اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ) (اے لوگو! اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس میں اس کے حکم سے جہاز چلتے رہیں (وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ) اور تم اس کا فضل تلاش کرتے رہو اور پھر اس کا شکر ادا کرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(النحل - ۱۴)

وہی ہے جس نے سمندر کو (تمہارے لئے) مسخّر کر دیا تاکہ تم اس میں سے (مچھلیاں نکال کر ان کا) تر و تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے جواہرات نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور (اے رسول) آپ دیکھتے ہیں کہ کشتیاں (کس طرح) پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہیں اور (اے لوگو، اس نے سمندر کو اس لئے بھی مسخّر کیا ہے) تاکہ تم (کشتیوں میں بیٹھ کر سفر کرو اور تجارت کے ذریعہ) اللہ کا فضل تلاش کرو اور (اے لوگو، یہ تمام نعمتیں اس نے تم کو اس لئے دی ہیں) تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ۔

(ابراھیم - ۳۲)

(اے لوگو) اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، اسی نے بادل سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے، اسی نے تمہارے لئے جہازوں کو مسخّر کر دیا تاکہ وہ سمندر میں اللہ کے حکم سے چلتے رہیں، اسی نے دریاؤں کو بھی تمہارے لئے مسخّر کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ، اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ○ (بنی اسرآءیل - ۶۶)

(اے لوگو) تمہارا رب تو وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو، وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ خوش خبریاں

وَلِيُذِيقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(الروم - ۴۶)

دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے تاکہ (ان ہواؤں کے ذریعہ بارانِ رحمت ہو تو) اللہ تم کو اپنی رحمت کا مزا چکھائے اور تاکہ (ان ہواؤں کے ذریعہ) اللہ کے حکم سے کشتیاں چلیں تاکہ (بحری تجارت کے ذریعہ) تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور (اس کا) شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○

(لقمٰن - ۳۱)

(اور اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کے فضل و کرم سے سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں تاکہ وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائے، بے شک اس میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(فاطر - ۱۲)

اور (اے رسول) آپ کشتیوں کو دیکھتے ہیں کہ سمندر میں (پانی کو) پھاڑتی ہوئی چلتی رہتی ہیں تاکہ (تجارت کے ذریعہ) تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور (اس کا) شکر ادا کرو۔

آگے فرمایا (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ) اور (اے لوگو اللہ ہی ہے جس نے) آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو اپنے (فضل) سے تمہارے لئے مسخر کر دیا (یہ سب تمہاری خدمات انجام دے رہے ہیں، تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں) اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی توحید کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى

اور (اے لوگو) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو تمہارے لئے مسخر کر دیا اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں پھر بھی بعض لوگ

وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○
(لقمٰن - ۲۰)

بغیر علم، بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے اللہ (کے معاملہ) میں جھگڑتے ہیں (اور اس کی توحید میں رخنے ڈالتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○
(البقرۃ - ۱۶۴)

بے شک آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش میں، رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں، ان کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدہ کی اشیاء کو لے کر سمندر میں چلتی ہیں، اس بارش میں جو اللہ نے بادل سے اتاری پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا اور اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دیا، اور ہواؤں کے چلانے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر کر دئے گئے ہیں ان لوگوں کے لئے جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں (اللہ کے واحد الٰہ ہونے کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

الغرض زمین و آسمان کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اسی نے سمندر کو مسخر کیا، اسی نے آسمانوں کی اور زمین کی تمام چیزوں کو انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے۔ یہ کام ایسے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے علاوہ ان کو کوئی انجام نہیں دے سکتا اور جو ان کاموں کو انجام نہیں دے سکتا وہ الٰہ نہیں ہو سکتا، نہ وہ حاجت روا ہو سکتا ہے اور نہ مشکل کشا۔ الٰہ تو صرف وہ ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور جو نظام کائنات کو چلا رہا ہے۔ الغرض جو لوگ غور کریں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ کائنات کی پیدائش اور نظام کائنات میں توحید کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

آیات زیر تفسیر میں توحید کے بہت سے دلائل ہیں مگر ان سے فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جو ان میں غور و فکر کریں۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور کیجئے۔ یہ سب نعمتیں اس نے آپ کے لئے پیدا کی ہیں تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ
لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ
اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ (اے رسول) ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ ان لوگوں کو جو اللہ کی نعمتوں اور تکلیفوں کی (جو آخرت میں لوگوں کے اعمال کے مطابق انہیں دی جائیں گی) توقع نہیں رکھتے معاف کرتے رہیں (اور ان کے معاملہ کو اللہ پر چھوڑ دیں) تاکہ اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی (پوری پوری) جزا دے (۱۴) جو نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لئے اور جو برا عمل کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا پھر (اے لوگو) تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۱۵)

معانی و مصادر (یَرْجُوْنَ) رَجَا، یَرْجُوْ، رَجَاءٌ وَرَجْوٌ وَرَجَاةٌ وَمَرْجَاةٌ وَرَجَادَةٌ وَرَجَاءَةٌ (ن) امید رکھنا۔
(اَیَّامَ اللّٰهِ) اَیَّامُ اللّٰهِ: اللہ کی نعمتیں اور اس کی آزمائشیں۔ اللہ کی نعمتیں اور تکلیفیں۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) (اے رسول) ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور تکلیفوں کی توقع نہیں رکھتے معاف کرتے رہیں (اور ان کے معاملہ کو اللہ پر چھوڑ دیں) تاکہ اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی (پوری پوری) جزاء دے۔

ایام اللہ سے مراد وہ یادگار دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو نعمت سے سرفراز کیا گیا یا کسی قوم کو مصیبت میں مبتلا کیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

بَيْنَمَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَآؤُهٗ وَبَلَآؤُهٗ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل الخضر علیہ السلام جزء ۲ ص ۲۴۸)

اس حال میں کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں لوگوں کو ایام اللہ کے ذریعہ نصیحت کر رہے تھے اور ایام اللہ سے مراد اللہ کی نعمتیں اور اس کی (بھیجی ہوئی) مصیبتیں ہیں۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافروں سے نجات ملی۔ کافروں کو غرق کر دیا گیا۔ یہ واقع نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے لئے ایک نعمت تھا اور کافروں کے لئے ایک عذاب تھا۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مؤمنین کو فرعون اور آل فرعون سے نجات ملی اور فرعون اور آل فرعون کو غرق کر دیا گیا۔ جس دن یہ واقعہ رونما ہوا وہ دن ایک یادگار دن تھا کہ ایک قوم یعنی بنی اسرائیل کو نعمت سے سرفراز کیا گیا اور فرعون اور آل فرعون کو عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

الغرض اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں جو گذر چکے ہیں۔ کافروں کو جب ان واقعات کے ذریعہ ڈرایا جاتا تھا تو وہ نہ نعمت کے ملنے کی امید رکھتے تھے اور نہ عذاب الٰہی سے ڈرتے تھے۔ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ ایمان لے آؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل و کرم کرے گا جیسا گذشتہ مؤمن قوموں پر کرتا رہا ہے اور اگر ایمان نہیں لاؤ گے تو اللہ تعالیٰ عذاب بھیج کر تمہیں ہلاک کر دے گا جس طرح پہلے کافر قوموں کو ہلاک کر چکا ہے تو ان پر اس ترغیب و ترہیب کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے فرمایا کہ کافروں کی زیادتیوں پر صبر کریں اور صرف صبر ہی نہ کریں بلکہ درگذر کریں۔ یہ لوگ نادان ہیں انہیں اپنے نفع و نقصان کا شعور نہیں۔ یہ لوگ ہٹ دھرمی کر رہے ہیں تو اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ ان کے معاملہ کو اللہ پر چھوڑ دیں تاکہ وہ ان لوگوں کو ان کی بداعمالی کی سزا دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ، وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

(اٰل عمرٰن ۔ ۱۸۶)

(اے ایمان والو) تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں (کے نقصان) سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور تمہیں ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان لوگوں سے جو شرک کر رہے ہیں بہت سی دل آزار باتیں سننی ہوں گی، پھر اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو یہ

بڑے عزم و ہمت کے کام ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا، حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ، فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ، إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(البقرۃ۔ ۱۰۹)

بہت سے اہل کتاب حق ظاہر ہو جانے کے بعد بھی محض اپنے قلبی حسد کی بنا پر یہ چاہتے ہیں کہ کاش وہ تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں (تو اے ایمان والو، تم ان کی اس بات پر صبر کرو) ان کو معاف کرتے رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی (اور) حکم صادر فرمائے، بے شک اللہ اگر چاہے تو ان کو نیست و نابود کر سکتا ہے کیونکہ) اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقِيلِهِ يٰرَبِّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ○ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ، فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○

(الزخرف۔ ۸۸، ۸۹)

اور رسول کے یارب (یارب) کہنے کی قسم بے شک یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی اختیار کیجئے اور (ان سے) کہیئے (میرا تو تم کو) سلام (ہے)، پھر ان کو عنقریب (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَإِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ○

(الحجر۔ ۸۵)

اور (اے رسول) ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حق کے ساتھ بنایا ہے (بے مقصد نہیں بنایا) بے شک قیامت (ایک دن) ضرور آنے والی ہے (ہم ضرور اس دن ان کافروں سے بدلہ لیں گے) لہٰذا (اس دنیا کی زندگی میں) آپ ان کو خوبصورتی کے ساتھ معاف کرتے رہیئے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں مؤمنین کو کافروں سے درگذر کرنے کا حکم دیا تاکہ اس مہلت کے زمانہ میں وہ اپنے نفع و نقصان کے متعلق سوچ سکیں۔

آگے فرمایا (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ) جو نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لئے اور جو برا عمل کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا پھر (اے لوگو)

تم (سب) اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا۔ (بنی اسرآءیل۔ ۷)

اگر تم نے نیکی کی تو اس کا فائدہ تم ہی کو پہنچے گا اور اگر تم نے برائی کی تو اس کا وبال تم ہی پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ○

(الروم۔ ۴۴)

اور (اے رسول) جو شخص کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہوگا اور جو شخص نیک عمل کرے تو (ایسے) لوگ (کتنے خوش قسمت ہیں کہ) پہلے سے اپنے آرام و آسائش کا بندوبست کر رہے ہیں۔

عمل

اے ایمان والو، کافروں کو جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے عذابات سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ایک وقت مقررہ تک معاف کرتے رہا کیجئے پھر جب وقت مقرر آئے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے بدلہ لے گا۔

اے لوگو، نیک عمل کیجئے۔ نیک عمل کا فائدہ آپ ہی کو پہنچے گا۔ برے عمل سے بچئے کیونکہ اس کا وبال آپ ہی پر پڑے گا۔

اے لوگو، آپ کو قیامت کے دن حساب و کتاب کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے لہٰذا اس سے ڈرتے رہیئے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ
مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ
اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى

عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾
اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا، وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا
بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکم اور نبوّت دی تھی، ہم نے ان کو پاکیزہ رزق عطاء فرمایا تھا اور ہم نے ان کو اقوامِ عالم پر فضیلت بھی دی تھی۔ (یہی نہیں بلکہ ہم نے) ان کو امر (دین) کے سلسلہ میں کھلی دلیلیں عطاء کی تھیں لیکن وہ آپس کی ضد میں علم آجانے کے بعد بھی اختلاف پر اڑے رہے، (تو اے رسول) جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ان باتوں میں آپ کا ربّ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا ﴿۱۷﴾ پھر (اے رسول، بنی اسرائیل کے بعد) ہم نے آپ کو امر (دین) کے واضح اور سیدھے راستہ پر (قائم) کر دیا تو آپ اسی راستے کی پیروی کرتے رہیئے اور بے علم لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ

کیجئے (۱۸) یہ لوگ آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے اس لئے کہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں (متقیوں کے دوست نہیں ہوتے) متقیوں کا دوست تو اللہ ہوتا ہے (۱۹) یہ (قرآن) لوگوں کے لئے بصیرت کی باتوں کا مجموعہ اوران لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں ہدایت اور رحمت ہے (۲۰)

معانی ومصادر

(شَرِیْعَۃٌ) شَرَعَ، یَشْرَعُ، شَرْعٌ (ف) ظاہر کرنا، واضح راستہ بنانا (شَرِیْعَۃٌ = واضح اور سیدھا راستہ، شَرْعٌ)۔

(بَصَائِرُ) بَصُرَ، یَبْصُرُ، بَصَارَۃٌ وبَصَرٌ (ک وس) دیکھنا، جاننا (بَصَائِرُ = بَصِیْرَۃٌ کی جمع، عقل، عبرت)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰھُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ) اور (اے رسول) ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکمت اور نبوت عطاء فرمائی تھی، ان کو کھانے کے لئے پاکیزہ چیزیں دی تھیں اوران کو تمام اقوام عالم پر فضیلت دی تھی (وَاٰتَیْنٰھُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ، اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ) اور (یہی نہیں بلکہ) ہم نے ان کو امر (دین) کے سلسلہ میں کھلی دلیلیں عطاء کی تھیں لیکن وہ آپس کی ضد میں علم آجانے کے بعد بھی اختلاف پر اڑے رہے تو (اے رسول) جن باتوں میں یہ اختلاف کررہے ہیں ان باتوں میں آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائیگا۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اقوام عالم پر بزرگی عطاء فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰھُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ (الدخان۔ ۳۲)

اور (اے رسول) ہم نے (اپنے) علم کی بنیاد پر بنی اسرائیل کو تمام اقوام عالم میں منتخب کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ (البقرۃ۔ ۴۷)

اے بنی اسرائیل میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی تھیں (منجملہ ان کے سب سے بڑی نعمت یہ تھی) کہ میں نے تمہیں تمام اقوام عالم پر فضیلت دی تھی۔

پاکیزہ رزق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ

اور (تمہارے کھانے کے لئے) تم پر من وسلویٰ نازل کیا (پھر ہم نے کہا) جو پاکیزہ چیزیں ہم

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○
(البقرۃ - ۵۷)

نے تم کو دی ہیں ان کو کھاتے رہو، (لیکن تمہارے بزرگوں نے ان کی قدر نہیں کی تو) انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے، (انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نقصان نہیں کیا بلکہ وہ اپنا نقصان کر رہے تھے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ۔
(یونس - ۹۳)

اور (اے رسول) ہم نے بنی اسرائیل کو ایک اچھے مقام پر آباد کیا اور ان کو (کھانے کے لئے) پاکیزہ چیزیں عطاء فرمائیں۔

علم اور کھلی دلیلیں آجانے کے بعد انہوں نے محض آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے :۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ○
(لم یکن الذین کفروا - ۴)

اور (یہ جو) اہل کتاب متفرق ہوئے تھے تو کھلی دلیل آجانے کے بعد (متفرق ہوئے تھے)۔

علم آجانے کے بعد بھی بنی اسرائیل اختلاف پر جمے رہے، اپنے اختلافات کو ختم نہیں کیا تو اب ان کے اختلاف کے سلسلہ میں فیصلہ کرنے کی ایک ہی صورت باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ کہ قیامت کے دن ہی ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ، اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○
(یونس - ۹۳)

انہوں نے (دین کا) علم حاصل ہو جانے کے بعد (آپس میں) اختلاف کیا (اور اس اختلاف پر جمے رہے، تو اے رسول) جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ان باتوں میں آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

آگے فرمایا (ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) پھر (اے رسول) ہم نے آپ کو امر (دین) کے واضح اور سیدھے راستہ پر قائم کر دیا تو آپ اسی راستہ کی پیروی کیجئے اور جن کو علم نہیں ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت سے پہلے بنی اسرائیل کو اپنی طرف سے ایک شریعت عطا فرمائی اور ان کو اس پر چلنے کا حکم دیا۔ وہ اس شریعت پر نہ چلے اور مختلف فرقوں میں بٹ کر مختلف راستوں پر چلنے لگے۔ ان میں شدید اختلاف ہوا۔ ان کے طور طریقے بدل گئے۔ ان کی کج رفتاری کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اب ان کے بعد ہم نے آپ کو ایک شریعت پر قائم کر دیا، آپ کو چاہئے کہ آپ اس شریعت پر عمل کریں۔ بنی اسرائیل آپ کو اس شریعت سے ورغلانے کی کوشش کریں گے۔ آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ انہیں علم نہیں کہ اس شریعت پر عمل کرنے سے انہیں دنیا میں کیسی کیسی کامرانیاں حاصل ہوں گی اور آخرت میں کیسی نعمتیں انہیں دی جائیں گی۔ انہیں شعور نہیں یہ پہلے بھی شریعت پر عمل نہ کر کے ذلیل و خوار ہو چکے ہیں اور آئندہ بھی موجودہ شریعت پر عمل نہ کر کے ذلیل و خوار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خواہشات کی پیروی کرنے سے اور شریعت الٰہیہ کی جزوی خلاف ورزی کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ، لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا، وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ، اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ، وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ○ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ، وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ

اور (اے رسول) ہم نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے آنے والی (ہر) کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی حفاظت بھی کرتی ہے (اس طرح کہ اس کے احکام کی ترجمانی کرتی ہے اور دشمنان اسلام کی تحریف کی نشاندہی کرتی ہے) تو (اے رسول) آپ ان کے درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکم دیا کیجئے (اور فیصلہ کیا کیجئے)، جو حق آپ کے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے، ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور (اس پر عمل کرنے کا) واضح راستہ مقرر کیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن (اللہ تو یہ چاہتا ہے) کہ جو شریعت تم کو دی ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے (کہ کون اس پر عمل کرتا ہے اور کون نہیں کرتا) تو (اے

یُوْقِنُوْنَ ○
(المآئدہ۔ ۴۸ تا ۵۰)

ایمان والو، اس شریعت کے مطابق) نیک کاموں میں سبقت کرو، (دوسروں کے اختلاف کی پرواہ نہ کرو) تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر وہ تم کو بتائے گا کہ تم کن کن باتوں میں اختلاف کرتے تھے (اور حق کیا تھا) اور (اے رسول، آپ کو پھر تاکید کی جاتی ہے) کہ آپ ان لوگوں کے درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق ہی حکم دیں (یا فیصلہ کریں) اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کہیں اللہ کی نازل کردہ شریعت سے (ہٹا کر) آپ کو فتنہ میں مبتلا کر دیں، اگر یہ پھر بھی (اللہ کی نازل کردہ شریعت سے) منہ موڑیں تو آپ خبردار ہو جائیے کہ اللہ ان کو ان کے بعض گناہوں کے سبب مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور اس بات سے بھی خبردار ہو جائیے کہ بے شک اکثر لوگ فاسق ہی ہوتے ہیں۔ (اے رسول) کیا یہ (ایام) جاہلیت کے حکم (یا شریعت) کے متلاشی ہیں لیکن یقین (والا ایمان) رکھنے والوں کے لئے اللہ سے بہتر حکم کس کا ہو سکتا ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ، وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ) (اے رسول، اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو آپ سمجھ لیجئے کہ) یہ لوگ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے ذرا سا بھی کام نہیں آسکتے اور (اے رسول) یہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (لیکن متقیوں کے دوست نہیں) متقیوں کا دوست تو اللہ ہے (آپ ان کے دوست نہ بنیں، نہ ان کی خواہشات کی پیروی کریں بلکہ آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس کی رضاء کے مطابق کام کریں تاکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ولایت اور نصرت میسر ہو جائے)۔

آگے فرمایا (هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ) یہ (قرآن) لوگوں کے لئے بصیرت (یعنی عقل و دانائی) کی باتوں کا مجموعہ ہے اور ان لوگوں کے لئے جو (اس کے حق ہونے پر)

یقین رکھتے ہیں ہدایت اور (سراسر) رحمت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا، هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ○

(یونس۔ ۵۷ و ۵۸)

اے لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، امراض قلوب کے لئے شفاء اور مؤمنین کے لئے ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل و رحمت سے (یہ کتاب تمہارے پاس آگئی ہے) تو (اب) اس (کے آنے) سے تمہیں خوش ہونا چاہیئے، (اور اے رسول) جو کچھ (مال و دولت) یہ جمع کر رہے ہیں یہ کتاب اس سے (بدرجہا) بہتر ہے۔

عمل

اے ایمان والو، منزل من اللہ شریعت پر قائم رہیئے، اس پر سختی سے عمل کیجئے، نادان لوگوں کی خواہشات کی پیروی ہرگز نہ کیجئے۔ بنی اسرائیل کی طرح اختلافات کر کے فرقوں میں نہ بٹ جائیے۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ
أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ
سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ خَلَقَ اللَّهُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ أَفَرَأَيْتَ مَنِ
اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ
عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ

وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ
يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ
اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَ
يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ
جَاثِيَةً ، كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ
اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى
عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ
السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا

مَا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا
ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾
وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾
وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِیْتُمْ
لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ
بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا
وَّغَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ

لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۳۵﴾
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ
الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ
الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

ترجمہ کیا وہ لوگ جو برے عمل کر رہے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے مثل کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، اور ان کی زندگی اور موت بالکل ایک حالت میں ہوگی (نہیں ایسا نہیں ہوگا)، جو دعویٰ یہ لوگ کر رہے ہیں وہ (بہت) برا ہے (۲۱) اور (اے رسول) اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ (اللہ یہ معلوم کرے کہ کون ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے احکام پر چلتا ہے اور کون ناشکری کرتے ہوئے اس کے احکام سے سرکشی کرتا ہے تاکہ انجام کار اللہ کی طرف سے) ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے۔ (سزا و جزا کا یہ فیصلہ قیامت کے دن ہوگا) اور (اس دن) ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا (۲۲) (اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بنا رکھا ہے، ایسے شخص کو اللہ نے بھی اس کے علم کے باوجود گمراہ کر دیا ہے، اس کے کانوں پر اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے، تو اب اللہ کے بعد اسے کون ہدایت پر لا سکتا ہے تو (اے لوگو) تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (کہ اپنی خواہش کے بجائے اللہ کو اپنا الٰہ بناؤ) (۲۳) اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے بس یہ دنیا ہی کی زندگی ہے، (اسی زندگی میں) ہم مرتے بھی ہیں اور

زندہ بھی رہتے ہیں (اس کے علاوہ کوئی زندگی نہیں) اور ہمیں کوئی نہیں مارتا سوائے زمانے کے (یعنی زمانے کے تغیر و تبدل سے ہماری موت واقع ہوتی ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ (اے رسول) انہیں اس (موت و زیست) کا کوئی علم نہیں، وہ تو محض گمان سے کام لے رہے ہیں (۲۴) اور (اے رسول) جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کی حجت سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتی کہ وہ یہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباء و اجداد کو (زندہ کر کے) لے آؤ (۲۵) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے، پھر وہی تم کو موت دے گا، پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۲۶) آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو اس دن اہل باطل نقصان میں ہوں گے (۲۷) اور (اے رسول) آپ ہر جماعت (کے لوگوں) کو دیکھیں گے کہ دوزانو بیٹھے ہیں، ہر جماعت (کے لوگوں) کو ان کے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (پھر) ان سے کہا جائے گا آج تمہیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (۲۸) ہماری یہ کتاب تمہارے متعلق (تمام باتیں) سچائی کے ساتھ بیان کرے گی، جو کچھ تم کرتے تھے ہم اسے لکھواتے جاتے تھے (۲۹) تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا، یہ کھلی کامیابی ہے (۳۰) اور جن لوگوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں، تم تکبر کرتے تھے اور تم بڑے گنہگار تھے (۳۱) اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے، ہم محض گمان کرتے ہیں ہمیں یقین نہیں ہے (۳۲) تو جو عمل وہ کرتے تھے ان اعمال کی برائی ان پر ظاہر ہو جائے گی اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ عذاب انہیں گھیر لے گا (۳۳) پھر ان سے کہا جائے گا جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا آج ہم تمہیں بھلا دیں گے، تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور (آج) تمہارا کوئی مددگار نہیں (۳۴) یہ اس لئے کہ تم اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا تو (اے رسول) ایسے لوگ اس دن دوزخ سے نہیں نکالے جائیں گے اور نہ انہیں راضی کیا جائے گا (۳۵) ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور تمام جہانوں کا رب ہے (۳۶) آسمانوں میں اور زمین میں اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے (۳۷)

معانی و مصادر

(اِجْتَرَحُوْا) اِجْتَرَحَ، یَجْتَرِحُ، اِجْتِرَاحٌ (باب افتعال)۔ (گناہ) کمانا، ارتکاب کرنا۔

(سَوَآءٌ) سَوِیَ، یَسْوٰی، سِوًی (س) درست ہونا، سیدھا ہونا (سَوَآءٌ = عدل، اوسط، سیدھا، برابر)۔

(مَحْیًا) حَیِیَ، یَحْیٰی، حَیٰوۃٌ (س) زندہ ہونا (حروف اصلی ح ی و) مَحْیًا = زندگی، زندہ ہونے کی جگہ)۔
(مَمَاتٌ) مَاتَ، یَمُوْتُ، مَوْتٌ (ن) مرنا (مَمَاتٌ = موت)۔
(غِشٰوَۃٌ) غَشِیَ، یَغْشٰی، غَشْیٌ وغِشَایَۃٌ (س) ڈھانکنا۔
(یَخْسَرُ) خَسِرَ، یَخْسَرُ، خُسْرٌ وخَسَرٌ وخُسُرٌ وخَسَارٌ وخَسَارَۃٌ وخُسْرَانٌ (س) نقصان اٹھانا۔
(جَاثِیَۃٌ) جَثَا، یَجْثُوْ، جُثُوٌّ (ن) جَثٰی، یَجْثِیْ، جَثِیٌّ و جُثِیٌّ (ض) دوزانو بیٹھنا۔
(یُسْتَعْتَبُوْنَ) اِسْتَعْتَبَ، یَسْتَعْتِبُ، اِسْتِعْتَابٌ (باب استفعال) منانا، راضی کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ، سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ) کیا وہ لوگ جو برے عمل کر رہے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے مثل کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کی (اور ان کی) زندگی اور موت ایک جیسی ہوگی (ہرگز نہیں) جو دعویٰ یہ کر رہے ہیں وہ (بہت) برا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا، لَا یَسْتَوٗنَ ○ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی نُزُلًا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ، كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○
(الٓمّٓ تنزیل۔ ۱۸ تا ۲۰)

(اور اے رسول) کیا جو شخص مؤمن ہو وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو، (نہیں، ایسے لوگ ہرگز) برابر نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا ٹھکانہ باغات ہوں گے، یہ ان کی مہمانی ہوگی ان اعمال کے بدلہ میں جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگی، جب کبھی وہ اس میں سے نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا دوزخ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزا چکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ،

اور (اے رسول) نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح جو لوگ ایمان لائے اور نیک

قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ○
(حٰمٓ المؤمن - ۵۸)

عمل کرتے رہے وہ اور برے عمل کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، (لیکن) تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ، هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا، أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○
(ھود - ۲۲ تا ۲۴)

یہی لوگ ہیں جو آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں ہوں گے۔ (لیکن) جو لوگ ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی و انکساری کرتے رہے تو ایسے لوگ جنتی ہوں گے اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان دونوں جماعتوں کی مثال اندھے، بہرے اور دیکھنے والے، سننے والے جیسی ہے۔ کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں) تو پھر (اے لوگو) تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔

الغرض عمل صالح کرنے والے مؤمنین اور برے عمل کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، عمل صالح کرنے والے مؤمنین کی زندگی بڑی خوشگوار اور پاکیزہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○
(النحل - ۹۷)

اور جو شخص نیک عمل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مؤمن ہو تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی عطاء فرمائیں گے اور ان کو ان کے اچھے اعمال کا بدلہ بھی ضرور دیں گے۔

برخلاف مؤمنین کے کافر کی زندگی پریشانی میں گذرے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ○
(طٰہٰ - ۱۲۴)

اور جس نے میری نصیحت سے منہ موڑا تو اس کی زندگی تنگی (و پریشانی) میں گذرے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

مؤمن کی موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا

(اے رسول) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ
لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ
اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○
نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ○

(حٰمٓ السجدۃ - ۳۰ تا ۳۲)

ہے پھر وہ (اس پر) جم گئے (تو) ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو یہ کہتے ہیں) نہ ڈرو اور نہ غمگین ہو اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (اب) اس (میں داخل ہونے) کی خوشی مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے دوست ہیں)۔ جنت میں جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا تمہارے لئے (موجود) ہوگی اور جو چیز تم مانگو گے تمہارے لئے (مہیا) ہوگی۔ (یہ) بخشنے والے اور رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے (ان کی) مہمانی ہوگی۔

کافر کی موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○

(الانفال - ۵۰ و ۵۱)

اور (اے رسول) اگر آپ (اس وقت کی کیفیت کو) دیکھیں جس وقت فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں (تو آپ دیکھیں گے کہ) فرشتے ان کے چہروں پر اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (یہ کہتے جاتے ہیں اب) عذاب سوزاں کا مزا چکھو۔ یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تم پہلے بھیج چکے ہو، (تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جا رہا) اس لئے کہ اللہ (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

الغرض مؤمن اور کافر کی نہ زندگی یکساں ہوگی اور نہ موت یکساں ہوگی پھر مرنے کے بعد جو زندگی مؤمن کو عطاء ہوگی کافر کی زندگی کو اس سے ادنیٰ سی بھی مناسبت نہیں۔

آگے فرمایا (وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ) اور (اے رسول) اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے (ان کی پیدائش حکمت اور مصلحت کے ساتھ کی گئی ہے) تاکہ (اللہ یہ معلوم کرے کہ کون ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے احکام پر چلتا ہے اور کون ناشکری کرتے ہوئے اس کے احکام سے سرکشی کرتا ہے تاکہ انجام کار اللہ کی طرف سے) ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے (جزاء اور سزا کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا)، (اس دن) ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا (ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء اور سزا

ملے گی نہ کسی کی حق تلفی ہوگی اور نہ کسی پر زیادتی ہوگی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○

(الانبیآء۔ ۱۶)

اور (اے لوگو) ہم نے آسمان کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

(الدخان۔ ۳۸ تا ۴۰)

اور (اے رسول) ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو (محض) کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا ہے۔ ہم نے ان کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ ان کی پیدائش میں ہماری کیا مصلحت ہے)۔ بے شک فیصلہ کا دن ان سب کے جمع ہونے کا (مقررہ) وقت ہے۔

الغرض نہ آسمانوں کی اور نہ زمین کی پیدائش بے مقصد ہے اور نہ انسانوں کی پیدائش بے مقصد ہے۔ کائنات کی پیدائش انسانوں کے لئے اور انسانوں کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○

(والذّٰریات۔ ۵۶)

اور (اے رسول) ہم نے جنوں اور انسانوں کو (کسی اور مقصد کے لئے) پیدا نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○

(المؤمنون۔ ۱۱۵)

(اے لوگو) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

تمام انسانوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری یا نافرمانی کی جزاء یا سزا پانی ہے۔

آگے فرمایا (اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً، فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ، اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ)

(اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بنا رکھا ہے۔ ایسے شخص کو اللہ نے بھی اس کے علم کے باوجود گمراہ کر دیا ہے، اس کے کانوں پر اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے تو اب اللہ کے بعد اسے کون ہدایت پر لا سکتا ہے (ظاہر ہے کوئی نہیں لا سکتا) تو پھر (اے لوگو) تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (کہ اپنی خواہش کو الٰہ بنانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کو اپنا الٰہ بناؤ)۔

جو شخص اپنی خواہشات کو الٰہ بنائے اسے ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی نہ اس کے کانوں میں حق بات سننے کی صلاحیت رہتی ہے اور نہ دل میں حق بات سمجھنے کی صلاحیت رہتی ہے۔ بصارت، سماعت اور عقل سب بے کار ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ، اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ، اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ۚ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

(الفرقان ۔ ۴۳ و ۴۴)

اور (اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بنا رکھا ہے تو کیا ایسے شخص کی آپ نگرانی کر سکتے ہیں (کہ اسے غلط راستے پر نہ جانے دیں)۔ (اور اے رسول) کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں (نہیں، یہ کچھ نہیں سنتے اور سمجھتے بلکہ) یہ تو چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

آگے فرمایا: وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ (اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے بس دنیا کی زندگی ہے (اسی زندگی میں) ہم مرتے ہیں اور (اسی زندگی میں) ہم زندہ رہتے ہیں (اس کے علاوہ نہ کوئی زندگی ہے اور نہ کوئی حساب و کتاب) اور ہمیں کوئی نہیں مارتا سوائے زمانہ کے (یعنی زمانے کے تغیر و تبدل سے ہماری موت واقع ہوتی ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے، اس کو اللہ کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں)

کافروں کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ زمانہ کا تغیر و تبدل موت و زیست سب اس کے ہاتھ میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (صحیح بخاری کتاب التفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم مجھے غصہ دلاتا ہے۔ زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں۔ سب کام میرے ہاتھ میں ہیں۔ میں ہی رات کو اور دن کو تبدیل

باب تفسیر سورۃ جاثیہ جزء ۶ ص ۱۶۶ و صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب ۲/۲۹۹)

کرتا رہتا ہوں۔

آگے فرمایا (وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ) (اے رسول) انہیں اس (بات) کا (یعنی موت وزیست کا) کوئی علم نہیں، یہ تو محض گمان سے کام لے رہے ہیں (اور گمان کی کوئی حقیقت نہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ○ (النجم۔ ۲۸)

اور حقیقت کے مقابلہ میں گمان کوئی کام نہیں آتا۔

آگے فرمایا (وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ) اور (اے رسول) جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کی حجت سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتی کہ وہ یہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباء واجداد کو (زندہ کرکے) لے آؤ (اگر ہم اپنے آباء واجداد کو دیکھ لیں گے کہ زندہ ہو گئے تو ہمیں یقین آجائے گا کہ قیامت کے دن سب زندہ ہو جائیں گے)۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا (قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے، پھر وہی تم کو موت دے گا، پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کوئی شبہ نہیں جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ (اتنی معمولی سی بات کو بھی) نہیں جانتے (وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ) اور (اے رسول وہ جو چاہے کہ سکتا ہے) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل نقصان میں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (العنکبوت۔ ۵۲)

اور (اے رسول) جو لوگ باطل چیز پر ایمان لائے اور اللہ کا انکار کیا تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

آگے فرمایا (وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً، كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا، اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) اور (اے رسول) آپ ہر امت (کے لوگوں) کو (قیامت کے دن) دوزانو بیٹھے ہوئے دیکھیں گے، (پھر) ہر امت (کے لوگوں) کو ان کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا) آج تمہیں ان اعمال کا (پورا پورا) بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے

(هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) ہماری یہ کتاب (اعمال) تمہارے متعلق (تمام باتیں) سچائی کے ساتھ بیان کرے گی، جو کچھ تم کرتے تھے ہم اسے لکھواتے جاتے تھے (فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ) تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا (اور) یہ کھلی کامیابی ہے (وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ) اور رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (ان کا رب ان سے فرمائے گا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں (ضرور سنائی جاتی تھیں مگر) تم (ان کو سنکر) تکبر کرتے تھے اور تم بڑے گنہگار تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا، أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ○ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(لقمٰن۔ ۶ تا ۹)

اور (اے رسول) لوگوں میں سے بعض ایسا بھی شخص ہے جو بیہودہ باتوں کا خریدار بنتا ہے تاکہ (ان کے ذریعہ) بغیر علم کے (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے، ایسے لوگوں کے لئے (قیامت کے دن) ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تکبر کے ساتھ پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کانوں میں بوجھ ہے، تو (اے رسول) اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے نعمتوں کے باغات ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ سچا ہے (وہ ضرور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا) اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ، يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا،

اور (اے رسول) جب ان کافروں کے سامنے ہماری صاف اور واضح آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو آپ ان کے چہروں میں ناخوشی کے آثار

قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ، اَلنَّارُ، وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

(الحج ۔ ۷۲)

پہچان سکتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عنقریب ان لوگوں پر جو انہیں (اللہ کی آیات) پڑھ کر سناتے ہیں جھپٹ پڑیں گے۔ (اے رسول، آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس (غیظ وغضب) سے بھی بدتر چیز بتاؤں؟ وہ (دوزخ کی) آگ ہے جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ○ يَسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا نِ اتَّخَذَهَا هُزُوًا، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ هٰذَا هُدًى، وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○

(الجاثیہ ۔ ۷ تا ۱۱)

(اے رسول) ہر جھوٹے گنہگار کے لئے (بڑی) خرابی ہے (کہ) جب اللہ کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سنتا ہے مگر پھر تکبر کرتا ہے (کفر پر اس طرح) اصرار کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں، تو آپ اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے اور (اے رسول، یہ ایسا شخص ہے کہ) جب اسے ہماری آیات میں کسی آیت کا علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے (یعنی) ان کے آگے دوزخ ہے (جس میں وہ ذلت آمیز عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے) اور جو عمل انہوں نے (دنیا میں) کئے تھے نہ وہ ان کے کچھ کام آئیں گے اور نہ وہ لوگ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ (اپنا) کارساز بنا رکھا تھا، ان کے لئے عذاب عظیم (تیار) ہے۔ یہ (قرآن تمام لوگوں کے لئے ان کے رب کی طرف سے) ہدایت ہے (تو جو لوگ اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئیں گے وہ قیامت کے دن بے خوف ہوں گے) اور جو لوگ اپنے رب کی آیات کا انکار کریں گے ان کے لئے دردناک

عذاب کی سزا ہے۔

پھر اُس دن ان مجرمین سے کہا جائے گا (وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ) اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (اگر رہے گی، اس کے آنے) میں کوئی شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہمیں (کبھی) گمان تو ہوتا ہے (کہ شاید قیامت آجائے) لیکن یقین ہمیں (بالکل) نہیں ہے (وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ) (الغرض) جو عمل وہ کرتے تھے ان کی برائیاں (قیامت کے دن) ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ انہیں گھیرے گا (وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ) پھر ان سے کہا جائے گا جس طرح تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا آج ہم تمہیں بھلا دیں گے (یعنی تمہاری خبر ہی نہیں لیں گے کہ تم پر کیا گذر رہی ہے) تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے (تم ہمیشہ اسی میں رہو گے) تمہارا (یہاں) کوئی مددگار نہیں ہوگا (جو تمہاری مدد کر سکے اور تمہیں دوزخ کے عذاب سے بچا سکے)۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○

(الٓمٓ تنزیل - ۱۴)

(قیامت کے ان نافرمانوں سے کہا جائے گا) تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اب (اس کی سزا کا) مزا چکھو، (آج) ہم تمہیں بھلا دیں گے اور (اے رسول پھر ہم ان سے کہیں گے) جو اعمال تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (آج) اس کی دائمی سزا کا مزہ چکھو۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○

(الاعراف - ۵۱)

جنہوں نے (دنیا کی زندگی میں) اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا اور جن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا آج ہم ان کو اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے تھے۔

آگے فرمایا (ذٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ) اللہ تعالیٰ کافروں سے فرمائے گا یہ (سزا تمہیں اس

لئے مل رہی ہے) کہ تم اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا کرتے تھے (آخرت کے متعلق کبھی سوچتے ہی نہیں تھے) دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا تو آج (تم جیسے لوگ) نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ انہیں معافی دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ، وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ○
(حٰمٓ السجدۃ - ۲۴)

تو (اے رسول، اس موقع پر) اگر وہ صبر کریں (یا صبر نہ کریں ہر حال میں) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور اگر وہ (اللہ کو) راضی بھی کرنا چاہیں گے تو انہیں راضی نہیں کیا جائے گا۔

آگے فرمایا (فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) الغرض ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے (جو) آسمانوں کا مالک (ہے)، زمین کا مالک (ہے) اور (تمام) جہانوں کا مالک (ہے) (وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ) آسمانوں میں اور زمین میں اسی کی بڑائی ہے، وہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے اور نیک عمل کیجئے۔ بدکردار اور صالح مؤمن کا حشر یکساں نہیں ہوگا۔

اے لوگو، اپنی خواہشات کو الٰہ نہ بنائیے۔ اللہ تعالیٰ کو الٰہ مانیئے اور صرف اسی کی رضاء کے لئے کام کیجئے۔

اے لوگو، قیامت کے دن پر یقین رکھیئے اس کے آنے میں شک نہ کیجئے اور ایسے کام کیجئے کہ اس دن آپ نقصان نہ اٹھائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُورۂ احقاف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

حٰمٓ ① تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ
الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ② مَا خَلَقۡنَا
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَہُمَاۤ
اِلَّا بِالۡحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی، وَالَّذِیۡنَ
کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ③
قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ

دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی
السَّمٰوٰتِ ، اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ
قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ
مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ
لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
وَهُمْ عَنْ دُعَآىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾
وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً

وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶

ترجمہ حٰمٓ ① (یہ) کتاب اللہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے ② ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو حق کے ساتھ اور ایک وقت مقررہ (یعنی قیامت) تک کے لئے پیدا کیا ہے، (قیامت کے دن اللہ بندوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا، اسی دن سے ڈرانے کے لئے اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا لیکن) کافر اس چیز سے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے روگردانی کر رہے ہیں ③ (اے رسول، آپ ان سے): کہیئے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی اشیاء میں) سے انہوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی (اللہ کے ساتھ) شرکت ہے، اگر تم سچے ہو تو (اپنے دعوے کے ثبوت میں) اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کرو یا علوم (انبیاء میں) سے کوئی اثر (پیش کرو) ④ اور (اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں ⑤ اور جب (قیامت کے دن) تمام لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے ⑥

معانی و مصادر (مُسَمًّی) سَمّٰی، یُسَمِّیْ، تَسْمِیَۃٌ (باب تفعیل) نام رکھنا، بسم اللہ پڑھنا، مقرر کرنا۔

(اَرُوْا) اَرٰی، یُرِیْ، اِرَائَۃٌ (باب افعال) دکھانا (اَرُوْا = دکھاؤ)

(اِیْتُوْا) اَتٰی، یَاْتِیْ، اِتْیَانٌ (ض) آنا (اِیْتُوْا = آؤ۔ اِیْتُوْبِ = لاؤ)

(اَثَارَۃٌ) اَثَرَ، یَاْثِرُ، اُثْرَۃٌ و اَثَارَۃٌ (ض) نقل کرنا (اَثَارَۃٌ = منقول اور باقی بچا ہوا علم)

تفسیر (حٰمٓ) ح اور م حروف مقطعات ہیں۔ ان کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی آیت ۱ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

آگے فرمایا (تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ) (یہ) کتاب غالب اور حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ غالب ہے، وہ کسی کام کے کرنے سے عاجز نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ — اور اللہ اپنے (ہر) کام پر غالب (اور اس کو

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (یوسف - ۲۱)

پورا کرنے پر قادر) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ کسی کام کو کرنے میں اس کی کیا کیا مصلحتیں مضمر ہوتی ہیں)۔

اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے۔ اس کے تمام کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ لغو اور عبث نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ، وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ) ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حق (وحکمت) کے ساتھ ایک وقت مقررہ (یعنی قیامت) تک کے لئے پیدا کیا ہے (قیامت کا دن روز جزاء وسزا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ اس دن سے ڈرایا ہے لیکن) کافر اس چیز سے جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے اعراض کر رہے ہیں (روگردانی اور لاپرواہی کر رہے ہیں) (قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ) (اے رسول، آپ ان سے) کہئے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ زمین (کی چیزوں میں) سے کونسی چیز انہوں نے پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شرکت ہے (اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ) (اگر تم کہو کہ ہاں انہوں نے فلاں فلاں چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں وہ اللہ تعالیٰ کے شریک تھے تو) اگر تم اپنے (اس دعوے) میں سچے ہو تو (اپنے دعوے کے ثبوت میں) اس کتاب (قرآن مجید) سے پہلے کی کوئی کتاب پیش کر دو یا کوئی علمی اثر (یا روایت پیش کر دو)۔

علمی اثر سے مراد انبیاء علیہم السلام کے آثار ہی ہو سکتے ہیں۔ غیر انبیاء کی بات حجت نہیں ہوتی اس لئے کہ ان کے پاس وحی نہیں آتی اور جن کے پاس وحی نہیں آتی ان کی غلط بات کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ انبیاء علیہم السلام کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہوتے ہیں لہذا ان کی ہر بات عین اللہ تعالےٰ کی بات ہوتی ہے، اس میں غلطی کا شائبہ تک نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے شرک کے ثبوت میں کتاب الٰہی کو پیش کرنے کا حکم دیا یا کسی نبی کا کوئی علمی اثر۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حجت شرعیہ یا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہوتی ہے یا کسی نبی کا کوئی اثر۔ حجت شرعیہ ہونے کے لحاظ سے کتاب الٰہی اور آثار نبی میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میں کوئی فرق ملحوظ نہیں رکھا لہذا یہ بات بالبداہت ثابت ہوئی کہ حدیث نبوی جب شرک کے معاملہ میں حجت شرعیہ ہو سکتی ہے تو دوسرے معاملات میں بدرجۂ اولیٰ حجت شرعیہ ہوگی۔

آیت زیر تفسیر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مدد کے لئے اسی کو پکارا جا سکتا ہے جو کسی نہ کسی چیز کا خالق ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی کسی چیز کا خالق نہیں لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں پکارا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو پکارنا حرام اور شرک ہے۔

آگے فرمایا (وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ) اور (اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو اس کی پکار سے غافل ہیں (انہیں خبر ہی نہیں کہ کون پکار رہا ہے۔ ایسی صورت میں ایسے بے بس اور مخلوق انسانوں کو پکارنا یقیناً لغو اور لایعنی ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ، اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ○

(الانعام ۔ ۴۰ و ۴۱)

(اے رسول، ان سے) پوچھئے بتاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا قیامت واقع ہو جائے تو کیا تم (اس وقت بھی) اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارو گے ؛ اگر سچے ہو (تو بتاؤ) نہیں بلکہ جن جن کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو اس وقت ان سب کو بھول جاؤ گے اس وقت تم صرف اللہ کو پکارو گے ، پھر اگر اللہ چاہے گا تو جس عذاب کو دور کرنے کے لئے تم اسے پکارو گے وہ اس عذاب کو دور کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ○

(الاعراف ۔ ۲۹)

اور (اے لوگو) دین کو خالص اللہ کے لئے سمجھتے ہوئے (صرف) اللہ کو پکارا کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(الاعراف ۔ ۱۹۴)

(اور اے مشرکین) جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تمہاری ہی مثل (اللہ کے) بندے ہیں، (وہ تمہاری کیا مدد کریں گے) ، (اگر تم اس بات کو نہیں مانتے) تو انہیں پکارو اگر تم سچے ہو تو انہیں تمہاری مدد کو آنا چاہئے (لیکن وہ نہیں آسکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○

(الاعراف ۔ ۱۹۷)

اور (اے مشرکین) جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور (وہ تمہاری مدد کیا کریں گے) وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ (یونس ۔ ۱۰۶)

اور (اے رسول) اللہ کے علاوہ کسی ہستی کو نہ پکارنا جو نہ آپ کو نفع دے سکے اور نہ نقصان۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ، وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○
(الرعد ۔ ۱۴)

حق تو یہ ہے کہ (مصیبت میں صرف) اسی کو پکارا جائے۔ اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو یہ کافر پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں سنتے، (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے تاکہ (محض ایسا کرنے سے) پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن پانی اس کے منہ تک (ہرگز) نہیں پہنچ سکتا۔ (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلانا بیکار ہے، اسی طرح) کافروں کا (اللہ کے علاوہ دوسروں کو) پکارنا بے کار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ، وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○
(النحل ۔ ۲۰، ۲۱)

اور (اے رسول) جن لوگوں کو یہ (کافر) اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ مُردہ ہیں، زندہ نہیں ہیں، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے (تو پھر وہ کیا کسی کی فریاد کو سن کر اس کی مدد کو پہنچ سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ
(الحج ۔ ۶۲)

اور یہ اس لئے بھی کہ اللہ ہی حق ہے اور جس چیز کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ،

اے لوگو، ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ، وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ، ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ○

(الحج ۔ ۷۳ و ۷۴)

غور سے سنو۔ بے شک جن لوگوں کو اللہ کے علاوہ تم پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ (اس کام کے لئے) وہ سب مجتمع ہی (کیوں نہ) ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے اس چیز کو چھڑا نہیں سکتے، طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں (جو پکار رہے ہیں وہ بھی بے بس اور جن کو پکارا جا رہا ہے وہ بھی بے بس، کسی کو کوئی قدرت حاصل نہیں، قدرت تو بس اللہ کو حاصل ہے)۔ لیکن) انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا، بے شک اللہ ہی قوی ہے اور (اللہ ہی) غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ، لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

(القصص ۔ ۸۸)

اور (اے رسول) اللہ کے ساتھ کسی (خود ساختہ) الٰہ کو نہ پکاریئے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرہ کے، حکم اسی کا چلتا ہے اور اسی کی طرف تم (سب) کو لوٹ کر جانا ہے۔

یعنی پکارنا اسے چاہئے جس کو بقا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ○

(سبا ۔ ۲۲)

(اے رسول، آپ مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ اللہ کے علاوہ جن (کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکارو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے)، وہ نہ تو آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان (کی پیدائش اور انتظام) میں اللہ کے ساتھ ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ، وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ

(فاطر۔ ۱۳، ۱۴)

یہی اللہ (جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے) تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے اور (اے لوگو) جن جن کو تم اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سن سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری مراد کو پورا نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ، اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ۔

(فاطر۔ ۴۰)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے بتاؤ تمہارے شریک جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے رہتے ہو (کچھ پیدا کر سکتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو) مجھے بتاؤ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی شرکت ہے۔

آگے فرمایا (وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ) اور جب (قیامت کے دن تمام) لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ (جن کو پکارا جاتا تھا) ان (پکارنے والوں) کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔

آیات زیر تفسیر سے جو باتیں ثابت ہوئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

① آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا،

② جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارا جا رہا ہے انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا، وہ قیامت تک پکارنے والوں کی فریاد کو سنکر ان کی مدد کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ وہ تو پکارنے والوں کی پکار سے بھی غافل ہیں،

③ آیات زیر تفسیر کی آخری آیت کے آخری الفاظ (وَكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ) سے ثابت ہوتا ہے کہ "کسی کو مدد کے لئے پکارنا" اس کی عبادت کرنا ہے،

④ قیامت کے دن وہ لوگ جن کو پکارا جا رہا ہے پکارنے والوں کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ، اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○ (ص۔ ۵۹)

(جب سرداران قوم دوزخ میں جانے لگیں گے تو ان سے کہا جائے گا) یہ (تمہاری پیروی کرنے

والوں کی) ایک جماعت ہے جو تمہارے ساتھ ہی (دوزخ میں) داخل ہوگی۔ (وہ کہیں گے) انہیں خوشی نصیب نہ ہو، یہ بھی دوزخ میں داخل ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ، كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا، حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ، قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

(الاعراف - ۳۸ و ۳۹)

اللہ فرمائے گا کہ تم سے پہلے جن و انس کی جو امتیں گذر چکی ہیں انہی کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ (اس طرح) جب کبھی کوئی امت (دوزخ میں) داخل ہوگی تو اپنے جیسی دوسری امت پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب سب امتیں اس میں پہنچ جائیں گی تو پچھلی امت پہلی امت کے متعلق (اللہ سے اس طرح) بد دعا کرے گی کہ اے ہمارے رب یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہذا انہیں جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائے گا (تم) سب کے لئے دوگنا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے (پھر) پہلی امت پچھلی امت سے کہے گی کہ تم کو ہمارے مقابلہ میں کسی قسم کا فضل حاصل نہیں ہو سکا تو (اب) جو عمل تم کرتے تھے اس کی سزا میں عذاب کا مزا چکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○

(البقرہ - ۱۶۶)

(اور اے لوگو، اس وقت کا تصور کرو) جب متبوع اپنے تابعین سے بیزاری کا اظہار کریں گے (وہ ایسا وقت ہوگا کہ) سب عذاب کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے اور ان کے آپس کے تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ○ كَلَّا، سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ○

اور (اے رسول) ان لوگوں نے اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ (دوسرے) معبود (محض اس خیال سے) بنا لئے ہیں کہ وہ (قیامت کے دن) ان کے

(مریم - ۸۱ و ۸۲)

لئے باعث قوت ہوں - ہرگز ایسا نہیں ہوگا، وہ تو ان کی پرستش کا انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ○

القصص - ۶۲، ۶۳)

اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا اور فرمائے گا (بتاؤ) میرے (وہ) شریک کہاں ہیں جن کے متعلق تمہارا دعویٰ تھا (کہ وہ میرے شریک ہیں)۔ (اس وقت وہ شریک جن پر (عذاب کا) وعدہ سچا (ثابت) ہوگا (اپنے شریک کرنے والوں کی طرف اشارہ کر کے) کہیں گے: اے ہمارے رب یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا، جس طرح ہم گمراہ ہوئے اسی طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا، اب ہم تیرے سامنے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں، یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے (بلکہ حقیقت میں یہ اپنی خواہش کو پوجتے تھے)۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو مدد کے لئے نہ پکاریئے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارنا شرک بھی ہے اور بے سود بھی۔ وہ پکارنے والے کی آواز سے غافل ہوتے ہیں، انہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ انہیں کوئی پکار رہا ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ، قُلْ اِنِ
افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ
مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ، هُوَ اَعْلَمُ بِمَا
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ، كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ، وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ

وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ،
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ
شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ
فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ، اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۰ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْهِ،
وَاِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَیَقُوْلُوْنَ هٰذَآ

إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتٰبُ مُوسٰٓى
إِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ وَهٰذَا كِتٰبٌ
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾

ترجمہ اور (اے رسول) جب کافروں کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اس حق کے متعلق جو ان کے پاس آیا ہے کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے ⑦ (اے رسول) کیا کافر یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول نے اسے خود بنا لیا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے خود بنا لیا ہے تو تم کو اللہ کے مقابلہ میں میرے (بچانے کا) کوئی بھی اختیار نہیں، جن باتوں میں تم مشغول ہو وہ انہیں خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ کافی ہے، اور وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے ⑧ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے: میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں، (مجھ سے پہلے بہت سے رسول آچکے ہیں)، مجھے نہیں معلوم کہ (قیامت کے دن) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا، میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف آتی ہے اور میں تو بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں ⑨ (اے رسول) آپ ان سے کہئے اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کا انکار کرو اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی جیسی ایک کتاب کی گواہی دی اور وہ (اس پر) ایمان بھی لے آیا لیکن تم نے تکبر کیا (اور ایمان نہیں لائے) تو بتاؤ (تمہارا انجام کیا ہوگا؟ کیا تم منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے؟ ہرگز نہیں) بے شک اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا ⑩ اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کہ اگر اس (قرآن) میں کوئی بھلائی ہوتی تو ایمان والے اس کی طرف ہم سے پہلے سبقت نہ کرتے اور (اے رسول، اب) جبکہ قرآن کے ذریعہ انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوئی تو یہی کہیں گے کہ یہ تو ایک (بہت) پرانا جھوٹ ہے (اس قسم کا دعویٰ پہلے بھی لوگ کر چکے ہیں) ⑪ اور (اے

رسول) اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (توریت) رہنما اور رحمت (بنا کر بھیجی گئی تھی) اور یہ کتاب (اس کی) تصدیق بھی کرتی ہے اور عربی زبان میں (نازل کی گئی) ہے تاکہ ظالموں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائے اور نیکی کرنے والوں کو (جنت کی) خوشخبری سنائے (۱۲)

معانی و مصادر

(تُفِیضُونَ) اَفَاضَ، یُفِیضُ، اِفَاضَۃٌ (باب افعال) انڈیلنا، باتوں میں مصروف ہونا اور ان کا چرچا کرنا۔

(بِدْعٌ) بَدَعَ، یَبْدَعُ، بَدْعٌ (ف) ایجاد کرنا (بِدْعٌ = نیا)۔

(قَدِیْمٌ) قَدُمَ، یَقْدُمُ، قَدَامَۃٌ وَقِدَمٌ (ک) پرانا ہونا۔

(اِفْکٌ) اَفَکَ، یَأْفِکُ، اَفْکٌ وَاُفُوْکٌ (ض) اِفْکٌ، یَأْفَکُ، اَفَکٌ (س) جھوٹ بولنا۔

(اِمَامٌ) اَمَّ، یَؤُمُّ، اَمٌّ وَاِمَامَۃٌ وَاِمَامٌ (ن) آگے بڑھنا، امام ہونا (اِمَام = رہنما، پیشوا)۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ) اور (اے رسول) جب ان لوگوں کو ہماری آیات جو (اپنے مطلب میں بالکل) واضح ہوتی ہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ اس حق کے متعلق جو ان کے پاس پہنچتا ہے کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ کٰفِرُوْنَ ○

(الزخرف - ۳۰)

اور جب ان کے پاس حق آیا تو کہنے لگے یہ (تو محض) جادو ہے، ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔

آگے فرمایا (اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ، قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِکُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا) (اے رسول) کیا کافر یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے (یعنی قرآن مجید کو) خود بنا لیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے بنا لیا ہے (تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا) تم اللہ کے مقابلہ میں میرے (بچانے کا) کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے (جو کچھ بھگتوں گا میں ہی بھگتوں گا، تم بتاؤ کہ تم جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا انکار کر رہے ہو تمہارا کیا حشر ہوگا) (هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ، کَفٰی بِهٖ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ، وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ) جن باتوں میں تم مشغول ہو اللہ انہیں خوب جانتا ہے (تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ضرور تمہیں ان بداعمالیوں کی سزا دے گا تو بتاؤ تم کیا کرو گے، کس طرح اپنے کو سزا سے بچا سکو گے، تم مجھے رسول نہیں مانتے تو نہ مانو) میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے (وہ گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں) وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے (یہ اس کی بخشش اور اس کا رحم و کرم ہی ہے کہ تمہیں ڈھیل دے رہا ہے، فوراً عذاب نہیں بھیجتا)۔

آگے فرمایا (قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ، اِنْ

اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میں کوئی نیا (اور انوکھا) رسول نہیں ہوں (بہت سے رسول مجھ سے پہلے آ چکے ہیں تو میرے رسول ہونے پر آخر تعجب کیوں ہے) اور (اے لوگو) مجھے نہیں معلوم کہ (آئندہ) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (مجھے) یہ (معلوم) کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ آئندہ آنے والے واقعات کا حال تمہیں بتاؤں) میں تو بس اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

حضرت اُمّ علاءؓ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ اَثْوَابِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ قَالَتْ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَآءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَمَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ قَالَتْ فَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینہ جزء ۵ صـ۸۵)

(حضرت) عثمان بن مظعون (جو مہاجرین میں سے تھے) ان کے حصے میں آئے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو اپنے اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا تھا۔ عثمان ہمارے گھر میں بیمار ہوئے۔ میں ان کی موت تک ان کی خدمت کرتی رہی جب وہ مر گئے اور ہم ان کو کفن پہنا چکے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے (بے ساختہ یہ) نکلا ابو السائب، اللہ تم پر رحم کرے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے ان کو عزت دی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں پھر اللہ کس کو عزت دے گا۔ آپ نے فرمایا عثمان کو تو موت آ چکی اور اللہ کی قسم میں اُن کے لئے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ ام علاء نے کہا اللہ کی قسم عثمان کے بعد اب میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔ ام علاء کہتی ہیں کہ عثمان کے سلسلہ میں مجھے اس بات نے رنج میں مبتلا کر دیا میں سو گئی کیا دیکھتی ہوں کہ عثمان کے لئے پانی کا ایک

چشمہ بہہ رہا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا یہ چشمہ اُن کا نیک عمل ہے۔

آگے فرمایا (قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ) (اے رسول) آپ (ان سے) پوچھئے بتاؤ اگر یہ (کتاب) اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کا انکار کر دو باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی جیسی (ایک کتاب) کی گواہی دی اور وہ ایمان بھی لے آیا اور تم تکبر ہی کرتے رہے (اور ایمان نہ لائے تو تمہارا کیا انجام ہوگا؟ کیا تم منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے؟ ہرگز نہیں) اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست پر چلا کر منزل مقصود پر نہیں پہنچاتا۔

منزل مقصود پر تو وہ لوگ پہنچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور خلوص نیت سے حق کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (البقرۃ - ۲)

(یہ) وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں، یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (العنکبوت ۔ ۶۹)

اور جو لوگ ہمارے (دین) میں (آنے کے لئے) جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے راستے بتا دیتے ہیں (جن کے ذریعہ وہ صراط مستقیم پر پہنچ جاتے ہیں) اور بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (المآئدۃ - ۱۶)

اس (کتاب) کے ذریعہ اللہ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے بتاتا ہے جو اللہ کی رضاء کی پیروی کرتے ہیں، پھر اپنے حکم سے ان کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور ان کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرما دیتا ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک گواہ سے مراد اہل کتاب میں سے وہ شخص ہے جو ایمان لے آیا اور قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ اسی قسم کا اشارہ مندرجہ ذیل آیت میں بھی پایا جاتا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ

اور (اے رسول، ہمیں معلوم ہے کہ) کافر یہ کہہ

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ○
(الرعد - ۴۳)

رہے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ (مجھے کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں) میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ کی اور اس شخص کی جس کے پاس کتاب (الٰہی) کا علم ہے گواہی کافی ہے۔

بنی اسرائیل میں سے بہت سے لوگ ایمان لائے۔ ان میں سے حضرت عبداللہ بن سلامؓ خاص طور پر مشہور ہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَآئِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَآءَتِ الْيَهُوْدُ

عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) تشریف لانے کی خبر اس وقت سُنی جب وہ باغ کا میوہ چن رہے تھے وہ اسی وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں ایسی پوچھتا ہوں جن کو نبی کے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور جنتی لوگ جنت میں جاکر سب سے پہلے کیا کھائیں گے اور بچہ اپنے ماں باپ سے صورت میں مشابہ کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبریل نے یہ باتیں مجھے بتائی ہیں۔ عبداللہ بن سلامؓ کہنے لگے جبریل نے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ عبداللہ ابن سلام نے کہا تمام فرشتوں میں وہی تو یہودیوں کا دشمن ہے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پھر فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مغرب سے مشرق کی طرف لے جائے گی اور پہلا کھانا جو جنتیوں کو ملے گا وہ مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ فَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ البقرۃ فی قولہ تعالیٰ من کان عدوا لجبریل جزء ۶ ص ۲۳)۔

صورت پر کر لیتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہوتا ہے۔ یہ جواب سُنکر عبداللہ بن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اے اللہ کے رسول، یہودی بڑے مفتری لوگ ہیں۔ آپ ان سے پہلے میرا حال پوچھیں میں کیسا ہوں) اگر انہیں پوچھنے سے پہلے معلوم ہو گیا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے۔ یہودی آپ کے پاس آئے آپ نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ انہوں نے کہا بہت اچھا ہے اور بہت اچھے آدمی کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور سردار کا بیٹا ہے آپ نے فرمایا اگر عبداللہ اسلام قبول کرے تو (تم بھی اسلام قبول کر لو گے) کہنے لگے اللہ اس کو اسلام قبول کرنے سے بچائے۔ عبداللہ باہر نکلے اور کہنے لگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ سنتے ہی یہودی کہنے لگے عبداللہ تو ہم لوگوں میں بُرا آدمی ہے اور برے آدمی کا بیٹا ہے غرض یہ کہ ان کی برائی کرنے لگے۔ عبداللہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو ایک قسم کی تنبیہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کفار سے فرماتا ہے: اگر یہ قرآن مجید اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کا انکار کرو باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کی گواہی دی تو بتاؤ تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اپنے انجام کا تصور کرو اور خیریت اسی میں ہے کہ ایمان لے آؤ۔

آگے فرمایا: وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ

لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ) اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں اگر یہ (قرآن) خیر (و برکت کا سرچشمہ) ہوتا تو (ایمان والے) اس کی طرف ہم سے پہلے سبقت نہ کرتے (ہم ان سے پہلے سبقت کرتے اور اس پر ایمان لے آتے) اور (اے رسول، اب) جبکہ قرآن کے ذریعہ انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوئی تو یہی کہیں گے کہ یہ ایک (بہت) پرانا جھوٹ ہے (اس قسم کا دعویٰ پہلے لوگ بھی کر چکے ہیں، اس میں کوئی صداقت نہیں) (وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً) اور (اے رسول) اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (یعنی توریت بھی) رہنما اور رحمت (بن کر آئی) تھی (وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ) اور (اب) یہ کتاب (رہنما اور رحمت بن کر آئی ہے) جو (توریت کی) تصدیق بھی کرتی ہے اور (فصیح اور بلیغ) عربی زبان میں (نازل کی گئی) ہے تاکہ ظالموں کو (ان کی بداعمالی کے نتائج سے) ڈرائے اور نیکی کرنے والوں کو (جنت کی) خوشخبری سنائے۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید پر ایمان لائیے۔ اس کے سچا ہونے پر بنی اسرائیل کا ایک عالم بھی گواہی دے چکا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

ترجمہ بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر (اسی پر) جمے رہے تو (قیامت کے دن) نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ﴿١٣﴾ یہی لوگ جنت والے ہیں اور اس (جنت) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بدلہ ہوگا ان عملوں کا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے ﴿١٤﴾

معانی و مصادر (اِسْتَقَامُوْا) اِسْتَقَامَ، يَسْتَقِيْمُ، اِسْتَقَامَةٌ (باب استفعال) جمے رہنا، اعتدال پر رہنا، قیمت مقرر کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے تو (قیامت کے دن) نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص توحید پر جم جائے، اللہ تعالیٰ ہی کو الٰہ مانے، اسی کی عبادت کرے، اسی کی اطاعت کرے، اسی کا ہو جائے، مانگے تو اسی سے مانگے، لو لگائے تو اسی سے لگائے تو ایسے شخص کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ○

(حٰمٓ السجدۃ ۔ ۳۰ تا ۳۲)

(اے رسول) جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ (اس پر) جم گئے (تو) ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو یہ کہتے ہیں) نہ ڈرو اور نہ غمگین ہو اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (اب) اس (میں داخل ہونے) کی خوشی مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے دوست ہیں)، جنت میں جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا تمہارے لئے (موجود) ہوگی اور جو چیز تم مانگو گے تمہارے لئے (مہیا) ہوگی۔ (یہ) بخشنے والے اور رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے (ان کی) مہمانی ہوگی۔

حضرت سفیان بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں :۔

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّآ اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ غَیْرَکَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام جزء اول ص۳۷)

میں نے کہا اے اللہ کے رسول، مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کو آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ نے فرمایا کہو: میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر جم جاؤ۔

الغرض توحید پر استقامت اور مضبوطی کے ساتھ جمے رہنا نجات کے لئے بہت ضروری ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کو اپنا رب تسلیم کیجئے اور پھر اس پر جم جائیے، اسی کو الٰہ مانئے اور اسی کے ہو جائیے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
اِحْسٰنًا، حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ
وَضَعَتْهُ كُرْهًا، وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا، حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ
اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ
لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ، اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ

وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ
فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ، وَعْدَ الصِّدْقِ
الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

ترجمہ اور (اے رسول) ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں ناگوار حالت میں اسے اٹھائے پھرتی ہے، پھر ناگوار حالت میں اسے جنتی ہے اور اس کو (ماں کا اپنے پیٹ میں) اٹھائے پھرنا پھر (پیدائش کے بعد اس کو دودھ پلانا اور پھر) اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے (کی مدت) میں ہوتا ہے (غرض یہ کہ ماں بچہ کی خاطر بہت تکلیفیں سہتی ہے اور اسے پرورش کرتی رہتی ہے) یہاں تک کہ جب وہ بچہ جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو (اس طرح) دعا کرتا ہے: اے میرے ربّ، مجھے توفیق دے کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے میں انکا شکر ادا کرتا رہوں اور ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن کو تو پسند کرے اور (اے میرے رب) میرے (دین و دنیا کے فائدہ کے) لئے میری اولاد کی اصلاح فرما، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمین میں سے ہوں ﴿۱۵﴾ یہی لوگ ہیں جن کے اچھے اعمال ہم قبول کرتے ہیں اور جن کی برائیوں سے ہم درگذر کرتے ہیں (اور یہی لوگ) اہل جنت میں (سے) ہیں، (یہ) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جا رہا ہے ﴿۱۶﴾

معانی و مصادر (اَشُدُّ) شَدَّ، یَشُدُّ، شَدٌّ (ن) قوت دینا، مضبوط کرنا۔
(اَوْزِعْنِیْ) اَوْزَعَ، یُوْزِعُ، اِیْزَاعٌ (باب افعال) الہام کرنا،

تقسیم کرنا، تفریق کرنا، اصلاح کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا، حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا، وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا) اور (اے لوگو) ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے (خصوصاً ماں کے ساتھ اس لئے کہ) اس کی ماں ناگوار حالت میں اسے اٹھائے پھرتی ہے پھر ناگوار حالت ہی میں اسے جنتی ہے اور اس کو (ماں کا اپنے پیٹ میں) اٹھائے پھرنا پھر (پیدائش کے بعد اس کو دودھ پلانا اور پھر) اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے (کی مدت میں ہوتا ہے (غرض یہ کہ ماں بچہ کی خاطر بہت تکلیفیں سہتی ہے اور اسے پرورش کرتی ہے) (حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ، اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ) یہاں تک کہ جب وہ بچہ جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کا ہوتا ہے تو (اس طرح) دعاء کرتا ہے: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے میں اس کا شکر ادا کرتا رہوں اور ایسے نیک عمل کرتا رہوں جس کو تو پسند کرے اور (اے میرے رب) میری خاطر میری اولاد کی اصلاح فرما (تاکہ وہ میرے لئے موجب راحت اور میری آنکھوں کے لئے باعث ٹھنڈک ہو) میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں (اس لئے کہ دعاؤں کا سننے والا اور ان کو قبول کرنے والا تو ہی ہے، دوسرا کوئی نہیں) اور (اے میرے رب) میں مسلمین میں سے ہوں (کسی دوسری طرف رجوع کرنا مسلم کا کام نہیں ہے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

(ھود - ۱۴)

پھر (اے ایمان والو) اگر کافر تمہارے چیلنج کو قبول نہ کریں تو (ان سے کہو کہ اے کافرو) اب تو تمہیں یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے (کسی انسان کی علمی کاوش کا نتیجہ نہیں ہے) اور یہ بھی تمہیں جان لینا چاہئے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں تو (بتاؤ اب بھی) تم مسلم بننے کے لئے تیار ہو (یا نہیں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

(الانبیاء - ۱۰۸)

(اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تمہارا الٰہ تو بس ایک الٰہ ہے تو (بتاؤ اب) تم مسلم ہوتے ہو یا نہیں۔

مندرجہ بالا دونوں آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلم توحید پر قائم رہتا ہے اور یہ کہ توحید کے بغیر کوئی شخص مسلم نہیں ہو سکتا۔

آیت زیرِ تفسیر میں ماں باپ کے ساتھ جس سلوک کی وصیت کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے کئی اور مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ نے اسی بات کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○

(بنی اسرآءیل ۔ ۲۳، ۲۴)

اور (اے رسول) آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، (اور اے انسان) اگر ماں باپ میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکی دینا بلکہ ان سے ادب سے بات کرنا اور شفقت (و محبت) سے انکساری کے ساتھ اپنے بازو ان کے لئے جھکائے رکھنا اور (ان کے لئے اس طرح) دعاء کرتے رہنا کہ اے میرے رب انہوں نے بچپن میں مجھے جس شفقت کے ساتھ پالا تھا تو بھی ان پر ویسی شفقت فرما۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

(النسآء ۔ ۳۶)

اور (اے ایمان والو) اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

بچہ کی وجہ سے ماں کو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ○

(لقمٰن ۔ ۱۴)

اور (اے رسول) ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ (حسن سلوک کرنے کا) حکم دیا، (خصوصاً ماں کے ساتھ اس لئے کہ) اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر اسے اٹھائے پھرتی ہے پھر (اسے دودھ پلاتی ہے پھر) دو برس میں اس کا دودھ چھڑایا جاتا ہے (اور ہم نے انسان

کو یہ بھی حکم دیا) کہ میرا بھی شکر ادا کرتا رہے اور اپنے والدین کا بھی، (تم سب کو) میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

ماں کی تکالیف کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ نے ماں کا حق زیادہ رکھا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ (صحیح بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ: ووصینا الانسان بوالدایہ جزء ۸ صـ۲ وصحیح مسلم کتاب البر باب بر الوالدین جزء ۲ صـ۱۷)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول، میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں، اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہاری ماں، اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہارا باپ۔

(نوٹ:۔ والدین کے حقوق کے سلسلہ میں تفصیل کے لئے سورۂ بنی اسرائیل کی آیات نمبر ۲۳ و ۲۴ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آیت زیر تفسیر میں ایک مسلم شخص کی خواہشات اور دعاؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ مسلم جب چالیس سال کا ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس طرح دعاء کرنی چاہئے:۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

ترجمہ:۔ اے میرے رب، مجھے توفیق دے کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے اس کا شکر ادا کرتا رہوں، (مجھے توفیق دے) کہ میں ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن کو تو پسند فرماتا ہے، میری خاطر میری اولاد کی اصلاح فرما، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمین میں سے ہوں۔

آگے فرمایا (اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ

سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ، وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ) یہی لوگ ہیں جن کے اچھے اعمال ہم قبول فرماتے ہیں اور جن کی برائیوں کو ہم درگذر کرتے ہیں۔ (یہ لوگ) اہل جنت میں (سے) ہیں (یعنی جنتی ہیں۔ یہ) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جا رہا ہے۔

عمل

اے ایمان والو، جب آپ کی عمر ۴۰ سال کی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کیجئے۔ ان کا شکر ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کیا کیجئے۔ یہ بھی دعاء کیا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک عمل کی توفیق دے اور آپ کی اولاد کی اصلاح فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگایا کیجئے اور اقرار کیا کیجئے کہ آپ مسلمین میں سے ہیں۔

اے ایمان والو، اگر آپ نے اس آیت کی منشاء کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کو جنت میں داخل کرے گا۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ
اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ
خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَهُمَا
یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ،
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ، فَیَقُوْلُ مَا
هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ، اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ
يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى
النَّارِ، اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ
حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ
بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ اور (برخلاف نیک بیٹے کے) وہ (بیٹا) جو (جوان ہوکر) اپنے والدین سے کہتا ہے تم پر افسوس! تم مجھے یقین دلاتے ہوکہ میں (قیامت کے دن قبر سے زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گذر چکی ہیں (ان میں سے آج تک تو کسی کو زندہ ہوتے نہیں دیکھا، بیٹے کی یہ بات سنکر) وہ دونوں (ماں اور باپ) اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور بیٹے سے کہتے ہیں) تجھ پر افسوس! ایمان لے آ، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (تو یقیناً زندہ ہوگا اور تجھ سے باز پرس کی جائے گی)، وہ کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی قصہ کہانیاں (اور ان کے مفروضے) ہیں (جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں) (۱۷) یہی وہ لوگ ہیں جن پر بشمول جنوں اور انسانوں کی ان امتوں کے جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں (عذاب کا) وعدہ سچا ثابت ہوگا اور وہ یقیناً نقصان اٹھائیں گے (۱۸) اور (اے رسول) تمام لوگوں کے درجے ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے، ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائے گا (۱۹) اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا) تم اپنی دنیوی زندگی میں عمدہ عمدہ چیزوں کے مزے اڑا چکے اور ان سے فائدہ حاصل کرچکے، اب آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس لئے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور نافرمانیاں کرتے تھے (۲۰)

معانی و مصادر (اُفٌّ) اَفَّ، یَؤُفُّ، اَفٌّ (ن) تکلیف سے اُف کرنا۔
(هُوْنٌ) هَانَ، یَهُوْنُ، هُوْنٌ وهَوَانٌ ومَهَانَةٌ (ن) ذلیل ہونا۔

تفسیر اوپر کی آیتوں میں ایک مسلم بیٹے کا ذکر تھا۔ ان آیتوں میں ایک کافر بیٹے کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ) اور (وہ بیٹا) جو (جوان ہوکر) اپنے والدین سے کہتا ہے تم پر افسوس! تم مجھے یقین دلاتے ہوکہ میں (قیامت کے دن قبر سے زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گذر چکی ہیں (ان میں سے آج تک تو کسی کو زندہ ہوتے نہیں دیکھا)۔ (وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ، فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ) (بیٹے کی یہ بات سن کر) وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اے اللہ اسے ہدایت دے اور بیٹے سے کہتے ہیں) تجھ پر افسوس! ایمان لے آ، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (تو یقیناً زندہ کیا جائے گا اور تجھ سے تیرے اعمال کے متعلق باز پرس ہوگی) وہ کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے قصہ کہانیاں (اور ان کے مفروضے) ہیں (جن کی کوئی اصلیت نہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ) ایسے ہی لوگوں کے لئے بشمول جنوں اور انسانوں کی ان امتوں کے جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں (عذاب کا) وعدہ سچا

ثابت ہوگا اور وہ یقیناً نقصان اٹھائیں گے (وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ) اور (اے رسول) تمام لوگوں کے درجے ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے اور (یہ درجے اعمال کے مطابق) اس لئے ہوں گے کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا (جس نے نیکی کی ہوگی اس کو اس کی نیکی کی انصاف کے ساتھ جزا دی جائے گی، اس کی حق تلفی نہیں ہوگی اور جس نے برائی کی ہوگی اس کو بھی اس کی برائی کی انصاف کے ساتھ سزا دی جائے گی اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوگی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ، وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

(آل عمران - ۲۵)

تو پھر ان کا اس دن کیا حال ہوگا جس دن (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، ان (میں سے کسی) کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ، وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

(الانعام - ۱۶۱)

(تو) جو شخص (قیامت کے دن) ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا اور جو شخص ایک برائی لے کر آئے گا اس کو ایک ہی برائی کی سزا ملے گی اور ان پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

(الجاثیۃ - ۲۲)

اور (اے رسول) اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ (اللہ یہ معلوم کرے کہ کون ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے احکام پر چلتا ہے اور کون ناشکری کرتے ہوئے اس کے احکام سے سرکشی کرتا ہے تاکہ انجام کار اللہ کی طرف سے) ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے (سزا اور جزا کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا) اور (اس دن) ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔

آگے فرمایا (وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ، اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ) اور جس دن کافر دوزخ پر پیش کئے جائیں گے (تو اس وقت ان سے کہا جائیگا) تم اپنی دنیوی زندگی میں عمدہ عمدہ چیزوں کے مزے اڑا چکے اور ان سے (خوب) فائدہ حاصل کر چکے، اب آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس لئے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور (اللہ تعالےٰ کی) نافرمانی کرتے تھے۔

کافر کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جاتا ہے اور وہ خوب مزے اڑاتا ہے لیکن آخرت میں اس کے لئے کچھ نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا (صحیح مسلم کتاب صفة القیمة باب جزاء المؤمن بحسناته فی الدنیا والاخرة و تعجیل حسنات الکافر فی الدنیا جزء ۲ صـ۵۲۲)

اللہ تعالیٰ کسی مؤمن پر ایک نیکی کے معاملہ میں بھی ظلم نہیں کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ جو اس نے اللہ کے لئے کی ہوں گی دنیا میں دے دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کا بدلہ دیا جائے۔

کافروں کے سامنے جب حق بات پیش کی جاتی ہے تو وہ اسے تسلیم نہیں کرتے اور ایمان والوں کو حقیر سمجھتے ہیں یہ ان کا تکبر ہے اور جس شخص میں تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں:۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانه جزء اول صـ۵۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور تکبر ہوگا ایک شخص نے کہا ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے (تکبر یہ نہیں ہے) تکبر یہ ہے کہ انسان حق بات کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ، إِذْ أَنْذَرَ
قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ
النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ،
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا
عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾
قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَ

أُبَلِّغُكُمْ مَّآ أُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ
أَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ
عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا
هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا، بَلْ هُوَ
مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ، رِيْحٌ فِيْهَا
عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ
بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى
إِلَّا مَسٰكِنُهُمْ، كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

فِيمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا
لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ
اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ
شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا
مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ

لَا نُصِرَ هُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ
ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ
مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

ترجمہ اور (اے رسول) عاد کے بھائی (ہود) کا ذکر کیجئے، جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف (کے مقام) میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرایا اور (وہ کوئی انوکھے رسول نہیں تھے بلکہ) ان سے پہلے (بھی) بہت سے ڈرانے والے گذر چکے تھے اور ان کے بعد بھی بہت سے ڈرانے والے آئے، (انہوں نے اپنی قوم سے کہا) اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہارے متعلق بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے (۲۱) انہوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمارے معبودوں سے ہمیں برگشتہ کردو، اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) سے تم ہمیں ڈرایا کرتے ہو وہ لے آؤ (۲۲) (ہود نے) کہا (عذاب کب آئے گا اس کا) علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو (بس) وہ احکام تم کو پہنچا رہا ہوں جو احکام دے کر میں بھیجا گیا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کی باتیں کر رہے ہو (۲۳) پھر جب قوم کے لوگوں نے عذاب کو دیکھا کہ ابر کی صورت میں ان کی وادیوں کی طرف بڑھتا چلا آرہا ہے کہنے لگے یہ تو ابر ہے جو ہم پر برسے گا۔ (ہود نے کہا) نہیں یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے، یہ تو آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے (۲۴) یہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے نیست و نابود کردے گی (اور پھر ایسا ہی ہوا) وہ لوگ ایسے (تباہ و برباد) ہوئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا، مجرم لوگوں کو ہم ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں (۲۵) ہم نے ان کو اتنی قوت اور مضبوطی عطا کی تھی کہ (اے کفار مکہ) اتنی قوت اور مضبوطی ہم نے تم کو عطا نہیں کی، ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل سب کچھ دئے تھے لیکن جب انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے کچھ کام نہ آئے اور

جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس چیز نے ان کا احاطہ کرلیا ﴿۲۶﴾ اور (اے کفار مکہ) تمہارے ارد گرد کی (بہت سی) بستیوں کو ہم نے ہلاک کردیا، ہم نے بدل بدل کر (اپنی) نشانیاں ان کو دکھائیں تاکہ وہ (کفر سے) توبہ کرلیں (لیکن انہوں نے توبہ نہیں کی) ﴿۲۷﴾ تو اللہ کے علاوہ جن جن ہستیوں کو انہوں نے (اللہ کا) تقرب حاصل کرنے کے لئے الہ بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہیں کی، بلکہ وہ سب ان سے غائب ہو گئے، یہ ان کی جھوٹی باتیں اور افتراء پردازیاں تھیں جو وہ کیا کرتے تھے ﴿۲۸﴾

معانی ومصادر

(اَحْقَافٌ) اَحْقَافٌ = حِقْفٌ کی جمع، ریت کے تودے، ایک مقام کا نام ہے۔

(عَارِضٌ) عَارِضٌ = رخسار، بادل، پہاڑ۔

(رِیْحٌ) رَاحَ، یَرَاحُ، رِیْحٌ (ف) ہوادار ہونا (رِیْحٌ = ہوا)۔

(تُدَمِّرُ) دَمَّرَ، یُدَمِّرُ، تَدْمِیْرٌ (باب تفعیل) تباہ وبرباد کرنا۔

(قُرْبَانٌ) قَرِبَ، یَقْرَبُ، قُرْبٌ وقِرْبَانٌ وقُرْبَانٌ (س وک) قریب ہونا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ، اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ، اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ) اور (اے رسول) عاد کے بھائی (ہود) کا ذکر کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف (کے مقام) میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرایا (وہ کوئی انوکھے ڈرانے والے نہیں تھے) ان سے پہلے بھی بہت سے ڈرانے والے گذر چکے تھے اور ان کے بعد بھی بہت سے ڈرانے والے آئے۔ (ہود نے اپنی قوم سے کہا) اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہارے متعلق بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے (یعنی مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم قیامت کے دن عذاب میں مبتلا نہ ہوجاؤ) (قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ) انہوں نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمارے معبودوں سے ہمیں برگشتہ کردو۔ اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کا تم ہم سے وعدہ کر رہے ہو اسے لے آؤ (قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ) (ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) کہا (عذاب کب آئے گا اس کا) علم تو اللہ ہی کو ہے میں تو (بس) وہی (احکام) تم کو پہنچا رہا ہوں جو (احکام) دے کر میں بھیجا گیا ہوں (میرا کام تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے، عذاب کا لانا میرا کام نہیں ہے) لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم نادانی کی باتیں کر رہے ہو۔

ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی پہلی نادانی تو یہ تھی کہ وہ عذاب کی جلدی کر رہے تھے حالانکہ عذاب کا دیر میں آنا اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مہلت کے زمانہ میں قوم کے لوگ ایمان لے آئیں اور عذاب سے بچ جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ، لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ، بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ○
(الکہف - ۵۸)

اور (اے رسول) آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور (بڑی) رحمت والا ہے، اگر وہ ان کو ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑے تو ان پر (بہت) جلدی عذاب بھیج دے لیکن (وہ ایسا نہیں کرے گا)، اس نے ان کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے (جب وہ وقت آجائے گا تو) وہ اللہ (کے دامن رحمت) کے علاوہ کہیں پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے۔

دوسری نادانی ان کی یہ تھی کہ وہ ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عذاب کے لانے کا مطالبہ کر رہے حالانکہ عذاب کا لانا رسولوں کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ رسولوں کو بھیجنے والے اللہ کے اختیار میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ، مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ، اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ، یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ ○ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ○
(الانعام - ۵۷، ۵۸)

(اے رسول آپ) کہہ دیجئے میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور تم نے اس کو جھٹلا دیا ہے (تو) جس عذاب کی تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے، حکم کسی کا نہیں چلتا سوائے اللہ کے، وہ سچی بات بیان کرتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے جس (عذاب) کی تم جلدی کر رہے ہو اگر وہ میرے پاس (یا میرے اختیار میں) ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، اللہ (ڈھیل دے رہا ہے، یہ اس کا رحم و کرم ہے لیکن وہ ظالموں سے غافل نہیں ہے، وہ) ان ظالموں سے خوب واقف ہے (وقت مقررہ آنے پر وہ ان کو سخت عذاب دے گا)۔

آگے فرمایا (فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا، بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ، رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ) پھر جب قوم کے لوگوں نے عذاب کو دیکھا کہ ابر

کی صورت میں ان کی وادیوں کی طرف بڑھتا چلا آرہا ہے، کہنے لگے یہ تو ابر ہے جو ہم پر برسے گا (ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) کہا (یہ ابر نہیں ہے) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے، یہ تو ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے (تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ، كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ) یہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے نیست و نابود کر دے گی (آخر ایسا ہی ہوا) وہ لوگ ایسے (تباہ و برباد) ہوئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ مجرم لوگوں کو ہم ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝

(الحاقۃ۔ ۶ تا ۸)

اور عاد کو انتہائی تیز آندھی سے ہلاک کیا گیا۔ اللہ نے اس (آندھی کو) لگاتار سات منحوس راتیں اور آٹھ منحوس دن ان پر مسلط کر دیا تو (اے رسول اگر) آپ (عذاب کے بعد) ان لوگوں کو دیکھتے (تو یہ دیکھتے) کہ وہ اس طرح زمین پر پڑے ہوئے ہیں گویا کہ وہ کھجور کے گرے ہوئے تنے ہیں۔ تو کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی (بچا ہوا) دیکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب جاء فی قولہ: وھو الذی ارسل الریاح ۲/۱۳۲)

مجھے مشرق سے آنے والی ہوا سے مدد دی گئی اور عاد کو مغرب سے آنے والی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مُخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ الْآيَةَ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ما جاء فی قولہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر ابر کو دیکھتے (تو پریشان ہو جاتے) کبھی آگے آتے کبھی پیچھے جاتے کبھی اندر آتے کبھی باہر جاتے، آپ کے چہرہ کی رنگت بدل جاتی۔ پھر جب بارش ہونے لگتی تو آپ کی وہ کیفیت دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہؓ نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہیں ایسا نہ ہو (کہ وہ عذاب ہو اور ہم اسے ابر سمجھتے رہیں جیسا کہ قوم عاد نے) جب انہوں نے ابر کو ان

وھوالّذی ارسل الریاح جزء ۴ ص۱۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب التعوذ عند رؤیۃ الریح جزء اول ص۳۵۶)

کی وادیوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو کہا تھا کہ یہ تو ابر ہے جو ہم پر برسے گا (حالانکہ وہ ابر نہیں تھا بلکہ عذاب تھا)۔

آگے فرمایا (وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ) اور (اے کفار مکہ) ہم نے ان کو اتنی قوت اور مضبوطی عطاء فرمائی تھی کہ اتنی قوت اور مضبوطی تم کو عطاء نہیں کی۔

(وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً) اور ہم نے ان کو کان بھی دئے تھے، آنکھیں بھی دی تھیں اور دل بھی دئے تھے (فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ) لیکن جب وہ اللہ کی آیات کا انکار ہی کرتے رہے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے کچھ کام نہ آئے اور جس چیز کا (یعنی جس عذاب کا) وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس (عذاب) نے ان کو گھیر لیا (وہ بھاگ کر کہیں نہ جا سکے)

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو بڑی قوتیں عطاء کی تھیں، ان کو استحکام بخشا تھا، ان کو سماعت، بصارت اور عقل و سمجھ بوجھ بھی خوب عطاء کی تھی لیکن جب عذاب آیا تو نہ ان کی سماعت کام آئی، نہ بصارت کام آئی اور نہ عقل کام آئی۔ عذاب الٰہی کے مقابلہ میں ان کی یہ سب قوتیں بیکار ثابت ہوئیں اور وہ نیست و نابود کر دئے گئے۔ اس آیت میں کفار مکہ کو ایک قسم کی تنبیہ ہے، وہ یہ کہ جب اتنی قوت والی قوم کو اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کر سکتا ہے تو کفار مکہ کی جو قوم عاد کے مقابلہ میں کچھ نہیں کیا حقیقت ہے۔ اگر یہ ایمان نہیں لائے تو انہیں بھی تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر کفار مکہ کو اس قسم کی دھمکی دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ، كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ، فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

(الروم ۔ ۹، ۱۰)

کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی تاکہ وہ یہ دیکھتے کہ ان سے پہلے (کافر) لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔ وہ طاقت میں بھی ان سے زیادہ تھے، زمین میں (انہوں نے ہل بھی خوب چلایا تھا اور زراعت میں بڑی ترقی کی تھی) اور جتنا زمین کو انہوں نے آباد کیا ہے اس سے زیادہ انہوں نے آباد کیا تھا۔ ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آئے تھے (لیکن وہ ایمان نہیں لائے اور اپنے کفر کی سزا بھگتی) اللہ تو ایسا نہیں ہے کہ ان پر ظلم کرتا

بلکہ وہ خود ہی اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے تھے۔ پھر جن لوگوں نے بُرے عمل کئے ان کا انجام بُرا ہوا اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ، اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ○

(فاطر۔ ۴۴)

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ یہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں کی یا زمین کی کوئی چیز اسے عاجز کر سکے، وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ، كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ، وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ، اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

(حٰمٓ المؤمن ۔ ۲۱، ۲۲)

اور (اے رسول) کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ یہ (اپنی آنکھوں سے) ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں وہ قوت میں اور زمین میں اپنے آثار کے لحاظ سے ان سے کہیں زیادہ مضبوط تھے، لیکن اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کو پکڑ لیا تو پھر ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ (ان پر) یہ (عذابات) اس لئے (نازل ہوئے) کہ ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر آتے رہے، انہوں نے انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا، بے شک اللہ قوّت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

آگے فرمایا (وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ) اور (اے کفار مکہ) تمہارے اردگرد کی (بہت سی) بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا، ہم نے بدل بدل کر (اپنی) نشانیاں (ان کو) دکھائیں تاکہ وہ (کفر سے) توبہ کر لیں (لیکن انہوں نے توبہ نہیں کی بالآخر عذاب الٰہی نے ان کا احاطہ کر لیا) (فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً) تو اللہ کے

علاوہ جن جن ہستیوں کو انہوں نے (اللہ کا) تقرب حاصل کرنے کے لئے الہ بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہیں کی (بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ) (اور انہوں نے صرف مدد ہی نہیں کی) بلکہ وہ (انہیں عذاب میں چھوڑ کر) ان سے (ایسے) غائب ہوئے (کہ کہیں نظر ہی نہ آئے ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ہستیاں ان کی مشکل کشائی کرتی ہیں حالانکہ) یہ ان کا جھوٹ تھا اور ان کی افتراء پردازی تھی (وہ ہستیاں عذاب کے وقت ان کے کچھ کام نہیں آئیں لہذا ان کے جھوٹ اور افتراء پردازی کی حقیقت ظاہر ہو گئی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ، قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ، قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ، عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○

(الزمر ۔ ۳۸)

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ نے (تو اے رسول، پھر آپ ان سے) پوچھئے بتاؤ اگر اللہ مجھے تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا جن (معبودوں) کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ اللہ کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھے رحمت سے نوازنا چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، (میرا اسی پر بھروسہ ہے) اور (صحیح معنوں میں) بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ اکیلا ہی مشکل کشا ہے۔ کسی دوسرے کو مشکل کشا سمجھنا شرک ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ اکیلے کی عبادت کیجئے۔ اس کے عذاب سے ڈرتے رہئے۔ جب اس کا عذاب آ جاتا ہے تو اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا سوائے اس کے۔

اے لوگو، مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کسی کو مشکل کشا نہ سمجھئے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ، فَلَمَّا حَضَرُوْهُ
قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا، فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا
اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا
يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ
مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ
وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ
اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ
مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا
يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ
فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ
أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾

ترجمہ اور (اے رسول وہ وقت یاد کیجئے) جب جنات کی ایک جماعت کو ہم نے آپ کی طرف پھیر دیا تاکہ وہ قرآن سنیں، پھر جب وہ سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے خاموش رہو، پھر جب (قرأت) ختم ہو گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے تاکہ انہیں ڈرائیں ﴿٢٩﴾ انہوں نے کہا: اے ہماری قوم، ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے، وہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے ﴿٣٠﴾ اے ہماری قوم، اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ تاکہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے ﴿٣١﴾ اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (کہیں بھی اللہ کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی کارساز نہ ہوگا۔ ایسے ہی لوگ (درحقیقت)

صریح گمراہی میں ہیں (۳۲)

معانی و مصادر (حَرَفْنَا) صَرَفَ، یَصْرِفُ، صَرْفٌ (ض) لوٹانا، خرچ کرنا۔
(یُجِرْکُمْ) اَجَارَ، یُجِیْرُ، اِجَارَۃٌ (بابِ افعال) بچانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ مُّنْذِرِیْنَ) اور (اے رسول وہ وقت یاد کیجئے) جب جنات کی ایک جماعت کو ہم نے آپ کی طرف پھیر دیا (تاکہ) وہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ (سننے کے لئے) حاضر ہوئے تو (آپس میں) کہنے لگے خاموش رہو۔ پھر جب (قرأت) ختم ہو گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے۔ تاکہ انہیں (ایمان نہ لانے کی صورت میں جو عذاب ہو گا اس سے) ڈرائیں (قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ یَھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ) (جب وہ اپنی قوم کے پاس پہنچے تو اس سے) کہا: اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ وہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے اور حق اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے (یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَاٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ) اے ہماری قوم، اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ تاکہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے (وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَہٗ مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءُ، اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے (کی بات) کو قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (کہیں بھی اللہ کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور (جب اللہ کا عذاب آئے گا تو) اللہ کے سوا اس کا کوئی کارساز نہیں ہو گا (کہ اسے عذاب سے بچا لے) ایسے ہی لوگ درحقیقت) صریح گمراہی میں ہیں۔

قرآن مجید کی آیات (وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ مُّنْذِرِیْنَ) اور (اٰمِنُوْا بِہٖ) سے معلوم ہوتا ہے کہ جنات کی اس جماعت نے اپنی قوم کو تبلیغ کی اور ایمان لانے کی دعوت دی اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ خود ایمان لے آئے ہوں۔ مندرجہ ذیل آیات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ، وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝

(الجن ۔ ۱و۲)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (اس قرآن کو) سنا تو کہنے لگے ہم نے قرآن سنا جو (بڑا ہی) عجیب ہے۔ وہ رشد و ہدایت کا راستہ بتاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ، فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ○

(الجن ۔ ۱۳)

ہم نے ہدایت (کی کتاب) سنی ، ہم اس پر ایمان لے آئے اور جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آئے تو پھر اسے نہ (کسی قسم کے) نقصان کا ڈر ہے اور نہ (کسی قسم کی) زیادتی کا خوف۔

(اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

عمل

اے لوگو، حق کو فوراً قبول کر لیا کیجئے۔ ہٹ دھرمی نہ کیا کیجئے اور جب آپ حق کو قبول کر لیں تو خاموش ہو کر نہ بیٹھ جایا کیجئے بلکہ حکمت سے اس کی تبلیغ کیا کیجئے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ
بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْيِۦَ
الْمَوْتٰى، بَلٰٓى إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
عَلَى النَّارِ، أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ، قَالُوْا
بَلٰى وَرَبِّنَا، قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا
صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا
سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ
يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے، کیوں نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۳) اور جس دن کافروں کو دوزخ کے سامنے پیش کیا جائے گا (پھر ان سے کہا جائیگا) کیا یہ حق نہیں ہے، وہ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے)، (اللہ) فرمائے گا تو (اب) تم اس عذاب کا مزا چکھو جس کا تم انکار کرتے رہے تھے (۳۴) (اے رسول) جس طرح اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے آپ بھی صبر کرتے رہیں اور ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کریں، جس دن وہ اس عذاب کو دیکھیں گے جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو (انہیں ایسا محسوس ہوگا) گویا وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی (سے زیادہ نہیں) رہے، (اور اے رسول، یہ قرآن اللہ کا ایک) پیغام (ہے) تو (اب اس کے پہنچ جانے کے بعد) وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہیں (۳۵)

معانی و مصادر (یَعْیَ، عَیِیَ، یَعْیٰ، عَیٌّ وعَیَاءٌ (س) تھک جانا، عاجز ہونا۔
(بَلٰغٌ) بَلَغَ، یَبْلُغُ، بُلُوْغٌ (ن) پہنچنا، پک جانا، بالغ ہونا (بَلٰغٌ = وہ چیز جو پہنچائی جائے، پہنچنا)۔

تفسیر کفار مکہ قیامت کے دن دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا (اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ۭ بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا اس بات پر قادر (نہیں) کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔ کیوں نہیں (وہ یقیناً قادر ہے اور یہی کیا) وہ تو ہر چیز پر قادر ہے (ہر کام کر سکتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ○
(قٓ - ۳۸)

اور (اے رسول) ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو تکان محسوس نہیں ہوئی۔

آگے فرمایا (وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ، اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ، قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا، قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ) اور جس دن کافروں کو دوزخ کے سامنے پیش کیا جائے گا (تو ان سے کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے) (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو اب تم اس عذاب کا مزا چکھو جس کا تم انکار کیا کرتے تھے۔

کفار کہتے تھے کہ نہ قیامت آئے گی، نہ دوبارہ زندہ ہوں گے اور نہ عذاب ہوگا لیکن جب قیامت کے دن وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو نہ قیامت کا انکار کر سکیں گے اور نہ عذاب کا۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا جس عذاب کا تم انکار کرتے تھے اب اس کا مزا چکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ذُقْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ○
اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ○
(الدخان - ۴۹ و ۵۰)

(پھر گنہ گار سے کہا جائے گا، عذاب کا مزا) چکھ، تو تو (دنیا میں) غالب اور عزت والا (بنا پھرتا) تھا (اب تیرا غلبہ اور تیری عزت کہاں گئی)۔ (پھر دوزخیوں سے کہا جائے گا) یہی وہ (دوزخ) ہے جس کے متعلق تم شک کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○
(الٓمٓ تنزیل - ۲۰)

نافرمان لوگوں سے کہا جائے گا دوزخ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اب اس کا مزا چکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○

(سبا - ۴۲)

پھر ہم ظالموں سے کہیں گے (اب) تم اس دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو جس دوزخ کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت - ۲۱)

(اس وقت ان سے کہا جائے گا ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ○ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ○ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ○ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا، سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ، اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(الطور - ۱۱ تا ۱۶)

تو اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے، (یعنی) ان لوگوں کی جو (محض اعتراض کرنے کے لئے) غور و فکر میں کھیلتے رہتے ہیں۔ جس دن انہیں جہنم کی طرف دھکیل کر لے جایا جائے گا اور (ان سے کہا جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (بتاؤ) کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا۔ اس میں داخل ہو جاؤ، (اب) تم صبر کرو یا صبر نہ کرو دونوں چیزیں تمہارے لئے برابر ہیں، (کسی حالت میں تم اس میں سے نہیں نکل سکتے)، جو عمل تم کرتے تھے انہی کا بدلہ تمہیں مل رہا ہے۔

آگے فرمایا (فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ) (اے رسول) جس طرح اولوا العزم رسول صبر کرتے رہے آپ بھی صبر کرتے رہیں اور ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کریں (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ) جس دن وہ اس عذاب کو دیکھیں گے جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو (انہیں ایسا محسوس ہوگا) گویا وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی (سے زیادہ نہیں) رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ○

(والنازعٰت - ۴۶)

جب یہ (لوگ) اس کو دیکھیں گے تو خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں بس ایک شام رہے یا اس کی صبح۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ، قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○

(یونس۔ ۴۵)

اور (اے رسول) جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا (تو ان کو ایسا محسوس ہوگا) گویا (وہ دنیا میں) دن کی ایک گھڑی (سے زیادہ نہیں) رہے، وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے، (لیکن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، اس دن) وہ لوگ یقیناً نقصان میں رہیں گے جنہوں نے اللہ کے سامنے حاضر ہونے کو جھٹلایا تھا اور ہدایت پر (گامزن) نہیں تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ، كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ○

(الروم۔ ۵۵)

اور جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے، (جس طرح یہ قیامت کے دن غلط اندازے لگائیں گے) اسی طرح (دنیا میں بھی یہ غلط اندازے لگاتے رہے اور) صحیح راستہ سے بھٹکتے رہے۔

آگے فرمایا (بَلٰغٌ، فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ) (اور اے رسول، یہ قرآن اللہ کا) پیغام (ہے) تو (اب اس کے آجانے کے بعد) وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہیں۔

جو شخص قرآن مجید پر ایمان لائے گا اور اس کے احکام پر عمل کرے گا وہ فلاح پائے گا اور جو شخص قرآن مجید پر ایمان نہیں لائے گا، اس کے احکام کی نافرمانی کرے گا وہ ہلاک ہوگا اور دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

عمل

اے لوگو، قیامت ضرور آئے گی لہٰذا قیامت پر ایمان لائیے اور متنبہ ہو جائیے کہ قیامت کا انکار کرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔

منہاج المسلمین

- یہ کتاب اسلامی احکام کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔
- اس کتاب میں اسلام کے جتنے احکام بھی درج کئے گئے ہیں وہ سب قرآن مجید کی آیات یا صحیح احادیث سے ثابت شدہ ہیں۔
- ہر حکم کے نیچے حاشیہ میں ثبوت کے طور پر آیت اور صحیح حدیث کا عربی متن اور اسکا ماخذ درج کر دیا گیا ہے۔
- اس کتاب نے ثابت کر دیا کہ اسلام کسی بھی دینی معاملے میں کسی انسان کے فتوے یا اجتماعی طور پر اتفاق سے وجود میں آجانے والے کسی بھی خود ساختہ، جعلی اور نام نہاد برحق مسلک کا محتاج نہیں۔
- جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم اور طریقہ ثابت نہیں وہاں اللہ کے دین کی حدیں ختم ہو جاتی ہیں اور دنیاوی احکام کی حدیں شروع ہو جاتی ہیں۔
- کسی بھی انسان کا دیا ہوا حکم یا رائے دین نہیں بن سکتی۔
- اللہ کے دین میں قیامت تک کوئی ترمیم یا تبدیلی نہیں ہو سکتی۔
- دین کے خلاف یا مساوی جو فتویٰ یا مسلک ہوگا وہ اللہ کے غضب اور قہر کا مستحق ہوگا۔
- اللہ تعالےٰ خالص دین کو پسند کرتا ہے۔ وہ بناسپتی دین یا مسلک کو رد کر دے گا۔
- منہاج المسلمین آپ کو صراطِ مستقیم بتا دے گی۔

مؤلفہ :- مسعود احمد صاحب
امیرِ جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

مرکزی مسجد المسلمین، کھوکراپار (گیلان آباد) ۲½ نمبر ملیر، کراچی، پاکستان۔ فون ۴۰۷۵۲۴

صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین

اسلام کے خلاف بہت سی سازشیں برپا ہوئیں۔ ایک سازش یہ بھی تھی کہ اسلام کی تاریخ کو مسخ کر دیا گیا۔ خود ساختہ واقعات کو رنگ آمیزی اور نمک مرچ لگا کر اس طرح پیش کیا گیا کہ پڑھنے والے اپنے اکابر کے متعلق بدظنی کا شکار ہو گئے اور جھوٹ سچ میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا۔

موجودہ زمانہ میں اسلام سے بیزار کرنے کے لئے یہ چال چلی گئی کہ ان فرضی واقعات کو تاریخی حقائق کے نام سے متعارف کرایا گیا۔ یہ سازش اتنی کارگر ہوئی کہ اکثر لوگوں کے ذہن مسموم ہو گئے اس سازش نے جو فتنے پیدا کئے وہ یہ ہیں :-

(۱) انکارِ حدیث کے لئے فضاء سازگار ہو گئی (۲) جب حدیث پر سے اعتماد اٹھ گیا تو قرآن مجید کی من مانی تاویلیں کی جانے لگیں اور (۳) خلافتِ راشدہ کو ملوکیت میں تبدیل کرنے کا ذمہ دار صحابہ کرام رضؓ کو ٹھہرایا گیا۔

یہ وہ فتنے ہیں جو ہماری غلط تاریخ کی وجہ سے وجود میں آئے۔ پہلے دور کی غلط کتبِ تاریخ کی بنیاد پر دوسری کتبِ تاریخ وجود میں آئیں۔ علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں انہیں کتبِ تاریخ کے افسانوں کو مستند سمجھ کر پیش کیا حالانکہ ان کے بطلان پر قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ شاہد ہیں۔

قرآن مجید کے بعد صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا جو درجہ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں لیکن افسوس ہے کہ تاریخ کے سلسلے میں بھی علماء نے ان کتابوں سے بے اعتنائی کا ثبوت دیا اور تاریخ کے ان واقعات کو بھی تسلیم کر لیا جو ان صحیح ترین کتابوں سے متصادم تھے ایسی حالت میں کیا ایک ایسی تاریخ کی ضرورت نہیں جو روایتاً اور درایتاً صحیح ہو؟ "تاریخ الاسلام والمسلمین" ایک مختصر تاریخ ہے، صرف قرآن مجید، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی مستند احادیث سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب صرف تاریخ ہی نہیں بلکہ اسلام کے متعلق مفید معلومات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے! اس میں توحید، رسالت، قیامت اور دیگر مسائل پر سیر حاصل مواد موجود ہے۔

مؤلف :- **مسعود احمد صاحب**
امام جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

مرکزی مسجد المسلمین۔ کھوکراپار (گیلان آباد) ۲/۲ نمبر میلر۔ کراچی۔ پاکستان۔ فون ۴۰۷۵۲۴

جماعتُ المسلمینؒ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں

- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد۱) (جلد۲) (جلد۳) (جلد۴) (جلد۵) (جلد۶) (جلد۷) (جلد۸) (جلد۹) (جلد۱۰)
- توحید المسلمین (توحید کے وسیع موضوع پر ایک جامع اور ٹھوس کتاب) _____
- صلوٰۃ المسلمین (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات وجوابات) _____
- زکوٰۃ المسلمین (زکوٰۃ کے شرعی نصاب وشرح کے بارے میں مکمل تفصیلات) _____
- صوم المسلمین (روزوں کے متفرق مسائل) _____
- حج المسلمین (حج کا صحیح طریقہ۔ قرآن مجید وصحیح احادیث سے ماخوذ) _____
- دعوات المسلمین (مسنون دعائیں) _____
- برہان المسلمین (حدیث بھی کتاب اللہ ہے کے بارے میں مدّلل تصنیف)
- منہاج المسلمین (مسلمین کے پیدائش سے موت تک کے مسائل قرآن مجید اور صحیح احادیث سے)
- تفہیم الاسلام (ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے احادیث پر کئے گئے اعتراضات کا مدّلل جواب)
- تلاش حق (معیارِ حق کے بارے میں ایک رہنما تصنیف) _____
- التحقیق فی جواب التقلید (تقلید کے ردّ پر مدّلل کتاب)
- ذہن پرستی ادیان اجداد کا ذہن پر اثر (شرک کی ایک قسم) _____
- صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین (مآخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری وصحیح مسلم) _____

ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے حالات ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ۔

- تاریخ مطوّل (جلد۱) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے زمانہ کے مسلمین کے صحیح ترین اور مستند حالات۔

جماعت المسلمینؒ

مرکزی مسجد المسلمین، کھوکراپار (کیلان آباد) ۲½ نمبر میلر۔
کراچی۔ پاکستان۔ فون ۴۰۷۵۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتباہی نوٹس

عوام النّاس کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جماعت المسلمین ایک خالص دینی جماعت ہے اس کا کسی فرقے، مسلک، مذہبی مکاتب فکر یا سیاسی گروہ سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ انہی نظریات کے پرچار کے لئے امیر جماعت المسلمین سید مسعود احمدؒ (متوفی) نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر مبنی تفسیر قرآن عزیز، منہاج المسلمین، تاریخ الاسلام والمسلمین و دیگر کتب تحریر کیں اور جماعت المسلمین کے مرکز سے شعبۂ نشر و اشاعت جماعت المسلمین کی زیر ادارت نفع و نقصان سے مبرّا، خالص دینی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے شائع کرتے رہے اُن کے انتقال کے بعد موجودہ امیر جماعت المسلمین محمد اشتیاق صاحب کی زیر نگرانی مطبوعات جماعت المسلمین شائع ہو رہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ چند کاروباری ذہنیت کے افراد و مفاد پرست ادارے مطبوعات جماعت المسلمین کو یا ان کے اقتباسات کو بغیر ہماری اجازت طبع یا فروخت کر رہے ہیں۔

اشتہار ہذا کے ذریعہ ان تمام افراد و اداروں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ مطبوعات جماعت المسلمین (مصنف سید مسعود احمدؒ) کی طباعت و اشاعت کرنا یا بغیر اجازت جماعت المسلمین کے نام یا اس کے ذیلی ادارے، ادارۂ مطبوعات اسلامیہ کے نام کو استعمال کر کے کوئی بھی کتاب چھاپ کر فروخت کرنا یا جماعت المسلمین کے لوگو (logo) کو بغیر اجازت استعمال کرنا سوسائٹی آرڈیننس XXI 1860، کاپی رائٹ آرڈیننس XXXI 1962، اور ٹریڈ مارک آرڈیننس 2001 کے تحت سنگین جرم ہے۔

لہٰذا ایسے تمام افراد و ادارے جو ایسے غیر قانونی و غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہیں انتظامیہ جماعت المسلمین ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی اور بھاری ہرجانہ وصول کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا اِمام صرف ایک یعنی : محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم .. فِرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فِرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فِرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبّت صرف ایک یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلّق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وَجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمانُ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین